چودہ سوسال میں امت محمدی کے علماء کرام کے اقوال،افعال،اور واقعات

مؤلف: مولوی سید ولی شاہ
فاضل دارالعلوم کراچی

قال صلى الله عليه وسلم:

يكونُ في آخرِ هذه الأمة خسفٌ ، و مسخٌ ، و قذفٌ ، قيل : يا رسولَ اللهِ أنهلِكُ و فينا الصالحون ؟

قال : نعم ، إذا ظهَر الخَبَثُ.

(يعني إذا كثرت المعاصي عم الهلاك ولا حول ولا قوة إلا بالله).

اخرجه الترمذي-

اپنی قدر وقیمت قائم رکھو

قاضی فضل اللہ شمالی امریکہ

انسان کی شخصیت کے لئے تہذیب النفس یعنی تہذیب الاخلاق ضروری ہے ۔یہی تہذیب ہی اس کو معنوی طور پر انسان بنادیتی ہے یہ نہ ہو تو اصلاً حیوان ہی ہے کہ اس کے سارے وہ تقاضے موجود ہیں جو دیگر حیوانات میں ہیں ۔اب ان تقاضوں کو تھوڑا صاف شفاف بناناتو اصل انسانیت نہیں کہ حیوان کچا کھاتا ہے اور یہ اسے پکاتا ہے یا حیوان گدلا پانی پیتا ہے اور یہ صاف پانی کے طلب میں رہتا ہے ۔کیا اس کے عقل کا تقاضا صرف یہ ہے کہ وہ مادی بدن کی خدمت میں لگا رہے جبکہ خود تو وہ مجرد ہے ۔مجرد لطیف ہوتا ہے اور مادی کثیف۔اور ایک لطیف شے ایک کثیف کی خدمت میں لگا رہے ؟عجیب لگتا ہے ۔

عقل کا اصل تقاضا ہے انسان بننا۔

اور انسان بننے کا معنی یہ ہے کہ اس کے دو پہلو ہیں۔

۱۔ایک جسمانی

۲۔اور دوسرا روحانی

یا

۱۔ایک حیوانی

۲۔اور دوسرا انسانی

یا

۱۔ایک مادی

۲۔اور دوسرا عقلی

یا

۱۔ایک دنیوی

۲۔اور دوسرااخروی

یا

۱۔ایک کا تعلق خلق سے ہے

۲۔اور دوسرااس کا تعلق حق سے ہے ۔

اب یہ ایک گہرائی اور گھیرائی والا تصور ہے جو صرف حواس وخواہشات اور صرف عقل سے ممکن نہیں۔اگر چہ یہ خواہشات وعقل اس کے متقاضی تو ہیں لیکن ضروری تو نہیں ہوتا کہ مقتضی مقتضیات کو حاصل کرنے میں خود کفیل بھی ہو۔ اور یہ اس لئے کہ نہ تو حواس کا ادراک محیط ہے اور نہ عقل کا ادراک محیط ہے تو ان مقتضیات کو حاصل کرنا کیسے ممکن ہوسکتا ہے ۔اس کے لئے کسی محیط علم والے کی اطلاع واخبار لازمی ہے اور وہ ذات ہے اللہ تعالیٰ کی جس نے یہ اخبار واطلاع انبیاء ورسل اور وحی کے ذریعے دی ہے ۔اب اس باب میں حواس کا ایک دائرہ کار ہے اور عقل کا ایک دائرہ کار ہے اور وحی ان دونوں کے مدرکات کا اعتبار اور لحاظ کرکے ان کو راستہ دکھاتا ہے ۔لیکن انسانوں کی اکثریت پر حیوانیت کا غلبہ ہوتا ہے لہذا وہ حواس اور عقل دونوں کو

بھی خواہشات کی خدمت میں لگا دیتے ہیں اور وحی کا تو ایسے انسانوں کے ہاں کوئی لحاظ نہیں۔اور خواہشات جب ان دو کو اپنے پیچھے لگادیتے ہیں تو انسان اخطر الحیوانات بن جاتا ہے

اولئک کالانعام بل ھم اضل واولئک ہم الغفلون

ایسے میں انسان میں خود غرضی اور تکبر اعلیٰ درجے کے ہوتے ہیں ۔بندہ خود غرضی کا شکار ہو تو یہ اسے ذلیل کردیتی ہے اور بندہ میں تکبر اور گھمنڈ آئے جس کو انگلش میں ہیوبرس Hubrisکہتے ہیں تو سمجھو کہ اب تباہی اس کی مقد ر ہے کہ تکبر پر سزا اللہ موت سے پہلے دے دیتا ہے تا کہ نمونہ عبرت بنے۔

یہ گھمنڈ فرد میں ہو تو فرد کی تباہی اور ریاست وحکومت کی ہو تو اس کی تباہی۔تاریخ نے بارہا سپر پاورز کو تاخت وتاراج ہوتے دیکھا ہے۔ایسا کیوں ہوا؟

اس لئے کہ انسان کی کمزوری یہ ہے کہ جب وہ دولت کے حوالے سے یا طاقت کے حوالے سے خود کو غنی سمجھ لیتا ہے تو پھر وہ ہر ایک کو زیر کرنا چاہتا ہے اور وہ بھی بزور وجبر ۔حالانکہ وہ اگر اپنی دولت وقوت کو ان دیگران کے تعمیر وترقی اور آبادی وخوشحالی میں لگادے تو وہ اس کے زیر بار احسان ہوجاتے ہیں اور زیر بار قوت ہونے کے بجائے زیر بار احسان آسان طریقہ ہے

الانسان عبدالاحسان

لیکن وہی بات کہ

کلا ان الانسان لیطغیٰ ان راہ استغنیٰ

یہ سچ ہے کہ انسانی طاغی(سرکش)ہوجاتا ہے جب وہ خود کو غنی سمجھ لیتا ہے اور پھر اگر طاقت و ریاست کی کی اکانومی بھی‘‘ وار اکانومی’’ہو کہ اس کی اکانومی کا زیادہ تر دارومدار اسلحہ کی صنعت پر ہو ۔وہ اس صنعتی ڈھانچہ کو مد نظر رکھ کر دشمن بنانے لگ جاتےہیں ۔ ان کو ٹپس دے دے کر ایسے کام پر اُکسادیتے ہیں بلکہ ان کی اعانت کرجاتے ہیں جس کے أساس پر اس کو بہانہ ملے کہ اس کے خلاف عالمی ذہن سازی کے لئے پروپیگنڈا کرے کہ یہ برائی کا محور ہے Axis of Evilاس کا خاتمہ کرنا ہے۔اور جب اس انداز سے اور اس أساس پر ہی دشمن تخلیق ہو تو پھر خون خرابہ کرنے پر کوئی شرم وندامت نہیں محسوس ہوتی۔اس طویل پراسیس Processاور اس قوت کے ذہن وفکر اور قلب ودماغ میں یہ چیز راسخ ہوتی ہے کہ برائی ہے تو برائی کے خاتمے پر ندامت کیسی؟

کسی معاشرے میں جنگیں ہوتی تھیں یا ہوتی ہیں کہ قبائلی رسوم وروایات میں بندھا ہوا ہے ۔تو کہا جاتا تھا یا کہا جاتا ہے کہ تعلیم کی کمی ہے ،تعلیم عام ہو تو یہ چیزیں ختم ہوجائے گی ۔اب تعلیم اور ترقی اگر سائنس وٹیکنالوجی سے عبارت ہے تو کیا یہ ترقی یافتہ ممالک اس نسبت سے تعلیم یافتہ نہیں؟وہ تو اس کے معراج پر ہیں اور جتنی جتنی ترقی ہوتی ہے اتنی اتنی تباہی بڑھتی ہے اور بڑھائی جاتی ہے اتنی اتنی جنگیں مزید تباہ کن ہوتی جارہی ہیں۔تو پتہ لگ گیا کہ انسانیت اس قسم کی تعلیم سے نہ آئے گی نہ ترقی کرے گی اور نہ امن وسکون سے رہے گی۔ انسانیت تربیت سے آتی ہے ،اخلاق واقدار سے آتی ہے ۔اخلاق واقدار مجردات کے قبیل سے ہیں نہ کہ مادیات کے قبیل سے۔مادیات تو اخلاقیات کا جنازہ نکالتی ہیں تو مادی ترقی سے انسان اور انسانیت کی تربیت کیسی ہوگی ۔اس سے اخلاق واقدار کیسے آئیں گے اور اخلاق واقدار نہ

ہوں تو وہاں پر معاشرت ،معیشت اور سیاست تینوں شعبے بحران میں جکڑے رہیں گے۔

تودنیا میں مقام حاصل کرنے کے لئے کیا طاقت کا استعمال ضروری ہے کیا اس سے عزت وعظمت ملتی ہے؟

بالکل بھی نہیں کمزور سے کمزور قوم کو بھی آپ طاقت کے ذریعے وقتی طور پر دبا تو سکتے ہیں اس کو اپنانہیں سکتے اور نہ اس کو ہمیشہ کے لئے دبائے رکھ سکتے ہیں کہ آزادی فطرت ہے ہر انسان کی ایک خودی ہوتی ہے اور ہر قوم کی بھی ایک خودی ہوتی ہے وہ آج نہیں توکل اٹھے گی اور کل نہیں تو پرسوں۔آج کی نسل نہیں تو کل والی نسل اٹھ کھڑی ہوگی اور پھر مسلط قوت کا وہ جو حشر کرتے ہیں تو وہ مثالی ہوتا ہے لیکن

وان کثیرا من الناس عن آیاتنا لغافلون

لوگوں کے چشم بینا نہیں ہوتے نہ ان کے قلب ودماغ اتنا گہرا سوچتے ہیں ۔ان کی نظر سطحی ہوتی ہے ۔

افغانستان کی اس بیس سالہ جنگ میں دو(۲)ہزار ارب ڈالرز سے زیادہ یعنی تین سو ملین ڈالرزپرڈے بقول صدر بائیڈن کے لگادیے گئے اور اس نے مزید کہا کہ ایک نہ ایک دن تو ہم نے نکلنا ہی تھا۔ہم کہتے ہیں کہ پہلے نکلتے تو اچھا تھا بلکہ اگر گئے ہی نہ ہوتے تو اچھا تھا۔ہم نے تو قبل ازیلغار ان کے ذمہ داروں کو مختلف میٹنگز میں یہی کہا تھا کہ نہ جائیں یہ سوائے خسارے کے اور سوائے عزت کھونے کے اور کچھ نہیں ہوگا۔جاتے وقت نصف دنیا کی نظر میں ساکھ کھو جاؤ گے اور نکلتے وقت باقی نصف دنیا کی نظر میں۔تو ایسی سعی لاحاصل بلکہ وہ سعی جو خسارہ اور رسوائی دے اس کی ضرورت ہی کیا ہے کہ جاتے وقت ہم نے کہا وہاں

کے لوگوں کو ایک مستحکم نظام ومملکت ،ایک پرامن ماحول اور ایک تعمیر شدہ ملک دینے کے لئے جارہےہیں اور اب جو ہم نکلے ہیں تو کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم وہاں کوئی ان کی تعمیر کے لئے تھوڑے گئے تھے ہم تو محور الشر کے خاتمے کے لئے گئے تھے ہم نے اپنی دشمن کو بھی مارا اور اس کی تنظیم کو بھی ختم کیا۔وہ تو ایک فکر ہے اس کی حاملین کے نظر میں صحیح اور مخالفین کے نظر میں غلط۔اور یہ بھی اوپن سیکرٹ ہے کہ وہ فکر کس نے دیا ،کس نے اس کی آبیاری کی ،وہ تنظیم کس نے بنائی اور کس نے اس کو لاجسٹک سپورٹ فراہم کیا اور یہ کہ اب اگر وہ تنظیم نہیں تو ایک دوسرے نام پر اس سے بھی خطرناک تنظیم موجود ہے اور یہ بھی اوپن سیکرٹ ہے کہ یہ دوسری تنظیم کس نے بنائی اور عرب ممالک میں کس کس کو اس کے ذریعے تاراج کرنے کا بہانہ ڈھونڈنے کے لئے اس کی آبیاری کی گئی اور وہاں پر جب کسی حد تک مقاصد جو زیادہ تر تخریبی تھے وہ حاصل ہوئے کہ تعمیر اور عامۃ الناس کی خیر تو مقصود نہیں تھا تو پھر کس نے ان کو اٹھا اٹھا کے وہاں سے اس خطے میں لایااور ان کو سیف ایریاز دیے اور نوجوانوں نے اگر ان سے دو دو ہاتھ کرنا چاہا تو کنھوں نے ان نوجوانوں پر فضائی بمباریاں کیں اور یہ کہ اس خطے کے اس بحران اور بحرانی کیفیت میں مبتلا رکھنے کے مقاصد کیا تھے اور کیا ہیں۔ پہلے تو کہا جاتا کہ یا تو جانتا ہے یا میں جانتا ہوں لیکن اس کے متعلق تو ساری دنیا جانتی ہے ۔اس قسم کے تنظیموں کو تو ہمیشہ ٹرمپ کارڈ کے طور پر استعمال کے لئے محفوظ رکھا جاتا ہے ۔ أساساً یہ قوتیں جنگیں بھی معاشی نکتہ نظر سے لڑتی ہیں ۔کہتے ہیں لینن سے کسی نے کہا کہ

War is terrible

جنگ وحشت کی انتہا پسندی ہے۔

تو اس نے کہا

Terribly profitable

کہ انتہائی درجے کی منافع بخش بھی ہے۔

کہتے ہیں بیس سالہ افغان جنگ میں صرف شدہ دو کھرب ڈالرز سے زیادہ میں سے اسی(۸۰)فیصد ان مغربی ممالک کے کارندے اور کنٹریکٹرز واپس لے کے اڑے۔

انسانوں کو اور اقوام کو ساتھ لگانے کے لئے یہی کھربوں ڈالرز اگر ان کی ترقی وتعمیر پر لگائے جاتے تو یہ تقاضا ہے

الانسان عبد الاحسان

وہ دل سے ساتھ ہوتے۔

اور اب کے تو نئی ابھرنی والی معیشت نے اپنے طریقہ کار سے یہ ثابت بھی کردیا ہے کہ یہ طریقہ کار زیادہ کارگر ہے کسی جگہ داخل ہونے کے لئے اور وہ بھی عزت سے کہ استقبالی جھنڈیوں سے استقبال کیا جاتا ہے ۔ بزور وقوت داخل ہونے کے وقت تو کوئی استقبال نہیں کرتا نہ جھنڈوں سے نہ اسلحہ سے۔لیکن مقہور قوم اپنے ہمت وحوصلے کو جمع کرکے ایک وقفے کے بعد نکل آتی ہے کہ داخلے کے وقت تو داخل ہونے والی قوت کی قوت واسباب سارے مجتمع ہوتے ہیں ان میں ایک غیظ وغضب بھی ہوتا ہے ان کےا عصاب میں کھچاؤ وتناؤ بھی ہوتا ہے ۔تھوڑا وقت دینے سے ان کا غیظ وغضب بھی نیچے چلا جاتا ہے اعصاب بھی لوز Lose ہوجاتے ہیں جبکہ وہ مقہور اقوام اس وقت میں اپنی قوت وہمت کو مجتمع کرجاتی ہے اور پھر جو ہوتا ہے وہ ہوجاتا ہے کیونکہ اس وقت میں وہ اپنی وژن Vision کو وسیع کرجاتے ہیں اور مقصد کے ساتھ Conviction پیدا

کرجاتے ہیں اور یہ دو چیزیں کسی بھی کام میں کامیابی کے لئے اہم ہوتے ہیں۔

یہ جتنی رقم ان بیس سالوں میں لگائی گئی اگر اس کو ایک ایک ڈالر بل کی صورت اس ملک افغانستان کی زمین پر بچھادیا جاتا تو شاید پورے ا فغانستان کی زمین کو جہاں انسان رہتے ہیں کور کردیتا ۔تو کیاخیال ہے اگر اس کو ان کی تعمیر میں لگادیا جاتا کہ وہ حق تو رکھتے تھے کہ ان کی ہمت نے امریکہ کو واحد سپر پاور بنادیا تھا،ان کی وجہ سے سرد جنگ کا خاتمہ ہوا تھا ۔امریکہ چاہتا تو اس کے بعد اپنی سائنس وٹیکنالوجی کے ذریعے پوری دنیا کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرسکتا تھا اور وہ ہمیشہ کے لئے ان کے زیر بار احسان ہوتے ۔وہ اپنے معاملات کے حل کے لئے ان کو رجوع کرتے یعنی ان کو اپنا بڑا مانتے لیکن استکبار اور زعم استکبار انسان کو دلدل میں پھنسا دیتا ہے۔

آج کی اس ترقی یافتہ دنیا میں دیکھیں اکثریت کا کیا حال ہے۔آپ تھرڈ ورلڈ میں جائیں ۔وہاں کےا کثریت کے پاس دو وقت کا تو درکنار ایک وقت کا بھی کھانا نہیں ۔وہاں کے بچے ٹریش سے اپنا کھانا چُنتے ہیں ۔ان کے پاس پینے کا پانی نہیں وہ گندے جوہڑ سے حیوانوں کے ساتھ باسی پانی پیتے رہتے ہیں۔ان کے تن پر کپڑا نہیں ایک ہی کپڑے قمیص یا شلوار یا چادر میں گزارا کرتے ہیں ۔ان کے پاس رہنے کی جگہ نہیں وہ فٹ پاتوں اور شاپنگ مالز کے برآمدوں حتی کہ مقبروں میں راتیں گزارتے ہیں ۔ایسے میں صحت اور تعلیم کا کیا سوال ہے اس کا تو ان کے لئے تصور کرنا بھی محال ہے حالانکہ تصور پر پابندی تو نہیں لیکن اس گھمبیر صورت حال میں جس کا وہ سامنا کررہے ہیں اس میں تو ان کے تصورات پر بھی تالے لگے ہوتے ہیں۔یعنی وہ تن کی حفاظت سے فراغت پائیں تو پھر تصور کی دنیا میں داخل ہوں جبکہ ان کو اس سے فراغت نہیں کہ روح اور تن کا

رشتہ کیسے برقرار رکھیں کہ وہ ایک بہت ہی کمزور دھاگے کے ذریعے بندھے ہوئے ہیں اور بہت ہی کمزور قسم کے جھٹکے سے یہ دھاگہ ٹوٹ سکتا ہے ۔ان کے بچوں کو دیکھیں تو میڈیکل کالجز میں پڑے ہوئے انسانی ڈھانچے نظر آتے ہیں۔کیا یہ سارے انسان ایک Specie نہیں؟کیا ان کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں؟کیا کہیں دور جاکر ہمارا راستہ ایک دوسرے سے نہیں ملتا؟صرف دوری کا فرق ہے ورنہ ہیں تو وہ بھی ہمارے بھائی ،بہن یا بھتیجے بھانجے۔وہ بھی خلق اللہ اور ہم بھی خلق اللہ۔اور

الخلق عیال اللہ

ہم ایک اللہ کےعیال اور خاندان ہیں۔

تو کیا ایک ہی خاندان میں خاندان والوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے جو ہم کررہے ہیں؟ایسی معاشی بدحالی میں نہ معاشرتی خوشحالی آسکتی ہے اور نہ سیاسی استحکام آسکتا ہے اور نہ امن وسکون مل سکتا ہے۔نہ مقامی سطح پر اور نہ ہی بین الاقوامی سطح پرکہ دنیا ساری ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے ۔

بات ذہن میں آنے کی تھی یا نہ تھی اللہ تعالیٰ نے ایک نظر نہ آنے والے جرثومے یعنی کورونا سے ہم کو ازبر کردیا کہ آپ سب ایک ہی مختصر گاؤں جسے آپ دنیا کہتے ہیں کے باسی ہیں اور آپ سب ایک جیسے ہیں،آپ سب آپس میں ایک بھی ہیں،آپ مساوی بھی ہیں تو مساوات کے أساس پر مواساۃ یعنی ہمدردی کیا کریں ،اوروں کا دکھ درد شیئر کریں۔تو ایک دوسرے کی زندگی کو بہتر بنانے کی سعی کریں ۔سارے عالم کو ایک بہتر نظام زندگی دیں،اقدار کو فروغ دیں،قومی اور بین الاقوامی تعمیر میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹھائیں ۔ایسے میں آپ کو ایک قلبی سکون ملے

گا کہ کسی مخلوق کا بھلا کیا اور ساتھ ساتھ دنیا امن کا گھوارہ بن جائے گا۔

قوت کا گھمنڈ انسانی صلاحیتوں کو تباہ کردیتا ہے اگر چہ وقتی طور پر آپ کے نفس کی تسکین ہوتی ہے لیکن یہ تو نشہ آور ادویہ کی طرح ہے کہ اس سے وقتی سکون تو مل جاتی ہے لیکن وہ تمہارے بدن کے داخلی نظام کا ستیا ناس کردیتی ہے ۔آپ اندر سے کھوکھلے ہوجاتے ہیں اور پھر وہ وقت آتا ہے جب آپ ایک بوسیدہ دیوار کی طرح ایک دھڑام سے زمین بوس ہوجاتے ہیں۔

دنیا کو آباد کرنے کے لئے زندگی کو ایک نئے نقطہ نظر سے دیکھنا ضروری ہے تاکہ حیرت انگیز نتائج کے لئے امکانات کی شناخت ہو ۔جس خطہ میں زراعت ہوتی ہو یا ممکن ہو ان کو اس میدان میں اعانت دیں۔جہاں صنعتیں اور وہ بھی تعمیر ی لگ سکتی ہوں وہاں پر اس باب میں تعاون ہو۔اور تجارت تو ساری دنیا میں ممکن ہے تو اس کا فروغ ہو۔بالفاظ دیگر انسانوں کو عیال اللہ سمجھ کر اپنا بھائی سمجھیں اور بھائی بھی ایسے کہ جس کا ہاتھ بٹھائیں ایسا نہیں کہ اس کا ہاتھ کاٹیں۔اس کے لئے بولڈ سٹیپ لینا ہوگا کسی نے کہاہے

Today a bold action give you a better tomorrow

آج کا ایک بولڈ ایکشن آپ کو ایک بہتر مستقبل دے سکتا ہے۔

امریکہ کے گاڈ فادر جارج واشنگٹن نے کہا تھا کہ

“ بیرونی عسکری مہم جوئی اور غیر ضروری مداخلت سے اجتناب ضروری ہے تاکہ داخلی ترقی ہو اور عوام خوشحال ہو۔”

اس کا معنی یہ ہے کہ باہر کی دنیا کو ڈھاؤ گے تو آپ پر بھی اس کا منفی نتیجہ آئے گا ۔

صدرآئزن ہاور نے کہا کہ

وہ صنعتی ڈھانچہ جس کی بنیادیں ہی جنگوں پر استوار ہوں وہ‘‘
جمہوریت کے لئے خطرناک ہے۔’’

معنی اینکہ جمہوریت سے آبادی آئے گی تو ایسی صنعت سے تباہی آئے
گی۔

اس قسم کا کاروبار ظالمانہ استحصال ہے ۔استحصال کے متنوع طریقے
ہوتے ہیں۔

اس استحصال کے لئے پہلے دشمن پیداکرنے ہوتے ہیں،پھر جنگیں ابھارنی
اور اکسانی ہوتی ہیں تاکہ

’’چلے آؤ کہ اسلحے کا کاروبار ہے‘‘

اور بدقسمتی سے آج کی دنیا میں ہر طبقہ استحصال میں لگا ہوا ہے
حکومات بھی ادارے بھی ۔کاروباری ہوں کہ سرکاری ہوں حتی کہ مذہبی
طبقات بھی چاہے مولوی ہویا کہ پیر ہو کہ زیادہ تر مولویوں کا مقصد
تعلیم شریعت نہیں تعلیم شریعت کے لئے مدرسے کو عطیہ مقصد اولین
ہے۔پیر کا مقصد بھی اصلاح اشخاص واحوال نہیں اصلاح بطن وخانقاہ
ہے کہ نذرانے ،شکرانے اور ہدایا مد نظر ہوتے ہیں۔اور استحصال جو بھی
ہو اس کا انجام بھی برا ہوتا ہے کہ یہ فطری تعلیمات وہدایات کے خلاف
ہے۔اب فطرت اغماض کرے بھی تو کب تک؟

اب معاشرہ کیا کرے؟

پہلے تو تحریک کے طور پر اصلاح کا عملی پروگرام شروع ہو ۔یہ تقاریر
کرنا اب ایک مشغلہ بن گیا ہے ۔زیادہ تر لوگ یا تو ترنم کو دیکھتے ہیں یا
کچھ لوگ فلسفیانہ اپروچ پر جاتے ہیں اور بہت سارے تو جذبات کے رو

میں بہنا چاہتے ہیں ۔مقرر بھی آستین چڑھا کر اور فل سوئنگ پر گلا پھلا کر چیخنے کے انداز میں مجمع کو مسحور ومخمور کرنا چاہتا ہے ۔اب مسحور ہو یا مخمور چاہے فلسفے سے ہو چاہے ترنم سے ہو اور چاہے جذبات سے ہو تو مسحور ومخمور کو تو بات کی سمجھ نہیں آتی تو ان سے توقع کیا کی جاسکتی ہے ۔تو بات عمل کی ہے اور یہ بات مذہبی طبقات سے شروع ہوکہ وہ زیادہ تر عمل کی بات کرتے ہیں ۔لیکن صرف بات ہی کرتے ہیں عمل نہیں کرتے ۔اور عمل بھی ان کے ہاں صرف عبادات ہی ہوتے ہیں ۔معاشرے کے اصلاح کے لئے اخلاق واقدار کو عملاً اپنانا ہوتا ہے اور کہنے والے خود ہی اس پر عمل کرے اوروں کو نصیحت اور خود میاں فضیحت نہ بنیں یہ منفی اثر ڈالتا ہے۔جن کو رہبری کا دعویٰ ہے وہ آج سے اپنے کو زاہد کروادے ۔یہ کوئی مشکل کام تو نہیں اپنی دولت کو غیروں میں نہیں کارخیر میں آج سے لگادے ،سادہ زندگی گزارے پھر دیکھے لوگ کیسے ساتھ دیتے ہیں۔لیکن دنیا دار ،ان کے یہ جہنم نما پیٹ تو دن رات

ہل من مزید

کا نعرہ لگاتی رہتی ہیں ۔یہ قربانی کا تقاضا ،چندے کا تقاضا اوروں سے کرتے ہیں اور ان چندوں کا اکثر حصہ ان کے فرنٹ مینوں کے ذریعے ان کے جیب میں پہنچ جاتا ہے ۔اور یہ کام اگر دین کے لبادے میں ہو تو پھر تو اور بھی غضب خداوندی کا ذریعہ ہے اللہ بچائے رکھےآمین۔اس کا یہ معنی نہیں کہ سارے غلط کررہے ہیں البتہ اکثریت غلط کررہی ہے یعنی سیاسی کام یا مذہبی کام ان کا پیشہ بن چکا ہے جبکہ یہ تو مشن ہے۔

حکومت بھی اصلاح احوال واعمال کرے ۔یعنی حکمرانوں کے اعمال بولیں و ہ بولیں زیادہ نہ کریں زیادہ۔اور ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ والوں کا بھی ساتھ دیں ۔اب اصلاح معاشرہ والے صرف بول سکتے ہیں اور

کرسکتے ہیں حکومت والے ساتھ ساتھ ضابطے بھی بناسکتے ہیں اور مسلمان کی تو زندگی ضوابط کے تحت ہی ہوتی ہے کیونکہ وہ نہ تو وحشی جانور ہے اور نہ پالتو جانور ہیں ۔پالتوجانور کے بھی کچھ ضوابط ہوتے ہیں اپنا وظیفہ پورا کرتے وقت وہ بھی عملیت کا مظاہرہ کرتا ہے یہ تو انسان ہے ذی عقل ہے اور پھر مسلمان ہے ۔ایسے اخلاقی ضوابط جو حکومت کی طرف سے آئیں یہ Moral policing نہیں Moral ہوتی ہے ۔آخر اداروں کی بھی تو پالیسیاں ہوتی ہیں بغیر پالیسی policy کے تو ادارے نہیں چل سکتے تو حکومت کیسے چلے گی۔

تاریک خیال اور موم بتی مافیا تو اس ایجنڈے کے أساس پر لاکھوں ڈالرز کماتے ہیں کہ کیسے وہ معاشرے کو ضوابط سے لاتعلق کریں کیونکہ ایسے معاشرے کا پھر شکار کرنا آسان ہوتا ہے ۔بٹیر پکڑنے کے لئے جال کھینچنے سے پہلے ایک رعب دار لمبی آواز والا آواز لگاتا ہے پشتو میں‘‘نیشتہ’’اس آواز سے بٹیر دبک کر بیٹھ جاتا ہے اور جال کھینچنے والا جال کھینچ کر پکڑ لیتا ہے۔تو یہ سامراجی گماشتے اس آواز والے کا کردار ادا کرتے ہیں جس کے ان کو معاوضہ ملتا ہے ۔یہی تو وجہ ہے کہ یہ پہلے سرخ سامراج کے وظیفہ خوار تھے اور اس کے خاتمے کے بعد یہ رنگیلے سامراج کے وظیفہ خوار بن گئے

بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے ہ

لیکن جن لوگوں کا نہ اپنا کوئی نظریہ ہوتا ہے نہ مؤقف ۔تو وہ تو بکاؤ مال ہوتے ہیں اور ایک سے زیادہ بار فروخت اور استعمال سے وہ استعمال شدہ آئٹمز کی طرح گدلے بھی ہوجاتے ہیں ان کا Look بھی برا دکھتا ہے اس سے سڑانڈ بھی اٹھتی ہے اور اس کی قیمت بھی پھر کم لگتی ہے ۔ لیکن کیا کیا جائے جب کائنات کی سب سے وقیع اور قیمتی چیز یعنی انسان خود اپنے ہاتھوں اپنی قدر وقیمت کھودیتی ہے ۔اور بسا اوقات تو

اس قسم کے بہروپیے جو ہر طبقہ میں ہوتے ہیں وہ تو اقوام کو فروخت کردیتے ہیں لیکن کسے اور کس قیمت پر؟یہ ہمیشہ راز رہتا ہے ۔

مرا فروخت محبت ولے ندانستم ہ

کہ مشتری چہ کس است وبہائے من چنداست

یہ کام سیاستدان بھی کرتے ہیں ۔یہ کام معاشرتی لیڈرز بھی کرتے ہیں ،یہ کام اصلاح کرنے والے بزرگان قوم بھی کرتے ہیں اور یہ کام بلعم بن باعوراء اور برصیصا جیسے ملّا اور پیر بھی کرتے ہیں اور یہی کام ہر قدرت رکھنے والے لوگ کیا کرتے ہیں

دریا وکوہ ودشت وگلستان فروختند ہ

قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

دریا ،پہاڑ ،صحرا اور گلستان بیچ ڈالے ۔قوم بھی بیچا اور کتنا سستا بیچ دیا۔

...وصايا نبوية ➠🎋 :

📌 عَنْ عَائِشَــةَ رضـے الله عنها، أَنَّ النَّبِـےَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْـہِ وَسَلَّمَ :

جَمَـعَ أَهْلَ بَيْتِـہِ ، فَقَالَ : إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ غَمٌّ أَوْ كَرْبٌ ، فَلْيَقُـلِ : اللَّهُ ❐ اللَّهُ رَبِّـے ، لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا .

رواه أبو داود(١٥٢٥) وحسنه الألباني في 📓📔

في صحيح الجامع (٣٤٨)

[9/25, 1:08 PM] +967 737 979 992: كانَ رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ إذَا اشْتَكَى رَقَاهُ جِبْرِيلُ، قالَ: باسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إذَا حَسَدَ، وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ.

الراوي: عائشة أم المؤمنين. المحدث: مسلم. المصدر: صحيح مسلم.
📚 الصفحة أو الرقم: 2185📚 #أحـاديـث_نـبـويـة

ثلاثةٌ لا ينظرُ اللَّهُ عزَّ وجلَّ إليهم يومَ القيامةِ : العاقُّ لوالِدَيهِ ، والمرأةُ المترجِّلةُ ، والدَّيُّوثُ ، وثلاثةٌ لا يدخُلونَ الجنَّةَ : العاقُّ لوالِدَيهِ ، والمدمِنُ على الخمرِ ، والمنَّانُ بما أعطى)).

الراوي : عبد الله بن عمر#

المحدث : الألباني#

المصدر : صحيح النسائي#

📝 شـرح_الـحـديـث# 📝

كبائرُ الذُّنوبِ تجعَلُ العَبدَ على مَشارِفِ غضَبِ اللهِ وعِقابِه وتكونُ سببًا ⁉️ في عدمِ دُخولِه الجَنَّة ، إنْ لم يتُبْ منها قَبلَ مَوتِه ، وفي هذا الحَديثِ يَذكُرُ النَّبيُّ صلَّى اللهُ علَيه وسلَّم بعضَ تِلك الكبائرِ والعقابَ الشديدَ لفاعلِها ، فيقولُ :

▪"ثلاثةٌ" ، أي : هناك ثلاثةُ أصنافٍ مِن النَّاسِ ، "لا ينظُرُ اللهُ عزَّ وجلَّ إليهم يومَ القيامةِ" ، وصفةُ النَّظرِ من الصِّفاتِ الفعليَّة ، المقيَّدةِ بمشيئةِ الله سبحانه وتعالى ، ولا تكونُ إلاَّ لمن يحبَّه ، وهؤلاءِ الثَّلاثةَ لا ينظُرُ اللهُ إليهم نظرةً فيها رَحمةٌ ، وهم :

▪"العَاقُّ لوالدَيْهِ" ، والعُقوقُ هو قَطْعُ صِلةِ الرَّحمِ وأسبابِها ، والمرادُ هنا عُقوقُ الوالدَينِ بأيِّ صُورةٍ من الصُّوَرِ مِن السَّبِّ والضَّربِ ، وجَلْبِ اللَّعنِ لهما من النَّاسِ ، وعِصيانِهما في المعروفِ ، والتَّضجُّرِ من وجودِهما ، والتَّقصيرِ في حقوقِهما ، وعَدمِ الإنفاقِ عليهما ، وعَدمِ خفْضِ الجَناحِ لهما ، وتَقديمِ الزَّوجةِ والأولادِ عليهما وغيرِ ذلك مِن أنواعِ الأذَى وعدمِ تَوفيةِ الحقوقِ.

▪والصِّنفُ الثَّاني "والمرأةُ المُترجِّلةُ" ، أي : المرأةُ الَّتي تتشبَّهُ بالرِّجالِ في شَكلِهم وهيئَتِهم.

▪والثالث : "والدَّيُّوثُ" ، وهو الَّذي يَرضَى السُّوءَ ويُقِرُّ بالفاحشةِ في أهلِه ؛ فلا يكونُ عندَه غَيْرةٌ على أهلِه ؛ فهؤلاءِ الثَّلاثةُ لا ينظُرُ اللهُ إليهم ؛ لشَناعةِ وفَداحةِ ذَنْبِهم.

ثمَّ قال النَّبيُّ صلَّى اللهُ علَيه وسلَّم :

▪"وثلاثةٌ" ، أي : وثلاثةُ أصنافٍ أُخَرَ "لا يُدخُلونَ الجنَّةَ" ، أي : لا يكونُ دخولُهم مع السَّابقينَ الأوَّلينَ ؛ بسَبِبِ ما ارتكَبوه مِن كبائرَ ومَعاصٍ ، إذا كانوا قد ماتُوا على ذُنوبِهم مِن غيرِ أن يتوبوا ، وهم :

● العَاقُّ لوالدَيْهِ" ، أي : الَّذي يكونُ مُقصِّرًا في حُقوقِ والدَيْهِ ؛ مِن البِرِّ" والرَّحمةِ والإحسانِ إليهما ، ولعلَّ في تَكرارِ العاقِّ لوالدَيهِ في الصُّورتَينِ تنبيهًا على خُطورتِه ؛ فهو مِن #الكبائر ، وتأكيدًا أيضًا على سُوءِ عاقبتِه إنْ لم يتُبِ العاقُّ فيَرجِع إلى بِرِّ والديهِ.

▪والصِّنفُ الثَّاني : "والمُدمِنُ على الخَمْرِ" ، أي : الَّذي يُداوِمُ ويُلازِمُ شُرْبَ الخَمْرِ ، والخمرُ هي كلُّ ما أَسكَرَ وأدَّى إلى ذَهابِ العَقلِ مهما اختلفت أنواعُه ومُسمَّياتُه.

▪︎والصِّنفُ الثَّالثُ : "والمنَّانُ بما أعطى" ، وهو الَّذي لا يُخرِجُ عَطِيَّةً أو صدَقةً إلَّا مَنَّ بها على مَن أعطاه إيَّاها ؛ فيُذكِّرُه بعَطِيَّتِه أو بالصَّدقة ؛ لِيُرِيَهُ أنَّ له فَضْلًا عليه ويَمُنَّ عليه بها ويُؤذِيَه.

#وفي_الحديث :

● الترغيبُ في الأفعال الَّتي تَجلِبُ رحمةَ الله ، والابتعادِ عنِ الأفعال الَّتي تجلِبُ سَخَطَ الله عزَّ وجلَّ.

📚 #الموسوعة_الحديثية 📚

[9/25, 1:54 PM] +967 716 149 581: اجعلوا حساباتكم منابر للدعوة

قالﷺ: *{بلغوا عني ولو آية}*.رواه البخاري

في الحديث تكليف وتشريف وتخفيف:

بلغوا: تكليف

عني: تشريف

ولو آية: تخفيف

[9/25, 6:53 PM] +967 716 149 581: ما أحببت ان يكون معك في الأخره فقدمه اليوم..وما كرهت ان يكون معك في الأخره فتركه اليوم...

[9/26, 6:10 PM] +967 716 149 581: - وإن كنتَ وحيداً.. بائساً.. كئيباً.. فـ ارفع

رأسك إلى السمآء.. وتذكرّ أن مَن خلق

هذا الكون لن يعجزه إصلاحُ كسرّك ..

ثق_بربك

[9/26, هناك صلاة أداها رسول الله "صلى الله عليه وسلم"، لم يصلها المسلمون مند 335 عام، ليس تقصيرًا منهم في أدائها، وإنما لم يأت وقتها طيلة هذه السنوات..

إنها صلاة تسمى (صلاة الفتح)، كان يصليها إمام المسلمين حين يتم فتح بلد أو مدينة؛ اقتداء برسول الله محمد "صلى الله عليه وسلم".

فذكر أن رسول الله محمد "صلى الله عليه وسلم" يوم فتح مكة دخل بيت أم هانئ ابنة عم رسول الله "صلى الله عليه وسلم"، واغتسل وصلى ثماني ركعات بتسليمة واحدة فقط، فأصبحت هذه الصلاة سنة نبوية للفاتحين.

ومن صلاها بعد رسول الله "صلى الله عليه وسلم" هو سعد بن أبي وقاص بعد فتح القادسية، وأبوعبيدة بن الجراح بعد معركة اليرموك، والفاروق عمر بن الخطاب بعد فتح القدس، وعمرو بن العاص بعد فتح الإسكندرية، ومحمد الفاتح بعد فتح القسطنطينية (إسطنبول)، وغيرهم من الفاتحين.

فكانت هذه الصلاة من يصليها هو القائد الفاتح فقط، وليس لجميع المسلمين، قال شيخ الإسلام بن تيمية: (كانوا يستحبون عند فتح مدينة أن يصلي الإمام ثماني ركعات شكرًا لله، وكانوا يسمونها صلاة الفتح) .انتهى كلامه رحمه الله.

[9/26, 11 عرض تسلسلي لحكام العالم الإسلامي عبر التاريخ

أولاً : الخلافة الراشدة والخلفاء الراشدون

١ / أبوبكر الصديق ١١ - ١٣ هـ

٢ / عمر بن الخطاب ١٣ - ٢٣ هـ

٣ /عثمان بن عفان ٢٣ - ٣٥ هـ

٤ / علي بن أبي طالب ٣٥ - ٤٠ هـ

٥ / الحسن بن علي ٤٠ - ٤١ هـ

إجمالي اعوام الخلفاء الراشدين = 30 عاما

..ثانياً : الأسرة الأموية وتأسيس الدولة الأموية ١٤ حاكم*

١ / معاوية بن أبي سفيان ٤١ - ٦٠ هـ

٢ / يزيد بن معاوية ٦٠ - ٦٤ هـ

" ٣ / معاوية بن يزيد " عدة شهور

٤ / مروان بن الحكم ٦٤ - ٦٥ هـ

٥ / عبدالملك بن مروان ٦٥ - ٨٦ هـ

٦ / الوليد بن عبدالملك ٨٦ - ٩٦ هـ

٧ / سليمان بن عبد الملك ٩٦ - ٩٩ هـ

٨ / عمر بن عبدالعزيز ٩٩ - ١٠١ هـ

٩ / يزيد بن عبدالملك ١٠١ - ١٠٥ هـ

١٠ /هشام بن عبدالملك ١٠٥ - ١٢٥ هـ

١١ / الوليد بن يزيد ١٢٥ - ١٢٦ هـ

" ١٢ / يزيد بن الوليد " عدة شهور

١٣ / إبراهيم بن الوليد ١٢٦ - ١٢٧ هـ

١٤ / مروان بن محمد ١٢٧ - ١٣٢ هـ

إجمالي أعوام الخلافة الأموية = 91 عاما

ثالثاً : الأسرة العباسية وتأسيس الدولة العباسية ٣٧ حاكماً*

١ / أبوالعباس ١٣٢ - ١٣٦ هـ

٢ / أبوجعفر المنصور ١٣٦ - ١٥٨ هـ

٣ / أبوعبدالله المهدي ١٥٨ - ١٦٩ هـ

٤/ موسى الهادي ١٦٩ - ١٧٠ هـ

٥ / هارون الرشيد ١٧٠ - ١٩٣ هـ

٦ / الأمين بن هارون ١٩٣ - ١٩٨ هـ

٧ / المأمون بن هارون ١٩٨ - ٢١٨ هـ

٨ / المعتصم بن هارون ٢١٨ - ٢٢٧ هـ

٩ / الواثق بالله ٢٢٧ - ٢٣٢ هـ

١٠ / المتوكل على الله ٢٣٢ - ٢٤٧ هـ

١١ / المنتصر بالله ٢٤٧ - ٢٤٨ هـ

١٢ / المستعين بالله ٢٤٨ - ٢٥٢ هـ

١٣ / المعتز بالله ٢٥٢ - ٢٥٥ هـ

١٤ / أبواسحاق المهدي ٢٥٥ - ٢٥٦ هـ

١٥ / أبو العباس المعتمد ٢٥٦ - ٢٧٩ هـ

١٦ / المعتضد بالله ٢٧٩ - ٢٨٩ هـ

١٧ / المكتفي بالله ٢٨٩ - ٢٩٥ هـ

١٨ / المقتدر بالله ٢٩٥ - ٣١٧ هـ

١٩ / ابو الفضل ٣١٧ - ٣٢٠ هـ

٢٠ / أبو منصور القاهر ٣٢٠ - ٣٢٢ هـ

٢١ / الراضي بالله ٣٢٢ - ٣٢٩ هـ

٢٢ / أبوالعباس المتقي بالله ٣٢٩-٣٣٣ هـ

٢٣ / المطيع لله ٣٣٤ - ٣٦٣ هـ

٢٤ / الطائع لله ٣٦٣ - ٣٨١ هـ

٢٥ / القادر بالله ٣٨١ - ٤٢٢ هـ

٢٦ / القائم بأمر الله ٤٢٢ - ٤٦٧ هـ

٢٧/ المقتدي بالله ٤٦٧ - ٤٨٧ هـ

٢٨ / المستظهر بالله ٤٨٧ - ٥١٢ هـ

٢٩ / المسترشد بالله ٥١٢ - ٥٢٩ هـ

٣٠ / الراشد بالله ٥٢٩ - ٥٣٠ هـ

٣١ / المتقي لأمر الله ٥٣٠ - ٥٥٥ هـ

٣٢ / المستجير بالله ٥٥٥ - ٥٦٦ هـ

٣٣ / المستضيئ بالله ٥٦٦ - ٥٧٥ هـ

٣٤ / الناصر لدين الله ٥٧٥ - ٦٢٢ هـ

٣٥ /الظاهربأمر الله ٦٢٢ - ٦٢٣ هـ

٣٦ / المستنصر بالله ٦٢٣ - ٦٤٠ هـ

٣٧ / المستعصم بالله ٦٤٠ - ٦٥٦ هـ

إجمالي أعوام الخلافة العباسية = 524 عاما

* رابعاً : الأسرة العثمانية وتأسيس الدولة العثمانية ٣٧ سلطاناً*

١/ عثمان غازي بن أرطغرل ٦٩٨ - ٧٢٦ هـ

٢/ أورخان غازي بن عثمان ٧٢٦ -٧٦٣ هـ

٣/ مراد الأول بن أورخان ٧٦٣ - ٧٩١ هـ

٤/بايازيد الأول ٧٩١ - ٨٠٤ هـ

٥/ محمد جلبي الأول ٨١٦ - ٨٢٤ هـ

٦/ مراد الثاني ٨٢٤ - ٨٥٥ هـ

٧/ محمد الثاني " الفاتح " ٨٥٥ - ٨٨٦ هـ

٨ / بايازيد الثاني ٨٨٦ - ٩١٨ هـ

٩ / سليم الأول ٩١٨ - ٩٢٦ هـ

١٠ / سليمان القانوني ٩٢٦ - ٩٧٤ هـ

١١ / سليم الثاني ٩٧٤ - ٩٨٢ هـ

١٢/ مراد الثالث ٩٨٢ - ١٠٠٣ هـ

١٣ / محمد الثالث ١٠٠٣ - ١٠١٢ هـ

١٤ / أحمد الأول ١٠١٢ - ١٠٢٦ هـ

١٥ / مصطفى الأول ١٠٢٦ - ١٠٢٧ هـ

١٦ / عثمان الثاني ١٠٢٧ - ١٠٣١ هـ

١٧ / مراد الرابع ١٠٣٢ - ١٠٤٩ هـ

١٨ / إبراهيم عصبي ١٠٤٩ - ١٠٥٨ هـ

١٩ / محمد الرابع ١٠٥٨ - ١٠٩٩ هـ

٢٠ / سليمان الثاني ١٠٩٩ - ١١٠٢ هـ

٢١ / أحمد الثاني ١١٠٢ - ١١٠٦ هـ

٢٢ / مصطفى الثاني ١١٠٦ - ١١١٥ هـ

٢٣ / أحمد الثالث ١١١٥ - ١١٤٣ هـ

٢٤ / محمود الأول ١١٤٣ - ١١٦٨ هـ

٢٥ / عثمان الثالث ١١٦٨ - ١١٧١ هـ

٢٦ / مصطفى الثالث ١١٧١ - ١١٨٧ هـ

٢٧ / عبدالحميد الأول ١١٨٧ - ١٢٠٣ هـ

٢٨ / سليم الثالث ١٢٠٣ - ١٢٢٢ هـ

٢٩ / مصطفى الرابع ١٢٢٢ - ١٢٢٣ هـ

٣٠ / محمود الثاني ١٢٢٣ - ١٢٥٥ هـ

٣١ / عبدالمجيد الأول ١٢٥٥ - ١٢٧٧ هـ

٣٢ / عبدالعزيز الشهيد ١٢٧٧ - ١٢٩٣ هـ

٣٣ / مراد الخامس ١٢٩٣ - ١٢٩٣ هـ

٣٤ / عبدالحميد الثاني ١٢٩٣ - ١٣٢٧ هـ

٣٥ / محمد رشاد الثاني ١٣٢٧ - ١٣٣٦ هـ

٣٦ / محمد وحيد السادس ١٣٣٦-١٣٤١ هـ

٣٧ / عبدالحميد الثاني " آخر خلفاء الإسلام " ١٣٤١ - ١٣٤٢ هـ

*إجمالي أعوام حكم الدولة العثمانية = 644 عاما

جملة أعوام الخلافة الراشدة والحكم الاموي والعباسي والعثماني = 1289 عاما

...تبلغ مدة بقاء المسلمين بدون سلطة جامعة 154 عاما حتى الآن

وبسقوط الدولة العثمانية دخل العالم الاسلامي تحت الاستعمار واستقلت بعدها وظهور دول جديدة وتفرقت الأمة الاسلامية الى دويلات وبقيت على وضعها الحالي ...

روائع التاريخ ...

من عمق التاريخ الاسلامي

تجارة بلاخسارة

ثلاث تجارات لا تعرف الخسارة :

- التلاوة

- الصلاة

- الإنفاق

قال الله تعالى : ﴿ إن الذين يتلون كتاب الله وأقاموا الصلاة وأنفقوا مما رزقناهم سرا وعلانية يرجون تجارة لن تبور ﴾ .گلُ شيء هبْآء إلُآ ذگر آللّہ 💕💭بْقآء

💛سبُحآن أّلَلَهِ

💙أّلَحُمد لَلَهِ

❤️لَأّ إلَه إلَأ آللهِ

🌹أّلَلَه أكبِر

🇸🇦💎🇸🇦

♻️🌹♻️🌹♻️🌹♻️🌹♻️🌹

🔻قصة البداية والنهاية🔻

🌷قصة البداية🌷

💧(الحلقة رقم 273 + 274)💧

💧(الحلقة 273)💧

كان العباس أكثر الأسارى فداءً ، لأنه كان رجلاً موسراً ، وجعل عليه ✅ فداء ابني أخويه نوفل بن الحارث بن عبد المطلب وعُقيل بن أبي طالب ، وحليفه عتبة بن عمرو ،،

،، فقال له : يارسول الله ! تركتني أسأل الله مابقيت 💧

،،فقال له رسول الله : فأين الذهب ياعباس ؟؟🌹

،،قال عباس : أي ذهب ؟؟💧

قال : الذي دفنت أنت وأم الفضل ، وقلت لها : إن قُتلت تَركتك غَنية 🌹 مابقيت ، وإن رجعت فلايهمنك شيء ،،

فقال العباس : والله يارسول الله إني أشهد أن لاإله إلا الله وأشهد أنك 💧 رسول الله ، إن هذا لشيء ماعلمه أحد غيري وغير أم الفضل ، وماأخبرك

.. بهذا إلا اللّٰه تعالىٰ

لما جاء مال البحرين ، وكان ثمانين ألفاً ، وهو أكثر مال أتي به رسول 🌿 اللّٰه صلىٰ اللّٰه عليه وسلم ، أمر به رسول اللّٰه فنثر على حصير في المسجد ، ونودي بالصلاة ،، فخرج رسول اللّٰه إلى الصلاة ولم يلتفت إليه ،، فلما قضى الصلاة ، جلس إليه ، فما كان يَرى أحداً إلا أعطاه ، وماكان يَومئذ عد ولاوزن ، وماكان إلا قبضاً ، فجاء العباس ، فقال : يارسول اللّٰه ! أعطني ، فإني فاديت نفسي ، وفاديت عَقيلاً ، فقال له رسول اللّٰه : خذ ،، فحثا في ثوبه ،، ثم ذهب يحمله فلم يستطع

،، فقال : يارسول الله : أؤمر بعضهم يرفعه إلي 💧

،، قال : لا 🌹

،، قال : فارفعه أنت علي 💧

،، قال : لا ،، فنثر منه ، ثم ذهب يحمله 🌹

،، فقال : يارسول اللّٰه ! اؤمر بعضهم يرفعه علي 💧

،، قال : لا 🌹

،، قال : فارفعه أنت علي 💧

فتبسم رسول اللّٰه ، وقال : لا ،، ولكن أعد في المال طائفة وقم بما 🌹 تطيق ،، فنثر منه ،، ثم احتمله فألقاه على كاهله ، ثم انطلق وهو يقول : أما إحدى اللتين وعدنا اللّٰه فقد أنجز لي ، ولاأدري مايصنع في الأخرى ،، فمازال رسول الله يَتبعه بصره حتى خفي ، عجبا" من حرصه ، وماقام رسول اللّٰه وثَمّ منها درهم ..

يقصد العباس بكلامه ماقال تعالىٰ : { يأأيها النبي قل لمن في أيديكم 🌹 من الأسرى إن يعلم الله في قلوبكم خيراً يؤتكم خيراً مما أخذ منكم ويغفر لكم والله غفور رحيم }..

💧(الحلقة 274)💧

كان عُمير بن وهب شيطاناً من شياطين قريش ، وكان ممن يؤذي 🩸 رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم وأصحابه ، وكان ابنه وهب بن عمير أسيراً عند المسلمين ..

جلس عُمير يوماً مع صفوان بن أمية في الحجر ، فتذاكرا بدراً 🩸 وأصحاب القليب ومصابهم فيهم ،، فقال عُمير : أما والله ! لولا دين علي ليس له عندي قضاء ، وعيال أخشى عليهم الضيعة بعدي ، لركبت إلى محمد حتى أقتله ، فإن لي قِبَلهم علّة ، ابني أسير في أيديهم ..

فاغتنمها صفوان ، وقال : علي دَينك أنا أقضيه عنك ، وعيالك مع عيالي 🩸 أواسيهم مابقوا ، لايَسعني شيء ، ويَعجز عنهم ..

فقال له عمير : فاكتم عني شأني وشأنك .. وأمر بسيفه فشحذ له وسُمّ 🩸 .. ثم انطلق حتى قدم به المدينة ..

رأى عمر عُميراً مُتوشحاً السيف ، فقال : هذا الكلب عدو الله ، عُمير بن 👀 وهب ، والله ماجاء إلا لشر .. ثم دخل عمر إلى رسول الله ، فقال : يانبي الله ! هذا عدو الله عمير بن وهب ، قد جاء متوشحاً سيفه ، قال : فأدخله علي ،، فأخذ عمر بحمّالة سيفه في عنقه ، وقال لمن حوله : احذروا على رسول الله من هذا الخبيث ، فإنه غير مأمون ،،

قال رسول اللّٰه صلىٰ اللّٰه عليه وسلم : ماجاء بك ياعُمير ؟؟،، فقال : 🌹 جئت لهذا الأسير الذي في أيديكم ، فأحسنوا إليه ،، قال : فما بال السيف في عنقك ؟؟،، قال : قبحها اللّٰه من سيوف ، وهل أغنت عنا شيئاً ،، قال : اصدقني ، ماالذي جئت له ؟؟،، قال : ماجئت إلا لذلك ..

قال : بل قَعدت أنت وصفوان بن أمية في الحجر ، فذكرتما أصحاب 🌹 القليب من قريش ، ثم قلت : لولا دين علي وعيال عندي ، لخرجت حتى أقتل محمداً ، فتحمل لك صفوان بن أمية بدينك وعيالك ، على أن تَقتلني له ، واللّٰه حائل بينك وبين ذلك ،،

قال عُمير : أشهد أنك رسول اللّٰه ، قد كنا يارسول اللّٰه نُكذبك بما كُنت 💧 تأتينا من خبر السماء ، وماينزل عليك من الوحي ،، وهذا أمر لم يحضره إلا أنا وصفوان ، فواللّٰه إني لأعلم ماأتاك به إلا اللّٰه ، فالحمد للّٰه الذي هداني للإسلام ، وساقني هذا المساق ،، ثم شهد شهادة الحق ،، ففرح المسلمون ، وقال عمر : لخنزير كان أحب إلي منه حين طلع ، وهو اليوم أحب إلي من بعض بَنيّ ..

فقال رسول اللّٰه صلىٰ اللّٰه عليه وسلم : فقّهوا أخاكم في دينه ، وأقرئوه 🌹 القرآن ، وأطلقوا له أسيره ، ففعلوا ..

ثم استأذن عمير رسول اللّٰه ، فقدم مكة يدعو فيها إلى الإسلام ، فأسلم 💧 على يده خلق كثير ،، وأقسم صفوان ألا يُكلمه أبداً ..

نُكمل غداً إن شاء الله تعالى 🌹

رحـم اللـه كُل من سـاهـم بنـشـرهـا 🌹

🌹اللهم صل وسلم وبارك على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين🌹*
*

♻️🌹♻️🌹♻️🌹♻️🌹





🌿 اقــرأ للقراءة الهادفة🌿

💎 على خُطى الرَّسول ﷺ💎

💧(الموضوع رقم (32💧

🌷❗ لا تُعينوا عليه الشيطان🌷

أُتيَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم بَرجلٍ قد شَرِبَ الخمر، فقال: اضِربُوه🌹

فضربه الصحابةُ حدَّ شَاربَ الخمر🩸

❗فلما انصرفَ قال له بعضهم: أخَزاكَ الله ⬅️

فقال لهم النبيُّ صلى الله عليه وسلم: لا تَقولوا هكذا، لا تُعينوا عليه🌹 الشيطان، ولكن قولوا: اللهمَّ اغفر له، اللهمَّ ارحمه ❗

كان لعمر بن الخطاب صَديقٌ حسنُ الخُلق والسَيرة، ذهبَ إلى الشَّام 🌷 فيمن ذهبَ إليها بعدَ فَتحها، ثم ما لبثَ أن انقلبتْ أحواله، وزيَّن له الشيطان أعَمالهُ،

فأقبل على شُربِ الخَمرِ حتى عُرف ذلك عنه 😢

وحدثَ أن جَاء رجلٌ من الشام، فأخذ عُمر يَسأله عن الناس والحُكم* 💨
*وسير الأمور، وكان ممن سألَ عنهم صاحبهُ هذا

فقال الرجل: ذاك أخو الشيطانُ، إنه قَارفُ الكبائر حتى وقع في👤
الخمر ❗

فكتب إليه عمر يقول: من عمر بن الخطاب إلى فلان، سَلامٌ عَليكَ فإني🌷
أحْمدُ إليك الله، { غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَٰهَ
إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ }

ثم قال لأصحابه: ادعوا لأخيكم أن يُقبل بقلبه، ويَتوبَ الله عليه. 👈🏻

فلما بلغَ كتابُ عمر الرَّجُلَ، جعلَ يَقرأهُ ويُردده، ويقولُ: غافر الذّنب،💧
قابل التَّوب، شديد العقاب، وقد حذَّرني عَقوبته، ووَعدني أن يَغفر لي، فلم
يزل يُرددها على نفسه، حتى بكى، وتاب، وأحسن التوبة.

فلما بلغَ عمر بن الخطاب خَبرهُ قال: هكذا فاصنعوا، وإذا رأيتم أخاً* 🌷
لكم زَلَّ زَلة فَسددوه، وادعوا الله أن يتوب عليه، ولا تكونوا أعواناً للشيطان
عليه ❗ *

بهذه الشَّريعة جاء النبيُّ صلى الله عليه وسلم، بالسماحة والإشفاق،* 🌿
* ❗ باللين والرحمة، بالأخذ بيد الناس إلى الله لا بالوقوف بينهم وبينه

ما أرسل الله تعالى الأنبياء إلا للعصاةِ من خَلقه، ولو كانوا مُؤمنين ما* 🌹
* ❗ احتاجوا إلى الأنبياء أساساً

أرسلهم وملأ قلوبهم رحمة على خلقه، فإذا عاد أحد من الناس إلى الله🌹 فَرحوا بعودته، وإذا ضلَّ إنسان ومَات على ضلالة حَزنوا لإنسان هلكَ على هذه الشاكلة ❗

زار النبيُّ صلى الله عليه وسلم يهودياً، فوجد له ابناً مَريضاً، فجعل 🌹 يَعرضُ الإسلام عليه، والصبيُّ يَنظرُ إلى أبيه.

فقال له الأب: أطِعْ أبا القاسم👤

فأسلم الصبيُّ، وخَرج النبيُّ صلى الله عليه وسلم وهو يقول: الحمدُ لله 🌀 الذي أنقذه من النار ❗

كم مرة انتكسَ صديقٌ لنا فأخذنا بيدهِ، وقلنا له: هذا ليس أنتَ، أنتَ 💨 الذي أعرفه يَمشي في طريق الله، فوعظناه وذكرناه باللين والرحمة❗

فإن عادَ فالحمد لله وإن لم يعد، فقد أعذرنا إلى الله وقُمنا بواجبنا ✅ تِجاه صديقنا ❗

هل قمنا في الثلث الأخير من الليل وتوضأنا، وصلينا ركعتين وقلنا:* 🤲 *اللهم⁉️ فلاناً صَديقنا، كان يَمشي إليك ثم انتكس فأعده إلى طَريقك

|

[9/10, 6:27 AM] +92 305 7610833: شریعت نے نکاح کے انعقاد کے لیے ایک ضابطہ رکھا ہے، اور وہ ضابطہ یہ ہے کہ شرعاً نکاح کے صحیح ہونے کے لیے ایجاب و قبول کی مجلس ایک ہو اور اس میں جانبین میں سے دونوں کا بنفسِ نفیس یا ان کے وکیل کا موجود ہونا شرط اورضروری ہے، نیز مجلسِ نکاح میں دو گواہوں کا ایک ساتھ موجود ہونا اور دونوں گواہوں کا اسی مجلس میں نکاح کے ایجاب و قبول کے الفاظ کا سننا بھی شرط ہے۔ اور اگر جانبین میں سے کوئی ایک مجلس نکاح میں موجود نہ ہو تو اس صورت میں اپنا وکیل مقرر کرے، پھر یہ وکیل اپنے مؤکل کی طرف سے اس کا نام مع ولدیت لے کر مجلس نکاح میں ایجاب وقبول کرے، تو نکاح منعقد ہوجائے گا۔ پھر نکاح کی جس مجلس میں فریقین بنفسِ نفیس شریک ہوں تو وہ مجلس حقیقتاً مجلس کے حکم میں ہے اور جس مجلس میں فریقین میں سے ایک یا دونوں کی جانب سے وکیل ہوں تو وہ حکماً مجلس کے حکم میں ہے۔

موجودہ دور میں ویڈیو کالنگ کے ذریعے نکاح کے انعقاد کی جو صورت اختیار کی جاتی ہے اس میں مجلس کی شرط مفقود ہوتی ہے؛ کیوں کہ شرعاً نہ تو یہ صورت حقیقتاً مجلس کے حکم میں ہے اور نہ ہی حکماً، کیوں کہ وہ ایک مجلس ہی نہیں ہوتی، بلکہ فریقین دو مختلف جگھوں پر ہوتے ہیں، جب کہ ایجاب و قبول کے لیے عاقدین کی مجلس ایک ہونا ضروری ہے۔ لہذا ویڈیو کالنگ کے ذریعے نکاح منعقد کرنا درست نہیں ہے۔

نیز ملحوظ رہے کہ جان دار کی ویڈیو (اگرچہ ویڈیو کالنگ کے ذریعے ہو) جان دار کی تصویر کی طرح ناجائز ہے۔

:وفی الدر المختار مع الرد المحتار

... ومن شرائط الإيجاب والقبول: اتحاد المجلس لوحاضرين"

قوله: اتحاد المجلس) قال في البحر: فلو اختلف المجلس لم ينعقد، فلو) أوجب أحدهما فقام الآخر أو اشتغل بعمل آخر، بطل الإيجاب؛ لأن شرط الارتباط اتحاد الزمان، فجعل المجلس جامعاً تيسيراً".

(كتاب النكاح: ٣/ ١٤، ط: سيعد)

:وفی الهندية

أن يكون الإيجاب والقبول في مجلس واحد، حتى لو اختلف المجلس بأن" كانا حاضرين فأوجب أحدهما فقام الآخر عن المجلس قبل القبول أو اشتغل بعمل يوجب اختلاف المجلس لا ينعقد، وكذا إذا كان أحدهما غائباً لم ينعقد، حتى لو قالت امرأة بحضرة شاهدين: زوجت نفسي من فلان، وهو غائب فبلغه الخبر، فقال: قبلت، أو قال رجل بحضرة شاهدين: تزوجت فلانةً وهي غائبة، فبلغها الخبر، فقالت: زوجت نفسي منه، لم يجز وإن كان القبول بحضرة ذينك الشاهدين، وهذا قول أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله

تعالى. ولو أرسل إليها رسولاً أو كتب إليها بذلك كتاباً، فقبلت بحضرة شاهدين سمعا كلام الرسول وقراءة الكتاب جاز؛ لاتحاد المجلس من حيث المعنى، وإن لم يسمعا كلام الرسول وقراءة الكتاب لا يجوز عندهما".

(كتاب النكاح، الباب الأول في تفسير النكاح شرعا وصفته وركنه وشرطه وحكمه: ١/ ٢٦٩، ط: دار الفكر)

وفی النهر الفائق :

"واعلم أن للإيجاب والقبول شرائط: اتحاد المجلس، فلو اختلف لم ينعقد، بأن أوجب أحدهما فقام الآخر قبل القبول واشتغل بعمل آخر".

(كتاب النكاح : ٢/ ١٧٨، ط: دار الكتب العلمية)

وفی البحر الرائق :

" ولم يذكر المصنف شرائط الإيجاب والقبول، فمنها: اتحاد المجلس إذا كان الشخصان حاضرين، فلو اختلف المجلس لم ينعقد، فلو أوجب أحدهما فقام الآخر أو اشتغل بعمل آخر بطل الإيجاب؛ لأن شرط الارتباط اتحاد الزمان فجعل المجلس جامعاً تيسيراً".

(كتاب النكاح: ٣/ ٨٩، ط: دار المعرفة)

وفی بدائع الصنائع:

" ... وأما الذي يرجع إلى مكان العقد فهو اتحاد المجلس إذا كان العاقدان حاضرين، وهو أن يكون الإيجاب والقبول في مجلس واحد، حتى لو اختلف المجلس لا ينعقد النكاح، بأن كانا حاضرين فأوجب أحدهما فقام الآخر عن المجلس قبل القبول أو اشتغل بعمل يوجب اختلاف المجلس لا ينعقد؛ لأن انعقاده عبارة عن ارتباط أحد الشطرين بالآخر، فكان القياس وجودهما في مكان واحد، إلا أن اعتبار ذلك يؤدي إلى سد باب العقود، فجعل المجلس جامعاً للشطرين حكماً مع تفرقهما حقيقةً؛ للضرورة، والضرورة تندفع عند اتحاد المجلس, فإذا اختلف تفرق الشطرين حقيقةً وحكماً فلا ينتظم الركن".

(كتاب النكاح، فصل وأما شرائط الركن فأنواع: ٢/ ٢٣٢، ط: دار الكتاب العربي)

فقط واللہ اعلم

[9/10, 11:08 PM] +92 305 7610833: محترم علماء کرام ۔کسی مسجدمیں ایک مرتبہ نمازباجماعت اداھوچکی ھواورباھرسے آئے ہوئے لوگ جماعت ثانیہ کرناچاھتے ھوتواسکے لئے اقامت کہناافضل ھے یانہ کہنا ۔برائے مہربانی مدلل جواب عنایت فرماکرممنون فرمائیں ۔

الجواب حامداً و مصلیاً

جس مسجد میں پنج وقتہ جماعت اہتمام و انتظام سے ہوتی ہو اس میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللّٰہ کے نزدیک جماعت ثانیہ مکروہ ہےکیونکہ جماعت اصل پہلی جماعت ہے اور مسجد میں ایک وقت کی فرض نماز کی ایک ہی جماعت مطلوب ہے ۔ حضور انور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک اور خلفاء اربعہ و صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنھم کے زمانوں میں مساجد میں صرف ایک ہی مرتبہ جماعت کا معمول تھا پہلی جماعت کے بعد پھر جماعت کا طریقہ اور رواج نہیں تھا ۔ دوسری جماعت کے اجازت دینے سے پہلی جماعت میں نمازیوں کی حاضری میں سستی پیدا ہوتی ہے اور جماعت اُولیٰ کی تقلیل لازمی ہوتی ہے اس لیئے جماعت ثانیہ کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللّٰہ نے مکروہ فرمایا اور اجازت نہیں دی ہے ۔البتہ مسجد سے خارج حصے میں جماعت ثانیہ کرنا جائز ہے. اور ایسی صورت میں اقامت کہناافضل ھے. اور اگر خارج مسجد جگہ نہ ہو اور اتفاقی طور پر اس کی نوبت آئے جیسے سوال میں ذکر کردہ صورت کہ محلہ کے باہر سے آئے ہوئے لوگ جماعت ثانیہ کریں تو بغیر اذان واقامت کے پہلی جماعت کی جگہ سے ہٹ کر کرے.

فتاویٰ شامی میں ہے *و یکرہ تکرار الجماعۃ باذان و اقامۃ فی مسجد محلۃ لا فی مسجد طریق او فی مسجد لا امام لہ ولا مؤذن (جلد 1 صفحہ 552، کتاب الصلاۃ باب الامامۃ مطلب فی تکرار الجماعۃ فی المسجد)*

(کفایت المفتی140/3)

(کتاب النوازل516/4)فقط

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ :شیرحسن

دارالافتاء والتحقیق جامع مسجد ہائی سکول بٹگرام.

الجواب صحیح

مفتی بخت منیر مدظلھم العالیۃ

صدر مفتی دارالافتاء والتحقیق ورئیس دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام.

جاری کردہ:

المجلس الفقہی دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام.

[9/15, 10:16 PM] +92 305 7610833: السلام علیکم ورحمۃاللہ
مفتی صاحب میت کو غسل دینے کے متعلق اور میت کے ناخن بال وغیرہ نا اتارنے کے متعلق مسئلہ تو بھیج دیں چاہے گروپ میں یا پرسنل پر

الجواب حامداومصلیا

میت کو غسل دینے کا طریقہ: جس تختہ پر میت کو غسل دیا جائے بہتر یہ ہے کہ لوبان کی اگر میسر ہو تو تین یا پانچ یا سات دفعہ دھونی دیا جائے. میت کو تختہ پر اس طرح لٹایا جائے کہ قبلہ اس کے دائیں طرف ہو اگر موقع نہ ہو اور کچھ مشکل ہو تو جس طرف چاہے لٹایا جائے. پھر میت کے بدن کے کپڑے اتارے جائے اور ایک موٹے کپڑے کا چادر ستر(ناف سے لے کر گھٹنے تک) پر ڈال کر شلوار وغیرہ نکالا جائے. غسل شروع کرنے سے پہلے بائیں ہاتھ میں دستانہ یا کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر تین یا پانچ ڈھیلوں سے استنجاء کرواکر پانی سے پاک کیا جائے. پھر منہ، ناک میں پانی ڈالے بغیر روئی وغیرہ گیلا کرکے ہونٹوں، دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر کر پھینک دیا جائے. اس طرح تین دفعہ کیا جائے. پھر اسی طرح ناک کے دونوں سوراخوں کو روئی وغیرہ سے صاف کیا جائے. لیکن اگر

غسل کی ضرورت کی حالت میں موت ہوئی ہو جیسے جنابت یا عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں تو پھر منہ اور ناک میں پانی ڈالنا ضروری ہے، پانی ڈال کر کپڑے وغیرہ سے نکالا جائے. پھر ناک، منہ اور کانوں میں روئی وغیرہ رکھ دیا جائے تاکہ وضو اور غسل کراتے وقت پانی اندر نہ جائے. پھر چہرہ، ہاتھ کہنیوں سمیت دھلوائے جائے. پھر سر کا مسح کراکر تین دفعہ دونوں پیر دھلوائے جائے.

وضو کروانے کے بعد سر کو اور مرد ہے تو داڑھی کو بھی صابن وغیرہ سے کہ جس سے صفائی حاصل ہو مَل کر دھویا جائے.

پھر میت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتوں (اگر میسر ہو) میں پکایا ہوا نیم گرم پانی وگرنہ عام نیم گرم پانی دائیں کروٹ پر تین دفعہ سر سے پیر تک اس طرح ڈالا جائے کہ نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پہنچ جائے. پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالا جائے کہ نیچے کی جانب دائیں کروٹ تک پہنچ جائے.

اس کے بعد میت کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلانے کے قریب کرکے پیٹ کو آہستہ آہستہ اوپر سے نیچے کی طرف دبایا جائے. اگر کچھ فضلہ(پیشاب یا پاخانہ وغیرہ) خارج ہو تو صرف اسی کو پونچھ کر دھویا جائے. وضو، غسل دھرانے کی ضرورت نہیں.

پھر میت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ خوب بہایا جائے کہ نیچے بائیں کروٹ بھی خوب تر ہوجائے. پھر دوسرا دستانہ پہن کر سارا بدن کسی کپڑے، تولیے وغیرہ سے خشک کرکے ستر پر ڈالا ہوا کپڑا بھی بدل دیا جائے.

پھر میت کو آہستگی سے غسل کے تختے سے اٹھا کر چارپائی پر پہلے سے بچھے ہوئے کفن کے کپڑوں پر لٹایا جائے. اور ناک، منہ اور کانوں سے روئی

نکال لیا جائے.

میت کے بالوں میں نہ کنگھی کی جائے اور نہ ہی ناخن، بال کاٹے جائے.
بلکہ سب اسی طرح رہنے دیا جائے.

مستفاد من احکام میت) فقط)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ :شیرحسن

دارالافتاء والتحقیق جامع مسجد ہائی سکول بٹگرام.

الجواب صحیح

مفتی بخت منیر مدظلھم العالیۃ

صدر مفتی دارالافتاء والتحقیق ورئیس دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن
بٹگرام.

جاری کردہ :

المجلس الفقہی دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام.

[9/15, 10:18 PM] +92 305 7610833: ابوجہل نے کہا ہمارا
بنوہاشم کے خاندان سے جھگڑا اس بات پر ہے کہ نبی ان میں کیوں آیا
ہمارے خاندان میں کیوں نہیں آیا۔

سوال یہ ہے کہ کیا ابوجہل اور حضورﷺ کا خاندان ایک نہیں تھا ؟ یا
اس کا کوئی اور مطلب ہے

الجواب حامدا و مصلیا

ابوجہل(جس کا اصل نام عمرو ابن ہشام تھا)قریش خاندان سے تعلق تھا، لیکن آپ ﷺ سے اس کا کوئی قریبی رشتہ نہیں تھا، بعض لوگ جو اس کو آپ ﷺ کا چچا خیا ل کرتے ہیں یہ غلط ہے ؛ اس لیے کہ آپ ﷺ کے دادا عبد المطلب تھے اور ابوجہل نہ عبد المطلب کا بیٹا ہے اور نہ ہی عبد المطلب کے خاندان کا ہے؛ بلکہ عبد المطلب عبد مناف کے خاندان کے تھے اور ابو جہل مخزومی قبیلہ اور خاندان کا تھا ان دونوں میں خونی رشتہ نہیں ہے۔

أبوجهل بن هشام بن المغيرة بن عبد الله بن عمر بن مخزوم القرشي المخزومي الخ۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ،دارالفکر ۳/۵۶۷) فقط۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ صداقت شاہ

دارالافتاء والتحقیق

جامع مسجد ہائ اسکول بٹگرام

الجواب صحیح

(مفتی بخت منیر (مد ظلھم

صدر مفتی دارالافتاء والتحقیق جامع مسجد ہائ اسکول بٹگرام ورئیس دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام

جاری کردہ المجلس الفقہی دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام

⚖️سوال وجواب⚖️

🖋️مسئلہ نمبر 1521🖋️

(کتاب النکاح باب الوکالۃ)

مہر کی تعیین میں وکیل سے غلطی ہوجائے تو کیا حکم ہوگا

سوال: عورت نے مہر 15000 متعین کیا؛ لیکن وکیل نے غلطی سے 12000 کہا اور دولہے نے وکیل کی بات قبول کرلی تو اعتبار کس کے قول کا ہوگا عورت یا وکیل کا، رہنمائی فرماکرممنون فرمائیں۔ (ودود، مہاراشٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب و باللہ التوفیق

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ مہر عورت کا حق ہے، اور وہی اس کی مالک و متصرف ہوتی ہے، تعیینِ مہر کے سلسلے میں عورت یا اس کے اولیاء کو اختیار حاصل ہوتا ہے، تاہم اگر کسی کو اس کا وکیل بنا دیا

جائے تو وکالت بھی شریعتِ اسلامیہ کی نظر میں معتبر ہے اور بیشمار مسائل میں وکالت کا اعتبار کیا گیا ہے، اس حیثیت سے وکیل نے اگر بارہ ہزار مہر کہا ہے تو عورت کو وہ بارہ ہزار مہر قبول کرلینا چاہیے، لیکن اگر وہ راضی نہیں ہوتی ہے تو مہر مثل کی حقدار ہوگی جیساکہ اختلاف زوجین کی صورت میں اسے مہر مثل ملتا ہے نیز واضح رہے کہ اس سے نکاح پر کچھ بھی اثر نہیں پڑے گا معاملہ صرف مہر کی کمی بیشی یا مہر مثل تک محدود رہے گا(١)۔ فقظ والسلام واللہ اعلم بالصواب۔

📚والدلیل علی ما قلنا📚

(١) ۔{وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً}۔ (النساء. 4)

وَقَوْلُهُ: ۔{وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً}۔ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: النِّحْلَةُ: الْمَهْرُ (النساء. 4)

إذا اختلف الزوجان في قدر المهر حال قيام النكاح عند أبي حنيفة ومحمد - رحمهما الله تعالى - يحكم مهر المثل فإن شهد لأحدهما كان القول قوله مع اليمين على دعوى الآخر فإن قال الزوج: المهر ألف وقالت هي ألفان ومهر مثلها ألف أو أقل؛ كان القول قوله مع اليمين؛ بالله ما تزوجها بألفي درهم فإن نكل تثبت الزيادة، وإن حلف لا تثبت وأيهما أقام البينة قضي له، وإن أقاما جميعا يقضى ببينتها.

وإن كان مهر مثلها ألفين أو أكثر كان القول قولها مع اليمين؛ بالله ما تزوجت بألف فإن نكلت يثبت الألف، وإن حلفت فلها ألفان ألف بالتسمية لا

خيار للزوج فيها وألف بحكم مهر المثل له الخيار فيها إن شاء أدى من الدراهم، وإن شاء من الدنانير وأيهما أقام البينة يقضى ببينته (الفتاوى الهندية 319/1 (كتاب النكاح)

كتبه العبد محمد زبير الندوي

دار الافتاء و التحقیق بہرائچ یوپی انڈیا

مورخہ 15/10/1442

رابطہ 9029189

ملی نغمے سننے کا حکم

سوال

ملی نغمے سننا جائز ہے بغیر میوزک والے؟

جواب

اچھے اَشعار ترنم کے ساتھ پڑھنا اور سننا درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہے:

(1) پڑھنے والا پیشہ ور گویا، فاسق، بے رِیش لڑکا یا عورت نہ ہو۔

(2) اَشعار کا مضمون خلافِ شرع نہ ہو۔

(3) ساز و آلاتِ موسیقی نہ ہوں۔

(4) مجلس معصیت کی نہ ہو۔

لہذا اگر ملی نغموں میں درج بالا شرائط کی رعایت کی جائے تو ان کا سننا جائز ہے، اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی شرط نہیں پائی جائے تو ان کا سننا جائز نہیں ہوگا۔فقط واللہ اعلم

ماخذ: دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن

فتوی نمبر: 144105200752

تاریخ اجراء: 2020-01-17

سوال

اگر کسی عورت کا شوہر مرگیا ہو تو یہ عورت (عدت میں) مدرسہ جاسکتی ہے یا نہیں ؟

جواب

جس عورت کے شوہر کا انتقال ہوجائے اس پر اپنے شوہر کے انتقال کے دن سے (قمری اعتبار سے) چار مہینے دس دن عدت گزارنا لازم ہے، اور اس دوران شدید ضرورت کے بغیر گھر سے نکلنا، زیب وزینت، بناؤسنگھار کرنا، خوش بو لگانا، اور نئے کپڑے وغیرہ پہننا جائز نہیں ہے، لہذا عدت کے دوران مذکورہ عورت کے لیے مدرسہ جانا جائز نہیں ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (3/ 536):

"وتعتدان) أي معتدة طلاق وموت (في بيت وجبت فيه) ولايخرجان منه) (إلا أن تخرج أو يتهدم المنزل، أو تخاف) انهدامه، أو (تلف مالها، أو لاتجد كراء البيت) ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إليه". فقط والله اعلم

فتوی نمبر : 144012201987

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

[9/26, 7:03 PM] +92 305 7610833: اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ
کیا جنبی انسان ذکر کر سکتا هے کیا

[9/26, 7:03 PM] +92 305 7610833: وعلیکم السلام

بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے بعد اگر ہاتھ پر کوئی ظاہری نجاست نہ لگی ہوئی ہو تو تسبیح کو ہاتھ لگانے سے وہ ناپاک نہیں ہوتی، نہانے کے بعد اس پر ذکر کرنے یا جائے نماز پر رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، نیز جنابت کی حالت میں بھی ذکر واذکار کرنا منع نہیں ہے، البتہ غسل سے پہلے ذکر واذکار کرنے یا اوراد وظائف پڑھنے سے پہلے وضو کرلینا بہتر ہے۔ جنابت کی حالت میں قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا اور اسے براہِ راست چھونا منع ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1 / 293):

"ولا بأس) لحائض وجنب (بقراءة أدعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى، وتسبيح).

قوله: ولا بأس) يشير إلى أن وضوء الجنب لهذه الأشياء مستحب" كوضوء المحدث". فقط واللہ اعلم

کیا فرماتے ہیں ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اموات پر انکے عزیزواقارب کے اعمال پیش ھوتے ھیں ۔

کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال پیش ھوتے ھیں

الجواب حامداً ومصليا

واضح رہے کہ شیخ الاسلام علامہ

ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی اپنے مشہور فتاوی مجموع فتاوی لشیخ الاسلام احمد ابن تیمیہ (ج :٢٤ ،ص :٣٣١)پر ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ تحقیق آثار آئیں ہیں اموات کے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے کے اور ایک دوسرے سے احوال پوچھنے کے اور زندوں کے اعمال اموات پر پیش ہونے کے

وسئل

* عن الأحياء إذا زاروا الأموات هل يعلمون بزيارتهم؟وهل يعلمون بالميت إذا مات من قرابتهم، أو غيره ؟*

فأجاب: الحمد لله. نعم قد جاءت الآثار بتلاقيهم، وتساؤلهم، وعرض أعمال الأحياء على الأموات. كما روى ابن المبارك عن أبي أيوب الأنصاري: قال: (إذا قبضت نفس المؤمن تلقاها الرحمة من عبادالله، كما يتلقون البشير في الدنيا، فيبقلون عليه ويسألونه، فيقول بعضهم لبعض: أنظروا أخاكم يستريح، فإنه كان فی كرب شديد. قال: فيبقلون عليه، ويسألونه ما فعل فلان ومافعلت فلا نة، هل تزوجت) الحديث.

اسی طرح امداد الفتاوی جدید(ج :11 ، ص :194) پر حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں عرض اعمال نام و نشان سے ہوتا ہے نہ کہ معرفت و صور سے اور قیامت میں ان لوگوں کی صورتیں نظر آئگی مگر اس سے یہ معلوم ہونا تو لازم نہیں کہ ان صورت والوں کے کیا اعمال تھے اسلئے ان میں کوئی تعارض نہیں پس تطبیق کی ضرورت ہی نہیں

ایساہی امداد الاحکام (137/1) میں ایک سوال کے جواب میں معروض ھے کہ یہ مضمون حدیث صحیح میں واردھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد وفات کے امت کے اعمال پیش ھوتے ھیں ،نیک اعمال کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں اور گناہوں کو دیکھ کر استغفار فرماتے ہیں

اسی طرح فتاوی رحیمیہ(ج :3 ،ص :114)پر ایک سوال کے جواب میں ہے جی ہاں،، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آپ کی امتیوں کے اعمال پیش کیئے جاتے ہیں بایں طور کے فلاں امتی نے یہ کیا فلاں نے یہ کیا ، امت کے نیک اعمال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسرت کا اظہار فرماتے ہے اور معاصی سے آپ کو اذیت پہنچتی ہے،

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کا درود شریف پیش ھونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کما فی روایۃ اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إنَّ من أفضلِ أيَّامِكُم يومَ الجمعةِ فيهِ خُلِقَ آدمُ وفيهِ قُبِضَ وفيهِ النَّفخةُ وفيهِ الصَّعقةُ فأكْثِروا عليَّ منَ الصَّلاةِ فيهِ فإنَّ صلاتَكُم معروضةٌ عليَّ قالَ قالوا يا رسولَ اللَّهِ وَكَيفَ تُعرَضُ صلاتُنا عليكَ وقد أرِمتَ - يقولونَ بليتَ - فقالَ إنَّ اللَّهَ عزَّ وجلَّ حرَّمَ علَى الأرضِ أجسادَ الأنبياءِ

(الراوي : رواه ابو داؤد ..رقم الحديث (1047)رواه النسائی (1374

(صححه الباني ارواء الغليل(34/1

*عن عبد الله ابن مسعود رضي الله عنهما قال قال رسو الله صلي الله عليه وسلم إنَّ للَّهِ ملائِكةً سيَّاحينَ في الأرضِ يبلِّغوني عن أمَّتيَ السَّلامَ
رواه النسائ* رقم الحديث (1282) وصححه الباني في سلسلة الاحاديث الصحيحة۔

اسی طرح اعزا واقارب کے اموات پر اعمال کا پیش ہونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے ۔

کما فی حدیث انس بن مالک رضي اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم إن أعمالكم تعرض على أقاربكم و عشائركم من الأموات فإن كان خيرا استبشروا به وإن كان غير ذالك قالو اللهم لا تمتهم حتى تهديهم كما هديتنا (رواه أحمد وصححه الباني فی الصحيح رقم ٢٧٥٨)
پس جب

حدیث صحیح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کےعلاوہ ہر شخص کے والدین أعزا واقارب پر بھی عرض اعمال کی تصریح ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے پیش ہونی کی احادیث صحیحہ میں تصریح ہے تو جن احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال کا پیش ہونا مذکور ہے ان میں سے اگر چہ بعض احادیث ضعیف ہے لیکن بعض احادیث کی سند صحیح اور انکی سند حسن ہونے کی تصریح

بھی علماء نے فرمائیں ھیں جب کہ دیگر صحیح احادیث سے عرض اعمال کی تائید بھی ہوتی ہے تو اس لیئے یہ کہنا صحیح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال پیش کیئے جاتے ہیں، اور یہی اہل سنّت والجماعت کا عقیدہ ہے،

قال الحافظ رحمه الله تعالى اخرج ابن ابي حاتم والطبراني بغيرهما من طريق يونس بن محمد بن فضاله عن ابيه ان نبى صلى الله عليه وسلم اتاهم في بني ظفر ومعه ابن مسعود وناس من اصحابه فامره قاريا فقرأ فأتي علي هذه الآية فكيف إذا جئنامن كل امة بشهيد و جئنا بك علي هولاء شهيدا فبكى حتى ضرب ليحياه وجنتاه فقال يا رب هذا علي من أنا بين ظهريه فكيف بمن لم اراه واخرج ابن المبارك في الزهد من طريق سعيد بن المسيب قال ليس من يوم الا يعرض على النبي صلى الله عليه وسلم امته غدوة وعشية فيعرفهم بسيماهم واعمالهم فذلك يشهد عليهم ففي هذا المرسل مايرفع اشكال الذي تضمنه حديث ابن فضالة فتح الباري(86/9)

فی المواہب مع شرحہ للعلامہ الزرقانی”(روى ابن المبارك) عبداﷲ الذي تستنزل الرحمة بذكره (عن سعيدبن المسيّب) التابعي الجليل بن الصحابي (قال: ليس من يوم إلّا وتعرض على النبيّ ﷺ أعمال أمّته غدوةً وعشياً، فيعرفهم بسيماهم وأعمالهم، فيحمد اﷲ و يستغفرلهم، فإذا علم المسيء ذلك قديحمله الإقلاع، ولايعارضه(مارواه الحكيم الترمذي وقدمناه عنہ الجامع الصغير)؛ لجواز أنّ العرض على النبيّ ﷺ كلّ يوم على وجه التفصيل وعلى الأنبياء -ومنهم نبيّنا- على وجه الإجمال يوم الجمعة، فيمتاز ﷺ بعرض أعمال أمّته كلّ يوم تفصيلاً ويوم الجمعة إجمالاً“. (شرح العلامة الزرقاني)(377/5)

علامہ آلوسی رحمہ اللّٰہعلیہ سورة النحل کی[آیت :۸۹]   :۵
:{وَجِئْنَابِكَ شَهِيْداً عَلٰى هٰؤُلآءِ } کے تحت رقم طراز ہیں

المرادبهولآء أمّتها عند أكثرالمفسرين، فإنّ أعمال أمّته عليه الصلاة"
والسلام تعرض عليه بعدموته. فقد روي عنها أنّه قال: حياتي خيرلكم،
تحدثون ويحدث لكم، ومماتي خيرلكم، تعرض عليّ أعمالكم، فمارأيت من
خير حمدت االله تعالىٰ عليه ومارأيت من شرّ استغفرت االله تعالىٰ لكم، بل
.“جاء: إنّ أعمال العبد تعرض على أقاربه من الموتٰى

فقدأ خرج ابن أ بي ا لد نيا عن أبي هريرة أ نّ النبيّ ﷺ قال:” :۶
لاتفضحوا أمواتكم بسيئات أ عمالكم؛ فإنها تعرض على أ وليا ئكم من أهل
.“القبور

وأخرج أحمد عن أنس مرفوعاً: إنّ أعمالكم تعرض على أقاربكم” :۷
وعشائركم من الأموات، فإن كان خيراً استبشروا، وإن كان غيرذٰلك قالوا:
.“اللّٰهمّ لاتمتهم حتّٰى تهديهم كما هديتنا

وأخرجه أ بوداود من حديث جابربزيادة: ”وأ لهمهم أن يعملوا :۸
.“بطاعتك

وأخرج ابن أبي الدنياعن أبي الدرداء أنّه قال: ”إنّ أعمالكم تعرض على   :۹
موتاكم، فيسرّون ويساؤون، فكان أبوالدرداء يقول عندذلك: "اللّٰهم إنّي
أعوذبك أن يمقتني خالي عبدااللّٰه بن رواحة إذا لقيته، يقول ذلك في

سجوده، والنبيّ ﷺ لأمّته بمنزلة الوالد بل أولٰى". (روح المعاني، ([النحل:۸۹](۱۴/۲۱۳)ط:إدارة الطباعة المنيرية مصر۔

علامہ آلوسی رحمہ اللہنے اس سلسلہ میں جن احادیث کونقل فرمایاان پرکوئی اعتراض نہیں کیا، جب کہ ان کی عادت یہ ہے کہ وہ احادیثِ ضعیفہ یاموضوعہ کی نشان دہی کرتے ہیں اوران پرردفرماتے ہیں، جس سے معلوم ہواکہ یہ مذکورہ احادیث صحیح ہیں، ورنہ کم سے کم درجہ حسن کی ہیں۔

۱۰: ''تفسیرمظہری'' میں ہے :

''وَجِئْنَابِكَ عَلٰى هؤُلآءِ شَهِيْدًا} يشهد النبيّ ﷺ على جميع الأمّة من رآه} ومن لم يره. أخرج ابن المبارك عن سعيدبن المسيّب قال: ليس من يوم إلّا وتعرض على النبيّ ﷺ أمّته غدوةً وعشيّةً، فيعرفهم بسيماهم وأعمالهم فلذلك يشهد عليهم". (التفسيرالمظهري، [النساء:۴۱](۲/۱۱۰)ط: بلوچستان (بک ڈپو، کوئٹہ

۱۱: صاحب تفسیرابن کثیرنے آیت کریمہ { وَجِئْنَابِكَ عَلٰى هؤُلآءِ شَهِيْداً }کی تفسیرمیں ''التذكرة للقرطبي ''کے حوالہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ :

''وأمّا ما ذكره أبو عبد االله القرطبي في''التذكرة''حيث قال: باب ماجاء في شهادة النبي ﷺ على أمّته، قال:أنا ابن المبارك، قال: أنارجل من

الأنصارعن المنهال بن عمرو أنّه سمع سعيد بن المسيّب يقول: ليس من يوم إلّايعرض فيه على النبيّ ﷺ أمّته غدوةً وعشيًا، فيعرفهم بأسمائهم وأعمالهم، فلذلك يشهد عليهم، يقول االلّٰهتعالیٰ:{فَكَيْفَ اِذَاجِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَابِكَ عَلٰى هؤُلآءِ شَهِيْدًا}؛ فإنّه أثر، وفيه انقطاع، فإنّ فيه رجلاً مبهمًا لم يسمّ، وهومن كلام سعيد بن المسيّب،لم يرفعه، وقدقبله القرطبي، فقال بعد إيراده: فقد تقدّم أنّ الأعمال تعرض على االلّٰه كلّ يوم اثنين وخميس، وعلى الأنبياء والآباء والأمّهات يوم الجمعة، قال: ولاتعارض، فإنّه يحتمل أن يخصّ نبيّنا ﷺ بمايعرض عليه كلّ يوم، ويوم الجمعة مع الأنبياء عليه وعليهم أفضل الصلاة والسلام“. (تفسيرالقرآن العظيم (للحافظ ابن كثير،[النساء:۴۱](۴۹۸/۱-۴۹۹) ط:قدیمی کراچی

حافظ عمادالدین ابن کثیررحمہ اللّٰہنے بھی احادیثِ مذکورہ کے بارے میں کچھ نکیرنہیں کی، جس سے معلوم ہوتاہے کہ عرضِ اعمال کی احادیث مجموعی اعتبارسے ان کے نزدیک صحیح ہیں۔

۱۲: ”تفسیرمنار“میں ہے:

فَكَيْفَ اِذَاجِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ م بِشَهِيْدٍ...الآية }، تعرض أعمال كلّ أمّة على } نبيّها“. (تفسيرالقرآن الحكيم الشهير بـ "تفسيرالمنار"، للسيّد (محمدرشيدرضا، [النساء:۴۱](۱۰۹/۵)ط:مطبعة المنارمصر،۱۳۲۸ھ

۱۳: ”مسنداحمد“میں ہے :

عمّن سمع أنس بن مالك يقول: قال النبيّ ﷺ: إنّ أعمالكم تعرض على” أقاربكم وعشائركم من الأموات، فإن كان خيرًا استبشروا، وإن كان غيرذٰلك، قالوا: اللّٰهمّ لاتمتهم حتّٰى تهديهم كماهد يتنا“. (المسند للإمام أحمدبن حنبل، مسندأنس بن مالك رضي االلّٰه عنه، [رقم الحديث: ١٢٦١٩]
((٥٣٢/١٠-٥٣٣) ط: دارالحديث القاهرة

واضح رہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حدیث وفقہ کے امام ہیں، اور ناقد بھی، اور احادیث پر جرح بھی کرتے ہیں، جب کہ آپ نے اس حدیث پر کوئی جرح نہیں فرمائی، گویا آپ نے اس حدیث کی توثیق کی ہے۔

”شرح الصدور “ میں ہے ”:

١٤: وأخرج الطيالسي في ”مسنده“عن جابر بن عبداالله قال: قال” رسول االلّٰه ﷺ: إنّ أعمالكم تعرض على عشائركم وأقربائكم في قبورهم، فإن كان خيراً استبشروا، وإن كان غير ذلك، قالوا: اللّٰهمّ ألهمهم أن يعملوا بطاعتك“.

١٥: وأخرج ابن المبارك وابن أبي الدنيا عن أبي أيّوب، قال: تعرض” أعمالكم على الموتٰى، فإن رأواحسنًا فرحوا واستبشروا، وإن رأوا سوءً، قالوا: اللّٰهمّ راجع به“.

١٦: ”وأخرج ابن أبي شيبة في ”المصنف“والحكيم الترمذي وابن أبي الدنياعن إبراهيم بن ميسرة، قال غزٰى أبو أيّوب القسطنطينة فمرّ بقاصّ وهو يقول: إذاعمل العبد العمل في صدرالنهار عرض على معارفه إذا أمسى من أهل الآخرة، وإذا عمل العمل في آخرالنهار عرض على معارفه إذا أصبح من أهل الآخرة، فقال أبوأيّوب: انظر ما تقول! قال: واالله إنّه لكما أقول، فقال أبو أيوب: اللّٰهم إنّي أعوذبك أن تفضخي عند عبادة بن الصامت وسعد بن عبادة بما عملت بعدهم، فقال القاصّ: واالله لايكتب االله ولايته لعبد إلّاسترعوراته وأثنى عليه بأحسن عمله.“

١٧: ”وأخرج الحكيم الترمذي وابن أبي الدنيا في ”كتاب المنامات“ والبيهقي في ”شعب الإيمان“ عن النعمان بن بشير سمعت رسول االله ﷺ يقول: االله االله في إخوانكم من أهل القبور، وأنّ أعمالكم تعرض عليهم.“

١٨: ”وأخرج ابن أبي الد نيا وابن منده وابن عساكر عن أحمد بن عبداالله بن أبي الحوارى، قال:حدّثني أخي محمّد بن عبداالله، قال:دخل عبّاد الخواص على إبراهيم بن صالح الهاشمي -وهوأمير فلسطين- فقال له إبراهيم: عظني! فقال: قد بلغني إنّ أعمال الأحياء تعرض على أقاربهم من الموتٰى، فانظر ماتعرض على رسول االله ﷺ من عملك“. ([روایت نمبر:١٤] سے [روایت نمبر:١٨] تک دیکھیے: شرح الصدوربشرح حال الموتیٰ والقبور، باب عرض أعمال الأحياء على الأموات،(ص:١١٤-١١٥) ط:مطابع الرشید بالمدینۃ المنورۃ)

مذکورہ تمام حدیثوں سے یہ بات روز روشن کی مانند واضح ہوگئی کہ عرض اعمال جس طرح نبی کریم صلی اللّٰہعلیہ وسلم پر ہوتا

ہے اس طرح ہر شخص کے والدین اور اقارب پر بھی ہوتاہے ۔

فضائل درودشریف میں ان گنت حدیثیں ہیں، جو اس بات پر صریح دلیل ہیں کہ آپ صلی اللہعلیہ وسلم پر عرض اعمال ہوتا ہے۔

کتبہ مفتی ذاکر الرحمن عفی عنہ ، عبدالستار

دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام

الجواب صحیح مفتی بخت منیر عفی عنہ

صدر مفتی دارالافتاء والتحقیق جامع مسجد ہائ سکول بٹگرام

ورئیس دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام ۔

جاری کردہ

دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام ۔

مسواک کی اہمیت کیا ہے؟

سوال:مسواک کی اہمیت کیا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

جواب نمبر: 162417

بسم الله الرحمن الرحيم

Fatwa : 1194-1034/D=10/1439

مسواک کرنا سنت ہے۔ اس سے دانتوں کی صفائی ہوتی ہے اور خدا تعالی کی رضامندی کا باعث ہے۔ احادیث میں اس کی بیشمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے اور اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل ہونے کا سبب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بہت تاکید فرماتے اور اہمیت ظاہر کرتے چنانچہ اس کی اہمیت ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(۲) اگر مجھے امت کے مشقت میں پڑ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم کرتا۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو اولاً مسواک فرماتے ۔

(۴) دس چیزیں فطرت میں سے ہیں یعنی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی سنت ہیں ان میں سے ایک مسواک کرنا بھی ہے ۔

(۵) ایک دوسری روایت میں چار چیزیں مرسلین کی سنت میں شمار کی گئی ہیں ان میں سے ایک مسواک بھی ہے۔

(۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بیدار ہوتے خواہ دن میں یا رات میں تو وضو سے پہلے مسواک ضرور کرتے۔

(۷) حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے پاس جبرئیل جب بھی آئے تو انہوں نے مسواک کرنے کی تاکید ضرور فرمائی۔

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام سے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں سے مسواک کی اہمیت اور اس کے مرتبہ کے بارے میں خوب بیان کردیا ہے۔

(۹) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ جو نماز مسواک کرکے پڑھی گئی وہ بغیر مسواک والی نماز سے ستر گنا (ثواب میں) بڑھی ہوتی ہے۔

(۱۰) زید بن خالد (مسواک کی مذکورہ فضیلتوں کی بنا پر ہر وقت اپنی مسواک ساتھ رکھا کرتے تھے) یہاں تک کہ جب نماز میں شریک ہوتے تو ان کی مسواک کانوں پر رکی ہوتی جس طرح حساب لکھنے والے اپنا قلم کان کے اوپر رکھ لیتے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ حدیثیں مشکوۃ شریف سے نقل کی گئی ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

دارالعلوم دیوبند

*رسول ﷺ کی "١٠ عاداتِ مُبارکہ"،

*"۔ *"صبح جلدی اٹھنا"٠١"

رسول اللہﷺ صبح بہت جلد اٹھ جایا کرتے تھے بلکہ ایسی کوئ روائت نہیں ملتی کہ آپﷺ کی تہجد بھی کبھی قضاء ہوئ ہو۔

☜ سورج نکلنے سے کچھ وقت قبل اور ایک گھنٹہ بعد تک کا وقت آکسیجن سے بھرپور وقت ہوتا ہے جس میں آپکو زیادہ سے زیادہ آکسیجن لینے کا موقع ملتا ہے جو کہ آپکی صحتمند زندگی کیلئے ایک بہترین مفید عمل ہے۔

*۔ *"آنکھوں کا مساج"٠٢"

صبح نیند سے اٹھنے کے بعد رسول اللہﷺ آنکھوں کا مساج فرمایا کرتے تھے۔

☜ باڈی کا پورا نظام گیارہ سسٹم پر مشتمل ہوتا ہے۔

☜ نیند سے اٹھنے کے بعد یہ سسٹم بحال ہونے میں 11 سے 12 منٹ لیتا ہے ۔

☜ اگر آپ آنکھوں کا مساج کرتے ہیں تو یہ سسٹم 10 سے 15 سیکنڈ میں فوراً بحال ہو جاتا ہے۔

"٠٣"بستر پر کچھ دیر بیٹھے رہنا"* ۔"*

رسولﷺ بستر سے اٹھ کر کچھ دیر بیٹھے رہتے تھے اور معمول تھا کہ 3 دفعہ سورہ اخلاص پڑھتے تھے۔ کہ جس کو پڑھنے میں تقریباً 1 منٹ صرف ہوتا ہے۔

☜ آج میڈیکل سائنس بتاتی ہے کہ ہمارے دماغ میں ایک capillary ہے جسکے ایک حصے سے دوسرے حصے کیلئے بلڈ کیلئے ایک پل بنتا ہے جہاں سے سارے جسم کو سپلائی جاتی ہے اور تمام تر اعصاب یعنی پورا جسم کو کنٹرول ہونا ہوتا ہے۔

☜ اگر کوئی شخص صبح بیدار ہونے پر اچانک آٹھ کر چل دے کہ جبکہ ابھی برین میں بلڈ کی سپلائی بحال نہیں ہوئی تو اس شخص کو برین ہیمریج یا فالج ہو سکتا ہے۔

جبکہ اگر وہ صرف ایک منٹ بیٹھا رہے کہ اسکے دماغ میں بلڈ کی ☜
سپلائی بحال ہو سکے تو بہت سے پیچیدہ مسائل سے بچ سکتا ہے۔

اسکا فائدہ یہ ہے کہ دماغ پوری طرح سے ایکٹو ہو کر ہمارے جسم ☜
کی بھرپور راہنمائ کے قابل ہو جاتا۔

*"۔ *"قیلولہ کرنا "۴"

آپﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ دوپہر کے کھانے کے بعد ایک گھڑی کیلئے
(20 سے 25 منٹ) آپﷺ لیٹ جایا کرتے تھے۔

اسکا فائدہ یہ ہے کہ تقریبا 68% افراد میں جب وہ لنچ کرتے ہیں تو ☜
انکا معدہ تھوڑی مقدار میں الکوحل پیدا کرتا ہے۔

ایسے میں اگر انسان چل پھر رہا ہو تو وہ چکرا کر گر سکتا ہے، یا ☜
اس پر خمار کی سی کیفیت طاری ہو سکتی ہے۔

یہی سبب ہے کہ آپ ہمیشہ دوپہر کے کھانے کے بعد آپنے آپ کو ☜
تھوڑا بوجھل سا محسوس کرتے ہیں۔

اگر ہم کچھ دیر لیٹ جائیں تو الکوحل سے پیدا ہونے والے خمار کا ☜
ذہن پر زیادہ دباو نہیں آئے گا اور وہ باڈی فنگشنز کیلئے زیادہ فعال رہے

گا۔

دنیا کے بیشتر ممالک میں دوپہر میں وقفہ دیا جاتا ہے تاکہ لوگ لنچ کے بعد کچھ قیلولہ کر سکیں۔

*"۔ *"کھانے سے پہلے پھل نوش فرمانا "۵"

رسول اللہﷺ ہمیشہ کھانا کھانے سے پہلے فروٹ نوش فرمایا کرتے تھے آپﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ کھانے کے بعد پھل نوش نہ فرما تے تھے۔

☜ مختلف پھلوں میں 90 سے 99 % تک پانی کی مقدار ہوتی ہے آپﷺ نے چونکہ کھانا کھانے کے بعد پانی پینے سے منع فرمایا ہے جبکہ کھانے سے قبل پانی پینے کی ترغیب دلائی ہے۔

☜ اس لئے مختلف پھل بھی چونکہ پانی کی بہت زیادہ مقدار رکھتے ہیں اس لئے انکو کھانے سے پہلے کھانے سے معدہ اور آنتوں کو توانائی ملتی ہے۔

سائنسی مشاہدات سے ثابت ہے۔ فروٹ میں موجود غزائیت سے خالی معدہ کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

*"۔ *"غذا کے بعد پانی نہ پینا "۶"

رسول اللہﷺ کبھی بھی کھانے کے بعد پانی نہ پیتے تھے۔

☜ آج علم و تحقیق سے جو باتیں سامنے آئ ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ اس سنتِ مبارکہ پر عمل نہ کرنے کے اسقدر نقصانات ہیں کہ گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔

☜ جب ہم کھانے کے بعد پانی پیتے ہیں تو کھانے میں جسقدر بھی فیٹس ہوتے ہیں وہ کھانے سے نکل کر معدے کے اوپر والے حصے کی طرف آجاتے ہیں۔

☜ باقی کھانا ہاضمے کے دوسرے مرحلے کیلے چھوٹی آنت میں چلا جاتا ہے اور اس طرح معدے میں رہ جانے والا فیٹ اور پروٹین معدے کے اند انتہائ نقصان دہ گیسسز پیدا کرتے ہیں جبکہ ان سب کو کھانے کیساتھ مکس ہو کر نظام انہظام کے اگلے مرحلے میں جانا تھا۔ ہم نے پانی پی لیا یا فروٹ کھا لیا تو یہ ہماری صحت کی بربادی کیلئے معدے ہی میں رہ گئے۔

☜ ایک حدیث رسولﷺ کا مفہوم ہے کہ اگر کھانا کھا لینے کے بعد پانی کے حاجت ہو تو محض چند ایک گھونٹ لے لو اور اسکے بعد روٹی کا ایک لقمہ کھا لو۔

☜ اسلئے کھانا کھانے کے بعد پانی ہرگز نہیں پینا چاہیے۔

*"۔ *"وضو "۷"

☜ ہم دن میں پانچ فرض نمازوں کیلے کم از کم پانچ بار وضو کرتے ہیں کیونکہ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور منہ، ناک ہاتھ، بازو، سر اور پاوں دھوئے بغیر وضو نہیں ہوتا۔ یعنی دن میں پانچ بار ہم جسم کے ان تمام اعضاء کو دھوتے ہیں۔

☜ وضو میں ہم جسم کے تمام ظاہری اعضاء دھوتے ہیں کہ جن پر مٹی اور کاربن لگ جاتی ہے۔

☜ آج سائنسی مشاہدات یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ جسم کے جن اعضاء پر مٹی یا کاربن لگ جاتی ہے تو اگر ان کو صاف نہ کیا جائے اور وہ جسم کے اس حصے پر زیادہ دیر لگے رہیں تو ان اعضاء اور دماغ کا کنکشن کمزور ہو جاتا ہے۔ یعنی جسم کا اعصابی نظام کمزور ہو جاتا ہے۔

☜ اگر ایک شخص صبح منہ دھوتا ہے اور اسکے بعد شام میں آکر دھوتا ہے تو اسکے اعضا اور دماغ کا تعلق کمزور پڑ جاتا ہے کہ جس سے بعد میں وہ بہت سے اعصابی مسائل کا شکار ہو سکتا ہے۔

"جلد سونا" "۸"

رسولﷺ کی ایک اور عادتِ مبارکہ یہ بھی تھی کہ آپﷺ رات جلد سو جایا کرتے تھے۔ عموما آپﷺ نماز عشاء کے فورا بعد سو جاتے تھے۔ یعنی رات جلد سونا اور صبح جلد اٹھنا آپﷺ کے معمولات میں شامل تھا۔

☜ ہماری بایولاجیکل واچ جو کہ ہمارے پورے جسم کے نظام کو منظم کرتی ہے جب یہ باہر اندھیرا دیکھتی ہے تو یہ آپکے جسم کو سونے کا سگنل دے دیتی ہے جسم کو تیاری کیلئے یہ ڈیڑھ سے دو گھنٹے کا ٹائم دیتی ہے کہ اس وقت تک آپکو لازمی سونا ہے۔

☜ اسکا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آپکے جسم کے اندر بایولاجیکل واچ کے تحت ایک ڈاکٹر جاگ جاتا ہے جو آپکے پورے جسم کی مینٹیننس کرتا ہے۔ اگر کہیں زخم آگیا ہے وہ اسکو ریپئر کر گا۔ اگر جگر یا کسی اور اعضاء میں کچھ مشکل ہے تو اس پر کام کرے گا۔

☜ رات 10 بجے سے بارہ بجے تک جگر اور اسکے ارد گرد کے اعضاء کی مینٹیننس ہوتی ہے اور اسکے بعد درجہ بدرجہ پورے جسم کی مینٹیننس ہوتی ہے اور یہ عمل روزانہ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

☜ اللہ ربالعزت نے آپکے جسم میں ایک آٹومیٹک نظام رکھا ہے اور یہ نظام تب کام کرتا ہے کہ جب آپ جلدی سونے کی عادت اپناتے ہیں۔

*"۔ *"مسواک کرنا"۹"

رسول اللہﷺ مسواک کو بہت پسند فرما تے تھے اور خصوصا دن میں پانچ دفعہ ہر نماز میں وضو کیساتھ تو ضرور اسکا اہتمام فرما تے تھے۔

☜ ہوتا یہ ہے کہ جب ہم کھانا کھاتے ہیں تو دانتوں کے درمیان کھانے کے کچھ نہ کچھ ذرات ضرور رہ جاتے ہیں اور کھانے کے ایک گھنٹے بعد ان میں بیکٹیریا پیدا ہو جاتے ہیں۔

☜ اس لئے ہمیں کہا گیا کہ کھانے سے پہلے اور بعد، سونے سے پہلے اور بعد مسواک کا اہتمام کیا جائے۔ ورنہ یہ آپکے ہارٹ اٹیک کا بھی سبب بن سکتی ہے۔

☜ آسٹریلیا کی ایک یونیورسٹی نے ہارٹ اٹیک کے پانچ سو مریضوں پر ریسرچ کی انہوں نے جہاں اور بہت سی وجوہات بیان کیں وہاں ایک کامن وجہ یہ بھی سامنے آئ کہ یہ لوگ ٹوتھ برش کرنے کے عادی نہ تھے جسکے سبب انکے دانتوں میں جما میل پیٹ میں جا کر اسقدر ملٹی پلائ ہوا کہ وہ ہارٹ کی آرٹریز کو بلاک کرنے کا سبب بنا۔

☜ جس شخص کو زیادہ غصہ آتا ہو، بلڈ پریشر اکثر ہائی رہتا ہو، طبیعت میں بےچینی، تو وہ زیادہ سے زیادہ مسواک کیا کرے دو تین ماہ ہی میں وہ اسکے حیران کن معجزاتی اثرات پائے گا۔

"١٠"ہفتے میں دو روزے"* ۔"*

رسول اللہﷺ کے معمولات میں پیر اور جمعرات کا روزہ بھی شامل تھا اور آپﷺ نے ان روزوں کو رکھنے کی ترغیب بھی دلائ۔ یعنی کہ ہفتے میں دو روزے۔

یہ عمل آج جدید میڈیکل کی زبان میں۔ "آٹو فیجیا* "(Autophagia) *کہلاتا ہے۔

☜ ہوتا یہ ہے کہ جب ہم معمول کے مطابق اپنی ضرورت سے زیادہ کھانا کھاتے رہتے ہیں تو جسم میں ایکسٹرا پروٹین، فیٹس اکٹھے ہو جاتے ہیں جو کہ جسم کی ضرورت سے زائد ہونے کے سبب جسم میں زہر کا کردار ادا کرتے ہیں اور مختلف بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

☜ آج کی عام بیماریاں شوگر، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر کا بنیادی سبب یہی ایکسٹرا فیٹس ہی بنتے ہیں۔

☜ اب جب تین روز کچھ کوتاہی ہو گئی اور آپ نے پیر کو روزہ رکھ لیا تو دن بھر کے طویل روزے کے باعث *آٹو فیجیا* کے عمل کو ایکٹو ہونے کا بھرپور موقع ملتا ہے اور تین روز کی کوتاہی کو وہ ریپئر کر دیتا ہے پھر دو روز کے معمولات اور جمعرات کا پھر روزہ۔

حقیقت یہ ہے کہ سائنس رسول اللہﷺ کی سنتوں سے بہت پیچھے ہے اور آپﷺ کی ساری حیاتِ طیبہ، سنتیں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اور انہی میں ہمارے لئے دنیا و آخرت کی کامیابیاں اور راحتیں ہیں۔🌹 🌹

- ایک محترمہ ٹیکسی ڈرائیور کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ کر سفر کر رہی ہے حالانکہ پچھلی سیٹیں خالی ہیں ۔ (ممکن ہے کہ محترمہ ٹیکسی ڈرائیور کی اہلیہ ہو۔)

- ایک شخص مسجد کے آگے سے گزر رہا ہے ، جب کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور وہ نماز ادا کئے بغیر آگے گزر جاتا ہے۔ (ممکن ہے اس آدمی نے دوسری مسجد میں نماز پڑھ لی ہو۔)

- آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرتے ھیں اور اسے سلام کرتے ہیں مگر وہ جواب نہیں دیتا۔ (ممکن ہے اس شخص نے آپ کے سلام کی آواز سنی ہی نہ ہو۔)

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ اگر میں کسی بھائی کو اس حال میں دیکھوں کہ اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے ہیں تو میں یہی حسنِ ظن رکھوں گا کہ کسی اور نے اس کی داڑھی کے اوپر شراب انڈیلی ہے۔

اور اگر کسی بھائی کو پہاڑ کی چوٹی پر یہ پکارتے ہوئے سنوں: "انا ربکم الاعلی" (میں تمھارا عظیم ترین رب ہوں) تو میں یہی گمان کروں گا کہ وہ قرآن کی تلاوت کر رہا ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انسان کے لئے خود اپنے اعمال کی نیتوں کو جاننا مشکل ہے اور وہ دسروں کی نیتوں کے بارے میں فیصلے صادر کرتا پھرتا ہے۔

ہم اکثر معاملے کے صرف ایک رخ کو دیکھتے ہیں، لہذا ہمیں چاہیئے کہ دوسرے رخ کو مثبت طرح سے لیں. تاکہ لوگوں کے ساتھ زیادتی اور ان کی حق تلفی نہ ہو۔

دوسروں سے متعلق ہمیشہ نیک گمان رکھیں

جس شرح سے نوجوان گردوں کی بیماری میں مبتلا ہو رہے ہیں وہ تشویش ناک ہے۔

اس بیماری کی 5 وجوہات ہیں:

1. ٹوائلٹ جانے میں تاخیر:

اپنے پیشاب کو زیادہ دیر تک اپنے مثانے میں رکھنا ایک برا خیال ہے۔ ایک مکمل مثانہ مثانے کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ پیشاب جو مثانے میں رہتا ہے، بیکٹیریا کو تیزی سے بڑھا دیتا ہے، ایک بار جب پیشاب ureter اور گردوں کی طرف لوٹ جاتا ہے تو، زہریلے مادے گردے کے انفیکشن، پھر پیشاب کی نالی کے انفیکشن اور پھر ورم گردہ اور یہاں تک کہ یوریمیا کا سبب بن سکتے ہیں، جب فطرت بلائے، جتنی جلدی ممکن ہو اسے کریں۔

2. بہت زیادہ نمک کھانا:

آپ کو روزانہ 5.8 گرام سے زیادہ نمک نہیں کھانا چاہیئے...

3. بہت زیادہ گوشت کھانا:

آپ کی خوراک میں بہت زیادہ پروٹین آپ کے گردوں کیلئے نقصان دہ ہے، پروٹین ہاضمہ امونیا پیدا کرتا ہے، ایک زہریلا جو آپ کے گردوں کیلئے

بہت تباہ کن ھے، زیادہ گوشت گردوں کو زیادہ نقصان پہنچانے کے برابر ھے۔

4. بہت زیادہ کیفین پینا:

کیفین بہت سے سوڈاس اور سافٹ ڈرنکس کا جزو ھے، یہ آپ کے بلڈ پریشر کو بڑھاتا ھے اور آپ کے گردوں کو تکلیف ھونے لگتی ھے، لہذا آپ کو کوک کی مقدار کم کرنی چاھیئے جو آپ روزانہ پیتے ھیں۔

5. پانی نہ پینا:

ھمارے گردوں کو مناسب طریقے سے ھائیڈریٹ کیا جانا چاھیئے تاکہ وہ اپنے افعال کو اچھی طرح انجام دے سکیں۔ اگر ھم کافی نہیں پیتے تو، خون میں ٹاکسن جمع ھونا شروع ھو سکتے ھیں، کیونکہ گردوں کے ذریعے ان کو نکالنے کیلئے کافی سیال نہیں ھے۔ روزانہ 10 گلاس سے زیادہ پانی پیئے۔ یہ چیک کرنے کا ایک آسان طریقہ ھے کہ کیا آپ پیتے ھیں۔

کافی پانی: اپنے پیشاب کا رنگ دیکھیں ھلکا رنگ، بہتر.

اس پیغام کو اپنے پیاروں کے ساتھ شیئر کریں۔

صحت سے متعلق اہم تجاویز:

1. بائیں کان سے فون کالز کا جواب دیں۔

2. اپنی دوا ٹھنڈے پانی سے نہ لیں ....

3.شام 5 بجے کے بعد بھاری کھانا نہ کھائیں .

4. صبح زیادہ پانی پیئے ، رات کو کم۔

5. سونے کا بہترین وقت رات 10 بجے سے صبح 4 بجے تک ھے۔

6.دوا لینے کے بعد یا کھانے کے فورا بعد نہ لیٹیں .

7. جب فون کی بیٹری آخری بار سے کم ھو تو فون کا جواب نہ دیں، کیونکہ تابکاری 1000 گنا زیادہ مضبوط ھوتی ھے۔

احسان کی کوئی قیمت نہیں لیکن علم طاقت ھے

نوٹ:

اس پیغام کو محفوظ نہ کریں، ابھی دوسرے گروپس کو بھیجیں جن سے آپ تعلق رکھتے ھیں۔

یہ آپ کی اور دوسروں کی بھلائی کیلئے ھے، کسی کو راحت دینا ہمیشہ😊 ثواب کی بات ھے...

عجیب سوال کا جواب

🤔سو ال تھا

کہ جنت میں کس مذہب کے لوگ داخل کیے جائیں گے✍🏻

یہودی

عیسائی

🤔یا پھر مسلمان؟

اس سوال کے جواب کے لئے تینوں مذاہب کے علماء کو مدعو گیا گیا ۔

مسلمانوں کی طرف سے بڑے عالم امام محمد عبدہ،

عیسائیوں کی طرف سے ایک بڑے پادری

اور

یہودیوں کی طرف سے ایک بڑے ربی کو بلا کر ان کے سامنے یہی سوال رکھا گیا:

🤔جنت میں کون جائے گا؟؟؟

یہودی،

عیسائی

یا پھر مسلمان؟۔

مسلمانوں کی طرف سے امام محمد عبدہ نے کھڑے ہو کر ایسا مدلل جواب دیا کہ محفل میں بیٹھے تمام ناقدین کے ساتھ عیسائی پادری اور یہودی ربی اپنا سا منہ لیکر رہ گئے اور بغیر کوئی جواب دیئے بغیر خاموشی سے اٹھ کر چلے گئے.

مسلمان عالم دین نے کیا جواب دیا آپ رحمتہ اللہ علیہ کا جواب مختصر ، جامع، معقولیت سے بھرپور ادب و احترام کے ساتھ رواداری کی عمدہ مثال اور حکمت و دانائی کا مرقع تھا. ان کے جواب نے سارے مسلمانوں کےہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر دی اور یہ باب ہمیشہ کیلئے بند ہوگیا.

آپ نے فرمایا:

اگر یہودی جنت میں جاتے ہیں تو ہم بھی ان کے ساتھ جنت میں جائیں گے کیونکہ ہم ان کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں.اور انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے اپنے بندوں پر نبی معبوث کیا،

اگر عیسائی جنت میں گئے تو ہم بھی ان کے ساتھ ہی جنت میں جائیں گے کیونکہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی مخلوق کی رہبری اور ہدائیت کے لئے نبی معبوث کیا

✋🏻 لیکن

*اگر مسلمان جنت میں گئے تو ہم صرف اللہﷻکی رحمت کے ساتھ اکیلے ہی جنت میں جائیں گے ہمارے ساتھ کوئی یہودی اور عیسائی نہیں

جائیگا کیونکہ انہوں نے ہمارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفٰےﷺصلی اللّٰہعلیہ وآلہ وسلم کو نہیں مانا اور نہ ہی اُن پر ایمان لائے ہیں.*

مبارک ہو 🌹🌹آپ خوش قسمت ہیں آپ کو سب سے قیمتی چیز ملی اور وہ *دین اسلام* ہے..

یا اللہ ہم سب کو دین اسلام پر ثابت قدم رکھ اور ہمارا خاتمہ😭👋🏻🤲🏻 دین اسلام پر ہو، جب دم واپسی ہو لبوں پر کلمہ طیبہ کا ورد جاری ہو🤲🏻

قال تعالى🌸🌿:

(فاذكروني أذكركم)

قال ابن عثيمين رحمه الله :

فاعلم أن ذكر الله عز وجل هو ذكر القلب وأما ذكر اللسان مجرداً عن ذكر القلب فإنه ناقص،

ويدل لهذا قوله عز وجل:

(ولا تطع من أغفلنا قلبه عن ذكرنا واتبع هواه)

ولم يقل من أمسكنا لسانه عن ذكرنا قال من أغفلنا قلبه عن ذكرنا.

ش.رياض الصالحين 459/5📙

🚪 إحـــذر مـن أبــواب الفـتـنــة🚫

〽️ قال اللّـه ﷻ :

{...وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ}

.. في جهازك ، وأمام الشاشة ، وحين خلوتك📍

تقـول ۨ الفتنــة : هــيت لك !!

فَقل كمَا قَالَ يُوسف : (مَعَاذَ اللَّـهِ) يَعصمكَ اللّـه تَعالَى.

فَلكُـل فتنِةٍ وشَهـوة أبـواب!! 🚪

فَاحذر ولوج هَذهِ الأبْواب وأحكِم إغلاَقهَا قبْل أن تُغلق عَليْـكَ!

كلمة(مَعاذ اللّـه)نَحتاجهَاكثيراً في خلواتِنَا📍

فَاسْتعذبِاللّـه تَعالَى اذْ تهيأت لكَ فتنُ الدُّنيا

واطلب اللّـه دائماً الثَبات

👉. .فَالقابِضُ علَى دينهِ كَالقابضُ علَى الجَمر

""وكلبُهم باسِطٌ ذراعيه بالوصيد

كلبٌ خلَّدَ القرآنُ ذِكره في سورة الكهف

لا لشيءٍ غير أنه مشى مع رفقةٍ صالحة

فأحسِنُوا اختيار أصدقائكم

فإن الأصدقاء الصالحين يكونون شفعاء يوم القيامة

✨🌸ومن حسرات أهل النار أن ليس لهم صديق صالح

"فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ، وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ"

من جعل بين عسرين يسرا.. وأمرك أن تدعوه.. ووعدك بالاستجابة أهل لأن يُيسِّر أمرك ويفي لك بما وعدك فلا تمل من دعاه والتضرع إليه..🌿

"فالعبادة له والاستعانة به، وكان النبي ﷺ يقول عند الأضحية: (اللهم منك ولك)، فما لم يكن بالله لا يكون؛ فإنه لا حول ولا قوة إلا بالله، وما لم يكن لله لا ينفع ولا يدوم".

التدمرية صـ٢٣٢

اللهُمّ أٌنْ گآإنُ رزقي في ألـسـمـآء فآنٌـزلهِ

وٌأٌنْ گآإنُ رزقي فيے ألأرضْ فآخـرجـہِ

وٌأٌنْ گآإنُ بْعٌيِدْاً " فٍـقٌربـہِ

وٌأٌنْ گآإنُ قـريـبـاً" فٌيسٍرْه

وٌأٌنْ گآإنُ قـليٌـلاً" فـْكثـٌره

<<وٌأٌنْ گآإنُ كـثيـراً" فـبٌـآرگِ لہے فيه

امين

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال :

قال رسول الله ﷺ :

الساعي على الأرملة والمسكين، كالمجاهد في سبيل الله ". وأحسبه قال : " وكالقائم لا يفتر، وكالصائم لا يفطر

رواه البخاري 2982📚

😌سونے سے قبل ان چیزوں کو کھانے سے گریز کریں.😌

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ رات کو سونے کے وقت سے 2 گھنٹے پہلے کچھ کھانا نہیں چاہئے تاکہ نظام ہاضمہ یا کسی اور جسمانی نظام پر منفی اثرات مرتب نہ ہوسکیں۔ تاہم اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ رات کو سونے سے کچھ دیر پہلے کچھ کھانے کی خواہش اکثر افراد کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اب کس چیز کی خواہش ہوسکتی ہے یہ تو ہر فرد میں الگ ہوتی ہے تاہم سونے سے پہلے درج ذیل چیزوں کا استعمال آپ کی نیند خراب کرسکتا ہے جبکہ اگلا دن بھی غنودگی کے باعث برا گزر سکتا ہے۔

🍕تلی ہوئی غذائیں🍕

رات کو سونے سے کچھ دیر پہلے تلے ہوئے چربی والی غذائیں کھانا نظام ہاضمہ سے بہت سست روی سے گزرتی ہیں، تو اس کی وجہ سے جسم کو سونے کی کوشش کے لیے بہت محنت کرنا پڑتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق اگر ہم اپنے نظام ہاضمہ کے انجن کو سونے کے دوران مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتے تو تلی ہوئی چیزوں کو سونے سے پہلے کھانے سے گریز کیا جانا چاہئے۔

🍛تیکھی اشیاء🍛

تیکھی یا مرچ مصالحے والی غذائیں سونے سے قبل استعمال کرنا معدے کو پریشان کرکے سینے میں جلن کا خطرہ بڑھاتی ہیں جس کی وجہ سے

سونا لگ بھگ ناممکن ہوجاتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ غذائیں جسم میں ہسٹامین نامی کیمیائی مادے کے اخراج کا باعث بنتی ہیں، جس کے نتیجے میں جسم کے لیے سونا مشکل ہوتا ہے، خراب نیند کا نتیجہ کیا ہوسکتا ہے وہ بتانے کی ضرورت نہیں۔

🍫چاکلیٹ🍫

چاکلیٹ میں موجود کیفین، دماغ سے نیند کو دور بھگا دیتی ہے۔

☕کافی☕

کافی میں چاکلیٹ کے مقابلے میں زیادہ کیفین ہوتی ہے اور اسے سونے سے پہلے پہنا آپ کو دیر تک کروٹیں بدلنے پر مجبور کرسکتا ہے۔

🍷 پانی 🍷

یقیناً پانی پینا صحت کے لیے ضروری ہے، خصوصاً سونے سے پہلے بیشتر افراد پانی پی کر لیٹنا پسند کرتے ہیں، تاہم طبی ماہرین کے مطابق دن بھر میں پانی کی مناسب مقدار کا استعمال کافی ہوتا ہے مگر بیشتر افراد پیاس کے خیال سے بہت زیادہ پانی سونے کے لیے لیٹنے سے پہلے پی لیتے ہیں، جس کے نتیجے میں انہیں واش روم کے چکر لگانا پڑتے ہیں، جس سے نیند خراب ہوتی ہے۔

🍦 آئس کریم 🍦

آئس کریم خصوصاً کافی آئسکریم میں بھی کافی کی طرح کیفین موجود ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں نیند اڑ جاتی ہے، اگر اسے کھانا ضروری ہے بھی تو سونے سے 2 گھنٹے پہلے کھالیں یا یاسی چیزیں کھانے سے بھی کریں جن میں کیفین موجود ہو۔

دوسروں کے بارے میں برے گمان کی وجہ سے ہم کچھ لوگوں سے💕
نفرت کرتے ہیں

پھر ان سے ملنا جلنا کم کر دیتے ہیں

اور اپنے رشتے تعلقات ختم کر دیتے ہیں

لہذا اگر آسان زندگی چاہتے ہو توآسان زندگی کا نسخہ ہے کہ:

ہر چیز کی وضاحتیں نہ دو، نہ لو

اور نہ ہی ہر چیز کو آزماؤ

اور نہ ہی ہر چیز کی بال کی کھال نکالو

دوسروں کی تلخی کو سنو

پھر مسکرا دو

اور پھر بھول جاؤ

پس یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر چیز کو تم ضرور ہی اہمیت کی نگاہ سے
دیکھو اور اسے ضروری سمجھو

اللہ اس پر رحم کرے جو دوسروں کی بقا، محبت و انس اور خطاوں کو
ڈھانپ لینے کی خاطر غیر ضروری باتوں کو بھول جاتا ہے...

پس دل کا صاف ہونا کوئی برائی نہیں ہے

اور بھول جانا کوئی بیوقوفی نہیں ہےاور نہ ہی معاف کردینا کوئی
کمزوری ہےاورخاموشی شکست نہیں ہےبس یہ تو تربیت اور عبادت ہے...

💕💕💕💕💕💕💕💕💕

جن چیزوں سے رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی پناہ مانگی، وہ مندرجہ ذیل ہیں :

1. قرض سے۔

[بخاری: 6368]

2. برے دوست سے۔

[طبرانی کبیر: 810]

3. بے بسی سے۔

[مسلم: 2722]

4. جہنم کے عذاب سے۔.

[بخاری: 6368]

5. قبر کے عذاب سے۔

[ترمذی: 3503]

6. برے خاتمے سے۔

[بخاری: 6616]

7. بزدلی سے۔

[مسلم: 2722]

8. کنجوسی سے۔

[مسلم: 2722]

9. غم سے۔

[ترمذی: 3503]

10. مالداری کے شر سے۔

[مسلم: 2697]

11. فقر کے شر سے۔

[مسلم: 2697]

12. ذیادہ بڑھاپے سے۔

[بخاری: 6368]

13. جہنم کی آزمائش سے۔

[بخاری: 6368]

14. قبر کی آزمائش سے۔

[بخاری: 6368]

15. شیطان مردود سے۔

[بخاری: 6115]

16. محتاجی کی آزمائش سے۔

[بخاری: 6368]

17. دجال کے فتنے سے۔

[بخاری: 6368]

18. زندگی اور موت کے فتنے سے۔

[بخاری: 6367]

19. نعمت کے زائل ہونے سے۔

[مسلم: 2739]

20. اللہ کی ناراضگی کے تمام

کاموں سے۔ [مسلم: 2739]

21. عافیت کے پلٹ جانے سے۔

[مسلم: 2739]

22. ظلم کرنے اور ظلم ہونے پر۔

[نسائی: 5460]

23. ذلت سے۔

[نسائی: 5460]

24. اس علم سے جو فائدہ نہ دے۔

[ابن ماجہ: 3837]

25. اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔

[ابن ماجہ: 3837]

26. اس دل سے جو ڈرے نہیں۔

[ابن ماجہ: 3837]

27. اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔

[ابن ماجہ: 3837]

28. برے اخلاق سے۔

[حاکم: 1949]

29. برے اعمال سے۔

[حاکم: 1949]

30. بری خواہشات سے۔

[حاکم: 1949]

31. بری بیماریوں سے۔

[حاکم: 1949]

32. آزمائش کی مشقت سے۔

[بخاری: 6616] کے

33. سماعت کے شر سے۔

[ابو داؤد: 1551]

34. بصارت کے شر سے۔

[ابو داؤد: 1551]

35. زبان کے شر سے۔

[ابو داؤد: 1551]

36. دل کے شر سے۔

[ابو داؤد: 1551]

37. بری خواہش کے شر سے۔

[ابو داؤد: 1551]

38. بد بختی لاحق ہونے سے۔

[بخاری: 6616]

39. دشمن کی خوشی سے۔

[بخاری: 6616]

40. اونچی جگہ سے گرنے سے۔

[نسائی: 5533]

41. کسی چیز کے نیچے آنے سے۔

[نسائی: 5533]

42. جلنے سے۔

[نسائی: 5533]

43. ڈوبنے سے۔

[نسائی: 5533]

44. موت کے وقت شیطان کے

بہکاوے سے۔ [نسائی: 5533]

45. برے دن سے۔

[طبرانی کبیر: 810]

46. بری رات سے۔

[طبرانی کبیر: 810]

47. برے لمحات سے۔

[طبرانی کبیر: 810]

48. دشمن کے غلبہ سے۔

[نسائی: 5477]

49. ہر اس قول و عمل سے

جو جہنم سے قریب کرے۔

[ابو یعلی: 4473]

50. کفر سے۔

[ابو یعلی: 1330]

51. نفاق سے۔

[حاکم: 1944]

52. شہرت سے۔

[حاکم: 1944]

53. ریاکاری سے۔

[حاکم: 1944]

حضور صل اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے نبی اور رسول ہیں. "آپ کو اللہ" 🥀. نے معصوم پیدا فرمایا

نہ آپ کو شیطان بہکا سکتا تھا اور نہ ہی دنیا کی کسی چیز کا خوف. آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کی تعلیم کے لیے یہ دعائیں مانگ کر 🥀.امت کو سکھایا کہ ان چیزوں سے پناہ مانگیں

اے اللہ! ہم ہر اس چیز سے تیری پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے پیارے 🥀 حبیب ﷺ نے مانگی۔

آمین یارب العالمی

.. من مذكرات السلطان مراد الرابع

يقول أنه حصل له في هذه الليلة ضيق شديد لايعلم

سببه فنادى لرئيس حرسه وأخبره وكان من عادته تفقد

.. الرعية متخفياً

فقال لنخرج نتمشى قليلاً بين الناس

فساروا حتى وصلوا حارة متطرفة فوجدوا رجلاً مرمياً

على الأرض فحركه السلطان فإذا هو ميت والناس تمر

من حوله لا أحد يهتم فنادى عليهم تعالوا وهم لا

يعرفونه

قالوا : ماذا تريد ؟ ..

قال : لماذا هذا الرجل ميت ولا أحد يحمله من هو ؟

وأين أهله ؟

.. قالوا هذا فلان الزنديق شارب الخمر الزاني

قال أليس هو من أمة محمد عليه الصلاة والسلام .. ؟

.. فاحملوه معي إلى بيته ففعلوا

ولما رأته زوجته أخذت تبكي وذهب الناس وبقي

.. السلطان ورئيس الحرس

وأثناء بكائها كانت تقول :

رحمك الله ياولي الله أشهد أنك من الصالحين) (..

فتعجب السلطان مراد وقال : كيف من الأولياء والناس

تقول عنه زنديق وخمار وزان حتى أنهم لم يكترثوا

لموته ؟؟؟؟

قالت : كنت أتوقع هذا ..

إن زوجي كان يذهب كل ليلة للخمارة يشتري ما

استطاع من الخمر ثم يحضره للبيت ويصبه في

المرحاض ويقول أخفف عن المسلمين ..

وكان يذهب إلى من تفعل الفاحشة يعطيها المال ويقول

هذه الليلة على حسابي اغلقي بابك حتى الصباح

ويرجع يقول الحمد لله خففت عنها وعن شباب المسلمين

الليلة !!!!!

فكان الناس يشاهدونه يشتري الخمر ويدخل على المرأة

فيتكلمون فيه ..

وقلت له مرة إنك لو مت لن تجد من يغسلك ويصلي

عليك ويدفنك من المسلمن .. فضحك وقال لاتخافي

سيصلي علي سلطان المسلمين والعلماء والأولياء ..

فبكى السلطان مراد وقال : صدق والله أنا السلطان مراد

.. وغدا نغسله ونصلي عليه وندفنه

وكان كذالك فشهد جنازته مع السلطان العلماء والمشايخ

.. والناس

الحكمـــــه

نحكم على الناس بَــما نراه ونسمعه من

.. الآخرين

.. ولو كنا نعلم خفايا قلوبهم لـــخرست ألسنتنا

... فاتقوا ٱللَّهَ ياعباد ٱللَّهَ

اللهم أحسن سريرتنا واجعل ما

بيننا وبينك عامرا في الدنيا والآخرة ..وارزقنا حسن

الظن

خرج من عيادة الطبيب يجر قدميه لا يدري إلى أين يذهب .... لقد نزلت عليه كلمات الطبيب كالصاعقة ....

"باقي لك في الدنيا ثلاثة أشهر .. عندك ورم في المخ وهو في مرحلة متأخرة وللأسف لا يجدي العلاج أو الجراحة"

ركب سيارته وأنطلق بأقصى سرعة إلى مكتب صديقه المحامي الذي يتولى الأمور القانونية لشركاته وأعماله وممتلكاته.

أخبر صديقه المحامي بما قاله الطبيب فحاول صديقه أن يهون عليه الخبر وأن يبث الأمل في قلبه ولكنه كان في حالة لا يجدي معها الكلام أو المواساة .

طلب من صديقه المحامي أن يكتب وصية يتنازل بموجبها عن كل ثروته وممتلكاته بعد موته إلى الجمعيات الخيرية على أن لا يتم تنفيذ الوصية إلا بعد موته .

وبعد أن نفذ المحامي تعليماته خرج قاصدا مكتبه الكائن في أرقى أحياء المدينة ..

وبمجرد دخوله المكتب أسرعت إليه سكرتيرته الخاصة التي تدير مكتبه وفي نفس الوقت تدير حياته الليلية وتدبر له وسائل اللهو والمتعة الحرام ..

. طلب منها أن تستدعي مراسل المكتب على وجه السرعة

.. فذهبت تنفذ تعليماته وهي في دهشة من حالته و تغيره بهذه الصورة

وما أن حضر المراسل طلب منه أن يقوم فورا بإلقاء كل زجاجات الخمر الموجودة بالمكتب في القمامة وأن يتبع ذلك بإلقاء كل المنكرات الموجودة في منزله وأن يحضر له جلباب أبيض و مسبحة ..

تهلل وجه المراسل فرحا بهذا التحول المفاجيء في تصرفات مديره وأخذ يدعو له بالثبات والقبول ..

وانصرف ينفذ أوامره على وجه السرعة قبل أن يغير رأيه .. ثم أخرج دفتر الشيكات وكتب شيكا وأعطاه للسكرتيرة قائلا : " هذه مكافأة نهاية الخدمة لك ...

من الآن لا تدخلي هذا المكتب ولا أريد أن أرى وجهك في أي مكان حتى الموت "

أخذت الشيك وهي تتمتم بكلمات غير مفهومة وخرجت من المكتب إلى غير رجعة ، تغيرت حالته ....

بدل ملابسه وارتدى الثوب الأبيض .. وأصبح لا يتأخر عن مواعيد الصلاة في المسجد ويحرص على أن يكون في الصف الأول .. ويقرأ كل يوم عدة أجزاء من القرآن الكريم وعند خروجه من المسجد يغدق على الفقراء والمحتاجين المتواجدين أمام المسجد بمبالغ ليست بالقليلة وهم يدعون له بطول العمر ..

وكلما سمع دعواتهم له بطول العمر كان يبتسم في حسرة ... " طول العمر !!!"

مرت الثلاثة أشهر كالريح ومع إشراقة كل يوم جديد يتسائل متي يحضر ملك الموت ؟؟؟

وفي صبيحة اليوم الأخير من الأشهر الثلاثة إذا بهاتفه يرن ونظر إلى الرقم فإذا هو رقم طبيبه الخاص .. رد على المكالمة وهو يقول في نفسه " هذا الطبيب يريد أن يعرف إذا كنت مت أم ما زلت حيا " .

.... وهنا كانت المفاجأة الكبرى التي ألجمت لسانه وافقدته النطق لحظيا

لقد أخبره الطبيب أنه قد حدث خطأ في تشخيص حالته وأن الأشعة التي بنى عليها تشخيصه كانت لشخص آخر وتم تبديلها بالخطأ ولم يكتشف الخطأ إلا عند وفاة هذا المريض تماما بعد ثلاثة أشهر كما أخبره من قبل .....

" لن أموت .....لن أموت ....مرحبا بالحياة ... لقد انتهي الكابوس المزعج "

كلمات قالها وهو يركب سيارته وينطلق مسرعا الى مكتب صديقه المحامي ... أخذ منه الوصية ومزقها والقاها في الهواء وهو يلقي معها هموم ثلاثة أشهر قضاها في إنتظار الموت .

أخرج الهاتف واتصل بسكرتيرته التي طردها وطلب منها تجهيز السهرة في منزله للإحتفال بهذا الخبر السعيد " أريد أن أعوض اليوم حرمان الثلاثة أشهر الماضية ...

أريد المتعة بكل أشكالها "وعلى الطرف الآخر كانت السكرتيرة تضحك وتعده بليلة من ليالي ألف ليلة يكون فيها هو شهريار له ما يشاء من الجواري والمتعة ....

وأنطلق بأقصى سرعة يريد أن يسابق الزمن ليلحق بالسهرة الموعودة والمتعة المنشودة

ولكـــن ...

تجمع الناس وهم يحاولون إخراج جثة هذا الرجل من السيارة التي تفحمت وتناثرت أجزاؤها جراء اصطدامها المروع بقطار أطلق سائقه ابواقه ليحذر ذلك المجنون المنطلق بأقصى سرعة عابرا سكة الحديد ليصبح في مواجهة القطار كأنه كان على موعد مع الموت !!!!

الحكمـــــه

لا اجد كلام سوى التذكير بالآيه الكريمه:

بسم الله الرحمن الرحيم

{فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ}



https://chat.whatsapp.com/EgGwTGaSNkeJm0Wn2GHRdx

🌹🌴أذكار الصباح🌴🌹

🕊🕊🕊🕊🕊🕊🕊🕊

قراءة آية الكرسي:

🌷((اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ))

•═••🌹☀️🌹••═•

🌷((قل هو الله أحد))، ((قل أعوذ برب الفلق)) ، ((قل أعوذ برب الناس))

(3 مرات)

•═••🌹☀️🌹••═•

🌷بسـم الله الـذي لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم.

(مرات 3)



اللهم اني اصبحت اشهدك واشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك انك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك🌷

(4مرات)



.رضيت بالله ربا وبالإسلام دين وبمحمد صلى الله عليه وسلم نبياً🌷

(مرات 3)



.حسبي الله لا إله إلا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم🌷

(مرات 7)



🌷يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث أصلح لي شأني كله ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين.

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

🌷اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت خلقتني وأنا عبدك وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت أعوذ بك من شر ما صنعت أبوء لك بنعمتك علي وأبوء بذنبي فاغفر لي فإنه لا يغفر الذنوب إلا أنت.

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

🌷اللهم فاطر السماوات والأرض عالم الغيب والشهادة رب كل شي ومليكه أشهد أن لا إله إلا أنت أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه وان اقترف على نفسي سوءا أو أجره لمسلم.

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

🌷أصبحنا وأصبح الملك لله والحمد لله ، لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير . ربي أسألك خير ما في هذا اليوم وخير ما بعده . وأعوذ بك من شر ما في هذا اليوم وشر ما بعده ربي أعوذ بك من الكسل وسوء الكبر ، ربي أعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر.



اللهم بك أصبحنا ، وبك أمسينا ، وبك نحيا ، وبك نموت ، وإليك 🌷 *
النشور.*

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

أصبحنا على فطرة الإسلام وعلى كلمة الإخلاص وعلى دين نبينا 🌷 *
محمد صلى الله عليه وسلم وعلى ملة أبينا إبراهيم حنيفاً مسلماً وما كان
من المشركين.*

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

اللهم إني أسألك العافية في الدنيا والآخرة ، اللهم إني أسألك العفو 🌷 *
والعافية في ديني ودنياي وأهلي ، ومالي ، اللهم أستر عوراتي ، وآمن
روعاتي ، اللهم احفظني من بين يدي ، ومن خلفي وعن يميني ، وعن
شمالي ، ومن فوقي ، وأعوذ بعظمتك أن اغتال من تحتي.*

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

أعـوذُ بِكَلِماتِ اللّهِ التّـامّـاتِ مِنْ شَـرِّ ما خَلَـق.* 🌷 *

(مرات3)



*.اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ على نَبِيِّنَا مُحمَّد🌷 *

(10 مرات)

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ ، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا 🌷 *
*.نَعْلَمُهُ

(3 مرات)

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، 🌷 *
*. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَقَهْرِ الرِّجَالِ

(3 مرات)

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

*.أَسْتَغْفِرُ اللهَ العَظِيمَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ، الحَيُّ القَيُّومُ، وَأَتُوبُ إِلَيهِ 🌷 *

(3 مرات)

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

*.يا رَبِّ , لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ , وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ🌷 *

(مرات 3)



*اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ,🌷 *
مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ , أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عِلْمًا , اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ
*بِنَاصِيَتِهَا ، إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ



*سبحان الله وبحمده 🌷 *

(مائة مرة)



*استغفر الله العظيم و اتوب اليه 🌷 *

(مائة مرة)



لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك ، وله الحمد ، وهو على كل 🌷 شيء قدير.

من قالها في يوم (100) مرة كانت له عدل عشر رقاب ، وكتبت له مائة حسنة ، ومحيت عنه مائة سيئة

----

* اللّه--━━━━━━━━━━━━━━━━━━━━🧠❥اللّه ╮*

مهارات أخلاقية لأصحاب النفوس الراقية

* اللّه--━━━━━━━━━━━━━━━━━━━━💜❥اللّه ╮*

حرصك على إغلاق الباب بهدوء حتى لايستقيظ النائمين - (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ╮*

لقيت أكل مكشوف وغطيته- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ╮*

إصغاءك لحديث ممل لجبر خاطر المتحدث- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ╮*

بشاشة صوتك في الرد علي التليفون- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ╮*

أبتسامتك لطفل وملاطفتك له- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ٦*

أستقبالك الناس في منزلك بترحاب وإكرامهم- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ٦*

رفع الهاتف أهلاً أخي، أختي، أبي، أمي، خالتي، عمي، والسؤال- (❥🧠)*
*..عن أحوالهم

*عمل صالح⇓ ٦*

شربت العصير وأبقيت العلبة معك حتي تصل لأقرب سلة- (❥🧠)*
*..مهملات

*عمل صالح⇓ ٦*

..شيئا أفادك في حياتك فنشرته لتعم الفائدة- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ٦*

...كتمت عيباً رأيته بأحدهم- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ٦*

دعيت لميت...

*عمل صالح⇓٦*

الأعمال الصالحة محيطة بنا حتى ونحن في منازلنا، بإمكاننا- (❥🧠)*
*تثقيل ميزان الحسنات يومياً بمليون.

*عمل صالح⇓٦*

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ*
👉 *وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

؟! كيف تتصرفين عند حصول الخلاف بينك وبين زوجك🔊

*اعلمي أننا بشر ، فلا بد من الضعف 💡 *

، ولابد من وقوع اختلاف حول بعض الأمور -

لكن المهم كيف تعالج الخلافات فإذا كان من الطبيعي حصول بعض -*
*، الخلاف

فليس من الجائز أن يتحول كل خلاف إلى مشكلة قد تقوض كيان -*
*، البيت

وإليك بعض التوصيات التي ينبغي الانتباه لها عند حصول خلاف _⇣⇣__
📜*

-⇣1⇣- تجنبي الاستمرار في النقاش حالة الغضب والانسحاب حتى تهدأ الأعصاب .

-⇣2⇣- استعملي أسلوب البحث لا الجدال والتعرف على المشكلة وأسبابها .

-⇣3⇣- البعد عن المقاطعة والاستماع الجيد .

-⇣4⇣- لابد من إعطاء المشاعر الطيبة ، وبيان أن كل طرف يحب الآخر ، ولكن يريد حل المشكلة .

5 - لابد من الاستعداد للتنازل ، فإن إصرار كل طرف على ما هو عليه يؤدي إلى تأزم الموقف ، وقد ينتهي إلى الطلاق .

🖋 هذا بعض ما ينبغي للمرأة أن تسلكه في بيتها حتى تكون قد شاركت في إيجاد السكن الحقيقي ، البيت الذي يعيش فيه الزوج هادئًا آمنًا مستقرًا فينتج لأمته

، وفيه يتربى الأولاد التربية السليمة فتصلح الأمة بصلاح الأجيال

- والزوجان هما أساس الأسرة فإذا كانت العلاقة بينهما سيئة فلا استقرار للبيت .

فاللهم أختم بالصالحات أعمالنا ، وبالسعادة آجلنا

👈🏽 ((هذا يوجد المحبة بينك وبين أهلك))

▪️ قالـ العلامة ابن العثيمين رحمه الله :

الإنسان إذا كان في بيته فمن السنة أن يصنع الشاي مثلا لنفسه ، ويطبخ إذا كان يعرف ، ويغسل ما يحتاج إلى غسله ، كل هذا من السنة ، أنت إذا فعلت ذلك تثاب عليه ثواب سنة ؛ اقتداء بالرسول - عليه الصلاة والسلام - وتواضعا لله - عز وجل- ؛ ولأن هذا يوجد المحبة بينك وبين أهلك (زوجتك) ، إذا شعر أهلك أنك تساعدهم في مهنتهم أحبوك ، وازدادت قيمتك عندهم ، فيكون في هذا مصلحة كبيرة .

📚 (شرح رياض الصالحين : (3 /529)

【الحث على الإكثار من ذكر الله، وبيان أفضلـه】

❍ قَـالَ اللهُ تَعَـالَى :

[يَا أَيُّهَا الَّـذِينَ آمَنُـوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيـرًا]{الأحزاب ٤١}

✍️ قَـالَ الـعَلّامَة عَبدُالـرَّحْمَن الـسَّعْدِي -رَحِمَهُ الله تعالى- :

《 يأمـر تعالى الـمؤمنين بذكره ذكرا كثيـرًا ، مِـنْ تهـليل ، وتحميد ، وتسبيح ، وتكبير وغيـر ذلك ، مِنْ كل قـول فيه قربة إلـى اللّه ،

⊙⇇ وأقـل ذلك ، أنْ يـُلازم الإنسـان أوْرادَ الـصباح والـمساء ، وأدبـار الـصلوات الـخمْس ، وعنْـد الـعوارض والأسبـاب ،

☜ وينبغـي مداومـة ذلك في جميع الأوقـات على جميع الأحوال ،

☜ فإن ذلك عبـادة يسبـق بها العامل وهـو مستريح ، وداع إلى محبة اللّه ومعـرفته ، وعـون على الـخير ، وكـف اللـسان عن الـكلام الـقبيح 》

[(تفسيـر الـسعدي" صـ (٦٦٧"] 📗

•┈┈•┈┈•⊰✿📚✿⊱•┈┈•┈┈•

✍🏻 قـال الإمـام إبن الـقيـم رحمه الله تعالى :

《 وَ أَفْضَـلُ الـذِّكْـرِ وأنْـفَعـُهُ :

☜ مـا واطـأَ الـقلبُ اللـسانَ ،

☜ وكـان مِـنَ الأذكـار الـنّبوية ،

☜ وشهـد الـذاكرُ معـانيهِ ومقاصـده 》

📘 [(الـفوائـد (صـ ٢٤٧]

من ابتعد عن الوسادة اقتربت منه السيادة ..

ومن لزم الرقاد حُرِم المراد .. ومن أكثر النوم سبقه القوم .. ومن ترك العمل تركه الأمل .

والقمة أساسها : (قُم)

(يآ أيها المزمل قُمْ اللَّيل إلا قليلاً)

(يآ أيها المدثر قُمْ فأَنذر)

لن تجد الهداية ملقاة على الأرض، وليست سلعة بالاسواق .

قال تعالىٰ:(والذين جاهدُوا فينا لنهدينهم سبلنا وإن الله لمعَ المُحسنين

📔ومضات من تاريخنا📘

منْ وقَاحةِ المَندُوبِ الفرنسيِّ في الجَزائر أنْ صرَّح قائلًا: جئنَا لطَمسِ معَالمَ الإسلامِ. وأرسلَ فِي طَلبِ الشيخِ عبد الحميد الجَزائري وقالَ لهُ:

إمَّا أن تُقلعَ عنْ تَعليمِ تلاميذكَ هذهِ الأفكَار أو أن أرسِلَ جُنودي لإقفَالِ المَسجدِ وإخمَاد أصواتكُم !!

فقَال الشيخُ بعزَّة المُؤمن:

إنَّك لن تستطيع.

فغَضِب منهُ المندُوبُ عضبًا شديدًا وقال كيف ؟!

قال:إن كنتُ في حَفلِ عُرسٍ علَّمتُ المُحتفِلين،

وإن كنتُ في ٱجتمَاعٍ علَّمتُ المُجتمعِين،

وإن ركبتُ سيارةً علَّمتُ الرَّاكبين،

وإن ركبتُ قطارًا علَّمتُ المُسافرين،

وإن دخلتُ السِّجن أرشدتُ المَسجونين،

وإن قَتلتمُوني ألهَبتمْ مَشاعرَ المُسلمين،

وخيرٌ لكمْ ثمَّ خيرٌ لكمْ ثمَّ خيرٌ لكمْ ألا تَتعرَّضُوا للأمَّة فِي دينهَا، فوالله ما نُقاتِلكم إلا بهذَا الدِّين !!

https://chat.whatsapp.com/JmaBKpfD9769DPjkNiq4cq

📘مع الصالحين📔

🔖 !«إن لم تكن «أحمد» ، كن «أبا الهيثم

1

يقول عبد الله بن أحمد بن حنبل :

كثيرا ما كنت أسمع أبي يقول :

اللهم اغفر لأبي الهيثم

اللهم ارحم أبا الهيثم

فقلت له : ومن أبو الهيثم يا أبت؟

فقال : رجلٌ من الأعراب لم أر وجهه!

الليلة التي سبقت جلدي وضعوني في زنزانة مظلمة

فوكزني رجل وقال : أأنت أحمد بن حنبل؟

قلت : أجل

قال : أتعرفني؟

قلت : لا

فقال : أنا أبو الهيثم اللص ، شارب الخمر، قاطع الطريق ، مكتوب في ديوان أمير المؤمنين أني جلدت ثماني عشر ألف جلدة متفرقة وقد احتملت كل

هذا في سبيل الشيطان

فاصبر أنت في سبيل الله يا أحمد!

ولما أوثقوني وبدأ الجلد كنت كلما نزل السوط على ظهري تذكرت كلام أبي الهيثم وقلت في نفسي : اصبر في سبيل الله يا أحمد

2

إن لم تكن ابن حنبل فكن أبا الهيثم!

أحب الحق ولو كنت غارقاً في الباطل

أحب أهل الطاعة ولو كنت غارقاً في المعصية

كن لله مهما نال الشيطان منك

إذا سرقتَ فلا تقل إن الذين لا يسرقون جبناء فالطاعة تحتاج إلى شجاعة أكثر من المعصية

إذا زنيتَ فلا تقل إن الذين لا يزنون ليس لديهم شهوات فالبعض يتركون ما يشتهون مع قدرتهم عليه لله فقط

إذا هجرت المساجد فلا تقل أن المصلين يصلون رياءً كل رواد صلاة الفجر يحبون النوم ولكن أيقظهم حبهم لله

إذا أفطرتَ في رمضان فلا تقل إن الصائمين لا يجدون ما يُفطرون عليه من الصائمين من يستطيع شراء قوت مدينة

إذا شربتَ الخمر فلا تقل إن الذين لا يشربونها ليس لديهم مزاج ولا كيف في هذا الكوكب أناس طوعوا أمزجتهم كما يحب الله

إذا أكلتَ لحوم الناس بالغيبة فلا تقل إن الناس ليس لديهم ما يتحدثون عنه .

الكثيرون يرون أن لا أحد يستحق أن يهبوه حسناتهم مهما كانت أخبارهم جديرة بالتداول

إذا مشيت بالنميمة بين الناس فلا تقل أن الآخرين لا يعرفون من أين تؤكل الكتف .

من الناس من لو أراد أن يوقع الخصام بين أهل بلد لأوقعه ولكن شغله أمره عن أمر الناس

3

من قال لك أن المحجبة جاهلة بالموضة

من قال لك أن الملتحي لا يملك ثمن شفرات حلاقة

من قال لك أن الذي يدفع الزكاة لا يُقدر قيمة المال

من قال لك أن الذي يحسن إلى زوجته خروف

من قال لك أن التي تصبر على زوجها جبانة

من قال لك أن التي لا تتبرج ليس عندها مكياج

من قال لك البار بأبويه أرنب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی، میں کوئی عزیز چیز دنیا سے اٹھا لوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کر لے، تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔“

(صحیح بخاری، ۶۴۲۴)

قال ابن تيمية رحمه الله:

إن العبدَ إنما يعودُ إلى الذنبِ لبقايا في نفسه، فمتى خرج من قلبه الشبهة والشهوة لم يعد إلى الذنب📙 جامع المسائل (٢٨٠/٧).

قَالَ حَاتِم الْأَصَمّ رحمه الله :

"رَأَيْتُ النَّاسَ يَتَحَاسَدُونَ فَنَظَرْتُ فِيٖ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ:

﴿نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَعِيشَتَهُمْ﴾

فَتَرَكْتُ الْحَسَدَ، لِأَنَّهُ إِعْتِرَاضٌ عَلَىٰ قِسْمَةِ اللهِ."

•------

(مختصر مِنْهَاج الْقَاصِدِين(٢٨

قـال الإمام ابن القيم: " النَّفسُ المطمئنةُ تحزنُ على تقصيرها فى أداءِ الحق، وعلى تضييعها الوقت، وإيثارها غير الله عليه في الأحيان، وهذا الحزنُ لا بد منه ". طريق الهجرتين ٣٤٣

اللهم لا تجعل لنا جرحاً إلا لئمته ولا كسراً إلا جبرته ولا ألماً إلا سكنته ولا وجعاً إلا أبرئته ولا ضراً إلا كشفته ولا حزناً إلا اذهبته

اللهم ارزقنا من فضلك ويسر لنا ما نتمنى وافتح لنا ابواب الخير حيث كان

اللهم امين

:- الشيخ ابن عثيمين - رحمه الله

" والعاقل إذا قرأ القرآن وتبصر؛ عرف قيمة الدنيا، وأنها ليست بشيء، وأنها مزرعة للآخرة، فانظر ماذا زرعت فيها لآخرتك؟ إن كنت زرعت خيراً؛ فأبشر بالحصاد الذي يرضيك، وإن كان الأمر بالعكس؛ فقد خسرت الدنيا والآخرة "

•———

📕(شرح رياض الصالحين(358/3

المسلمون على أقسام يوم القيامة:

1-من لا يحاسب ويدخل الجنة بلا حساب ولا عذاب كما في حديث السبعين ألفا

2-من يحاسب حسابًا يسيرًا وهو العرض فقط، لا يحاسب حساب مناقشة وإنما يحاسب حساب عرض فقط

3-من يحاسب حساب مناقشة وهذا تحت الخطر

(شرح ثلاثة الأصول لصالح الفوزان ١/٢٨٣)

قال عامر بن قيس لابن عمه 📝 :

فَوّض أمركَ للهِ تستريح .

حلية الأولياء ٩٠/٢ 📔

مَنْ عوَّد لسانه وقلبه سُؤالَ الله في كل أموره ، والالتجاء إليه في كل ما يقوم به ، والافتقار إليه في كل أحواله ؛ أورَثَه القوة في قلبه ، والبصيرة في شؤونه ، والثبات في مبادئه ، والانشراح في صدره ، والتوفيق في حياته ..

قال صلى الله عليه وسلم:

يكونُ في آخرِ هذه الأمة خسفٌ ، و مسخٌ ، و قذفٌ ، قيل : يا رسولَ اللهِ أنهلِكُ و فينا الصالحون ؟

قال : نعم ، إذا ظهَر الخَبَثُ.

(يعني إذا كثرت المعاصي عم الهلاك ولا حول ولا قوة إلا بالله).

-خرجه الترمذي

((عميقة جداً

قال أعرابي لأهل البصرة: من سيد أهل هذه القرية؟

!قالوا: الحسن

قال: بم سادهم؟

."!قالوا: " احتاج الناس إلى علمه، واستغنى هو عن دنياهم

[جامع العلوم والحكم - لابن رجب - [٣٢٢٩

عن أبي عبدالله الرازي قال:

قال لي سفيان ابن عيينة:

يا أبا عبدالله، عليك بالنصح لله في خلقه، فلن تلقاه بعمل أفضل منه.

(حلية الأولياء : ٢٨٤/٣)

بسم الله الرحمن الرحیم سے شروع کرتے ھیں صرف 786 لکھنے سے سنت ادا نھیں ھوتی البتہ زبان سے پڑھکر علامت کے طورپر لکھیں توجائز ھے۔

مفتی تقی عثمانی~

"وكما أنه لا نسبة لنعيم ما في الجنة إلى نعيم النظر إلى وجه الأعلى سبحانه؛ فلا نسبة لنعيم الدنيا إلى نعيم محبته ومعرفته والشوق إليه والأنس به"

إغاثة اللهفان ١/ ٥٠

الشيخ يتحدث عن سعادة غامِرَة:

"القلب إذا ذاق طعم عبَادَة الله والإخلاص له؛ لم يكن عنده شيء قطّ أحلى من ذَلِك ولا ألذّ ولا أمتع ولا أطيب!" (ابن تيمية).

«فأما من تركها صادقًا مخلصا من قلبه لله؛ فإنه لا يجد في تركها مشقة إلا في أول وهلة؛ ليمتحن أصادق هو في تركها أم كاذب؟ فإن صبر على تلك المشقة قليلا استحالت لذة! إنما يجد المشقة في ترك المألوفات والعوائد من تركها لغير الله،

[الفوائد ابن القيّم (١٤٤)]

«إن المرأة تقبل في صورة شيطان، وتدبر في صورة شيطان»المرأة فتنة، سواء كانت مقبلة أو مدبرة.

في صورة شيطان» في صورة يزينها الشيطان حتى يرى الإنسان القبيحة» من أجمل النساء، ويظنها من أجمل نساء العالمين، لكنها في الحقيقة قد تكون من أقبح النساء، وكذلك إذا أدبرت. التعليق على مسلم 7/18

((متى آخر مرة دعوت بهذا الدعاء العظيم

قامﷺ من الليل يصلي، وكان دعاؤه:

اللهم اجعل في قلبي نورا،وفي سمعي نورا، وفي بصري نورا،وعن يميني نورا،وعن شمالي نورا، وأمامي نورا،وخلفي نورا،وفوقي نورا، وتحتي نورا، واجعل لي نورا

أو "واجعلني نورا".

#متفق_عليه

(ولا بأس بالدعاء به خارج الصلاة】

.

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾

أي أن النقص في الزرع والثمار بسبب المعاصي

قال #ابوالعالية : من عصى الله في الأرض فقد أفسد في الأرض، لأن صلاح الأرض والسماء بالطاعة

تفسير #ابن_كثير ٦/٢٨٧

.

“أظلم الظالمين لنفسه من تواضع لمن لا يكرمه، ورغب في مودة من لا ينفعه.”

- الشافعي

واعلم أنك إذا نشرتَ عيوبَ أخيك فإنّ الله سيسلِّط عليك مَنْ ينشر عيوبك جزاءً وِفَاقًا. لا تظن الله غافلاً عمّا يَعمل الظالمون، بل سيسلِّط عليه من يعامله بمِثل ما يعامل الناس.

لكن إذا كانت الغِيبة للمصلحة، فلا بأسَ بها ولا حرج فيها.

لقاء الباب المفتوح للعلّامة ابن عثيمين ١٢٠ / ٥

(11   .(فوائد سلوكية.

فمرض البدن يخلص منه بالموت، ومرض القلب عذاب يدوم بعد الموت أبدًا

[مختصر منهاج القاصدين || المقدسي ||188]

: من العبارات الجميلة لابن القيّم

لا تقل نجحت بل قل

وفقني الله " ولا تقل أصبت بل " قل سددني الله " ولا تقل كسبت بل "
"قل " رزقني الله " وتذكر " وما رميت إذ رميت ولكن الله رمى

و اعلم أنك لن تجد أحنّ من اللَّه عليك ..فوالله لو يعلم الساجد ما يغشاه
. من الرحمة بسجوده لمارفع رأسه

الحذر من "الشماتة" بأحد ، فتظهر سرورك بما يصيب الآخرين من مصائب

قيل لأيوب عليه السلام : "أي شيء من بلائك كان أشد عليك؟ فقال: "شماتة الأعداء".

وحتى لاتصبح كما قال الشاعر: "إذا ما الدهر جر على أناس.. حوادثه أناخ بآخرينا..

فقل للشامتين بنا أفيقوا.. سيلقى الشامتون ما لقينا".

﴿ إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ ﴾

قال الحسن:

والله ما زينوها ولا رفعوها، حتى رضوا بها وهم غافلون عن آيات الله الكونية فلا يتفكرون فيها، والشرعية فلا يأتمرون بها.

ما حكم انحناء الرأس لمسلم عند التحية؟

لا يجوز لمسلم أن يحني رأسه للتحية، سواء كان ذلك لمسلم أو كافر؛ لأنه من فعل الأعاجم لعظمائهم، ولأنه شبيه بالركوع، والركوع تحية وإعظاما لا يكون إلا لله.

___________•

الشيخ عبد العزيز بن باز،

📕(فتاوى اللجنة الدائمة" (١١٦/٢٦"

الأدب مع الأخ الأكبر :

كان علي بن صالح بن حي والحسن بن صالح بن حي توأمان ، إلا أن عليًّا وُلد قبل الحسن بساعة، وكان الحسن يوقّره بتلك الساعة، ويقول: قال أبو محمد، ولا يسميه، ولا يقعد بجنبه بل أسفل منه، يعظّمه بتلك الساعة التي ولد قبله فيها

إذا سقط الإحترام ليس هنالك داعي لأي علاقة أن تتم فلا حب بلا إحترام ولا صداقه بلا إحترام ولا حتى قرابه بلا إحترام.

- إبراهيم الفقي

كلما زادت الصدقة زاد الرزق، كلما زاد الخشوع في الصلاة زادت السعادة، كلما زاد بر الوالدين زاد التوفيق بحياتك

وكلما زاد الإستغفار زاد الرزق، ومصداق ذلك في قوله تعالى: (فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا * يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا * وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا).

لماذا يختار الميت الصدقة لو رجع للدنيا؟

(رب لولا أخرتني إلى أجل قريب فأصدّق)

ولم يقل

لأعتمر، أو لاصلي أو لأصوم؟

قال أهل العلم

ما ذكرالميت الصدقة إلا لعظيم ما رأى من أثرها بعد موته

فأكثروا من الصدقة فإن المؤمن يوم القيامة في ظل صدقته

قال العلامة عبدالرحمن السعدي رحمه الله:

قال بعض السلف: لو كانت الدنيا ذهباً فانياً، والآخرة خزفاً باقياً، لكان "
جديراً بالعاقل أن يرغب بالخزف الباقي، ويختاره على الذهب الفاني،
فكيف والدنيا هي الخزف الفاني، والآخرة هي الذهب الباقي .. ؟! ".

[(مجموع مؤلفات الشيخ (٤/صـ٥٤٠)].

قال الفضيل بن عياض-رحمه الله- :

إذا كان العالم راغبًا في الدنيا حريصًا عليها، فإن مجالسته تزيد الجاهل جهلاً، والفاجر فجورًا، وتقسي قلب المؤمن.

عن عكرمة في قوله تعالى

"هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ".

قال: هل جزاء من قال: لا إله إلا الله إلا الجنة.

تفسير القرطبي سورة الرحمن.

"نسأل الله السلامة"

عن عمر بن الخطاب قال لعبدالله بن سلام رضي الله عنهما: "مَنْ أرباب العلم؟ قال: الذين يعملون بما يعلمون، قال: فما ينفي العلم من صدور الرجال؟ قال: الطمع.

سنن الدارمي..

▪عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ ؛ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ))

لا أخشى فراق أحد

". من يرحل اليوم ، يأتي من هو أجمل منه غداً

إذا كثرت الشكوك مع الإنسان حتى صار لا يفعل فعلاً إلا شك فيه إن توضأ شك وإن صلى شك وإن صام شك فلا عبرة بهذا الشك لأن هذا مرض وعلة.

(الشرح الممتع ج3ص379) ابن_عثيمين

تنبیہات

سلسلہ نمبر 145

پچھلی صدی کے کتے

بھی ہم سے زیادہ غیرت مند تھے

● سوال:

مندرجہ ذیل واقعے کی تحقیق مطلوب ہے:

حافظ ابن حجر العسقلانی نے ایک کتے کا ذکر کیا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو کاٹ کھایا.

ایک دن نصاریٰ کے بڑے پادریوں کی ایک جماعت منگولوں کی ایک تقریب میں شرکت کے لئے روانہ ہوئی جو ایک منگول شہزادے کی نصرانیت قبول کرنے پر منعقد کی گئی تھی۔ اس تقریب میں ایک عیسائی مبلّغ نے رسول اللہ ﷺ کو گالی بکی، قریب ہی ایک شکاری کتا بندھا ہوا تھا جو اس صلیبی کی طرف سے گالی بکنے پر چھلانگیں مارنے لگا اور زوردار جھٹکے سے رسی نکال کر اس بدبخت صلیبی پر ٹوٹ پڑا اور اس کو کاٹ لیا. لوگوں نے آگے بڑھ کر اس کتے کو قابو کیا اور پیچھے ہٹایا۔ تقریب میں موجود بعض لوگوں نے کہا کہ یہ محمد (ﷺ) کے خلاف تمہاری گفتگو کی وجہ سے ہوا ہے، اس صلیبی نے کہا: بالکل نہیں، بلکہ یہ خوددار کتا ہے. جب اس نے بات چیت کے دوران مجھے دیکھا کہ میں بار بار ہاتھ اٹھا رہا ہوں تو اس نے سمجھا کہ میں اس کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھا رہا ہوں اسلئے اس نے مجھ پر حملہ کردیا، یہ کہہ کر اس بد بخت نے ہمارے

محبوب ﷺ کو پھر گالی بکی، اس بار کتے نے رسی کاٹ دی اور سیدھا اس صلیبی پر چھلانگ لگا کر اس کی منحوس گردن کو دبوچ لیا اور وہ فورا ہلاک ہوگیا، اس کو دیکھ کر چالیس ہزار(40,000) منگولوں نے اسلام قبول کیا۔ (الدرر الکامنۃ: 3/203)

اور امام الذهبی نے اس قصے کو صحیح اسناد کے ساتھ "معجم الشیوخ" (صفحہ: 387) میں نقل کیا ہے، اس واقعے کے عینی شاہد جمال الدین نے کہا ہے کہ: اللہ کی قسم کتے نے میری آنکھوں کے سامنے اس ملعون صلیبی کو کاٹا اور اس کی گردن کو دبوچا جس سے وہ ہلاک ہوگیا...

کیا یہ واقعہ درست ہے؟

- الجواب باسمه تعالی

سوال میں مذکور واقعہ چھٹی ہجری میں پیش آیا ہے اور اس واقعے کو ابن حجر اور ذہبی رحمهما اللہ نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور اس کی سند کو درست قرار دیا ہے.

ابن حجر فرماتے ہیں کہ عیسائیوں نے اپنے داعی مغل قبیلوں میں پھیلا دیئے تھے تاکہ لوگوں کو عیسائی بناسکیں، ایک مرتبہ ہلاکو خان نے اپنی عیسائی بیوی ظفر خاتون کے کہنے پر ان عیسائیوں کو دعوت کی اجازت دے رکھی تھی....إلی آخرہ

قال الإمام ابن حجر العسقلاني في كتابه "الدرر الكامنة": كان النصارى □ ينشرون دعاتهم بين قبائل المغول طمعا في تنصيرهم وقد مهد لهم الطاغية هولاكو سبيل الدعوة بسبب زوجته الصليبية ظفر خاتون، وذات مرة توجه جماعة من كبار النصارى لحضور حفل مغولي كبير عقد بسبب تنصر أحد أمراء المغول، فأخذ واحد من دعاة النصارى في شتم النبي صلى الله عليه وسلم، وكان هناك كلب صيد مربوط، فلما بدأ هذا الصليبي الحاقد

في سبّ النبي صلى الله عليه وسلم زمجر الكلب وهاج ثم وثب على الصليبي وخمشه بشدة، فخلصوه منه بعد جهد...

فقال بعض الحاضرين: هذا بكلامك في حق محمد عليه الصلاة والسلام، فقال الصليبي: كلا! بل هذا الكلب عزيز النفس رآني أشير بيدي فظن أني أريد ضربه، ثم عاد لسب النبي وأقذع في السب، عندها قطع الكلب رباطه ووثب على عنق الصليبي وقلع زوره في الحال فمات الصليبي من فوره، فعندها أسلم نحو أربعين ألفا من المغول. (الدرر الكامنة، جزء: 3، صفحة 202)

امام ذہبی نے بھی اسی واقعے کو نقل کیا ہے.

قال الحافظ الذهبي في □ □

(معجم الشيوخ" (ص: 387، ط: دار الكتب العلمية":

حدثنا الزين علي بن مرزوق بحضرة شيخنا تقي الدين المنصاتي: سمعت الشيخ جمال الدين إبراهيم بن محمد الطيبي بن السواملي يقول في ملإ من الناس: حضرت عند سونجق (خزندار هولاكو وأبغا) وكان ممن تنصر من المغل، وذلك في دولة أبغا في أولها، وكنا في مخيمه وعنده جماعة من أمراء المغل وجماعة من كبراء النصارى في يوم ثلج، فقال نصراني كبير لعين: أي شيء كان محمد (يعني نبينا صلى الله عليه وسلم)؟ كان داعيا وقام في ناس عرب جياع، فبقي يعطيهم المال ويزهد فيه فيربطهم. وأخذ يبالغ في تنقص الرسول صلى الله عليه وسلم، وهناك كلب صيد عزيز على سونجق في سلسلة ذهب، فنهض الكلب وقلع السلسلة ووثب على ذاك النصراني فخمشه وأدماه، فقاموا إليه وكفوه عنه وسلسلوه، فقال بعض الحاضرين: هذا لكلامك في محمد صلى الله عليه وسلم. فقال: أتظنون أن هذا من أجل كلامي في محمد؟ لا! لكن هذا الكلب عزيز النفس؛ رآني أشير

بيدي فظن أني أريد ضربه فوثب. ثم أخذ أيضا يتنقص النبي صلى الله عليه وسلم ويزيد في ذلك. فوثب إليه الكلب ثانيا وقطع السلسلة وافترسه (والله العظيم) وأنا أنظر! ثم عض على زردمته فاقتلعها فمات الملعون، وأسلم بسبب هذه الواقعة العظيمة من المغل نحو من أربعين ألفا، واشتهرت الواقعة.

- خلاصہ کلام

سوال میں مذکور واقعہ چونکہ ان دونوں محدثین کے قریبی زمانے میں پیش آیا تھا لہذا ان دونوں حضرات کا اس واقعے کو اپنی سند سے نقل کرنا ہی اس کی صحت کی دلیل ہے.

چونکہ مغل قوم سے اللہ تعالی نے اسلام کی خدمت کا کام لینا تھا تو اس طرح کے معجزات کا پیش آنا اس قوم کے اسلام میں دخول کا پیش خیمہ ثابت ہوا.

《واللہ اعلم بالصواب》

《کتبہ عبدالباقی اخونزادہ》

0333-8129000

۳ نومبر ۲۰۱۸

* 🌹🍃(فـضـل قراءة ســـــورة تبارك كل ليلة) 🌹🍃

🍃🌹 حــــ نــبــوي ـــديث 🌹🍃

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ 🌴

سورةُ تبارك هي المانعةُ من عذابِ القبرِ

:-قال عبدِ اللهِ بنِ مسعود📕

من قرأ { *تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ } كلَّ ليلةٍ ؛ منعه اللهُ عز وجل بها من عذابِ القبرِ . وكنا في عهدِ رسولِ اللهِ ﷺ نسميها المانعة*

🍃تذكير بقراءة سورة الملك🍃

* 🌹 بسم الله الرحمن الرحيم 🌹 *

(تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (1🌴

(الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ (2)🌹

(الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۖ مَّا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ (3)🌴

(ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ (4)🌹

(وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ (5)🌴

(وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (6)🌹

(إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ (7)🌴

(تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ (8)🌹

(قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ (9)🌴

(وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (10)🌹

(فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ (11)🌴

(إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (12)🌹

(وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (13)🌴

(أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (14)🌹

(هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (15)🌴

*(أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ (16🌹 *

أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ🌴*
17))*

*(وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ (18🌹 *

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ🌴*
19) إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ)*

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا 🌹 *
20) فِي غُرُورٍ)*

(أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ (21🌴

أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ 🌹 *
22) مُّسْتَقِيمٍ)*

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا🌴*
23) تَشْكُرُونَ)*

*(قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (24🌹 *

(وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (25🌴

*(قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (26🌹 *

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ🌴*
27) تَدَّعُونَ)*

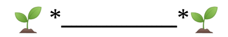
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ 🌹 *
28) عَذَابٍ أَلِيمٍ)*

قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ🌴
مُّبِينٍ (29)

*(قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ (30🌹 *

----

*{ar.وَذَكِّرْ.فَإِنَّ.الذِّكْرَىٰ.تَنفَعُ.الْمُؤْمِنِينَ} 🌹🌴🌹 *



🌱*ـــــــــــــــــــــــ* 🌱

ندعوكم للإنضمام لقناة 💡

وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ

ا🌸🌴   ⬇️ :

شَرْحُ السِّيْرَةِ النَّبَوِيَّةِ لِلْإِمَامِ السُّهَيْلِيِّ

سِيْرَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

💐مُحَمَّدُ

ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

* 🔻 الحَلَقَةُ 🔻 *

💫 (1323) 💫

➡️خاصَّةٌ بِقَنَاةِ الرَّوْضِ الأَنِفِ⬅️



ما نَزلَ مِن سورَة البَقَرَةِ في المُنافِقين 🛑

:وَيَهُود

:مَا نزَل في الأحبار 🔴

:سَعْيُهُمْ فِي الْوَقِيعَةِ بَيْنَ الْأَنْصَارِ ⚫

:شَيْءٌ عَنْ يَوْمِ بُعَاثَ 🌟

*: 🔻 تَتِمَّةٌ 🔻 *

فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَخَرَجَ إلَيْهِمْ فِيمَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمُهَاجِرِينَ

:حَتَّى جَاءَهُمْ، فَقَالَ

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، اللهَ اللهَ، أَبِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ}

وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ بَعْدَ أَنْ هَدَاكُمْ اللهُ لِلْإِسْلَامِ،

وَأَكْرَمَكُمْ بِهِ، وَقَطَعَ بِهِ عَنْكُمْ أَمْرَ الْجَاهِلِيَّةِ،

وَاسْتَنْقَذَكُمْ بِهِ مِنْ الْكُفْرِ، وَأَلَّفَ بِهِ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ}.

فَعَرَفَ الْقَوْمُ أَنَّهَا نَزْغَةٌ (1) مِنْ الشَّيْطَانِ، وَكَيْدٌ

مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَبَكَوْا وَعَانَقَ الرِّجَالُ مِنْ الْأَوْسِ

وَالْخَزْرَجِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، ثُمَّ انْصَرَفُوا مَعَ رَسُولِ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَامِعِينَ مُطِيعِينَ، قَد

أَطْفَأَ اللهُ عَنْهُمْ كَيْدَ عَدُوِّ اللهِ شَأْسِ بْنِ قَيِّسْ.

فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي شَأْسِ بْنِ قَيْسٍ وَمَا صَنَعَ:

{قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآياتِ اللهِ وَاللهُ

شَهِيدٌ عَلى مَا تَعْمَلُونَ ☆ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتابِ لِمَ

تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ مَنْ آمَنَ تَبْغُونَها عِوَجاً،

وَأَنْتُمْ شُهَداءُ وَمَا اللهُ بِغافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ} (2).

قناةالروض الأنف قناةالروض الأنف قناة الرو

---

(1) النزغة: الْإِفْسَاد بَين النَّاس.

(2) سورة آل عمرَان: الآيتان 98 و 99.

🌟􏰀􏰀􏰀􏰀􏰀􏰀􏰀

* 🔺 (1323) 🔺 *

💫...يتبع بإذن الله💫

*تابِع تَفاصيلَ سيرَةِ نَبيّكَ المُصطفى صَلّى ↩ *

اللهُ عَلَيْهِ وسَلّمَ وَشَمائِلهِ الشّريفَة.

على الرابط التالي🌹:

فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ

▪️عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ ؛ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ،

وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ : وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ، ثُمَّ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ : وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعِفُّهُمْ أَوْ يَنْفَعُهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمْ ؟

📚 (صحيح مسلم - رقم : 994)

▪️عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :، ((دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا ؛ الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ))

📚 صحيح مسلم - رقم : (995)

▪️عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، إِذْ جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ، فَدَخَلَ، فَقَالَ : أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوتَهُمْ ؟ قَالَ : لَا ،

قَالَ : فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ))

📚 صحيح مسلم - رقم : (996)

▫️فيه : أنّ النفقة الواجبة أعظم أجرًا من المندوبة .

▪️قال شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله :

طلبُ الحلال ، والنفقة على العيال ؛ بابٌ عظيم لا يعدِلُه شيءٌ مِن أعمال البرِّ .

📚 الإيمان الأوسط : (609)

https://t.me/sahehlbokhari

[10/5, 11:23 AM] +212 612-562028: 👈🏽 ((مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا))

▪️عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ))

📚 (متفق عليه : 71-1037)

▪️قال العينيّ رحمه الله :

قَوْله : يفقهه : أي يفهمهُ، إذْ الْفِقْه فِي اللُّغَة الْفَهم، قَالَ تَعَالَى : { يفقهوا قولي } ، أَي : يفهموا قولي، من فقه يفقه، ثمَّ خُص بِهِ علم الشَّرِيعَة، والعالم بِهِ يُسمى فَقِيها .

📚 (عمدة القاري : 42/2)

▪️قال شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله :

الْفِقْهُ فِي الدِّينِ : فَهْمُ مَعَانِي الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ، لِيَسْتَبْصِرَ الْإِنْسَانُ فِي دِينِه، أَلَا تَرَى قَوْله تَعَالَى: { لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ }

فَقَرَنَ الْإِنْذَارَ بِالْفِقْهِ، فَدَلَّ عَلَى أَنَّ الْفِقْهَ مَا وَزَعَ عَنْ مُحَرَّمٍ، أَوْ دَعَا إلَى وَاجِبٍ، وَخَوَّفَ النُّفُوسَ مَوَاقِعَهُ، الْمَحْظُورَةَ .

📚 الفتاوى الكبرى : (171/6)

▪️وقال الإمام النووي رحمه الله :

فِيهِ فَضِيلَةُ الْعِلْمِ، وَالتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ، وَالْحَثُّ عَلَيْهِ، وَسَبَبُهُ: أَنَّهُ قَائِدٌ إِلَى تَقْوَى اللَّهُ تَعَالَى .

📚شرح النووي على مسلم : (128/7)

▪️قال شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله :

كُلُّ مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا لَا بُدَّ أَنْ يُفَقِّهَهُ فِي الدِّينِ، فَمَنْ لَمْ يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، لَمْ يُرِدْ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا، وَالدِّينُ : مَا بَعَثَ اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ، وَهُوَ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ التَّصْدِيقُ بِهِ وَالْعَمَلُ بِهِ،

وَعَلَى كُلِّ أَحَدٍ أَنْ يُصَدِّقَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَخْبَرَ بِهِ ، وَيُطِيعَهُ فِيمَا أَمَرَ، تَصْدِيقًا عَامًّا، وَطَاعَةً عَامَّةً .

📚 80/28) : مجموع الفتاوى)

▪قال العلامة ابن العثيمين رحمه الله :

وصيتي لنفسي وإياكم الحرص على نشر العلم بين الناس ، ولا تحقروا شيئًا ، فإذا علمت إنساناً مسألة واحدة وعمل بها ، ثم علمها آخر وآخر وآخر فكل ما يحصل من أجر بالعمل الذي أنت دللت الناس عليه ، فلك مثله .

📚 86) : لقاء الباب المفتوح)

https://t.me/sahehlbokhari

[10/5, 11:26 AM] +212 612-562028: 👈🏽((النَّهْيُ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ))

▪ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ))

👈🏽 حسنه الألباني في

📚 1457) : صحيح الترمذي - رقم)

▪عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ))

👈🏽 صححه الألباني في

📚 (صحيح الترمذي - رقم : 1456)

▪وعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ))

👈🏽 حسنه الألباني في

📚 (صحيح الترمذي - رقم : 1455)

▪عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

👈🏽 صححه الألباني في

📚 (صحيح الترمذي - رقم : 135)

▪عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ " ثَلَاثَ مَرَّاتٍ " لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ))

👈🏽 صححه الألباني في

📚 (صحيح ابن ماجه - رقم : 1574)

▪عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا، أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ))

👈🏽 حسنه الألباني في

📚 (صحيح الترمذي - رقم : 1165)

▪عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

((قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا

📚 (مسند أحمد - رقم : 10206)

✔️ صححه الألباني في

📚 (مشكاة المصابيح - رقم : 3129)

▪عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لعن اللهُ الذين يأتون النِّساءَ في محاشِّهنَّ))

👈🏽 حسنه الألباني في

📚 (صحيح الترغيب - رقم : 2429)

▪عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :((مَنْ أَتَى النِّساءَ في أَعْجَازِهِنَّ ؛ فقد كَفَرَ))

👈🏽 صححه الألباني لغيره في

📚 (صحيح الترغيب - رقم : 2430)

▪وعَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا))

📚 (سنن ابن ماجه - رقم : 1923)

✔️ (وصححه الألباني - برقم : 1573)

📕الْوَسِيطُ📕

⬛فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ⬛

🌟لِلْإِمَامِ أبِي الحَسَنِ🌟

🌸عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْوَاحِدِيّ🌸

💫الْحَلَقَة💫

* 🔻 (265) 🔻 *

➡خَاصَّةٌ بِقَنَاةِ تَعَلَّمْ وَارتَقِ⬅



سورَةُ البَقَرة: ⚪

. مدَنيّة وآياتُها سِتّ وثَمانونَ ومائتان 🔰

*: 🔻 تتمّة 🔻 *

وَأَقِيمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا}

لأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ إنَّ الله بِمَا

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ☆ وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إلا مَنْ

كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَى تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا

بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ☆ بَلَى مَنْ أَسْلَمَ

وَجْهَهُ لِلهِ وَهُوَ مُحسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلا

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ} (1).

*التَّفْسير:💡 *

*قولُه تَعالى 💧 *

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ}

نَصَارَى} (2).

*أي: وقالت اليهود: لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلا مَنْ💡 *

كَانَ يَهودياً. وقالت النصارى: لن يَدخلها إلا مَنْ

. كَانَ نَصرانياً

والهودُ: هم اليَهود، هادوا يَهودون هَوْداً ⬅️

أي: تابوا مِنْ عبادَة العجْل، والهودُ: جَمع 💡

هائِد، مثل: حائِل وحَول، وفارِه وفَرِه

قال الله تعالى:💧

(تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ} (3}

التي تمَنّوها على اللهِ باطلاً 🔥

(قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ} (4}

أي: قَرّبوا حُجّتَكم على ما تقولون، إنْ كنتُم 💡

صادقينَ فِي دَعواكم

بَلى يدخلُ الجنّة 💠:

مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلهِ} (5)}.

*أي: يُذِلّ وَجْهَه له فِي السّجود، والمَعنى 💡 *

سَلَّمَ وَجْهَه له بأنْ صانَه عن السّجود لغَيره.

{وَهُوَ مُحْسِنٌ}

قال ابنُ عبّاس: مُؤمِنٌ مُوَحّدٌ، مُصَدّقٌ لِما 🔵

جاءَ به مُحمدُ عَليه السَّلامُ .

{فَلَهُ أَجْرُهُ}

الذي وَعَدَه اللهُ لهُ.

{عِنْدَ رَبِّهِ }

يَعني الجنّة.

(وَلا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ) {6}

---

(1) سورة البقرة: الآيات من 110 إلى 112.

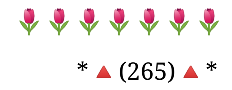
(2) سورة البقرة: الآية 111.

(3) سورة البقرة: الآية 111.

(4) سورة البقرة: الآية 111.

(5) سورة البقرة: الآية 112.

(6) سورة البقرة: الآية 112.



* 🔺 (265) 🔺 *

يُتبع بإذن الله...

📕السؤال📘 :

مَا تَفْسِيرُ قَوْلِ اللهِ تعالى: ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ * وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ﴾؟

الاجابة :

الحمد لله رب العالمين، وأفضل الصلاة وأتم التسليم على سيدنا محمد، وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد:

فَقَوْلُهُ تعالى: ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ هُوَ اسْتِفْهَامٌ تَقْرِيرِيٌّ، وَالمَقْصُودُ مِنْ هَذَا التَّقْرِيرِ هُوَ التَّذْكِيرُ بِهَذِهِ النِّعْمَةِ حَتَّى يَدُومَ الشُّكْرُ عَلَيْهَا.

وَأَصْلُ الشَّرْحِ البَسْطُ للشَّيْءِ وَتَوْسِعَتُهُ، وَالمُرَادُ هُنَا هُوَ تَوْسِعَةُ صَدْرِهِ الشَّرِيفِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَفَتْحُهُ لِقَبُولِ جَمِيعِ الفَضَائِلِ وَالكَمَالَاتِ التي يَهَبُهَا اللهُ تعالى لَهُ.

وَهَذَا الشَّرْحُ يَشْمَلُ حَادِثَةَ شَقِّ صَدْرِهِ الشَّرِيفِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، الذي حَصَلَ لَهُ، كَمَا يَشْمَلُ الشَّرْحَ المَعْنَوِيَّ لِصَدْرِهِ الشَّرِيفِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَرِيقِ إِيدَاعِ الإِيمَانِ وَالهُدَى وَالعِلْمِ الشَّرِيفِ بَعْدَ القُرْآنِ العَظِيمِ.

روى الحاكم عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ: ﴿فَمَنْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ﴾.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ النُّورَ إِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ».

فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ لِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ يُعْرَفُ؟

قَالَ: «نَعَمْ، التَّجَافِي عَنْ دَارِ الْغُرُورِ، وَالإِنَابَةُ إِلَى دَارِ الْخُلُودِ، وَالاسْتِعْدَادِ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُولِهِ».

أَمَّا قَوْلُهُ تعالى: ﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ * الذي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾ فَهَذَا بَيَانٌ لِنِعْمَةٍ أُخْرَى أَنْعَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

وَالمُرَادُ بِالوَضْعِ هُنَا: الإِزَالَةُ وَالحَطُّ، لِأَنَّ هَذَا اللَّفْظَ إِذَا عُدِّيَ بِعَنْ، كَانَ للحَطِّ وَالإِزَالَةِ وَالتَّخْفِيفِ، أَمَّا إِذَا عُدِّيَ بِعَلَى كَانَ للحِمْلِ وَالتَّثْقِيلِ، نَقُولُ: وَضَعْتُ

عَنْ فُلَانٍ دَيْنَهُ، يَعْنِي: أَزَلْتُهُ عَنْهُ، أَمَّا إِذَا قُلْتَ وَضَعْتُ عَلَى فُلَانٍ دَيْنَهُ، فَيَعْنِي حَمَّلْتُهُ إِيَّاهُ.

وَالوِزْرُ هُوَ الحِمْلُ الثَّقِيلُ، وَيُطْلَقُ عَلَى الذَّنْبِ لِثِقَلِهِ عَلَى صَاحِبِهِ.

فَيَكُونُ مَعْنَى قَوْلِهِ تعالى: ﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ * الذي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾ لَقَدْ أَزَلْنَا عَنْكَ مَا أَثْقَلَ ظَهْرَكَ مِنْ أَعْبَاءِ الرِّسَالَةِ، وَعَصَمْنَاكَ مِنَ الذُّنُوبِ وَالآثَامِ، وَطَهَّرْنَاكَ مِنَ الأَدْنَاسِ، فَصِرْتَ بِفَضْلِ اللهِ تعالى وَإِحْسَانِهِ جَدِيرًا بِحَمْلِ هَذِهِ الرِّسَالَةِ، وَتَبْلِيغِهَا عَلَى أَكْمَلِ وَجْهٍ وَأَتَمِّهِ، وَهَذَا مُصَرَّحٌ بِقَوْلِهِ تعالى: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا * لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا﴾.

وَبِنَاءً عَلَى ذَلِكَ:

فَكَأَنَّ الحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ الكَرِيمُ، لَقَدْ شَرَحْنَا لَكَ صَدْرَكَ شَرْحًا عَظِيمًا، وَذَلِكَ بِشَقِّهِ، وَإِخْرَاجِ حَظِّ الشَّيْطَانِ مِنْهُ، وَأَوْدَعْنَا فِيهِ مِنَ الهُدَى وَالمَعْرِفَةِ وَالإِيمَانِ وَالفَضَائِلِ وَالكَمَالَاتِ مَا لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ غَيْرَكَ.

وَنُونُ العَظَمَةِ في قَوْلِهِ: ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ﴾ تَدُلُّ عَلَى عَظَمَةِ النِّعْمَةِ، لِأَنَّهَا جَاءَتْ مِنْ عَظِيمٍ، وَالعَظِيمُ يَمْنَحُ العَظِيمَ مِنَ النِّعَمِ.

وَقَوْلُهُ: ﴿لَكَ﴾ يَعْنِي مَا فَعَلَهُ اللهُ تعالى هُوَ لَكَ وَهَذَا مِنْ بَابِ التَّكْرِيمِ، وَالتَّشْرِيفِ لَكَ، وَتَهْيِئَةً لِحَمْلِ الرِّسَالَةِ العَظِيمَةِ.

وَوَضَعَ عَنْكَ وِزْرَكَ يَعْنِي ثِقَلَ هَذِهِ الرِّسَالَةِ، وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ وَاللهُ تعالى أَعْلَمُ، لِأَنَّ سَيِّدَنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مَعْصُومٌ مِنَ الذُّنُوبِ وَالخَطَايَا الصَّغِيرَةِ وَالكَبِيرَةِ. هذا، والله تعالى أع *📔ومضات من تاريخنا📘*

#عندما_كنا_عظماء#

من #قيصر_الروم إلى #معاويه..

علمنا بما وقع بينكم وبين علي بن ابي طالب..

وإنا لنرى أنكم أحق منه بالخلافه فلو أمرتني أرسلت

لك جيشا يأتون إليك برأس علي بن أبي طالب..

"فرد سيدنا معاويه رضي الله عنه "من معاويه إلى هرقل

أخوان تشاجرا فما بالك تدخل فيما بينهما..

إن لم تخرس أرسلت إليك بجيش أوله عندك وأخره عندي ، يأتونني برأسك أقدمه لعلي..

عندما كنا مسلمين

....

أرسل سيدنا #خالد_بن_الوليد رضي الله عنه رسالة إلى كسرى وقال :

أسلم تسلم والا جئتك برجال يحبون الموت كما تحبون أنتم الحياة..

فلما قرأ كسرى الرسالة أرسل إلى ملك الصين يطلب المدد والنجدة..

فرد عليه ملك الصين قائلا:

ياكسرى لاقوة لي بقوم لو أرادوا خلع الجبال لخلعوها..

أي عز كنا فيه..

(عندما كنا مسلمين)

....

في الدولة #العثمانية كانت السفن العثمانيه حين تمر أمام الموانئ الاوربيه كانت الكنائس تتوقف عن دق أجراس الكنيسه خوفا من إستفزاز المسلمين

فيقوموا بفتح هذه المدينه..

عندما كنا مسلمين

....

ذكر أنه في العصور الوسطى وقف قسيس إيطالي في أحد ميادين مدينه إيطاليه ليخطب قائلا:

إنه لمن المؤسف حقا أن نرى شباب النصارى وقد أخذوا يقلدون المسلمين العرب في كل لباسهم..

وإسلوب حياتهم وأفكارهم، بل حتى الشاب إذا أراد أن يتفاخر أمام عشيقته يقول لها : أحبك بالعربيه يعلمها كم هو متطور وحضاري لأنه يتحدث العربيه..

عندما كنا مسلمين

....

في العهد #العثماني كان على أبواب المنازل مطرقتين أحدهما صغيرة والأخرى كبيرة..

فحين تطرق الكبيرة يفهم ان بالباب رجل فيذهب رجل البيت ويفتح الباب، وحين تطرق الصغيرة يعرف أن من بالباب إمراة فتذهب سيدة المنزل

وتفتح الباب..

وكان يعلق على باب المنزل الذي به مريض ورد أحمر ليعلم أن من بداخله مريض فلا يصدرون أصواتا عاليه..

كم كنا مسلمين

....

في ليلة معركه #حطين التي إستعاد بها المسلمون بيت المقدس وهزم بها الصليبيون، كان القائد #صلاح_الدين_الأيوبي يتفقد الخيام للجنود فيسمع هذه الخيمة قيام أهلها يصلون، وهذه أهلها يذكرون، وتلك الخيمة يقرأون القرآن، حتى مر بخيمة كان أهلها نائمون..

فقال لمن معه : من هذه الخيمة سنؤتى!!

آي من هذه الخيمة ستأتينا الهزيمة

كان أبو بكر الصديق رضي الله تعالى عنه نحيلاً للدرجة التي كان إزاره لا يتمالك على جسده ولكنه قرر ألا يزاحم الناس يوم القيامة على باب واحد وإنما يدخل الجنة من أبوابها الثمانية.

ثمة أناس يأتون لهذه الدنيا ويقررون أنهم لا يخرجون

منها إلا بعد أن يصنعوا فيها أثراً ضخماً يبقى

ما بقيت الحياة

[أبو بكر أنموذجاً]

(أذكار المساء الصحيحة)

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (1) اللَّهُ الصَّمَدُ (2) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (3) وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (4)﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (1) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (2) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ (3) وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ (4) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (5)﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس1)مَلِكِ النَّاس2) إِلَهِ النَّاس3)مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاس4) الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاس(5)مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس6)﴾

-18 : [صحيح الكلم [قراءة المعوذات 3 ثلاث مرات أذكار المساء

﴿اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاء وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾

[صحيح الترغيب : 658]

🔵-أمسينا وأمسى الملك لله . والحمد لله . لا إله إلا الله وحده لا شريك له . له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

رب أسألك خير ما في هذه الليلة وخير ما بعدها.وأعوذ بك من شر ما في هذه الليلة وشر ما بعدها رب أعوذ بك من الكسل وسوء الكبر .رب أعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر

[مختصر مسلم 1894]

🔵-اللهمَّ بِكَ أَمْسَيْنا . و بِكَ أَصْبَحْنا . و بِكَ نَحْيا . و بِكَ نَمُوتُ . و إليكَ المَصِير

[السلسلة الصحيحة 262]

🔵-اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت .خلقتني وأنا عبدك. وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت أعوذ بك من شر ما صنعت . أبوء لك بنعمتك علي. وأبوء بذنبي فاغفر لي فإنه لا يغفر الذنوب إلا أنت

[مختصرالبخاري .2420]

🔵-اللهم عافني في بدني . اللهم عافني في سمعي . اللهم عافني في بصري لا إله إلا أنت اللهم إني أعوذ بك من الكفر، والفقر. وأعوذ بك من عذاب القبر لا إله إلا أنت

- قراءة 3 ثلاثة مرات

[صحيح أبي داود 5090 الألباني]

🔵-اللهم إني أسألك العفو والعافية في الدنيا والآخرة اللهم إني أسألك العفو والعافية : في ديني ودنياي وأهلي . ومالي اللهم استر عوراتي. وآمن روعاتي اللهم احفظني من بين يدي، ومن خلفي، وعن يميني، وعن شمالي.ومن فوقي، وأعوذ بعظمتك أن أغتال من تحتي

[صحيح ابن ماجه 3135 الألباني]_[صحيح الكلم:23]

🔵-اللهم عالم الغيب والشهادة فاطر السموات والأرض . رب كل شيء ومليكه . أشهد أن لا إله إلا أنت . أعوذ بك من شر نفسي . ومن شر الشيطان وشركه . وأن أقترف على نفسي سوءا . أو أجره إلى مسلم

[صحيح الكلم :21]

🔵-بسمِ اللهِ الذي لا يَضُرُّ مع اسمه شيءٌ في الأرضِ و لا في السماءِ .

وهو السميعُ العليمُ

قراءة 3 ثلاثة مرات

[صحيح الترمذي 3388]

🔵-يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث أصلح لي شأني كله ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين

[صحيح الترغيب . 661 الألباني]

🔵-سبحان الله وبحمده

قراءة 100 مائة مرة

[مختصرمسلم : 1903]_[صحيح أبي داود 5091]

لا إلهَ إلا اللهُ وحدَه . لا شريكَ له . له الملكُ . وله الحمدُ . وهو على كلِّ 🔵
شيءٍ قديرٍ

قراءة مرة واحدة [صحيح الترغيب 656]_[صحيح الترمذي : 🌴
5077]

أعوذُ بِكَلماتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ من شرِّ ما خلقَ 🔵

قراءة3 ثلاثة مرات

[صحيح الترمذي 3604/م الألباني]_[مختصر مسلم : 1453]

لا إلهَ إلا اللهُ وحدَه لا شريكَ له . له الملكُ . و له الحمدُ يحيي و يُميتُ- 🔵
و هو على كلِّ شيءٍ قديرٌ .

عشرة مرات10

[السلسلة الصحيحة 2563 الألباني]

سبحان الله ⬅مائة مرة

الحمد لله ⬅مائة مرة

الله أكبر ⬅مائة مرة

. لا إله إلا الله وحده لا شريك له . له الملك . وله الحمد

وهو على كل شيء قدير ⬅مائةمرة

[صحيح الترغيب : 658]



🌿 اقــرأ للقراءة الهادفة🌿

💎 على خُطى الرَّسول ﷺ💎

💧(الموضوع رقم (36 💧

🌷❗ حتى يُفكَّه العدلُ🌷

قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم يوماً لأصحابه: ما من أمَير عَشَرةٍ، إلا🌹 ❗وهو يُؤتى به يوم القيامة مَغلولاً، حتى يَفكَّه العدل، أو يُوبقه الجَور

والأميرُ هو كل وليَ من أمورِ المُسلمين شَيئاً، بَدءاً برئِيس الدولة وانتهاءً💧 ❗بربّ الأسرة، فكل صاحب مَسؤولية هو أمير في مجاله

ويُخبرنا النبيُّ صلى الله عليه وسلم أنْ كل من تَولى مَنصباً جَاء يوم🌹 القيامة مُقيداً، فإن كان عَادلاً فَكَّه العدل وأطلقه، وإن كان ظَالماً أهلكهُ ❗ظلمهُ

فقدَ امير المؤمنين علي بن ابي طالب دِرعاً في زَمن خَلافته، وكانت🌷 هذه الدرعِ عَزيزة عَليه، فَوجدها في يدِ ذميٍّ من أهل الكوفة يَعرضُها للبيعِ في السوق،

❗فقال له: هذه دِرعي سَقطتْ مني في ليلة كذا🌷

ولكن الرجل أبى أن يَعترفَ ويُعيدَ الدِرع، وطَلب الاحتكامِ الى👤 القاضي❗

... ❗ويَذهبُ الخَليفةُ برفقة خِصمهِ إلى شُريح القاضي ⬅

فقال شُريحُ لعليٍّ: ما تَقول يا أميرَ المؤمنين؟ ⚖️

فقال: وجدتُ دِرعي مع هذا الرجل، وقد سَقطتْ مني في ليلة كذا، فلم🌷 أبعها له ولم أهبها، فكيفَ صَارث له؟

فالتفتَ القاضي إلى الذِّميِّ وسأله عن قوله، فأصرَّ أن الدِرعَ له ⚖️

فقال شُريح لعليٍّ: يا أمير المؤمنين لا ريب عندي أنك صادق، ولكن ⚖️ البينة على من ادّعى، واليمين على من أنكر، فهل عِندك من بيِّنة؟!

فقال عليٌّ: يَشهدُ ابناي الحسن والحسين بذلكَ🌷

فقال له شُريح: لا يشهدُ الرجلُ لأبيه يا أمير المؤمنين ⚖️

وطلب من الذِّميِّ أن يَحلفَ أن الدرع له، فحلفِ، فقَضَى له بها، وأخذها ومضى❗

وبعد أن سار قليلاً، عاد ليُرجع الدرع، ويشهد أن لا إله إلا الله وأن👤 محمداً رسول الله، لما رأى من عدل المسلمين في القضاء❗

كان شُريح يَعرفُ أن أمير المؤمنين صَادق، وأن الحسن والحسين سَيدا ⚖️ شَباب أهل الجنة لن يَكذبا، ولكن القانون واضح، فطبَّقه بالحرف ولو على الخليفة❗

فيا أيها الذي تَولّى التقرير في شأن منح الوظائف، هل أعطيتها للأكفأ أم▪️
للذي جاءك من طرف فُلان!؟

ويا مدير مَخفر الشرطة هل طَبقتَ القانون على الجميع بالتَساوي أم👮🏿‍♂️
أطلقتَ أبن المسؤول، وسجنتَ ابن المواطن!؟

ويا أيها المدير هل عدلتَ بين موظفيك، أم حابيتَ👤!؟

ويا أيها الأبُ هل عدلتَ في الأعطيات بين أولادك أم ميَّزت؟🌿!

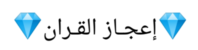
كل واحدٍ منا أمير في مَجاله، والله ناظرٌ إليه فيما استرعاه من رعية، وما حمَّله من مسؤولية، فاعملوا ليوم نأتي فيه مُقيدين، فيفكنا العدل أو يُهلكنا الظلم❗

الوطن القطرية 📆

أدهم شرقاوي 🌷

ونمضى غدا مع موضوع آخر إن شاء الله. 🔺

♻️▲♻️▲♻️▲♻️▲♻️▲



💎إعجـاز القـران💎

♻️الحلـقـة السادسة والعشرون♻️

🌀الخليط المنوي🌀

📌 السَائلُ المُسمَى بالمني الذي يَحتوي على النُطف لا يَتألف من النُطف وحدها بل يَتكون من مَزيج من السَوائل.

📌 هذهِ السَوائل لها وظَائف مُختلفة فهي مَثلا تَحتوي على السكر الضروري لتَامين الطاقة للنطف ولتَحييد الأحماض عند مَدخل الرَحم ولخلق بيئة انزلاقية تُسهل حركة النطف.

◀️ ومن المُثير للاهتمام أن هذه المعلومات التي اكتشفها العلمُ الحديث يُشير إليها القرآن الكريم حيث يُعرف الخليط المنوي بما يلي:

🌹 يقول المولى عز وجل:

{ إِنَّا خَلَقْنَا الإنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعاً بَصِيراً }

[الإنسان: 2]

📌 وفي آية أخرى أيضا يُشار إلى المني على أنه خَليط ويُشدد على أن الإنسان خُلق من مُستخلصات هذا الخليط.

🌹 يقول المولى عز وجل:

{الذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الإنسَانِ مِن طِينٍ. ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلاَلَةٍ مِن مَّآءٍ مَهِينٍ }

[السجدة: 7-8]

📌 وكلمة سُلالة تَعني مُستخلصا أو خُلاصة أو أفضل قِسم من الشيء.

◀️ وفي كل معنى من مَعانيها تُشير إلى جزء من كل،

◀️ وهذا يَدلُ على أن القرآن صَادر من الأرادة الكلية التي خلقت الإنسان والتي تعلم أدق تفاصيل هذا الخلق.

◀️ هذه الإرادة الكلية هي إرادة الله تعالى خالق الإنسان.

⏪⏪ يتبع في الحلقة القادمة إن شاء الله

♻️💨♻️💨♻️💨♻️💨♻️💨

📚 عن أبي العباس عبد الله بن عباس بن عبد المطلب رضي الله عنهما، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يروي عن ربه تبارك وتعالى قال:

إن الله كتب الحسنات والسيئات ثم بين ذلك، فمن هم بحسنة فلم)) 🍃
يعملها كتبها الله تبارك وتعالى عنده حسنة كاملة، وإن هم بها فعملها كتبها
الله عشر حسنات إلى سبعمائة ضعف إلى أضعاف كثيرة، وإن هم بسيئة
فلم يعملها كتبها الله عنده حسنة كاملة، وإن هم بها فعملها كتبها الله سيئة
واحدة)).

🌹 متفق عليه. 🌹

هذا حديث شريف عظيم، بين فيه النبي صلى الله عليه وسلم مقدار ما 🍂
تفضل الله به عز وجل على خلقه من تضعيف الحسنات، وتقليل السيئات.

[10/5, 5:28 PM] +963 951 410 207: 📚 حدثنا عبدان عن أبي
حمزة عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة قال بينا أنا أمشي مع عبد الله
رضي الله عنه فقال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فقال:

من استطاع الباءة فليتزوج، فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج، ومن لم)) 🍃
يستطع فعليه بالصوم، فإنه له وجاء)).


🌹 رواه البخاري 🌹

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم 📚 :

أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة من قال: لا إله إلا الله خالصاً من)) 🍃
قلبه أو نفسه)).

رواه البخاري 🌹 الله ﷻ 🌹

لا يحرمك إذا سألت، ولا يمنعك إذا طلبت، ولا يخذلك إذا اعتصمت، ولا يردك إذا أقبلت، ولا يجفوك إذا أمَّلت، ولا يصدُّك إذا لجأت، ولا يطردك إذا رجعت، ولا يمَلُّك إذا ألححت، ولا يتخلَّى عنك إذا رجوت، ولا يغلظ عليك إذا أذعنت، ولا يقطعك إذا أنبت ..

[فسبحانه من] أذكار المساء الصحيحة

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (1) اللَّهُ الصَّمَدُ (2) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (3) وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (4)﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (1) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (2) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ (3) وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ (4) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (5)﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس1 مَلِكِ النَّاس2 إِلَهِ النَّاس3 مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاس4 الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاس5 مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس6﴾

-18 : [قراءة المعوذات 3 ثلاث مرات أذكار المساء [صحيح الكلم

﴿اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاء وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾

[صحيح الترغيب : 658]

🔵-أمسينا وأمسى الملك لله . والحمد لله . لا إله إلا الله وحده لا شريك له . له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

رب أسألك خير ما في هذه الليلة وخير ما بعدها.وأعوذ بك من شر ما في هذه الليلة وشر ما بعدها رب أعوذ بك من الكسل وسوء الكبر .رب أعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر

[مختصر مسلم 1894]

🔵-اللهمَّ بِكَ أَمْسَيْنا . و بِكَ أَصْبَحْنا . و بِكَ نَحْيا . و بِكَ نَمُوتُ . و إليكَ المَصِير

[السلسلة الصحيحة 262]

🔵-اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت .خلقتني وأنا عبدك. وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت أعوذ بك من شر ما صنعت . أبوء لك بنعمتك علي. وأبوء بذنبي فاغفر لي فإنه لا يغفر الذنوب إلا أنت

[مختصرالبخاري .2420]

🔵-اللهم عافني في بدني . اللهم عافني في سمعي . اللهم عافني في بصري لا إله إلا أنت اللهم إني أعوذ بك من الكفر، والفقر. وأعوذ بك من عذاب القبر لا إله إلا أنت

- قراءة 3 ثلاثة مرات

[صحيح أبي داود 5090 الألباني]

🔵-اللهم إني أسألك العفو والعافية في الدنيا والآخرة اللهم إني أسألك العفو والعافية : في ديني ودنياي وأهلي . ومالي اللهم استر عوراتي. وآمن روعاتي اللهم احفظني من بين يدي، ومن خلفي، وعن يميني، وعن شمالي.ومن فوقي، وأعوذ بعظمتك أن أغتال من تحتي

[صحيح ابن ماجه 3135 الألباني]_[صحيح الكلم:23]

🔵-اللهم عالم الغيب والشهادة فاطر السموات والأرض . رب كل شيء ومليكه . أشهد أن لا إله إلا أنت . أعوذ بك من شر نفسي . ومن شر الشيطان وشركه . وأن أقترف على نفسي سوءا . أو أجره إلى مسلم

[صحيح الكلم :21]

🔵-بسمِ اللهِ الذي لا يَضُرُّ مع اسمه شيءٌ في الأرضِ و لا في السماءِ . وهو السميعُ العليمُ

قراءة 3 ثلاثة مرات

[صحيح الترمذي 3388]

🔵-يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث أصلح لي شأني كله ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين

[صحيح الترغيب . 661 الألباني]

🔵-سبحان الله وبحمده

قراءة 100 مائة مرة

[مختصرمسلم : 1903]_[صحيح أبي داود 5091]

لا إلهَ إلا اللهُ وحدَه . لا شريكَ له . له الملكُ . وله الحمدُ . وهو على كلِّ 🔵
شيءٍ قديرٍ

قراءة مرة واحدة [صحيح الترغيب 656]_[صحيح الترمذي :🌴
5077]

أعوذُ بِكَلماتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ من شرِّ ما خلقَ🔵

قراءة3 ثلاثة مرات

[صحيح الترمذي 3604/م الألباني]_[مختصر مسلم : 1453]

لا إلهَ إلا اللهُ وحدَه لا شريكَ له . له الملكُ . و له الحمدُ يحيي و يُميتُ-🔵
و هو على كلِّ شيءٍ قديرٌ .

عشرة مرات10

[السلسلة الصحيحة 2563 الألباني]

سبحان الله ⬅مائة مرة

الحمد لله ⬅مائة مرة

الله أكبر ⬅مائة مرة

لا إله إلا الله وحده لا شريك له . له الملك . وله الحمد .

وهو على كل شيء قدير ⬅مائةمرة

صحيح الترغيب : ال:سمعت النبِيﷺ]

يقول:إن فِي الليل لساعة لايوافقها رجل مسلِم يسأَل الله خيرًا

من أَمر الدنيَاوالآخرة إلا أَعطاه

إياه وذلك كل ليلة

صحيح مسلم

پیسے کے مختلف نام ہیں جیسے،،

*"عبادت گاہ میں دیا جائے تو *"چندہ

*"مزار کے لئے دیا جائے تو *"نذرانہ

"*اسکول میں ادا ہو تو *"فیس

*"خریداری کرنی ہو تو *"قیمت

*" شادی میں بیٹی کو دیا جائے تو *"جہیز

*"ولیمہ پہ دولہا کو ملے تو *"نیوتہ" یا "سلامی

*بینک میں رکھا جائے تو *"کیش،،

*"موبائل میں ڈلوایا جائے تو *"بیلنس

*"معاہدہ کے وقت دیا جائے تو *"بیعانہ

*"کسی کام یا مشقت کے عوض دیا جائے تو *"مزدوری

*"رمضان میں عید سے پہلے بانٹا جائے تو *"فطرانہ

*"عید کے دن دیا جائے تو *"عیدی

*"بچوں کو دیا جائے تو *"جیب خرچ

*"غریب کو دیں تو *"صدقہ و خیرات

*"فقیر کو دیں تو *"بھیک

*" امیر کو دیں تو *" ہدیہ

*دوست کو دیں تو *" تحفہ"۔۔

*"حکومت کو دینا ہو تو *"ٹیکس

*"عدالت میں ادا کیا جائے تو *"جرمانہ

نوکری کے عوض ملے تو

"تنخواہ "

*"ریٹائر منٹ پہ ملے تو *"پنشن

*"بینک سے لیں تو *"سودی قرضہ

*"فلاحی اداروں سے لو تو *"بلا سود قرضہ

*" ویٹر کو دیں تو *"بخشیش

*"اور اغواکار کو دیں تو *"تاوان

*" غلط کام کے عوض لیں یا دیں تو *"رشوت

*" بدمعاش کو دیں تو *" بھتہ

*"شوہر بیوی کو دے تو *"نان نفقہ

،،اور اگر موت کے بعد بانٹا جائے تو *"وراثت"* کہلاتا ہے

اب آپ چاہے جہاں خرچ کریں

اس میں ثواب کے ذرائع بھی ہیں

اور گناہ کے ذرائع بھی ہیں

استعمال ہم کیسے اور کہاں کریں یہ اب ہم بہتر طریقے سے جانتے ہیں .

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی راہ میں خرچ کرنے والا بنادے! آمین یا رب العالمین

سوال: میرا سوال ہے کہ کیا حرام کھانے والے کی کوئی عبادت قبول نہیں؟

جواب نمبر: 165202

بسم الله الرحمن الرحيم

Fatwa : 37-67/H=1/1440

حرام کھانے کا اثر اور نتیجہ یہی ہے اور یہ مضمون حدیث شریف میں ہے تاہم اگر سوال کسی خاص شخص سے متعلق ہو تو آپ اس کے کھانے پر حرام ہونے اور اس کی عبادت قبول نہ ہونے کا حکم نہ

لگائیں بلکہ وہ خود اپنی آمدنی کے ذرائع کو تفصیل سے لکھ کر حکم شرعی معلوم کرکے عمل کرے آپ اگر حکم شرعی معلوم کرکے عمل کرنے کی اُس کو حکمت و حسن انداز سے ترغیب دیدیں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

دارالعلوم دیوبند

▪سَلْ نوحاً عن ألف سنةٍ قضاها في الأرض ؟

. يخبركَ أن العمرَ قصير مهما طال

سَلْ سُليمانَ عن الغِنى وقد ملكَ الأرضَ من مشرقها إلى مغربها بجِنّها▪

وإنْسِها ودوابها ؟

. يخبركَ أنّ الإنسان فقير مهما ملكَ

فعن وهب بن جابر قال: شهدت عبدالله بن عمرو بن العاص في بيت المقدس وأتاه مولى له فقال: إني أريد أن أقيم هذا الشهر هاهنا -يعني رمضان- قال له عبدالله: هل تركت لأهلك ما يقوتهم؟ قال: لا, قال: أما لا فراجع, فدع لهم ما يقوتهم, فإني سمعت رسول الله - صلى الله عليه وسلم - يقول: "كفى بالمرء إثما أن يضيع من يقوت" (١).

إذا استعجلـت في صلاتك !

فـتـذكَّر أن كل ما تُريد لِحاقـه ،

وجميع ما تخشى فواته ،

بِـيَـد من وقـفـت أمامه !

تأمَّـلـها مرة أخرى ،،

#أقبل على الله ༺⊱❀⊰༻

اجراء = ۲۷/۵/۴۲ھ
وایس = ۳/۶/۴۲ھ

(572)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں:

رحمان اللہ نام رکھنا کیسا ہے؟

جبکہ بعض لوگ پھر رحمان کے نام سے پکارتے ہیں؟؟؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل جواب کے ساتھ راہنمائی فرمائیں!

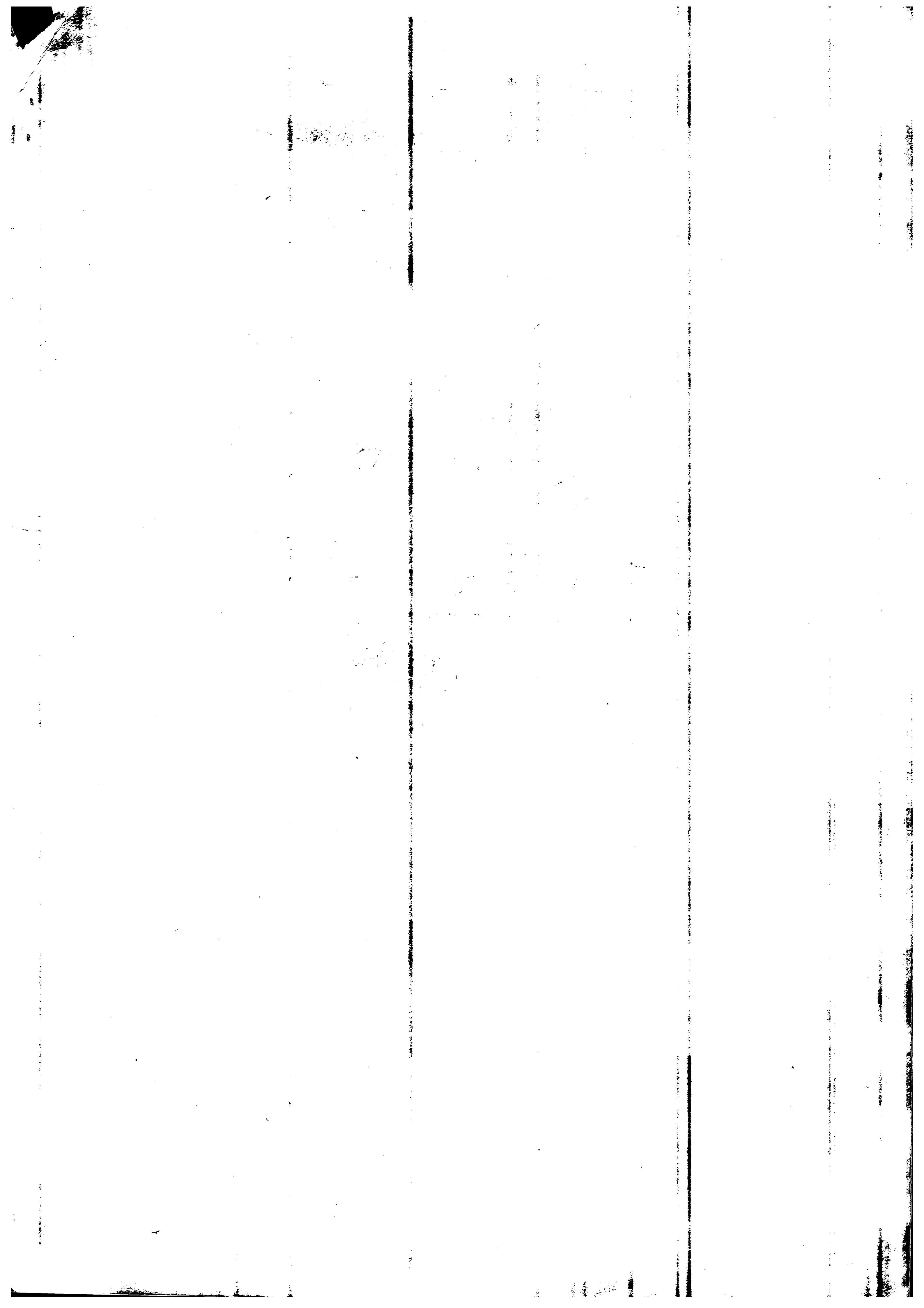
جزاکم اللہ خیرا!

المستفتی: عبدالرحمان بانیاں

واٹس ایپ

فون نمبر: 03039192722





بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں:

رحمان اللہ نام رکھنا کیسا ہے؟ جبکہ بعض لوگ پھر رحمان کے نام سے پکارتے ہیں

قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل جواب کے ساتھ رہنمائی فرمائیں!

جزاکم اللہ خیراً

المستفتی: عبدالرحمان بانیاں

واٹس ایپ نمبر: 03039192722

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب منہ الصدق والصواب

رحمان اللہ نام رکھنا دو وجہ سے صحیح معلوم نہیں ہوتا:

﴿1﴾ اس نام میں اضافت پائی جارہی ہے اور اضافت میں عموماً مضاف الیہ مضاف کا غیر ہوتا ہے جب کہ رحمٰن اور اللہ میں غیریت نہیں ہے بلکہ 'اللہ' باری تعالیٰ کا ذاتی نام اور 'رحمٰن' صفاتی نام ہے، نیز قواعد کی رو سے بھی ایک اسم کی اضافت دوسرے اسم کی طرف درست نہیں ہے لہٰذا عربی قواعد کے اعتبار سے بھی 'رحمٰن اللہ' نام رکھنا درست معلوم نہیں ہوتا۔

﴿2﴾ "رحمٰن" اللہ تعالیٰ کے ان صفاتی ناموں میں سے ہے کہ عبدیت کے بغیر جن کے ساتھ کسی کا نام (مثلاً صرف رحمٰن) رکھنا درست نہیں ہے جب کہ 'رحمٰن اللہ' نام رکھنے کی صورت میں بھی یہی خرابی لازم آرہی ہے، چنانچہ اس وجہ سے بھی یہ نام رکھنا درست نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے بجائے عبداللہ یا عبدالرحمٰن نام رکھ لیں (ماخوذ از تبویب بتغییر: 23/365)

کما فی صحیح البخاری (521/1) مط: دار السلام

عن جابر رضی اللہ عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ القاسم فقلنا لا نکنیک ابا القاسم ولا کرامۃ فأخبر النبی ﷺ فقال 'سمّ ابنک عبدالرحمن'.

وفی احکام القرآن للجصاص (17،18/1) مط: سہیل

والاحکام التی یتضمنہا قولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الامر باستفتاح الامور للتبرک بذلک والتعظیم للہ جل جلالہ بہ وذکرھا علی الذبیحۃ وشعار وعلم من اعلام الدین وطرد الشیطان... وفیہ اسمان من اسماء اللہ تعالیٰ المخصوصۃ بہ لا یسمیٰ بہما غیرہ وھما اللہ والرحمن.



وفی روح المعانی فی تفسیر القرآن(182/5،182)مط :حقانیة

اسماءہ تعالیٰ الی مختص کالرحمن وغیر مختص کالرحیم،لان مرادھم بالمختص مااعتبر فی مفھومہ المطابقی مایمنع من الاطلاق علی الغیر،وقدنص البیضاوی علی ان معنی الرحمن المنعم الحقیقی البالغ فی الرحمة غایتھا وذلک لایصدق علی غیرہ تعالیٰ فلذالایوصف بہ،و بغیر المختص مالم یعتبر فی مفھومہ ذلک بل اعتبر فیہ معنی عام فیطلق لذلک علی اللہ تعالیٰ وعلی غیرہ لکن حال اطلاقہ علیہ تعالیٰ یرادالفردالکامل من ذلک المفھوم الذی لایلیق ولایمکن ان یثبت الااللہ عزوجلّ.

وفی الکتب الاٰتیة:

عمدةالقاری شرح بخاری(206/22)مط:داراحیاءالتراث العربی،المبسوط للسرخسی (55/3)مط:دارالفکر،الفتاوی الشامیة(417/6)مط:سعید.

واللہ اعلم بالصواب

احقر **یونس حکیم** غفرلہ

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

4/جمادی الثانی/1442ھ

18/جنوری/2021ء

الجواب صحیح

بندہ **محمد یونس لغاری** عفی عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

4/جمادی الثانی/۱۴۴۲ھ



الجواب صحیح

احسان اللہ عفا اللہ عنہ

۵/۶/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح

بندہ عبداللہ سلیم عفا اللہ عنہ

۵/۶/۱۴۴۲ھ

دارالافتاء

فتوی نمبر ۱۶۹/۵۶

مورخہ ۱۰/۶/۱۴۴۲ھ

26.1.2021

: قال رسول الله ﷺ

لن يدخل أحـــدا عمله الجنة

قالوا : ولا أنت يا رسول الله؟

قال : لا، ولا أنا

إلا أن يتغمدني الله بفضل

ورحمة فسددوا وقـــاربوا

: ولا يتمنين أحدكم الموت

إما محسنا فلعله أن يزداد

خيرا، وإما مسيئا فلعله أن

يستعتب.

(صحيح البخاري (٥٦٧٣

40 نصیحتیں

رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

(اربعین اسریہ)

1. ایک دوسرے کو سلام کریں - (مسلم: 54)

2. ان سے ملاقات کرنے جائیں - (مسلم: 2567)

3. ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے کا معمول بنائیں۔ - (لقمان: 15)

4. ان سے بات چیت کریں - (مسلم: 2560)

5. ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آئیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

6. ایک دوسرے کو ہدیہ و تحفہ دیا کریں - (صحیح الجامع: 3004)

7. اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں - (مسلم: 2162)

Page 2

8. اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو ان کی ضیافت کریں - (ترمذی: 2485، صحیح)

9. انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں - (مسلم: 2733)

10. بڑے ہوں تو ان کی عزت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

11. چھوٹے ہوں تو ان پر شفقت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

12. ان کی خوشی و غم میں شریک ہوں - (صحیح بخاری: 6951)

13. اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کا م میں ان کی مدد کریں - (صحیح بخاری: 6951)

14. ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں - (صحیح مسلم: 55)

15. اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں - (صحیح مسلم: 2162)

16. ایک دوسرے سے مشورہ کریں - (آل عمران: 159)

17. ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں - (الحجرات: 12)

18. ایک دوسرے پر طعن نہ کریں - (الھمزہ: 1)

19. پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں - (الھمزہ: 1)

20. چغلی نہ کریں - (صحیح مسلم: 105)

21. آڑے نام نہ رکھیں - (الحجرات: 11)

22. عیب نہ نکالیں - (سنن ابو داؤد: 4875، صحیح)

23. ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں - (سنن ابو داؤد: 4946، صحیح)

24. ایک دوسرے پر رحم کھائیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

25. دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اٹھائیں - (سورہ مطففین سے سبق)

26. ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کرکے کسی کو گرانا بری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - (صحیح مسلم: 2963)

27. نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہےجبکہ اس کی آڑ میں تکبر، ریاکاری اور تحقیر کارفرما نہ ہو - (المطففین : 26)

28. طمع ، لالچ اور حرص سے بچیں - (التکاثر: 1)

29. ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں - (الحشر: 9)

30. اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں - (الحشر: 9)

31. مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں - (الحجرات: 11)

32. نفع بخش بننے کی کوشش کریں - (صحیح الجامع: 3289، حسن)

33. احترام سے بات کریں۔بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں - (آل عمران: 159)

34. غائبانہ اچھا ذکر کریں - (ترمذی: 2737، صحیح)

35. 6116 :غصہ کو کنٹرول میں رکھیں - (صحیح بخاری)

36. 6853 :انتقام لینے کی عادت سے بچیں - (صحیح بخاری)

37. 91 :کسی کو حقیر نہ سمجھیں - (صحیح مسلم)

38. :اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں - (سنن ابو داؤد
صحیح ،4811)

39. صحیح ،969 :اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں - (ترمذی)

40. :اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کریں - (مسلم
2162)

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆

🌕 أذكار الصباح 🌕

༄ِ❀.. ༄ِ❀.. ༄ِ❀

💫صحيح الأذكار لإمام السنة المحدّث الألباني رحمه الله.

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ،🌕
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي
هَذِاِ اليَوم وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِاِ اليَوم وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ . رَبِّ
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ
فِي الْقَبْرِ .))

📚(مختصر مسلم: 1894)

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ)) - 🌕
النُّشُورُ,))

📚(الصحيحة: 262) .

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ)) - 🌕
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ, أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ،

وَأبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلاَّ أَنْتَ)) .

📚(مختصر البخاري: 2420)

🌝 - ((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ, أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ, وَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ)) .

📚(صحيح الترغيب: 661)

🌝 - ((اللَّهُمّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ, فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ, رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أشهد أن لا إله إلا أنت, أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ, وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ)) .

📚(صحيح الكلم: 21)

🌝 - ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي, وَدُنْيَايَ, وَأَهْلِي, وَمَالِي, اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِن رَّوْعَاتِي, اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ, وَمِن ْ خَلْفِي, وَعَنْ يَمِينِي, وَعَنْ شِمَالِي, وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) .

📚(صحيح الكلم: 23),(صحيح ابن ماجه: 3135)

🌕- ((لاَ إلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ المُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) .

📚(صحيح الترغيب: 656),

(صحيح الترمذي: 5077)

🌕 - ((بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ؛ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) .

ثلاث مرات .

📚(صحيح الترمذي: 3388)

🌕 - ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لاَ إلَـهَ إلاَّ أَنْتَ, اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ, اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ, لاَ إلَـهَ إلاَّ أَنْتَ)) . تعيدها ثلاثًا حين تصبح

وثلاثًا حين تُمسي .

📚(صحيح أبي داود: 5090)

🌕 - ((لاَ إلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . عشر مرات .

📚(الصحيحة: 2563)

🌕 - ((مائة مرة)) . سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ) .

📚(صحيح أبي داود: 5091),(مختصر مسلم: 1903)

🌕 - ((مائة مرة)) . سُبْحَانَ اللهِ) .

((مائة مرة)) . الحَمْدُ للهِ) .

((مائة مرة)) . اللهُ أكْبَرُ) .

لاَ إلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ))
قَدِيرٌ)) . مائة مرة .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕 -(قُلْ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، وَالمُعَوِّذَتَيْنِ ، حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلاَثَ
مَرَّاتٍ ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)

📚(صحيح الترمذي).

وأبو داود)رقم/5082)

🌕 - ((اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ - آية الكرسيّ . . .)) .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕- ((رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا, وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا, وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)) .

📚(الصحيحة: 2686)

🌕 - ((أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا -وَمَا كَانَ مِنَ المُشْرِكِينَ-))

📚(الصحيحة: 2989),

🌕- ((سُبْحَانَ اللهِ وبحمده عَدَدَ خَلْقِهِ, وَرِضَا نَفْسِهِ, وَزِنَةَ عَرْشِهِ, وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) . ثلاث مرات .

📚(الصحيحة: 2156)

🌕 - ((ما أصبحت غَداةً قطُّ إلا استغفرت الله فيها مائة مرة)) .

📚(الصحيحة: 1600)

Page 11



🔵 معنى قوله تعالى :

(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً و َفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً و َقِنَا عَذَابَ النَّارِ)

📌 قال ابن كثير رحمه الله :

🔹 الحسنة في الدنيا : تشمل كل مطلوب دنيوي من عافية ،

🌱 و دار رحبة ،

🌱 و زوجة حسنة ،

🌱 و ولد بار ،

🌱 و رزق واسع ،

🌱 و علم نافع ،

🌱 و عمل صالح.

🔹 و الحسنة في الآخرة :

فأعلاها دخول الجنة ،

🔸 و توابعه من الأمن يوم الفزع الأكبر

🔹 و تيسير الحساب،

و غير ذلك من أمور الآخرة و الوقاية من النار 🔸

.

📌 قال السعدي رحمه الله :

فصار هذا الدعاء ، أجمعُ دعاءٍ و أكمله ،

و لذا كان هذا الدعاء أكثر دعاء النبي صلى الله عليه و سلم.

📌 قال ابن عثيمين رحمه الله :

و مِن أجمع ما يكون من الدعاء ما ذكره في حديث أنس رضي الله عنه 🔸
أن النبي صلى الله عليه و سلم كان

يُكثر أن يقول في دعائه :

(ربنا آتنا في الدنيا حسنة و في الآخرة حسنة و قنا عذاب النار)

فإن هذا الدعاء أجمع الدعاء ..

🔹 (ربنا آتنا في الدنيا حسنة)

يشمل كل حسنات الدنيا :

من زوجة صالحة ▫️

و مركب مريح ▫️

و سكن مطمئن ▫️

و غير ذلك ▫️

🔹 (و في الآخرة حسنة)

كذلك يشمل حسنة الآخرة كلها :

▫️من الحساب اليسير

▫️و إعطاء الكتاب باليمين

▫️و المرور على الصراط بسهولة

▫️و الشرب من حوض الرسول صلى الله عليه و سلم

▫️و دخول الجنة

▫️إلى غير ذلك من حسنات الآخرة.

فهذا الدعاء من أجمع الأدعية بل هو أجمعها لأنه شامل .

📘[شرح رياض الصالحين : 16/6]

┆┄┄┉┉━━━●• 📗📔📘 •●━━━┉┉┄┄

40 نصیحتیں

رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

(اربعین اسریہ)

1. ایک دوسرے کو سلام کریں - (مسلم: 54)

2. ان سے ملاقات کرنے جائیں - (مسلم: 2567)

3. ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے کا معمول بنائیں۔ - (لقمان: 15)

4. ان سے بات چیت کریں - (مسلم: 2560)

5. ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آئیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

6. ایک دوسرے کو ہدیہ و تحفہ دیا کریں - (صحیح الجامع: 3004)

7. اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں - (مسلم: 2162)

8. اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو ان کی ضیافت کریں - (ترمذی: 2485، صحیح)

9. انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں - (مسلم: 2733)

10. بڑے ہوں تو ان کی عزت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

11. چھوٹے ہوں تو ان پر شفقت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

12. ان کی خوشی و غم میں شریک ہوں - (صحیح بخاری: 6951)

13. اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کا م میں ان کی مدد کریں - (صحیح بخاری: 6951)

14. ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں - (صحیح مسلم: 55)

15. اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں - (صحیح مسلم: 2162)

16. ایک دوسرے سے مشورہ کریں - (آل عمران: 159)

17. ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں - (الحجرات: 12)

18. ایک دوسرے پر طعن نہ کریں - (الھمزہ: 1)

19. پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں - (الھمزہ: 1)

20. چغلی نہ کریں - (صحیح مسلم: 105)

21. آڑے نام نہ رکھیں - (الحجرات: 11)

22. عیب نہ نکالیں - (سنن ابو داؤد: 4875، صحیح)

23. ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں - (سنن ابو داؤد: 4946، صحیح)

24. ایک دوسرے پر رحم کھائیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

25. دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اٹھائیں - (سورہ مطففین سے سبق)

26. ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کرکے کسی کو گرانا بری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - (صحیح مسلم: 2963)

27. نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہےجبکہ اس کی آڑ میں تکبر، ریاکاری اور تحقیر کارفرما نہ ہو - (المطففین : 26)

28. طمع ، لالچ اور حرص سے بچیں - (التکاثر: 1)

29. ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں - (الحشر: 9)

30. اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں - (الحشر: 9)

31. مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں - (الحجرات: 11)

32. نفع بخش بننے کی کوشش کریں - (صحیح الجامع: 3289، حسن)

33. احترام سے بات کریں۔بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں - (آل عمران: 159)

34. غائبانہ اچھا ذکر کریں - (ترمذی: 2737، صحیح)

35. غصہ کو کنٹرول میں رکھیں - (صحیح بخاری: 6116)

36. انتقام لینے کی عادت سے بچیں - (صحیح بخاری: 6853)

37. کسی کو حقیر نہ سمجھیں - (صحیح مسلم: 91)

38. اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں - (سنن ابو داؤد: 4811، صحیح)

39. اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں - (ترمذی: 969، صحیح)

40. اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کریں - (مسلم: 2162)

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆

🌕 أذكار الصباح 🌕

⥼ꕥ.. ⥼ꕥ.. ⥼ꕥ

💫صحيح الأذكار لإمام السنة المحدّث الألباني رحمه الله.

🌕، أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِاِ اليَوم وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِاِ اليَوم وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ .))

📚(مختصر مسلم: 1894)

🌕 - ((اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ,))

📚(الصحيحة: 262) .

🌕 - ((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ, أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ،

وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ)) .

📚(مختصر البخاري: 2420)

🌝 - ((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ, أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ, وَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ)) .

📚(صحيح الترغيب: 661)

🌝 - ((اللَّهُمّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ, فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ, رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أشهد أن لا إله إلا أنت, أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ, وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ)) .

📚(صحيح الكلم: 21)

🌝 - ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي, وَدُنْيَايَ, وَأَهْلِي, وَمَالِي, اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَّوْعَاتِي, اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ, وَمِن ْ خَلْفِي, وَعَنْ يَمِينِي, وَعَنْ شِمَالِي, وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) .

📚(صحيح الكلم: 23),(صحيح ابن ماجه: 3135)

🌕- ((لاَ إلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) .

📚(صحيح الترغيب: 656),

(صحيح الترمذي: 5077)

🌕 - ((بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ؛ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) .

ثلاث مرات .

📚(صحيح الترمذي: 3388)

🌕 - ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لاَ إلَـهَ إلاَّ أَنْتَ, اللَّهُمَّ إنِّي أعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ, اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ, لاَ إلَـهَ إلاَّ أَنْتَ)) . تعيدها ثلاثًا حين تصبح

وثلاثًا حين تُمسي .

📚(صحيح أبي داود: 5090)

🌕 - ((لاَ إلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . عشر مرات .

(الصحيحة: 2563)📚

. سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)) . مائة مرة)) - 🌕

(مختصر مسلم: 1903),(صحيح أبي داود: 5091)📚

. سُبْحَانَ اللهِ)) . مائة مرة)) - 🌕

. الحَمْدُ للهِ)) . مائة مرة))

. اللهُ أكْبَرُ)) . مائة مرة))

لاَ إلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ))
. قَدِيرٌ)) . مائة مرة

(صحيح الترغيب: 658)📚

قُلْ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، وَالمُعَوِّذَتَيْنِ ، حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلاَثَ)- 🌕
مَرَّاتٍ ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)

(صحيح الترمذي).📚

وأبو داود)رقم/5082)

🌕 - ((اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ . . .)) آية الكرسيّ .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕- ((رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا, وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا, وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)) .

📚(الصحيحة: 2686)

🌕 - ((أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، -وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا -وَمَا كَانَ مِنَ المُشْرِكِينَ))

📚(الصحيحة: 2989),

🌕- ((سُبْحَانَ اللهِ وبحمده عَدَدَ خَلْقِهِ, وَرِضَا نَفْسِهِ, وَزِنَةَ عَرْشِهِ, وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) . ثلاث مرات .

📚(الصحيحة: 2156)

🌕 - ((ما أصبحت غَداةً قطُّ إلا استغفرت الله فيها مائة مرة)) .

📚(الصحيحة: 1600)



🔵 معنى قوله تعالى :

(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً و َفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً و َقِنَا عَذَابَ النَّارِ)

📌 قال ابن كثير رحمه الله :

🔹 الحسنة في الدنيا : تشمل كل مطلوب دنيوي من عافية ،

🌱 و دار رحبة ،

🌱 و زوجة حسنة ،

🌱 و ولد بار ،

🌱 و رزق واسع ،

🌱 و علم نافع ،

🌱 و عمل صالح.

🔹 و الحسنة في الآخرة :

فأعلاها دخول الجنة ،

🔸 و توابعه من الأمن يوم الفزع الأكبر

🔹 و تيسير الحساب،

و غير ذلك من أمور الآخرة و الوقاية من النار 🔸

.

📌 قال السعدي رحمه الله :

فصار هذا الدعاء ، أجمعُ دعاءٍ و أكمله ،

و لذا كان هذا الدعاء أكثر دعاء النبي صلى الله عليه و سلم.

📌 قال ابن عثيمين رحمه الله :

و مِن أجمع ما يكون من الدعاء ما ذكره في حديث أنس رضي الله عنه 🔸
أن النبي صلى الله عليه و سلم كان

يُكثر أن يقول في دعائه :

(ربنا آتنا في الدنيا حسنة و في الآخرة حسنة و قنا عذاب النار)

فإن هذا الدعاء أجمع الدعاء ..

🔹 (ربنا آتنا في الدنيا حسنة)

يشمل كل حسنات الدنيا :

من زوجة صالحة ▫️

و مركب مريح ▫️

و سكن مطمئن ▫️

و غير ذلك ▫️

🔹 (و في الآخرة حسنة)

كذلك يشمل حسنة الآخرة كلها :

من الحساب اليسير▫️

و إعطاء الكتاب باليمين▫️

و المرور على الصراط بسهولة▫️

و الشرب من حوض الرسول صلى الله عليه و سلم▫️

و دخول الجنة▫️

إلى غير ذلك من حسنات الآخرة.▫️

فهذا الدعاء من أجمع الأدعية بل هو أجمعها لأنه شامل .

📘[شرح رياض الصالحين : 16/6]

┊┈┈┈━━━━━━•● 📗📔📘 ●•━━━━━━┈┈┈

40 نصیحتیں

رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

(اربعین اسریہ)

1. ایک دوسرے کو سلام کریں - (مسلم: 54)

2. ان سے ملاقات کرنے جائیں - (مسلم: 2567)

3. ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے کا معمول بنائیں۔ - (لقمان: 15)

4. ان سے بات چیت کریں - (مسلم: 2560)

5. ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آئیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

6. ایک دوسرے کو ہدیہ و تحفہ دیا کریں - (صحیح الجامع: 3004)

7. اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں - (مسلم: 2162)

8. اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو ان کی ضیافت کریں - (ترمذی: 2485، صحیح)

9. انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں - (مسلم: 2733)

10. بڑے ہوں تو ان کی عزت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

11. چھوٹے ہوں تو ان پر شفقت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

12. ان کی خوشی و غم میں شریک ہوں - (صحیح بخاری: 6951)

13. اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کا م میں ان کی مدد کریں - (صحیح بخاری: 6951)

14. ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں - (صحیح مسلم: 55)

15. اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں - (صحیح مسلم: 2162)

16. (ایک دوسرے سے مشورہ کریں - (آل عمران: 159

17. (ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں - (الحجرات: 12

18. (ایک دوسرے پر طعن نہ کریں - (الھمزہ: 1

19. (پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں - (الھمزہ: 1

20. (چغلی نہ کریں - (صحیح مسلم: 105

21. (آڑے نام نہ رکھیں - (الحجرات: 11

22. (عیب نہ نکالیں - (سنن ابو داؤد: 4875، صحیح

23. ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں - (سنن ابو داؤد: 4946، صحیح)

24. (ایک دوسرے پر رحم کھائیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح

25. دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اٹھائیں - (سورہ مطففین سے سبق)

26. ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کرکے کسی کو گرانا بری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - (صحیح مسلم: 2963)

27. نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہےجبکہ اس کی آڑ میں تکبر، ریاکاری اور تحقیر کارفرما نہ ہو - (المطففین : 26)

28. طمع ، لالچ اور حرص سے بچیں - (التکاثر: 1)

29. ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں - (الحشر: 9)

30. اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں - (الحشر: 9)

31. مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں - (الحجرات: 11)

32. نفع بخش بننے کی کوشش کریں - (صحیح الجامع: 3289، حسن)

33. احترام سے بات کریں۔بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں - (آل عمران: 159)

34. غائبانہ اچھا ذکر کریں - (ترمذی: 2737، صحیح)

35. غصہ کو کنٹرول میں رکھیں - (صحیح بخاری: 6116)

36. انتقام لینے کی عادت سے بچیں - (صحیح بخاری: 6853)

37. کسی کو حقیر نہ سمجھیں - (صحیح مسلم: 91)

38. اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں - (سنن ابو داؤد: 4811، صحیح)

39. اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں - (ترمذی: 969، صحیح)

40. اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کریں - (مسلم: 2162)

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆

🌕 أذكار الصباح 🌕

༄ॐ.. ༄ॐ.. ༄ॐ

💫صحيح الأذكار لإمام السنة المحدّث الألباني رحمه الله.

🌕، أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِاِ اليَوم وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِاِ اليَوم وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ .))

📚(مختصر مسلم: 1894)

🌕 - ((اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ,))

📚(الصحيحة: 262) .

🌕 - ((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ, أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ،

وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلاَّ أَنْتَ)) .

📚(مختصر البخاري: 2420)

🌕 - ((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ, أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ, وَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ)) .

📚(صحيح الترغيب: 661)

🌕 - ((اللَّهُمّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ, فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ, رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أشهد أن لا إله إلا أنت, أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرْكِهِ, وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ)) .

📚(صحيح الكلم: 21)

🌕 - ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي, وَدُنْيَايَ, وَأَهْلِي, وَمَالِي, اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَّوْعَاتِي, اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ, وَمِن ْ خَلْفِي, وَعَنْ يَمِينِي, وَعَنْ شِمَالِي, وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) .

📚(صحيح الكلم: 23),(صحيح ابن ماجه: 3135)

🌕- ((لاَ إلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ المُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) .

📚(صحيح الترغيب: 656),

(صحيح الترمذي: 5077)

🌕 - ((بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ؛ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) .

ثلاث مرات .

📚(صحيح الترمذي: 3388)

🌕 - ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لاَ إلَـهَ إلاَّ أَنْتَ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ, لاَ إلَـهَ إلاَّ أَنْتَ)) . تعيدها ثلاثًا حين تصبح

وثلاثًا حين تُمسي .

📚(صحيح أبي داود: 5090)

🌕 - ((لاَ إلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . عشر مرات .

📚(الصحيحة: 2563)

🌕 - ((مائة مرة)) . ((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)) .

📚(مختصر مسلم: 1903),(صحيح أبي داود: 5091)

🌕 - ((مائة مرة)) . ((سُبْحَانَ اللهِ)) .

((مائة مرة)) . ((الحَمْدُ للهِ)) .

((مائة مرة)) . ((اللهُ أكْبَرُ)) .

لاَ إِلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ)) قَدِيرٌ)) . مائة مرة

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕 -(قُلْ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، وَالمُعَوِّذَتَيْنِ ، حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)

📚(صحيح الترمذي).

وأبو داود)رقم/5082)

🌕 - ((اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ . . .)) آية الكرسيّ .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕- ((رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا, وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا, وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)) .

📚(الصحيحة: 2686)

🌕 - ((أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا -وَمَا كَانَ مِنَ المُشْرِكِينَ-))

📚(الصحيحة: 2989),

🌕- ((سُبْحَانَ اللهِ وبحمده عَدَدَ خَلْقِهِ, وَرِضَا نَفْسِهِ, وَزِنَةَ عَرْشِهِ, وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) . ثلاث مرات .

📚(الصحيحة: 2156)

🌕 - ((ما أصبحت غَداةً قطُّ إلا استغفرت الله فيها مائة مرة)) .

📚(الصحيحة: 1600)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

ہماری معلومات کے مطابق المیزان انویسٹمنٹ فنڈ فی الحال مستند علماء کرام کے زیرنگرانی شرعی اصولوں کے مطابق کام کررہا ہے لہذا موجودہ صورتحال میں المیزان انویسٹمنٹ فنڈ میں سرمایہ کاری کرنا شرعاً جائز ہے اور اسپر حاصل ہونے والا نفع بھی حلال ہے تاہم چونکہ حالات بدل سکتے ہیں لہذا مذکورہ فنڈ کے شرعی حکم کے متعلق سال میں کم ازکم ایک مرتبہ دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے معلومات حاصل کرتے رہیں۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

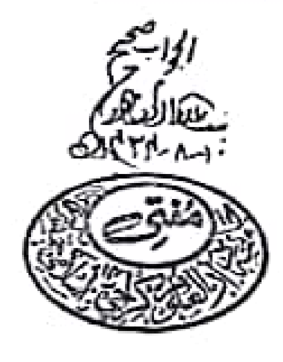
ابراہیم عیسی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۵ شعبان ۱۴۳۴ھ

۱۵ جون ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح





فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان
71 / 565	21/6/23 (18/3/2002)	کیپٹن رضا حسین عباسی	استفتاء		اسلام میں بھوک ہڑتال کا کیا تصور ہے؟ / اگر کوئی بھوک ہڑتال میں مر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اسلام میں بھوک ہڑتال کا کیا تصور ہے اور یہ جائز ہے یا ناجائز؟ اگر کوئی شخص بھوک ہڑتال سے مر جائے تو اس کی یہ موت خودکشی ہوگی یا نہیں نیز ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

کیپٹن رضا حسین عباسی

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)............بھوک ہڑتال کی دوصورتیں ہیں۔ایک صورت یہ ہے کہ کسی معاملے پر اظہار ناراضگی کے لئے عارضی طور پر کھانے پینے سے رک جائے، لیکن یہ صرف کچھ دیر کے لئے ہو اس سے کسی قسم کا جانی خطرہ وغیرہ نہ ہو، یہ صورت جائز ہے، جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی بات کے ناپسند آنے کی بناء پر اظہار ناراضگی کے لئے فرمایا تھا کہ میں اس وقت تک نہ کھاؤنگی نہ پیونگی جب تک حضور ﷺ سے اس بارے میں نہ پوچھ لوں، بعد میں انہوں نے حضور ﷺ سے پوچھ لیا تھا۔ قالت وایم اللہ لا اطعم طعاماً ولا اشرب شراباً حتی اذکر ما قلت لرسول اللہ ﷺ (مسلم شریف ج۲/ص۳۰۴) دوسری صورت یہ ہے کہ کھانے پینے سے اتنی دیر تک رک جانا کہ اس سے جسمانی طور پر تکلیف ہو اور جان کا خطرہ پیدا ہو جائے تو یہ شرعاً جائز نہیں، حرام ہے،

(۲)............بھوک ہڑتال کی حالت میں بھوک کی شدت کی وجہ سے جو شخص مرگیا اس کی موت خودکشی میں داخل ہے اور مرنے والا خودکشی کا گناہگار ہوگا۔

وقال اللہ تعالی ولا تقتلوا انفسکم

وفی الھدایة کتاب الاکراہ فیاثم کما فی حالة المخمصة وفی العنایة فامتناعه عن التناول کامتناعه من تناول الطعام الحلال حتی تلقت نفسه او عضوه فکان آثما (بحوالہ حضرت حکیم الامت رح کے سیاسی افکار دیکھئے ص ۵۶ نیز دیکھئے امداد الفتاوی ج۶/ص۱۱۰ تبویب ۱۴۰-۵۵)

(۳)............بھوک ہڑتال سے مرنے والے شخص کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، (البتہ عالم اور مقتدا شخص اس کی نماز جنازہ میں بغرض عبرت شرکت نہ کرے تو اس کی گنجائش ہے) لیکن اگر کسی نے بھی اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تو اس مقام کے تمام لوگ گناہگار ہونگے۔وفی الدر المختار ج۲ ص ۲۱۱

: من قتل نفسه ولو عمداً یغسل ویصلی علیه به یفتی وان کان اعظم وزراً من قاتل غیرہ فی الشامیة اقول قد یقال لا دلالة فی الحدیث علی ذلک لم یصل علیه فالظاهر انه امتنع زجراً یغیر عن مثل هذا الفعل کما امتنع عن الصلوة علی المدیون ولا یلزم من ذلک عدم صلوة احد علیه من الصحابة اذ لا مساوة بین صلوته وصلوة غیرہ قال تعالی ان صلوتک سکن لهم--------واللہ اعلم بالصواب

محمد زبیر بن یامین
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۱۴۲۳/۶/۱۸ھ

الجواب صحیح
[signature]
۱۸/۶/۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ
۱۹/۶/۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۱۹ جمادی الثانیہ ۱۴۲۳ھ

السلام علیکم

محترم آپ کو 2 عدد سکرین شارٹ بھیج رہا ہوں جو کہ مجھے ٹیلی نار کمپنی کی جانب سے میسج کے ذریعے موصول ہوئے ہیں۔ آپ سے ان کے بارے میں پوچھنا تھا کہ ان کا استعمال کرنا کیسا ہے۔ اگر جائز نہیں تو حاصل شدہ بیلنس کا کیا کیا جائے۔

شکریہ۔

وضاحت: کیش بیک کا مطلب یہ ہے کہ اکاؤنٹ میں باقاعدہ رقم آتی ہے اور اکاؤنٹ ہولڈر اسے نکال کر استعمال بھی کر سکتا ہے۔

دار الافتاء
فتویٰ نمبر
مورخہ ۱۲/۲۰۲۴
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

1. 200% Cashback on Mobile Load: Aaj *786# dial ker key apny Easypaisa Account se kisi bhi network ka mobile load karain aur double raqam wapis paen (Max. Rs.200).

1 6:00 pm

آج *786# ڈائل کر کے اپنے ایزی پیسہ اکاونٹ سے کسی بھی نیٹ ورک کا موبائل لوڈ کریں اور ڈبل رقم واپس پائیں۔

2. Easypaisa 2:45 pm ^

Ready for today's Appy Hour?

Deposit Rs.1000 or more cash in your Easypaisa account between 4PM to 5PM TODAY, maintain it till day end and get a flat cashback of Rs.100. Offer valid only for customers with an account balance less than Rs.1000 on day end, 4th Dec. Cashback will be posted tomorrow. T&Cs apply.

آج کے دن چار سے پانچ کے درمیان اپنے ایزی پیسہ اکاؤنٹ میں ہزار یا اس سے زیادہ کا بیلنس جمع کروائیں۔ ایسا کر کے دن کے اختتام تک باقی رکھیں سو روپے کیش حاصل کریں۔ یہ آفر صرف ان کسٹمر کے لیے ہے جن کے اکاؤنٹ میں دن کے اختتام تک ہزار سے کم ہوں۔ کیش بیک اگلے دن بھیجا جائے گا۔ شرائط و ضوابط لاگو ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔سوال میں ذکر کردہ ٹیلی نار کمپنی کی پہلی آفر حاصل کرنے کے لیے اگر اکاونٹ میں کوئی متعین رقم رکھنا مشروط نہ ہو، بلکہ کسی بھی نیٹ ورک پر محض رقم منتقل (لوڈ) کرنے پر کمپنی کی طرف سے دوبارہ کچھ رقم مفت دی جائے تو اس صورت میں مذکورہ آفر کا استعمال کرنا جائز ہے، اور اس سے حاصل ہونے والے بیلنس کو استعمال کرنا بھی درست ہے، کیونکہ یہ کمپنی کی طرف سے ملنے والا انعام ہے۔

الدر المختار (۵ / ۲۵۴)

وبقي ما يجوز تعليقه بالشرط.....ويصح تعليق هبة وحوالة وكفالة وإبراء عنها بملائم.

وحاشية ابن عابدين (۵ / ۲۴۹)

ويصح تعليق الهبة بشرط ملائم كوهبتك على أن تعوضني كذا،

فقه البیوع: ۲/۸۱۱

ماجرىٰ به عمل بعض التجارانهم يعطون جوائز لعملائهم الذين اشــتروامنهم كميةمخصوصةولوفى صفقاتِ متعددة،.....فهى هبة مبتدأة موعودةمن البائع لتشجيع الناس علىٰ ان يشتروا البضائع منه.

(۲)۔۔۔مذکورہ آفر لینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کمپنی کا ایک ہزار روپے اپنے اکاونٹ میں رکھنے کی شرط لگانا قرض ہے اور اسے برقرار رکھنے کی شرط پر کسٹمر کو سو روپے مفت دینا قرض پر مشروط نفع ہے، اور قرض پر کسی قسم کا مشروط نفع لینا یا دینا سود ہونے کی وجہ سے گناہ کبیرہ اور ناجائز ہے، لہٰذا کمپنی کی مذکورہ آفر لینے سے بچنا لازم ہے۔(ماخذہ تبویب ۱۷۰۶/۹).............................واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۶/شعبان المعظم/۱۴۴۰ھ
22/اپریل/2019ء

محمد اویس
محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۶/شعبان المعظم/۱۴۴۰ھ
22/اپریل/2019ء

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۱۷/۸/۱۴۴۰ھ





وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُتَکَبِّرِیْنَ
یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ متکبرین کو پسند نہیں کرتا

اُمّ الامراض

جدید ایڈیشن

از افاداتِ

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ

یعنی

تکبر کی مذمت، تکبر کی علامات اور اس کا علاج، مشائخ کے اقوال اور متقی حضرات کیلئے لمحۂ فکریہ

مرتبہ

محمد اقبال مدینہ منورہ

ناشر

مکتبۃ الشیخ

۳/۳۶۷ بہادر آباد کراچی ۱۹







ضروری تمہید و مقصدِ تحریر

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا **امابعد** قطبِ ربّانی علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرّہٗ فرماتے ہیں کہ:۔

"جاننا چاہیئے کہ بندہ کا اپنی حد سے تجاوز کرنے کا باعث یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صُورت پر پیدا کیا گیا ہے اور چونکہ اللہ تعالےٰ تمام صفاتِ جلالیہ تکبّر، بزرگی، عزّت و عظمت، شوکت و جلالت سے موصوف ہے تو اس کی صورت (انسان) میں بھی یہ امور ظلّی طور پر سرایت کئے ہوئے ہیں"۔ (انوارِ قدسیہ)

اس لئے ہر انسان شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنی بڑائی پسند کرتا ہے اور جہالت کی وجہ سے اس کو اپنے لئے ثابت کرتا ہے، حالانکہ یہ صفات خاصّہ خداوندی ہیں اور بندہ کی صفات عجز و انکسار، تواضع و افتقار و احتیاج ہے جس کو وہ بھولا ہوا ہے، لہٰذا ہر انسان کو اپنا علاج اور تزکیہ کرانے سے پہلے اپنے کو اس مرض تکبّر کا مریض سمجھنا چاہیئے، خصوصًا جو حضرات اسلام کے ظاہری احکام کی پُوری پابندی

کے بعد اللہ کی رضا اور قُرب کیلئے ایمان و یقین اور معرفت و احسان کے اعلیٰ مراتب حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کے اعمال میں رُوح پیدا ہو اور وہ وزن دار بن جائیں اور حق تعالیٰ اُن کو اپنی معرفت بخشیں، وہ احباب اس بات کا یقین کریں کہ حق جلّ و اعلیٰ کی بارگاہ نہایت پاک اور ہر عیب سے غایت درجہ منزّہ ہے، اس لئے اس سے ملنے کا راستہ بھی پاکی اور پاکیزگی چاہتا ہے معصیتوں کی گندگیوں سے بھرا ہوا شخص اس بارگاہ کے لائق نہیں۔

اس راہ کا طریقہ اخلاق کا سنوارنا، ہمیشہ خدا کی طرف لَو لگائے رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں بالکلیہ مصروف ہو جانا ہے۔ یعنی اس کا طریقہ تہذیبِ اخلاق ہے، کہ بخل، حسد، ریاء اور کبر، خودنمائی وغیرہ تمام اخلاقِ ذمیمہ دور ہو کر سخاوت اخلاص، تواضع، تذلّل، عاجزی جملہ اخلاق پسندیدہ حاصل ہو جائیں تاکہ وصول الی اللہ کی استعداد پیدا ہو، اس کے بغیر عبادت کی کثرت بھی زیادہ مفید نہیں ہوتی کیونکہ رذائل کی وجہ سے اعمال ضائع اور ناقص ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ یہ راستہ (سلوک و احسان) حقیقی سعادت اور بڑی کامیابی کا ہے اس لئے شیطان بھی اس راستہ پر چلنے والوں کی کوششوں کو بیکار کرنے میں پُوری محنت سے کام لیتا ہے اور اس کی تدبیر اس طرح کرتا ہے کہ باطنی اخلاق کی درستی جو ان کا اصل موضوع ہے اس کے خلاف رذائل اور بُری عادتوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کے لئے نظام یہ بناتا ہے کہ ظاہری گناہوں سے تقویٰ و پرہیز اور عبادت کی کثرت میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرتا لیکن اندر ہی اندر اُمّ الامراض یعنی کِبر کو بڑھاتا رہتا ہے، جس سے سب کیا کرایا ضائع ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے راستہ میں ہمہ تن مشغول آدمی ایک عام دُنیا دار انسان کے درجہ سے بھی گِر جاتا ہے اور وہ مہذب

ہونے کی بجائے باطنی رزائل کا مجموعہ بن جاتا ہے، کیونکہ مقصود تو بندگی تھی نہ کہ خدائی، اور بندگی کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ اپنی عاجزی، ذلت، تواضع و گمنامی میں زیادہ سے زیادہ پختہ ہو۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ وہ کبر و عجب، حُبِّ جاہ اور شہرت پسندی میں پڑ جاتا ہے، اور ان رزالتوں میں عام دُنیا دار آدمی کو بھی مات کر دیتا ہے۔ کیونکہ ظاہری علم و عمل کے دھوکہ میں ڈال کر شیطان اسے ان امراض کا احساس ہی نہیں ہونے دیتا۔ اور جب کبھی معاشرت و معاملات میں اس کے چھپے ہوئے رزائل کا اظہار ہوتا ہے تو دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں کہ اتنے متقی بزرگ کی یہ حرکات! اسی لئے عام طور پر اولیاء اللہ کو دیکھا ہے کہ ان کو اس مرض والے متقی سے قلبی طور پر بہت بُعد ہوتا ہے۔ چاہے اُن کی ظاہر شرع کے مُطابق شکل و صورت کی بنا پر ان کا احترام بھی کرتے ہوں۔

لہٰذا جو سعادت مند حضرات وصول الی اللہ کی استعداد حاصل کرنے کے لئے اس راہِ سلوک و معرفت کو اختیار کریں اُن کے لئے تہذیبِ اخلاق ضروری ہوا۔ اس بارے میں امام ربانی **حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی** نوراللہ مرقدہٗ **کا ارشاد** ہے کہ "پہلے بزرگ اخلاقِ سیئہ کو چھڑانے کی محنتیں کیا کرتے تھے تاکہ یہ کام (وصول الی اللہ) آسان ہو جائے مگر متأخرین خصوصاً ہمارے سلسلہ کے بزرگوں نے یہ طریق پسند کیا کہ ذکر کی اِس قدر کثرت کرے کہ یہ اخلاقِ ذمیمہ ذکر کے نیچے دب جائیں اور ذکر تمام باتوں پر غالب آجائے"۔

اخلاقِ سیئہ بہت سے ہیں۔ مگر اکثر نے دس میں محصور کر دیا ہے پھر دسوں کا خلاصہ تکبّر کو بتایا ہے، اگر یہ دور ہو جائے تو باقی خود دور ہو جاتے ہیں۔ مثلاً

عُجب کیا ہے؟ اپنے کمال کو خدا کی عطاء کے بجائے خود اپنا کمال سمجھنا۔ ریاء کا منشاء کیا ہے؟ لوگوں کی نظر میں اپنی بڑائی چاہنا۔ حُبِّ جاہ کیا ہے؟ لوگوں کی تسخیر اور اُن سے اپنی تعظیم کا چاہنا۔ حُبِّ مَال کا منشاء بھی اپنی بڑائی کا سامان جمع کرنا ہوتا ہے۔ نفع کی باتیں بھی اکثر اپنی شان ہی کیلئے کی جاتی ہیں۔ اسی طرح غصہ کا منشاء بھی اکثر کبر ہی ہوتا ہے۔ اکثر غصہ میں کہتا ہے کہ تو جانتا نہیں میں کون ہوں، اسی لئے جب کسی سے اپنے کو چھوٹا سمجھتا ہو تو اُس پر غصہ نہیں ہوتا، اگر غصہ کا اظہار نہیں ہو سکتا اور بدلہ لینے کا موقع نہیں ملتا تو اس سے دِل میں بُغض اور حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس طرح حرص، جھوٹ، بخل، طمع، غیبت اور خوشامد وغیرہ سب کی وجہ کبر ہی ہوتی ہے۔ اس لئے اِس رسالہ میں اس اُمّ الامراض کو جو کہ راہِ سلوک کا سب سے بڑا مانع اور سب سے بڑی چٹان ہے، اسی کو بیان کیا جائیگا۔

یہ ساری تحریر بزرگوں کی کتابوں سے مختصر طور پر نقل کی ہے۔ بڑی کتابوں کا مطالعہ کرنا تو دشواری سے خالی نہیں ہے اور اس کے برخلاف یہ رسالہ مختصر بھی ہے اور مضمون نہایت اہم اور ضروری بھی، اس لئے ممکن ہے کہ اختصار کے سبب اس کا مُطالعہ آسانی سے ہو سکے اور مرض کے احساس کے بعد اس کے علاج کی طرف متوجہ ہونا نصیب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اِس احقر کو بھی اس مہلک بیماری سے نجات عطاء فرمائے کہ بندہ خود اس بیماری میں دوسرے عزیزوں دوستوں سے زیادہ گرفتار ہے اور یہ رسالہ لکھنے کا اوّل مقصد اپنی اصلاح ہے اور دُعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اپنی قدرتِ کاملہ اور رحمتِ واسعہ کے صدقہ میں اس کو اَوروں کیلئے بھی زیادہ سے زیادہ نافع بنائے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

اس رسالہ میں پہلی فصل تکبّر کی مذمّت ، دوسری فصل میں علاماتِ تکبّر
تیسری فصل میں تکبّر کا علاج اور ضروری تنبیہات ، اور چوتھی فصل متقی حضرات
کے لئے لمحۂ فکریہ میں۔

اس ناکارہ کا یہ رسالہ "اُمُّ الامراض" کے نام سے پہلے چھپ چکا ہے، اسی کو اب
کچھ اضافہ کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(فصلِ اوّل)

تکبّر کی مُذمّت

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلّہ العالی "شریعت وطریقت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ سارے معاصی میں تکبّر صرف میری نگاہ ہی میں نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے ارشادات میں سخت ترین مرض ہے اور طریقت میں تو بہت ہی مہلک ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے "احیاء العلوم" میں بہت اہمیّت سے مستقل کتاب اس کے بارے میں ذکر فرمائی ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن پاک میں کئی جگہ کبر کی مذمّت بیان فرمائی ہے، اللہ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہے:۔

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ	میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دُنیا میں تکبّر کرتے ہیں جس کا اُن کو کوئی حق حاصل نہیں (سورۂ اعراف رکوع ۱۷ بیان القرآن)

کیونکہ اپنے کو بڑا سمجھنا حق اُس کا ہے جو واقعہ میں بڑا ہے، وہ ایک خدا کی ذات ہے (بیان القرآن) دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝

اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر مغرور و جابر کے پورے قلب پر مُہر کر دیتے ہیں (بیان القرآن)

اور ارشاد ہے:-

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے (بیان القرآن)

اور ارشاد ہے:-

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝

اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کر لوں گا جو لوگ میری عبادت سے (جس میں دعاء بھی داخل ہے) سرتابی ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہونگے (بیان القرآن)

اور تکبر کی مذمت قرآن پاک میں بہت زیادہ آئی ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جنت میں وہ داخل نہیں ہوگا جس کے قلب میں رائی کے دانے کے برابر بھی کبر ہوگا"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے، تو جو کوئی شخص ان دونوں چیزوں میں سے کسی میں مجھ سے جھگڑا کریگا تو اُس کو جہنم میں ڈال دوں گا اور ذرا پرواہ نہیں کروں گا اور ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کے قلب میں رائی کے دانے کے برابر بھی کبر ہوگا اللہ تعالیٰ اُس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دیگا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ آدمی اپنے نفس کو بڑھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ جبارین میں لکھ دیا جاتا ہے اور جو عذاب اُن کو ہوتا ہے وہی اُس کو بھی ملتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم میں سے ایک گردن نکلے گی جس کے دو کان ہوں گے جن سے وہ سُنے گی، اور دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی، اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گی اور کہے گی کہ میں تین آدمیوں پر مسلط ہوں، ہر متکبر ضدی پر، اور ہر اُس شخص پر جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہو اور تصویر بنانے والے پر۔

اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت اور دوزخ میں مناظرہ ہوا، جہنم نے کہا کہ میں ترجیح دی گئی ہوں متکبر اور جبار لوگوں کے ساتھ، اور جنت نے کہا کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ ترجیح دی گئی ہوں جو کمزور اور گرے پڑے اور بھولے بھالے ہوں گے۔

اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال کے وقت اپنے دُو صاحبزادوں کو بُلایا اور فرمایا کہ میں تمہیں دُو چیزوں کا حکم کرتا ہوں اور دُو چیزوں سے منع کرتا ہوں، شرک اور کبر سے (الحدیث)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ قیامت کے دن جبارین اور متکبرین کو چیونٹیوں کے برابر کر دیا جائے گا لوگ ان کو روندتے ہوئے جائیں گے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے "احیاء العلوم" میں بہت سی روایات اور

آثار کبر کی برائی کے ذکر کئے ہیں۔ یہ مختصر رسالہ تو اُن کا احاطہ نہیں کر سکتا، ان میں سے چند بطور نمونہ لکھواتا ہوں:۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے (ارشاد الملوک ص۱۱۱ میں اس کو مرفوعاً نقل کیا گیا ہے) کہ کسی مسلمان کو حقیر مت سمجھو کہ صغیر مسلمان بھی خدا کے نزدیک کبیر ہے۔

حضرت وہبؒ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جب جنتِ عدن کو پیدا کیا تو اُس کی طرف توجہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ تو ہر متکبر پر حرام ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہٗ اُس شخص کی طرف نگاہ بھی نہیں کرتے جو اپنی ازار (لُنگی وغیرہ) کو متکبرانہ گھسیٹتے ہیں۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک شخص جب کہ اکڑ کر دو چادریں پہنے چل رہا تھا کہ وہ اپنے آپ کو اُچھالنے لگا تو اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔

اور حضرت مطرف بن عبداللہ نے دیکھا کہ مہلب ریشمی جبہ میں اکڑ کر چل رہا تھا، اُنہوں نے اُس سے کہا کہ اے اللہ کے بندے یہ چال (اکڑ کر چلنا) اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہے۔ تو مہلب نے کہا کہ تو مجھ کو پہچانتا نہیں کہ کون ہوں؟ اُنہوں نے کہا کہ خوب پہچانتا ہوں۔ تیری ابتداء منی کا قطرہ تھی اور تیرا آخر مُردار ہوگا جس سے ہر شخص گھن کرے گا، اور تو ان دونوں حالتوں کے درمیان میں اپنے پیٹ میں نجاست لئے پھرتا ہے۔ مہلب اکڑ کی چال چھوڑ کر روانہ ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب بندہ تواضع اختیار

کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں بلند ہو۔ اور جب تکبر کرے اور اپنی حد سے بڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو گراتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو ذلیل ہو، پھر وہ اپنی نگاہ میں تو بڑا ہوتا ہے اور لوگوں کے نزدیک ذلیل ہوتا ہے، حتیٰ کہ لوگوں کی نگاہ میں سؤر سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مسجد کے دروازہ پر یہ آواز دے کہ تم میں جو سب سے بُرا ہو وہ باہر نکل آئے تو خدا کی قسم مجھ سے کوئی آگے نہیں بڑھے گا۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کو جب یہ مقولہ پہنچا تو فرمایا کہ اسی بات نے تو مالک کو مالک بنا رکھا ہے۔ (شریعت و طریقت)

تکبر کفر سے بھی اشد ہے اور قبولِ حق میں سب سے بڑا مانع ہے

تکبر ایک اعتبار سے کفر سے بھی اشد ہے، اس لئے کہ کفر بھی در اصل کبر ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن پاک کی کثیر آیات اس کی شاہد ہیں، مثلاً:۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

متکبرین نے مؤمنین سے کہا کہ تم جس بات پر ایمان لاتے ہو ہم تو قطعاً اس کے منکر ہیں۔

ابلیس کو اسی تکبر نے کافر اور شیطان بنایا۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اس نے نہ مانا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندانِ لعنت گرفتار کرد

اس بدترین خصلت کی وجہ سے انسان حق بات کے قبول کرنے سے محروم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیات اور اُس کے احکام کی معرفت سے قلب اندھا ہو جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ	میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ
یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ	ہی رکھوں گا جو دُنیا میں تکبّر کرتے ہیں جس
بِغَیْرِ الْحَقِّ ط	کا اُن کو کوئی حق نہیں۔
کَذٰلِکَ یَطْبَعُ اللّٰہُ عَلٰی	(یعنی) جتنے مغرور اور سرکش ہیں اللہ تعالیٰ
کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝	اُن کے دلوں پر اسی طرح مُہر لگا دیتا ہے

اسی لئے کہا جاتا ہے کہ کبر کُفر کا شعبہ ہے اور جن گناہوں کا تعلق کبر سے ہوتا ہے وہ **شیطانی گناہ** کہلاتے ہیں جن کی بُرائی حیوانی گناہوں سے بہت زیادہ ہے، اسی لئے الغیبۃ اشدّ من الزنا فرمایا گیا۔ ان شیطانی اور جاہی گناہوں سے توبہ کی توفیق بھی کم ہوتی ہے کیونکہ اُن کے بُرا ہونے پر التفات نہیں ہوتا۔ اور حیوانی گناہوں کی بُرائی بہت معروف وظاہر ہوتی ہے۔ خود گناہ کرنے والا اُس کو بُرا سمجھتا ہے، غفلت اور نفس کے غلبہ کی وجہ سے کر جاتا ہے لیکن دل سے شرمندہ ہوتا ہے اور ندامت ہی توبہ ہے، گویا توبہ کی بڑی شرط ندامت تو موجود ہی ہوتی ہے باقی شرائط یعنی گناہ سے الگ ہونا اور آئندہ کیلئے بچنے کا عزم کرنا وغیرہ شرائط پوری کرکے توبہ کرنا آسان ہوتا ہے۔

تکبّر کے دُنیوی نقصانات آخرت کے معاملہ میں بے یقینی، لاپرواہی اور اس کے برعکس دنیا پر یقین اور اس کی عظمت اور محبت کی بنا پر ہم لوگوں کا عمل ایسا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اُمورِ آخرت کا خدا الگ اور دُنیا کا خدا الگ مانتے

ہیں، مثلاً اُمورِ آخرت میں گناہوں سے بچنے اور نیکیاں حاصل کرنے کی پوری کوشش اور تدابیر نہیں کرتے، بلکہ جھوٹے توکّل اور بخشش کی اُمید اور اللہ تعالیٰ کے غفور الرحیم ہونے کو کافی سمجھتے ہیں۔ مگر دُنیوی اُمور میں توکّل کے ساتھ پوری کوشش اور تدابیر عمل میں لاتے ہیں۔ بغیر کوشش اور اسباب کے کامیابی کی اُمیدیں باندھنے کو حماقت سمجھتے ہیں۔ کسبِ حلال کو فرض کہتے ہیں۔ نقصان دہ چیز استعمال کرکے نقصان سے بے خوف ہو کر اللہ تعالیٰ کو غفور الرحیم نہیں کہتے۔ ایسے آدمی پر ناراض ہو کر حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں :-

"تیرا کسب حلال کہنا کیا تیرا تو خون تک حلال ہے کہ تو شرک اور دھوکہ میں پڑا ہوا ہے۔ حالانکہ حق بات یہ ہے کہ خدا تو ایک ہی ہے اگر تکبّر کرنے میں خدا کی ناراضگی ہے اور وہ متکبّر کو جنّت میں داخل نہیں کرے گا تو دنیا میں متکبّر کو عزّت نہیں دیگا۔ دُنیا کی عزّت بھی اُسی کے دینے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ متکبّر کو دُنیا میں بھی پست اور رُسوا کرے گا۔"

حدیث پاک میں ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ یعنی "جو اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع اور عاجزی اختیار کریگا اللہ پاک اُسے بلند کر دیتے ہیں۔"

یہاں صرف آخرت میں بلند کرنے کا ذکر مقصود نہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ دُنیا و آخرت دونوں کی بلندی عطا فرما دیتے ہیں۔ تواضع کی ضد تکبّر ہے اس لئے تکبّر پر دُنیا اور آخرت دونوں کی ذلّت اور پستی ضروری ہے۔ چنانچہ متکبّرین سے دُنیا میں ہر آدمی بغض رکھتا ہے، دل سے کوئی بھی عزّت نہیں کرتا۔ اگر اس پر کوئی مصیبت آجائے تو لوگ بجائے [illegible] کرنے کے اور خوش ہوتے ہیں۔

انفرادی اور اجتماعی نااتفاقی اور لڑائی جھگڑے کا باعث تکبر ہی ہوتا ہے، پھر اس سے غصہ اور حسد، حُبِ جاہ پیدا ہوجاتے ہیں جس سے سیکڑوں قِسم کے دُنیوی نقصانات اُٹھانے پڑتے ہیں۔ اگر کوئی تواضع کو صرف دُنیا کے فوائد کے لئے اختیار کرے تو اس سے دُنیوی زندگی بھی نہایت شیریں و خوشگوار بن جاتی ہے۔ اور اگر حق تعالیٰ کی رضا اور آخرت کیلئے تواضع سے متّصف ہونا نصیب ہو جائے تو پھر دُنیا و آخرت دونوں ہی میں حقیقی راحت اور رفعت ہاتھ آجاتی ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ انسان اپنی عزّت و جاہ کے لئے تکبّر والے اعمال کرتا ہے لیکن ان اعمال اور عادتوں میں اس بدترین خصلت کا پایا جانا اُسے قطعًا محسُوس نہیں ہوتا، اور دوسرے حضرات اسے فورًا سمجھ لیتے ہیں۔ اس لئے اُن کی نظروں میں اور بھی ذلیل ہوجاتا ہے۔ اور وجہ یہ ہے کہ جب اس عیب کے سبب حق تعالیٰ شانہٗ اُس سے ناراض ہیں اور مخلوق کے دل انہیں کے قبضہ میں ہیں، اِس لئے وہ لوگوں کو بھی اِس سے ناراض کردیتے ہیں۔ اور سب کو اس سے نفرت ہوجاتی ہے۔

تکبّر کی تعریف اس کے معنیٰ ہیں کمال کی صفات میں اپنے آپ کو اَوروں سے بڑھ کر جاننا اور ساتھ ہی دوسروں کو حقیر و ذلیل بھی سمجھنا چنانچہ حدیثِ پاک میں کِبر کی تعریف یوں ارشاد فرمائی گئی ہے:- "الکبر بطر الحق وغمط النّاس" یعنی کِبر حق کا انکار اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے[1]۔

---

[1] عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ سلم قال لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر، فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنًا ونعلہ حسنۃ؟ قال ان اللہ جمیل یحب الجمال، الکبر بطر الحق وغمط الناس۔ (کذا فی "ریاض الصالحین")

تکبّر اور تواضع کے متعلق بزرگانِ دین کے اقوال اور اُن کی حکایات

حضرت جُنید بغدادیؒ کی حکایت حضرت جُنید بغدادی کے پاس ایک شخص بیس سال رہا ایک روز عرض کیا کہ اتنی مدت میں مجھے آپ سے کچھ حاصل نہ ہوا۔ وہ شخص اپنی قوم کا سردار اور برادری میں ممتاز تھا، آپ سمجھ گئے کہ اس کے دل میں بڑائی ہے۔ فرمایا اچھا ایک بات کرو، اخروٹوں کا ایک ٹوکرا بھر کر خانقاہ کے دروازہ پر بیٹھ جاؤ اور پکارو کہ جو شخص مجھے ایک جوتا مارے گا اُس کو ایک اخروٹ دوں گا، جو دُو مارے گا تو دُو دوں گا، اسی طرح زیادہ کرتے جاؤ۔ جب یہ کام کر چکو اور اخروٹ کا ٹوکرا خالی رہ جائے تو میرے پاس آؤ۔ اُس شخص نے کہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، حضرت یہ کام تو مجھ سے ہرگز نہ ہوگا۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ یہ وہ مبارک کلمہ ہے کہ اگر ستّر برس کا کافر اس کو ایک مرتبہ صدقِ دل سے پڑھ دے تو واللہ مؤمن ہوجائے مگر تو اس وقت اس کے پڑھنے سے کافرِ طریقت ہوگیا، جا نِکل جا تجھے مجھ سے کچھ حاصل نہ ہوگا دوسرے کسی بزرگ کا نام لیکر فرمایا کہ اُن کے پاس ایک شخص مدّتوں رہا اور پھر شکایت کی کہ قلب کی حالت درست نہ ہوئی، شیخ نے فرمایا کہ میاں درستی سے تمہارا کیا مقصود ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ حضرت جو نعمت آپ سے ملیگی آپ سے لیکر دوسروں کو پہنچاؤں گا۔ شیخ نے فرمایا بس اس نیت ہی کی تو ساری خرابی ہے کہ پہلے ہی پیر بننے کی ٹھان رکھی ہے۔ اس بیہودہ خیال

کوجی سے نکالدو اور یوں خیال کرو کہ اللہ تعالےٰ نے جو ہمیں طرح طرح کی نعمتیں دی
ہیں اُن کا شکر اور بندگی ہم پر فرض ہے پس اس اُمید پر جو لوگ ذکر و شغل کرتے اور
نماز پڑھتے ہیں کہ ہمیں اس کا نفع ملے، یہ اُن کی حماقت ہے، اُن کی نیت میں فساد
ہے۔ کیسا نفع ؟ کہاں کا اجر؟ یہ ہستی، یہ جسم، یہ آنکھیں، یہ ناک، یہ کان، یہ زبان
یہ حواس حق تعالیٰ نے ہمیں دے رکھے ہیں، پہلے ان کے شکریہ سے تو فراغت ہولے
تو دوسرے نفع اور اجر کی توقع کریں۔ (تذکرۃ الرشید ۱۳/۲۸)

**الکمال الشیم ص۹۵ میں لکھا ہے کہ جس نے اپنے لئے تواضع کو ثابت
کیا وہ بے شبہ متکبر ہے** کیونکہ تواضع کا دعویٰ تو اپنی رفعتِ قدر کے مشاہدہ
کے بعد ہوگا۔ پھر جب تواضع کا اپنے لئے دعویٰ کیا گیا تو گویا اپنے مرتبہ کی بلندی
کا مشاہدہ کیا تو تو متکبر ہوا۔

خلاصہ یہ کہ تواضع کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی پستی اور خواری اپنی نظر میں
اس درجہ ہو کہ اپنی رفعتِ شان یا کسی منصب و جاہ کا وسوسہ تک بھی نہ ہو۔ سر
سے پاتک اپنے آپ کو خوار و ذلیل دیکھے۔ اور جس کا یہ حال ہوگا وہ کبھی دعوے
کسی بات کا نہ کرے گا، نہ تواضع کا اور نہ کسی صفتِ محمودہ کا۔ اس لئے کہ دعوے
جب کبھی ہوتا ہے وہ اپنی رفعت کے مشاہدہ سے ہوتا ہے۔ حقیقت میں متواضع
وہ نہیں ہے کہ جب کوئی تواضع کرے تو اپنے آپ کو اس سے کمتر اور پست خیال کرے
عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص عجز و انکساری اور تواضع کا کام کرے وہ متواضع
ہے، جیسے کوئی امیر آدمی اپنے ہاتھ سے کسی غریب کی خدمت کرے تو اس کو کہتے ہیں
کہ بیچارے بڑے منکسر مزاج ہیں حالانکہ بعض مرتبہ اس شخص کے اندر تواضع شمہ
برابر بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ متواضع اور غیر متواضع کی حقیقت

بیان کرتے ہیں کہ متواضع درحقیقت وہ نہیں ہے کہ جب وہ کوئی تواضع کا کام
کرے تو اپنے آپ کو یہ سمجھے کہ میں اس کام سے بلند اور بالاتر ہوں۔ مثلاً کرسی چھوڑ کر
فرش پر بیٹھ گیا تو فرش پر بیٹھنے کو اپنی قدر و منزلت سے پست سمجھے اور اپنے مرتبہ
کو بلند جانے اور یہ خیال کرے کہ میں تو لائق اسی کے تھا کہ کرسی پر بیٹھوں لیکن یہ
میں نے تواضع اختیار کی ہے اور بہت اچھا کام کیا تو یہ شخص متکبر ہے کہ اس کے
دل میں قدر و منزلت ہے۔ بلکہ متواضع وہ ہے کہ تواضع کا کام کر کے اس کام سے
اپنے آپ کو پست اور ذلیل جانے۔ مثلاً فرش پر بیٹھے اور یہ جانے کہ میں تو ایسا
خوار ہوں کہ اس فرش پر بھی بیٹھنے کی لیاقت نہیں رکھتا، خالی زمین پر بیٹھنے کے
لائق ہوں۔ یا کسی غریب کی خدمت کی اور قلب کی یہ کیفیت ہو کہ اس غریب
کی خدمت قبول کر لینے کو اپنا فخر سمجھے اور اپنے آپ کو اس کا اہل نہ جانے۔

ارشادات حضرت شیخ الحدیث | حضرت شیخ الحدیث صاحب زاد مجدہٗ
فرماتے ہیں کہ **کبر کا مسئلہ شریعت میں بہت سخت ہے اور طریقت**
میں اس سے بھی زیادہ۔ اکابر کا معمول ہمیشہ دیکھا اور خوب دیکھا کہ جس کو اثنائے سلوک
میں خلافت کا خیال بھی آجاتا تھا وہ حضرات اس کو باوجود حصولِ نسبت کے خلافت
دینے میں بہت پس و پیش کرتے تھے اور خلافت مل جانے کے بعد بھی کبر کے آثار شروع
ہونے پر اگر تنبیہ سے کام چل جاتا تو خیر ورنہ اجازت کو منسوخ کر دیتے تھے۔ میں نے اکابر
کے بعض خلفاء کو جو کہ بہت ذاکر و شاغل تھے اِس کبر کی وجہ سے گرتے ہوئے دیکھا ہے
خلافت کے بعد اس سے بچنے کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے۔ اگر شیخ کی طرف سے خلافت
منسوخ بھی نہ کی جائے تو سلسلہ نہیں چلتا اور اُن کے مریدین بہت کم کامیاب ہوتے
ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے بھی اس مہلک مرض سے نجات عطاء فرمائے، اور میرے

دوستوں کو خاص طور سے اور جملہ سالکین کو محض اپنے فضل سے بہت ہی محفوظ رکھے بہت ہی خطرناک معاملہ ہے۔

کبر کا معاملہ تو بڑا ہے مگر اس سے بھی بہت ہلکی چیز عُجب ہے وہ بھی نہایت قابلِ احتراز ہے کیونکہ اس کے نتائج بھی بسا اوقات ناقابلِ برداشت ہو جاتے ہیں چنانچہ اسی عُجب کی بدولت غزوۂ حنین میں حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف فرما ہونے کے باوجود صحابۂ کرامؓ کو سخت پریشانی اُٹھانی پڑی۔ سورۂ توبہ میں آدھے پارہ کے قریب تیسرے رکوع میں یہ قصہ مفصل مذکور ہے اور بیان القرآن میں مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور حنین کے دن بھی جس کا قصہ عجیب و غریب ہے تم کو غلبہ دیا جبکہ یہ واقعہ ہوا تھا کہ تم کو اپنے مجمع کی کثرت سے غرّا ہو گیا تھا، پھر وہ کثرت تمہارے کچھ کارآمد نہ ہوئی اور کفار کے تیر برسانے سے ایسی پریشانی ہوئی کہ تم پر زمین باوجود اپنی اس فراخی کے تنگی کرنے لگی، پھر آخر تم پیٹھ دیکر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے قلب پر اور دوسرے مؤمنین کے قلوب پر اپنی طرف سے تسلی نازل فرمائی اور مرتدین کی لڑائی میں حضرت خالد بن ولیدؓ کا ارشاد کہ مصیبت گویائی کے ساتھ وابستہ ہے۔ مرتدین کی لڑائی میں اوّل طلیحہ کذّاب سے معرکہ ہوا جس میں بہت سے لوگ بھاگ گئے، کچھ مارے گئے۔ خود طلیحہ بھی بھاگ گیا، اس سے مسلمانوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے۔ اس کے بعد مسیلمہ کی جماعت سے لڑائی ہوئی جس میں بہت سخت مقابلہ ہوا، ہزاروں آدمی اس جماعت کے قتل ہوئے اور مسلمانوں کی بھی بڑی جماعت شہید ہوئی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ ان معرکوں کے سپہ سالار تھے، فرماتے ہیں کہ جب ہم طلیحہ سے فارغ ہو گئے اور اُس کی شوکت کچھ زیادہ نہ تھی تو میری زبان سے ایک کلمہ نکل گیا اور مصیبت گویائی

کے ساتھ وابستہ ہے (میں نے کہدیا تھا) بنی حنیفہ ہیں ہی کیا چیز، یہ بھی ایسے ہی ہیں جیسے لوگوں سے ہم نمٹ چکے ہیں (یعنی طلیحہ کی جماعت) مگر جب ہم اس کی جماعت سے بھڑے تو ہم نے دیکھا کہ وہ کسی کے مشابہ نہیں ہیں۔ طلوع آفتاب سے لے کر عصر کے وقت تک وہ برابر مقابلہ کرتے رہے۔ حضرت خالد خود اقرار کرتے ہیں کہ ایک جملہ زبان سے نکل گیا تھا جس کی وجہ سے اتنے سخت مقابلہ کی نوبت آئی۔ اسی وجہ سے حضرات خلفائے راشدین جب کسی فوج وغیرہ کو کامیابی کی مبارکباد دیتے تھے تو بڑی تاکید اس کی فرماتے تھے کہ عُجب پیدا نہ ہو۔ اعتدال ص۱۲۱ پر اس کے بہت سے قصے لکھے ہیں۔

عجز و انکساری | اس کے بالمقابل عجز و انکساری اللہ تعالیٰ کو بہت پسندیدہ اور محبوب ہے جو ہمیشہ انبیاء علیہم السّلام و اولیاء عظام کا شعار رہا ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو سر مبارک جھکا ہوا تھا، سراپا عجز و انکسار تھے، ایک ایک ادا سے تواضع اور عفو کا ظہور ہو رہا تھا، حالانکہ یہ اس وقت کے سب سے بڑے دشمن کے مقابلہ میں سب سے بڑی فتح تھی۔ اسی کا ثمرہ تھا کہ سرکش اور حد درجہ معاند مطیع و منقاد ہوتے چلے گئے۔ اور اُن کو یقین ہو گیا کہ پروردگارِ عالم کی طرف سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سراپا شفقت و رحمت ہیں اور بہت بڑی دولت و نعمت (ایمان) ہم کو عطا فرما رہے ہیں اور یہ کہ یہ اقتدار اور ملک گیری کی جنگ نہیں۔

حضرت شیخ الہندؒ کا طبعی مذاق | اسیر مالٹا ص۱۵۹ میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ الہندؒ کا طبعی مذاق تھا کہ وہ غرباء اور معمولی آدمیوں میں رہنا پسند فرماتے تھے اور اپنی عادت، لباس، چال، معاملات وغیرہ اس قسم کا رکھنا چاہتے تھے۔ اہلِ دُنیا

اور اُمراء اور تکلف والوں سے گھبراتے تھے۔ طالب علموں سے بے حد اُنس تھا ریل میں تیسرے درجہ میں سفر کرنا پسند فرماتے تھے مگر بایں ہمہ طبیعت میں صفائی بھی بہت زیادہ تھی، سفر میں عموماً کافور ساتھ رکھتے تھے، کیونکہ بہت سے میلے کچیلے آدمیوں کی بدبُو سے سخت تکلیف ہوتی تھی۔ عطر اور وہ بھی گلاب کا نہایت ہی مرغوب تھا۔ سادگی اور سادہ لوگوں سے میل مِلاپ اور ان سے مجالست نہایت زیادہ محبوب تھی۔ اپنے آپ کو بنانا، وضعداری، تکلف سے طبعی نفرت تھی۔

حضرت نانوتویؒ کا مقولہ بارہا حضرت مولانا نانوتویؒ کا مقولہ نقل فرمایا کرتے تھے کہ عوام النّاس کا بیت الخلاء (قضائے حاجت کی جگہ) بھی برکت والا ہے یعنی وہ پاخانے جو خواص اور اُمراء کے لئے بنائے جاتے ہیں اگرچہ وہ صاف سُتھرے اور بدبُو سے منزّہ بہت زیادہ ہوتے ہیں مگر ان میں نحوست اور خرابی ہوتی ہے بخلاف عوام کے پاخانوں کے۔ حقیقت یہ ہے کہ نفس کو اپنی تعلّی مرغوب ہے اور وہ اپنی رفعت اور بڑائی کا ازحد خواہاں ہے اور یہی تمام بُرائیوں اور دُنیا و آخرت کی رُوسیاہی کی جڑ ہے، اس لئے اہل اللہ اور کاملین حضرات جن اُمور میں تھوڑی سی بھی نفس کی تعلّی اور اس کا تفوّق محسوس کرتے ہیں، اس کو بُرائی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور جس میں کسرِ نفسی اور ذلّت ظاہری نظر آتی ہے اس کو محبوب رکھتے ہیں، ظاہری بدبو اور کثافتِ مادی معنوی بدبو اور کثافتِ رُوحانی کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں اور نہ کوئی حیثیت رکھتی ہے۔ اُمراء کا بیت الخلاء نفس میں عُجب اور رعونت پیدا کرتا ہے اور عوام النّاس کا بیت الخلاء یہ چیز پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ برخلاف اس کے تواضع اور نفس کی حقارت دکھلاتا ہے اور انسانوں کو قدرے اپنی حالت اور نجاست کو بھی یاد دلاتا ہے۔ جب پاخانہ کی یہ حالت ہے تو دوسرے

اوضاع اطوار، مکانات، البسہ وغیرہ کو اسی پر قیاس فرمالیجئے۔

فقہاء نے حوض سے وضو کرنے کو افضل لکھا ہے فرماتے تھے کہ فقہاء نے حوض سے وضو کرنے کو افضل لکھا ہے۔ شرّاح فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ معتزلہ کا خلاف اور اُن کی دل شکنی کی جائے۔ مگر کہیں منقول نہیں کہ معتزلہ نے حوض سے وضو کرنے پر کسی قسم کا انکار کیا ہو۔ میری سمجھ میں تو آتا ہے کہ نفس کی اصلاح اس میں بہت زیادہ ہوتی ہے اور اس پر نہایت شاق بھی گذرتا ہے، کیونکہ ایک ہی جگہ سے ایک شخص نے پاؤں دھویا ہے، دوسرا آتا ہے اور اُس پانی کو مُنھ اور ناک میں ڈالتا اور اس سے چہرہ کو دھوتا ہے، اس لئے نفسِ امّارہ والے اور بڑے بڑے دُنیادار اس سے وضو کرنے میں اپنی ہتک اور بے عزّتی سمجھیں گے غالباً حوض میں وضو کرنا اسی بناء پر نہایت افضل ہے۔ واقعیت تو یہ ہے کہ یہ دونوں استاذ شاگرد یعنی حضرت مولانا نانوتوی قدس اللہ سرہٗ اور حضرت مولانا شیخ الہند رحمہ اللہ تعالیٰ اس بات کی تلاش میں رہتے تھے کہ کس بات میں فروتنی نفس کشی خمول، تواضع انکساری ہوتی ہے اس کے لئے نہایت کوشاں ہوتے تھے۔ اور جس چیز میں رعونت، جاہ طلبی، نفس پرستی، شہرت، تعلّی، خودداری ہوتی تھی اُس سے کوسوں دُور بھاگنے کی فکر کرتے تھے، پھر بھی یہ نہ تھا کہ عام قاعدہ کے موافق زبانی اور ظاہری جمع خرچ ہو۔ یوں تو ہم سبھوں کی حالت ہے کہ اپنے آپ کو کمترین خلائق، سگِ دُنیا ذرّۂ بے مقدار، نابکار، ننگِ خلائق وغیرہ کہتے رہتے ہیں اور لکھتے بھی ہیں، مگر یہ سب کارروائی عامّۃً منافقانہ اور ریاکاری کی بناء پر ہوتی ہے قلب میں اس کا ذرا بھی اثر نہیں ہوتا بلکہ اس کے برعکس یہی خیال دل میں جاگزیں ہوتا ہے کہ "ہم چو من دیگرے نیست" اور اسی وجہ سے دوسروں کی عیب جوئی، اُن

کی نکتہ چینی، غیبت وغیرہ ہوتی رہتی ہے۔ کسی اپنے معاصر کی بلکہ بسا اوقات اپنے
سے پہلوں کی کوئی بھلائی سُن لیتے ہیں تو بدن میں آگ سی لگ جاتی ہے اور طرح
طرح سے اس میں عیب نکالے جاتے ہیں۔ کوشش کی جاتی ہے کہ یہ شخص لوگوں
کی نظروں سے ساقط ہو جائے۔ اگر کوئی ہم کو جاہل، نالائق، احمق، گدھا، کُتا
سُور وغیرہ کہہ دیتا ہے تو آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔ ہم کمترین خلائق کہنے میں سچے تھے
تو گدھا کُتا وغیرہ کہنے سے کیوں بُرا مانتے ہیں؟ آخر خلائق میں سے تو وہ بھی ہیں فقط۔
حضرت شیخ زاد مجدہٗ فرماتے ہیں کہ تکبر ام الامراض ہے اور بڑے بڑے
کو بھی گرا دیتا ہے۔ بہت سے مشائخ سلوک کو بھی اس مہلک مرض کی وجہ سے
گرتے ہوئے دیکھا۔

شیخ ابو عبد اللہ اندلسی کا واقعہ

اور شیخ ابو عبد اللہ اندلسی کا واقعہ میرے دل میں ایسا جما ہوا ہے اور چھپا ہوا ہے کہ اکثر بے اختیار زبان قلم پر
آجاتا ہے۔ میں سالکین اور تصوف سے ذرا سا تعلق رکھنے والوں کے متعلق
بھی یہ چاہتا ہوں کہ ہر ایک کے دل میں اُترا ہوا ہو۔
شیخ ابو عبد اللہ مشہور شیخ المشائخ اندلس کے اکابر اولیاء اللہ میں
ہیں۔ ہزاروں خانقاہیں ان کے دم سے آباد، ہزاروں مدارس ان کے فیوض سے
جاری، ہزاروں شاگرد، ہزاروں مریدین۔ آپ کے مریدین کی تعداد بارہ ہزار
تک بتائی جاتی ہے۔ ایک دفعہ بارادۂ سفر تشریف لے گئے۔ ہزاروں مشائخ
و علماء ہمرکاب ہیں جن میں حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت شبلیؒ بھی ہیں۔ حضرت
شبلیؒ کا بیان ہے کہ ہمارا قافلہ نہایت ہی خیرات و برکات کے ساتھ چل رہا تھا
کہ عیسائیوں کی ایک بستی پر گذر ہوا۔ نماز کا وقت تنگ ہو رہا تھا، بستی میں پانی

نہ ملا۔ بستی سے باہر ایک کنوئیں پر چند لڑکیاں پانی بھر رہی تھیں۔ حضرت شیخ کی نگاہ ایک
لڑکی پر پڑی۔ حضرت کی نگاہ اُس پر پڑتے ہی تغیر ہونے لگا۔ حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں
کہ شیخ اس کی گفت گو کے بعد سر جھکا کر بیٹھ گئے۔ تین دن کامل گذر گئے کہ نہ کھاتے
ہیں نہ پیتے ہیں نہ کسی سے بات کرتے ہیں۔ حضرت شبلی کہتے ہیں کہ سب خدام پریشان
حال تھے۔ تیسرے دن میں نے جرأت کر کے عرض کیا یا شیخ! آپ کے ہزاروں مریدین آپ
کی اِس حالت سے پریشان ہیں۔ شیخ نے ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا "میرے
عزیزو! میں اپنی حالت تم سے کب تک چھپاؤں، پرسوں میں نے جس لڑکی کو دیکھا
ہے اُس کی محبت مجھ پر اتنی غالب آ چکی ہے کہ تمام اعضاء و جوارح پر اسی کا تسلط
ہے۔ اب کسی طرح ممکن نہیں کہ اس سرزمین کو میں چھوڑ دوں۔"
حضرت شبلیؒ نے فرمایا کہ "اے میرے سردار! آپ اہلِ عراق کے پیر و مرشد علم و فضل
زہد و عبادت میں شہرۂ آفاق ہیں، آپ کے مریدین کی تعداد بارہ ہزار سے متجاوز ہو چکی
ہے، بطفیلِ قرآنِ عزیز ہمیں اور ان سب کو رُسوا نہ کیجئے۔"
شیخ نے فرمایا "میرے عزیز میرا تمہارا نصیب، تقدیر خداوندی ہو چکی ہے
مجھ سے ولایت کا لباس سلب کر لیا گیا ہے اور ہدایت کی علامات اُٹھا لی گئیں۔" یہ
کہہ کر رونا شروع کیا اور کہا "اے میری قوم! قضا و قدر نافذ ہو چکی ہے اب کام میرے
بس کا نہیں۔"

حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس عجیب واقعہ پر سخت تعجب ہوا اور
حسرت سے رونا شروع کیا۔ شیخ بھی ہمارے ساتھ رو رہے تھے، یہاں تک کہ زمین آنسوؤں
سے اُمنڈ آنے والے سیلاب سے تر ہو گئی۔ اس کے بعد ہم مجبور ہو کر اپنے وطن بغداد کی
طرف لوٹے۔ جب ہم نے واپس آ کر یہ واقعات سُنائے تو شیخ کے مریدین میں کہرام

بچ گیا، چند آدمی تو اسی وقت غم و حسرت میں عالمِ آخرت کو سدھار گئے اور باقی لوگ گڑگڑا کر خدائے بے نیاز کی بارگاہ میں دُعائیں کرنے لگے کہ اے مقلّب القلوب شیخ کو ہدایت کر اور پھر اپنے مرتبہ پر لوٹا دے۔ اس کے بعد تمام خانقاہیں بند ہوگئیں اور ہم ایک سال تک اسی حسرت و افسوس میں شیخ کے فراق میں لوٹتے رہے۔ ایک سال کے بعد جب مریدوں نے ارادہ کیا کہ چل کر شیخ کی خبر لیں کہ کس حال میں ہیں تو ہماری ایک جماعت نے سفر کیا، اُس گاؤں میں پہنچکر لوگوں سے شیخ کا حال دریافت کیا تو گاؤں والوں نے بتایا کہ وہ جنگل میں سُور چرا رہا ہے۔ ہم نے کہا خدا کی پناہ یہ کیا ہوا؟ گاؤں والوں نے بتایا کہ اُس نے سردار کی لڑکی سے منگنی کی تھی اُس کے باپ نے اِس شرط پر منظور کر لیا اور وہ جنگل میں سُور چرانے کی خدمت پر مامور ہے۔ ہم یہ سُن کر ششدر رہ گئے اور غم سے کلیجے پھٹنے لگے، آنکھوں سے بیساختہ آنسوؤں کا طوفان اُمنڈنے لگا۔ بمشکل دل تھام کر اُس جنگل میں پہنچے جس میں وہ سُور چرا رہے تھے۔ دیکھا تو شیخ کے سر پر نصارٰی کی ٹوپی اور کمر میں زنّار بندھا ہوا ہے اور اُس عصا پر ٹیک لگائے ہوئے خنزیروں کے سامنے کھڑے ہیں جس سے وعظ اور خطبہ کے وقت سہارا لیا کرتے تھے، جس نے ہمارے زخموں پر نمکپاشی کا کام کیا۔ شیخ نے ہمیں اپنی طرف آتے دیکھکر سر جُھکا لیا۔ ہم نے قریب پہنچکر السلام علیکم کہا۔ شیخ نے کسی قدر دبی آواز سے وعلیکم السلام کہا۔

حضرت شبلی نے عرض کیا کہ "اے شیخ! اس علم و فضل اور حدیث و تفسیر کے ہوتے ہوئے آج تمہارا کیا حال ہے؟"

شیخ نے فرمایا "میرے بھائیو! میں اپنے اختیار میں نہیں، میرے مولیٰ نے مجھے جیسا چاہا ویسا کر دیا اور اس قدر مقرّب بنانے کے بعد جب چاہا کہ مجھے

اپنے دروازہ سے دور پھینک دے تو پھر اس کی قضا کو کون ٹالنے والا ہے۔ اے عزیزو! خدائے بے نیاز کے قہر و غضب سے ڈرو۔ اپنے علم و فضل پر مغرور نہ ہو۔" اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر کہا کہ "اے میرے مولیٰ! میرا گمان تو تیرے بارے میں ایسا نہ تھا کہ تو مجھ کو ذلیل و خوار کر کے اپنے دروازہ سے نکالدیگا۔" یہ کہکر خدا تعالےٰ سے استغاثہ کرنا اور رونا شروع کر دیا اور فرمایا "اے شبلی! اپنے غیر کو دیکھکر عبرت حاصل کر۔"

شبلی نے روتے ہوئے عرض کیا "اے ہمارے پروردگار ہم تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں اور تجھ ہی سے استغاثہ کرتے ہیں اور ہر کام میں ہم کو تیرا ہی بھروسہ ہے۔ ہم سے یہ مصیبت دُور کر دے کہ تیرے سوا کوئی دفعہ کرنے والا نہیں۔"

خنزیر ان کا رونا اور ان کی دردناک آواز سُنتے ہی ان کے پاس جمع ہوگئے اور اُنھوں نے بھی رونا اور چلّانا شروع کر دیا۔ ادھر شیخ بھی زار زار رو رہے تھے۔

حضرت شبلی نے عرض کیا کہ "شیخ آپ حافظِ قرآن تھے اور قرآن کو ساتوں قرأتوں سے پڑھا کرتے تھے، اب بھی کوئی اس کی آیت یاد ہے؟"

شیخ نے کہا "اے عزیز! مجھے قرآن میں دو آیت کے سوا کچھ یاد نہیں رہا۔ ایک تو یہ ہے:۔ ومن یھن اللہ فما لہ من مکرم ان اللہ یفعل ما یشآء (جس کو اللہ ذلیل کرتا ہے اُس کو کوئی عزّت دینے والا نہیں، بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے) اور دوسری یہ ہے:۔ ومن یتبدّل الکفر بالایمان فقد ضلّ سوآء السّبیل (جس نے ایمان کے بدلہ میں کفر اختیار کیا تحقیق وہ سیدھے راستہ سے گمراہ ہوگیا)۔"

حضرت شبلی نے عرض کیا اے شیخ! آپ کو تیس ہزار حدیثیں مع اسناد کے

برزبان یاد تھیں، اب ان میں سے بھی کوئی یاد ہے؟"
شیخ نے کہا "صرف ایک حدیث یاد ہے، یعنی من بدّل دینه فاقتلوه" (جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اُس کو قتل کر ڈالو)۔

حضرت شبلی فرماتے ہیں ہم نے یہ حال دیکھکر شیخ کو وہیں چھوڑ کر بغداد کا قصد کیا۔ ابھی تین منزل طے کرنے پائے تھے کہ تیسرے روز اچانک شیخ کو اپنے آگے دیکھا کہ ایک نہر سے غسل کر کے نکل رہے ہیں اور باآواز بلند شہادتین أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتے جاتے ہیں۔ اُس وقت ہماری مسرت کا اندازہ وہی شخص کر سکتا ہے جس کو اس سے پہلے ہماری مصیبت کا اندازہ ہو۔ بعد میں شیخ سے ہم نے پوچھا کہ کیا آپ کے اس ابتلا کا کوئی سبب تھا؟ تو شیخ نے فرمایا "ہاں، جب ہم گاؤں میں اُترے اور بُت خانوں اور گرجا گھروں پر ہمارا گذر ہوا۔ آتش پرستوں اور صلیب پرستوں کو غیر اللہ کی عبادت میں مشغول دیکھکر میرے دل میں تکبّر اور بڑائی پیدا ہوئی کہ ہم مؤمن موحد ہیں اور یہ کمبخت کیسے جاہل و احمق ہیں کہ بے حس و بے شعور چیزوں کی پرستش کرتے ہیں مجھے اُسی وقت ایک غیبی آواز دی گئی کہ یہ ایمان و توحید کچھ تمہارا ذاتی کمال نہیں کہ سب کچھ ہماری توفیق سے ہے، کیا تم اپنے ایمان کو اپنے اختیار میں سمجھتے ہو؟ اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں ابھی بتلادیں۔ اور مجھے اسی وقت یہ احساس ہوا کہ گویا ایک پرندہ میرے قلب سے نکل کر اُڑ گیا جو درحقیقت ایمان تھا۔" فقط۔

مجھے اِس سارے قصّہ میں اخیر کا یہ مضمون لکھوانا تھا ورنہ اصل واقعہ تو آپ بیتی میں مفصل آچکا ہے اور صوفی اقبال صاحب نے اسی سے "اکابر کے سلوک" میں نقل کیا ہے اور حکیم الیاس نے اس واقعہ کو "شیخ اندلس کا ایک عجیب و

عبرتناک واقعہ" کے نام سے مستقل رسالہ کی صورت میں بھی شائع کیا ہے۔ یہ تکبّر ایسی بُری بلا ہے کہ شیخ المشائخ تک کو بھی کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی محض اپنے فضل و کرم سے اس مصیبتِ عظمیٰ سے بچائے، آمین۔

ایک کیمیا گر کا واقعہ

حضرت شیخ الحدیث صاحب زاد مجدہٗ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک عجیب قصہ بڑی عبرت کا میں نے اپنے والد صاحب سے کئی مرتبہ سُنا۔ ایک بادشاہ تھا اُس کو کیمیا کی دھت تھی اور یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ جس کو کیمیا کا مرض پڑ جاتا ہے اُس کی عقل و ہوش شطرنج کے کھلاڑیوں سے بھی زیادہ کھو جاتی ہے۔ میں نے اپنے کئی دوستوں کو دیکھا جن کو اس کا چسکہ تھا جب اُن کا راستہ میں کہیں ساتھ ہو جاتا وہ قدموں پر نگاہ جمائے کبھی اِدھر کبھی اُدھر دیکھتے جایا کرتے، اور جہاں کہیں شبہ ہو جاتا وہاں کھڑے ہو کر اور بوٹیوں کو مَل مَل کر سُونگھتے تھے۔ بادشاہ بھی اسی فکر میں ہر وقت رہتا، وزراء کا ناطقہ بند رکھتا۔ ایک وزیر نے کہا کہ حضور اتنے متفکر رہتے ہیں حضور کی سلطنت میں تو فلاں سقہ جو فلاں جگہ رہتا ہے بڑا ماہر ہے، اسے خوب بنانی آتی ہے۔ بادشاہ کو بڑی حیرت ہوئی کہنے لگا ہماری سلطنت میں اس کا جاننے والا ہے اور ہم اتنے پریشان ہو رہے ہیں۔ چار سنتری بھیجدیئے کہ اس سقہ کو پکڑ لاؤ۔ سقہ پیش ہوا۔ کپڑے پھٹے ہوئے، لنگوٹ بندھا ہوا، بدن پر بجائے کرتے کے ایک گاڑھے کی کمری بہت پھٹی ہوئی۔ بادشاہ کو اُس کی صورت دیکھتے ہی اوّل تو بہت نفرت ہوئی۔ اُس سے پوچھا کہ تجھے کیمیا آتی ہے؟ اُس نے ہاتھ جوڑ کے کہا حضور تو بادشاہ سلامت ہیں، سمجھدار ہیں، دُنیا کے حاکم ہیں اگر مجھے کیمیا آتی تو میرا یہ حال ہوتا جو حضور دیکھ رہے ہیں؟ میں بھی کوئی

محل ایسا ہی بنا تا جیسا حضور کا ہے۔ بات معقول تھی، بادشاہ کی بھی سمجھ میں آگئی چھوڑ دیا اور اُس وزیر کو بُلا کر ڈانٹا۔ وزیر نے قسم کھائی کہ حضور مجھے تو خوب تجربہ ہے اسے خوب آتی ہے۔ بادشاہ نے سلطنت کا انتظام ولی عہد کے سپرد کیا، بدن پر بھبھوت مَلا تاکہ پہچانا نہ جائے اور اس وزیر کو ساتھ لے کر سقہ کے گھر پہنچا، جب اُس نے گھر کا نشان بتادیا وزیر کو چلتا کر دیا۔ حبّك الشيءُ يعمى ويصم چیز کی محبت آدمی کو اندھا بہرا کر دیتی ہے۔

جبؔ وہ سقہ گھر سے نکلا یہ بیٹھا رہا۔ جبؔ وہ شام کو پانی ڈالنے جانے لگا تو اُس کے ساتھ ہولیا۔ کہنے لگا بڑے میاں آپ تو بڈھے ہوگئے ہیں، آپ کو تو بڑی دِقت ہوگی، میں تو گھر سے فالتو ہوں، مارا مارا پھرتا ہوں، اگر آپ مجھے کچھ ٹھکانے بتا دیں تو میں ہی گھروں میں پانی ڈال آیا کروں۔ سقہ نے کہا نہیں بھائی میری تو روزی اسی میں ہے تو اپنا کام کر۔ کہنے لگا بڑے میاں تم مجھے اچھے ہی بہت لگو میں تو تمہاری خدمت میں رہنا چاہتا ہوں، تم سے کچھ مانگنے کا نہیں، نہ مجھے روٹی چاہیئے نہ اور کچھ۔ شام کو سقہ جب روٹیاں مانگ کر لایا تو بادشاہ کی بھی تواضع کی مگر اُس نے انکار کر دیا کہ مجھے بالکل بھوک نہیں، غمزدہ ہوں، پریشان ہوں، میں تو کئی کئی دن کا فاقہ کرتا ہوں۔ سقہ نے بڑے اصرار سے دو چار لقمے کھلائے۔ یہاں پھر میں وہی کہوں گا کہ ایک سقہ کی غیرت نے تو گوارہ نہ کیا کہ ایک آدمی اُس کا کام کرے اور وہ بغیر اُس کے روٹی کھالے! مگر ہم لوگوں کو اس کا بالکل یقین نہیں آتا کہ ہم اخلاص سے اللہ کا کام کریں اور وہ ہمیں بھوکا مارے البتہ اتنا فرق ہے کہ سقہ عالم الغیب نہیں تھا اس لئے دھوکہ میں آگیا، مالک عالم الغیب ہے اُسے حقیقتِ حال معلوم ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ کون واقعی اخلاص سے مالک کا کام کر رہا ہے اور کون دھوکہ سے کر رہا ہے۔

غرض بادشاہ نے سقہ کی بہت ہی خدمت کی، دن بھر اُس کا پانی بھرتا، رات کو جبؔ سقہ لیٹتا تو اُس کا خوب بدن دباتا۔ ہٹا کٹا جوان قوی، سقہ کو بھی پانچ سات دن میں وہ مزا آیا کہ لطف ہی آگیا۔ دو تین مہینے سقہ نے خوب ٹٹولا، خوشامد کی کہ کچھ کھالے کچھ پیسے مقرر کر لے۔ بادشاہ نے کہا جی میاں مجھے مزدوری کرنی ہوتی تو دنیا میں بہت مزدوریاں۔ مجھے تو تم بہت ہی اچھے لگتے ہو۔ میں تو راستہ میں بیٹھ گیا تھا، تمہاری صورت مجھے بہت ہی اچھی لگی۔ اگلا شعر تو میں نے اپنے والد سے نہیں سُنا مگر واقعہ کے مناسب یاد آگیا ؎

گرے میری نظروں سے خوبانِ عالم
پسند آگئی تیری صورت کچھ ایسی
دیر و حرم میں روشنی شمس و قمر سے ہو تو کیا
مجھ کو تو تم پسند ہو اپنی نظر کو کیا کروں
گورے کالے پر نہیں موقوف
دل کے آنیکے طریقے نرالے ہیں
دیدِ لیلےٰ کے لئے دیدۂ مجنوں ہے ضرور
میری آنکھوں سے کوئی دیکھے تماشا اُن کا

غرض بادشاہ نے وہ محبت کے جذبے دکھلائے کہ سقہ بھی سوچ میں پڑ گیا کہ یہ بڑھاپے میں عاشقِ زار کہاں سے پیدا ہوگیا۔ کبھی کہتا ابا جی لنگی باندھ کے کپڑے دیدو میں دھولاؤں! ارے بھائی میں تو خود دھولوں گا۔ اجی تم بڑھاپے میں کہاں تکلیف اُٹھاؤ گے۔ اُن میں جوئیں ڈھونڈتا، خوب پڑے پر چھیت چھیت کر صاف کرتا کچھ پیسے تو ضرور ساتھ ہوں گے، بڈھے کو جھانسہ دیکر کچھ اِدھر اُدھر سے کھالیتا، مگر

بڈھے کے سامنے اپنے فقر وفاقہ اور زُہد کا زور دکھاتا۔ چار پانچ مہینے بعد بڈھے نے کہا، "ارے لونڈے مجھے کیمیا آتی ہے۔ بادشاہ نے بھی مجھ سے پوچھا تھا میں (سخت گالی دے کر) اُس کو بھی انکار کر آیا۔ تجھے ضرور بتاؤں گا۔ بادشاہ کی جان میں جان تو آگئی، مگر زبان سے اتنی سختی سے انکار کیا کہ کیمیا کی ایسی تیسی مجھے کیا کرنا ہے، مجھے تو تمہاری محبّت نے مار رکھا ہے۔ آٹھ دس دن تک سقّہ اصرار کرتا رہا۔ بادشاہ انکار کرتا رہا۔

ایک دن بڈھے نے کہا "میں بڈھا ہوگیا، یہ اِلَم (علم) میری ساتھ ہی چلا جائے گا کسی اور کو تو میں بتانے کا نہیں تجھے ضرور بتاؤں گا، بھائی محبت کو محبّت ہوتی ہے مجھے بھی تجھ سے محبت ہوگئی۔ اگرچہ تو نے مجھے اپنا حال تو بتایا نہیں کہ کون ہے کہاں سے آیا؟"

"اجی کیا اپنا حال بتاؤں، لاوارثی ہوں، یوں ہی مارا مارا پھرتا ہوں، گھر بھی بھول بھال گیا کہاں تھا، اب تو تم ہی اپنا بیٹا بنا لو" (غرض میں تو آدمی گدھے کو بھی باپ بنا لیتا ہے یہ تو بہرحال آدمی تھا)

ایک دن صبح ہی صبح سقّہ بادشاہ کو ساتھ لے کر جنگل گیا اور پچیس تیس بوٹیاں اُس کو خوب دکھائیں اور اسی سے تڑوائیں اور گھر آکر اسی سے کیمیا بنوائی۔ بادشاہ تو اس پر مرہی رہا تھا، خوب غور سے دیکھا اور رات ہی کو بھاگ گیا۔ اگلے دن سقّہ ہاتھ ملتا رہ گیا کہ کمبخت بہت ہی دھوکہ باز تھا۔ بے ایمان یوں کہے تھا کہ مجھے تجھ سے محبّت ہے، انجان آدمی سے تو کبھی مُنہ نہ لگائے۔

بادشاہ نے اپنے تخت پر پہنچ کر اُن ہی سنتریوں کو سقّہ کے پاس بھیجا، وہ پکڑ لائے۔ بادشاہ نے پوچھا "ارے سقّہ تجھے کیمیا آتی ہے؟"

سقّہ نے کہا "اجی میاں آپ نے تو پہلے بھی پوچھا تھا، اگر مجھے کیمیا آتی تو میں یوں مارا مارا پھرتا؟" مگر پانچ چھ مہینے جس نے پاؤں دبائے ہوں وہ کہاں چھپ سکے تھا سقّہ اُس کے مُنہ کو گھورتا رہا۔

بادشاہ نے کہا "مجھے بھی پہچان لیا؟"

سقّہ نے کہا "میاں خوب پہچان لیا۔"

بادشاہ نے کہا "پھر تو یہ کیا کہہ رہا ہے؟"

سقّہ نے کہا "میاں کیمیا تو پاؤں دبانے سے آتی ہے بادشاہ بن کر نہیں آتی۔ میاں کیمیا کے واسطے تو سقّہ بننا ضروری ہے۔"

سُنا کہ بادشاہ بہت ہی خوش ہوا اور اُسے بہت ہی انعام دیا۔

اگلا شعر بھی میرا سُنا ہوا نہیں، میری ہی طرف سے اضافہ ہے ؎

تمنا درد دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

سُرخرو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر سے پس جانے کے بعد

سقّہ نے بات تو بہت ہی صحیح اور پتہ کی کہی ہے۔ خاکساری، تواضع اور خوشامد سے جو ملتا ہے وہ بڑائی اور تکبّر سے نہیں ملتا۔ اس قسم کے قصّے تو اپنے بڑوں سے بہت سُن رکھے ہیں مگر سارے رسالہ میں نمونے ہی لکھوائے ہیں ؎

مپندار جاں پدر گر کسی
کہ بے سعی ہرگز بجائے رسی

میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ محنت جفاکاری، نسبتی کے بڑے قصّے

سنا یا کرتے تھے اللہ تعالیٰ اُنہیں بہت جزائے خیر عطاء فرمائے۔ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا پاک ارشاد ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ (جو اللہ کیلئے تواضع کرے اللہ
اُس کو بلند درجے عطاء فرماتے ہیں) یہاں تو تواضع بھی اللہ کے لئے نہیں تھی غرض کے
واسطے تھی مگر تواضع اور سقہ کے پاؤں دبانے نے کیمیا سکھادی۔ اسی مناسبت سے
سلوک کی مشہور کتاب **ارشاد الملوک ترجمہ امداد السلوک** سے ایک
فصل نقل کرتا ہوں:۔

فصل نمبر ۱۲ ص ۱۱۳ :۔ "جان لے کہ ذات نفس کی سیر اُس وقت
حاصل ہوتی ہے جبکہ سالک کا نفس مطمئنہ شمع کی طرح نورانی بن جائے
اور اس وقت اس کی شعاع عالم رُوحانی میں ہوتی ہے۔ اور سیر نفس کا
ثمرہ یہ ہے کہ نفس بزرگ اور باعظمت ہو جائے اور اس کی بزرگی اور
عظمت سیر کی مقدار پر ہوتی ہے۔ اور سُن لینا چاہیئے کہ نفس کی سیر مراقبہ
اور حضور اور حق تعالیٰ کی جناب میں تذلّل و تواضع اور عبودیت و تسلیم
وانقیاد پر موقوف ہے اور اس بارے میں بہتیری حدیثیں وارد ہیں ازانجملہ
کہ شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص حق تعالیٰ کیلئے
تواضع کرتا ہے حق تعالیٰ اُس کا مرتبہ بلند فرما دیتا ہے اور وارد ہے کہ حق تعالیٰ
نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے موسیٰ جانتے بھی ہو کہ کس شئے کے سبب
ہم نے تم کو مخلوق سے اعلیٰ اور کلیم بنایا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اے رب
میں تو نہیں جانتا۔ حکم ہوا ہم نے تم کو دیکھا تھا کہ ہماری عالی بارگاہ میں
تواضع کے ساتھ خاک پر پڑے ہوئے تھے پس اس سبب سے ہم نے تم کو سارے
آدمیوں سے بالاتر بنا دیا۔ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ فخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو حقیر مت
سمجھو کہ صغیر مسلمان بھی خدا کے نزدیک کبیر ہے۔ اور ابن عباسؓ نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ بنی آدم میں کوئی ایسا
نہیں جس کے سر میں دو زنجیریں نہ ہوں۔ ایک زنجیر تو ساتویں آسمان میں
ہے اور دوسری زمین میں کھچی ہوئی ہے۔ پس اگر ابن آدم تواضع اور عاجزی
کرتا ہے تو حق تعالیٰ آسمانی زنجیر کے ذریعہ سے اُس کو فلک ہفتم سے بالا
لے جاتا ہے اور اگر تکبر و غرور کرتا ہے تو زمین والی زنجیر کے واسطہ سے
ساتویں زمین کے نیچے پہنچا دیتا ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے
کہ جس شخص نے ہمارے لئے تواضع کی اور مخلوق کے ساتھ نرمی اور احسان
کے ساتھ گذاری اور میری زمین میں رہ کر تکبر نہیں کیا تو میں اُس کا
مرتبہ بلند کرتا ہوں، یہاں تک کہ اعلیٰ علیین پر لیجاتا ہوں۔ خلاصہ
یہ ہے کہ نفس کی سیر جس کی وجہ سے انسان کا نفس نورانی ہو جاتا ہے اور
مراتب عالیہ نصیب ہوتے ہیں وہ سب تکبر کو چھوڑنے اور اللہ کی
جناب میں ذلت و تواضع کرنے میں ہے"۔

مکتوب حضرت مجدد صاحب قدس اللہ سرہٗ ۵۲

میرے مخدوم و مکرم نفس امارۂ انسانی حُبّ جاہ و ریاست پر
پیدا کیا گیا ہے اور مقصود ہمہ تن ہمسروں پر بلندی حاصل کرنا ہے اور
وہ بالذات اس بات کا خواہاں ہے کہ تمام مخلوقات اس کی محتاج

اور اُس کے امر و نہی کے تابع ہو جائے اور وہ خود کسی کا محتاج اور محکوم نہ ہو اس کا یہ دعوٰی خدائے بے مثل کے ساتھ الوہیت اور شرکت کا دعوٰی ہے، بلکہ وہ بے سعادت شرکت پر بھی راضی نہیں ہے، چاہتا ہے کہ حاکم صرف آپ ہی ہو اور سب اس کے محکوم ہوں۔ حدیث قدسی میں آیا ہے "عاد نفسك فانها انتبت بمعاداتی" یعنی اپنے نفس کو دشمن رکھو کیونکہ وہ میری دشمنی پر کھڑا ہے۔ بس جاہ و ریاست اور بلندی و تکبر وغیرہ اس کی مرادوں کے حاصل کرنے میں نفس کی تربیت کرنا درحقیقت اس کو خدائے تعالیٰ کی دشمنی میں مدد اور تقویت دینا ہے۔ اور اس امر کی بُرائی اچھی طرح معلوم کرنی چاہیئے۔ حدیث قدسی میں وارد ہے کہ "الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی فی شیٔ منھما ادخلتہ فی النار ولا ابالی" "تکبر میری چادر اور عظمت میرا کپڑا، بس جس نے ان دونوں میں سے کسی میں میرے ساتھ جھگڑا کیا میں اُس کو دوزخ میں داخل کر دونگا، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ دنیا کمینی جو خدائے تعالیٰ کی ملعونہ و مبغوضہ ہے اسی باعث سے ہے کہ دُنیا کا حاصل ہونا نفس کی مُراد کے حاصل ہونے میں مدد دیتا ہے۔ بس جو کوئی دشمن کی مدد کرے وہ لعنت ہی کے لائق ہے اور فقر فخر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ فقر میں نفس کی نامرادی اور عاجزی ہے۔ انبیاء علیہم السّلام کے پیدا ہونے سے مقصود اور شرعی تکلیفوں (شریعت) کی حکمت یہی ہے کہ نفس امارہ عاجز اور خراب ہو جائے۔ شرعی احکام نفسانی خواہشوں کے دفع کرنے کیلئے وارد ہوئے ہیں۔ جس قدر شریعت کے موافق عمل کیا جائے اُسی قدر نفسانی خواہش کم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احکام شرعی میں سے ایک حکم کا بجالانا نفسانی خواہشوں کے دور کرنے میں ان

ہزار سالہ ریاضتوں اور مجاہدوں سے جو اپنے پاس سے کئے جائیں کئی درجہ بہتر ہے بلکہ ایسی ریاضتوں اور مجاہدوں سے جو شریعت کے موافق نہ کئے جائیں نفسانی خواہشوں کو مدد اور قوت دینے والے ہیں۔ برہمنوں اور جوگیوں نے ریاضتوں اور مجاہدوں میں کمی نہیں کی، لیکن ان میں سے کوئی فائدہ مند نہ ہوا اور ان سے نفس کی تقویت اور تربیت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ مثلاً زکوٰۃ کے طور پر جس کا شریعت نے حکم دیا ہے ایک دام خرچ کرنا نفس کے خراب کرنے میں ان ہزار دیناروں کے خرچ کرنے سے بہتر اور فائدہ مند ہے جو اپنی مرضی کے موافق خرچ کئے جائیں۔ اور شریعت کے حکم سے عید الفطر کے دن کھانا کھانا خواہش کے دُور کرنے میں اپنی مرضی کے موافق کئی سال روزہ رکھنے سے بہتر ہے۔ اور نماز صبح کی دو رکعتوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا جو سُنتوں میں سے ایک سُنّت ہے کئی درجہ اس بات سے بہتر ہے کہ تمام رات نفل نماز میں قیام کریں اور صبح کی نماز بے جماعت ادا کریں۔

تکبّر کے درجات و مراتب

ایک درجہ تو یہ ہے کہ مال، اولاد، عقل و حُسن وغیرہ میں خود کو اوروں سے بڑا اور دوسروں کو حقیر و ذلیل سمجھے، ان چیزوں میں تکبّر بہت بڑی حماقت ہے اس لئے کہ ان سب چیزوں کے حقیقی مالک تو حق تعالیٰ شانہٗ ہیں اور بندہ کو صرف عارضی طور پر امتحان کیلئے عطا ہوئی ہیں، جب وہ چاہیں گے فوراً چھین لیں گے ورنہ کچھ دن بعد تو موت یقیناً ان چیزوں کو چھڑا ہی دے گی، پھر تکبّر کی گنجائش کہاں ہے۔ انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ گو عارضی طور پر ہیں لیکن پھر بھی تکبّر کے یہ اسباب اسباب نظر تو آتے ہیں اور

یہ حضرات صرف ان ہی چیزوں میں دوسروں سے فوقیت لیجانے کو کافی و وافی تصوّر کرتے ہیں، حالانکہ دُنیاداروں میں سے اکثر حضرات علم وعمل کی دولت میں خود کو اوروں سے کم ہی جانتے ہیں۔ اس لئے اس قسم کی بڑائی کا خیال کم درجہ کا تکبّر ہے، اور اسی بناء پر بوڑھے زانی اور فقیر متکبر پر حق تعالیٰ شانہٗ کا زیادہ غصّہ وارد ہوا ہے کیونکہ ان کے پاس تو جھوٹے اسباب بھی نہیں اور اس پر بھی تکبّر کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑا تکبّر یہ ہے کہ ولی اور بزرگ بننے کی اس بناء پر جھوٹی کوشش کرے کہ حق تعالےٰ کے ساتھ تعلق اور تقرب میں جو عزت اور بڑائی ہے اُس کو دُنیا کے بڑے بڑے بادشاہ بھی مانتے ہیں اور ان فقیروں کی جوتیاں اُٹھانے کو فخر تصوّر کرتے ہیں۔ لہٰذا علم و عمل پر جو تکبّر ہوگا وہ بھی سب سے بڑا ہوگا۔ اس میں حماقت کی بھی انتہا ہوجاتی ہے اس لئے کہ مال واولاد وغیرہ جو دنیاداروں کی بڑائی کے اسباب ہیں وہ فی الجملہ نظر تو آتے ہیں اور علم وعمل کی بزرگی اور بڑائی کے اسباب تو نظر بھی نہیں آتے محض گمان ہی گمان ہے کیونکہ عمل کے قبول وعدم قبول کی تو کسی کو خبر بھی نہیں ہے یہ تو محض اللہ تعالیٰ کی مرضی اور فضل پر ہے۔ کوئی بڑے سے بڑا بزرگ بھی اپنے عمل کو اللہ جلّ شانہٗ کی شان کے مطابق قابلِ قبول نہیں کہہ سکتا۔ نیز قبولیت کی کسی کے پاس اطلاع بھی نہیں بلکہ جتنی کسی کو معرفت ہوگی اُتنا وہ اپنے عمل کو حقیر سمجھے گا اور ڈریگا۔ اگر کبھی بطور شکر یہ کسی کے دینی نفع کے لئے اپنے کسی عمل یا حالت کو ظاہر کریگا تو اس کے ساتھ عجز وتواضع ہی کا اظہار ہوگا تکبّر نہ ہوگا۔ اور ایک تکبّر اس سے بھی بڑھ کر ہے وہ تواضع کی شکل میں ہے۔ یعنی انسان خود کو تواضع کی صفت سے موصوف اور اس میں اوروں سے بڑھا ہوا سمجھے اس کو اپنے متکبر ہونے کا وہم تک نہیں ہوتا؛ اس لئے یہ تکبّر محض سے شدید تر ہے۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب

کے خط میں اس مصرعہ نے مجھے سر سے پاؤں تک ہلادیا ؏

او بناز عجبے من بنیاز عجبے

پھر تکبّر کبھی صرف دل میں ہوتا ہے، یہ استکبار کہلاتا ہے۔ کبھی زبان سے بھی ظاہر ہوتا ہے، اس کو فخور اور شیخی جتانے والا کہتے ہیں۔ یہ سب حرام ہیں چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ○

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ○



(فصل دوم)

علاماتِ تکبّر

تکبّر کی ایک نہایت بدترین خصوصیت: تکبّر اپنے معنیٰ اور تعریف کی رُو سے تو بالکل واضح ہے۔ یعنی خود کو اوروں سے اُونچا سمجھنا اور دوسروں کو حقیر جاننا۔ لیکن جنون کی بیماری کی طرح اس کی بھی ایک عجیب خاصیت ہے، اور وہ یہ ہے کہ جس طرح جنون والا خود کو مریض نہیں جانتا بلکہ دوسروں ہی کو مجنون سمجھتا ہے اسی طرح دنیا میں کوئی متکبّر خود کو متکبّر نہیں سمجھتا۔ بلکہ جتنا کسی کے اندر یہ مرض ہوتا ہے اُتنا ہی وہ اپنے سے اس کی نفی کرتا ہے اور بے فکر ہوتا ہے۔ مجنون تو عقل کے زائل ہونے کی وجہ سے معذور ہوتا ہے لیکن متکبّر معذور نہیں، کیونکہ یہاں مرض کا احساس نہ ہونے کی وجہ عقل کا فتور نہیں ہے بلکہ بے فکری اور بے التفاتی ہے جو معاف نہیں ہے۔ اور یہی حال موت کا بھی ہے کہ اعتقاد و یقین کے باوجود مَوت سے ایسی غفلت و بے فکری ہے کہ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ موت محض افسانہ ہے یا دوسروں کو آیا کرتی ہے ہمیں تو کبھی بھی نہ آئے گی، یا کم از کم فی الحال اور فوراً تو آ ہی نہیں سکتی، برسوں کے بعد جب کبھی آئے گی اُس وقت دیکھ لیں گے، ابھی سے فکر میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے، حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہے، موت ہر وقت سر پر سوار ہے۔ اس کی فکر ہر وقت رہنی چاہیئے، مَوت کو یاد نہ کرنا ہی دل کی سختی، طولِ امل اور ساری غفلتوں کی جڑ ہے۔ اسی طرح تکبّر بھی بالکل ظاہر ہے کہ یہ اپنے معنیٰ اور تعریف کی رُو سے بالکل واضح ہے یعنی خود کو اَوروں سے اُونچا سمجھنا اور دوسروں کو حقیر جاننا، لیکن انسان کو اس کا احساس

قطعاً نہیں ہوتا جس کی وجہ بے فکری اور اپنی حالت پر توجّہ نہ کرنا ہے۔ اور التفات کی ضرورت اس وجہ سے نہیں ہوتی کہ تکبّر کی حقیقت ہی یہ ہے کہ آدمی اپنے تمام افعال و اعمال اور افکار و خیالات کو اچھا سمجھے۔ جب اچھا ہی سمجھ رہا ہے تو فکر کی کیا ضرورت۔ جب تک علامات پر غور نہ کرے یا کوئی دوسرا دوست متنبہ نہ کرے پتہ نہیں چلتا۔ کیونکہ دوسروں پر تو یہ خصلت اکثر بہت جلدی ظاہر ہو جاتی ہے، جیسا کہ کوئی غصّہ میں جب یہ کہتا ہے کہ تو جانتا نہیں مَیں کون ہوں؟ ان الفاظ سے کبر بالکل ظاہر ہے۔ اسی طرح آواز کے اندر بھی محسوس ہو جاتا ہے، بلکہ چال ڈھال، چہرہ کے خط و خال اور حرکات و سکنات سے تکبّر صاف ٹپک پڑتا ہے جس سے وہ شخص سمجھدار انسان کی نظروں میں تو گر ہی جاتا ہے البتہ بے وقوفوں پر وقتی طور پر تھوڑا سا رعب پڑ جاتا ہے لیکن اس کا انکے دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اہلِ تواضع کا جو رعب اور وقار ہوتا ہے اُس کا دل پر اثر پڑتا ہے۔ محبّت و کشش کے ساتھ عظمت و ہیبت ہوتی ہے۔ اس لئے ہم سب کو چاہیئے کہ اپنے کو مریض سمجھ کر علاماتِ کبر کو غور سے پڑھکر علاج کا فکر کریں۔ اب چند علامات لکھکر پھر علاج عرض کیا جائے گا انشاء اللہ۔

حضرت مولانا میاں سید اصغر حسین صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

(۱) **کبر اور خود پسندی ایک قلبی امر ہے** جس کا اثر یہ ہے کہ آدمی کو اپنی رائے یا اعتقاد کے مقابلہ میں امرِ حق کو قبول کرنے سے نفرت ہوتی ہے۔

(۲) دوسروں کے اعتقاد و خیال، رائے و قیاس، صورت و لباس کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔

(۳) شرعی ضرورت کے بغیر دوسروں کی بُرائی یا عیب و نقص کی بات بیان کرتا ہے یا رغبت سے سُنتا ہے، کبھی ظاہر میں کہہ بھی دیتا ہے کہ غیبت نہ کرو، مجھ کو اچھی نہیں لگتی، لیکن اندر سے دل یہی چاہتا ہے کہ یہ میری بات نہ مانے

بلکہ اپنی بات سُنائے جائے۔

(۴) تواضع کا کوئی کام کرکے یہ خیال کرنا کہ میں نے تواضع اختیار کی ہے یہ بھی تکبر کی علامت ہے کیونکہ متواضع کو تو اپنی تواضع کی طرف توجہ بھی نہیں ہوتی، یعنی یہ سوچنا کہ میں تو بڑا آدمی ہوں یہ کام میں نے تواضع اختیار کرنے کی وجہ سے اپنی حیثیت سے کم درجہ کا کیا ہے، یہی تو کبر ہوا۔ اگر اندر بڑائی کا تصور نہ ہوتا تو وہ کام تواضع کا معلوم نہ ہوتا۔ جیسے کوئی غریب فقیر آدمی زمین پر بیٹھے تو اُس کو کوئی متواضع نہ کہے گا، نہ وہ اپنے کو متواضع کہہ سکتا ہے لیکن اگر کوئی امیر آدمی زمین پر بیٹھنے کو تواضع کا کام سمجھتا ہے تو ظاہر ہے کہ اپنی بڑائی کے پیشِ نظر سمجھتا ہے اور یہی کبر ہے۔

(۵) اپنی شہرت کے اسباب اختیار کرنے والا اور گمنامی سے بچنے والا ہر وقت عرفی وقار کی فکر رکھنے والا آدمی بھی متکبر ہے۔ اپنی اصلاح کے واسطے ایک متفکر کیلئے اپنے اندر اس علامت کو محسوس کرنا مشکل نہیں۔

(۶) اپنے ساتھ امتیازی معاملہ چاہنے والا یعنی گفتگو کرنے میں، بٹھلانے اُٹھلانے میں اور دیگر لین دین کے معاملات میں اگر اس کی حیثیت کے مطابق کوئی معاملہ نہیں کرتا تو اس کا دل تنگ ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دل کی تنگی کی وجہ اپنی حیثیت پر نظر ہی ہے اور یہ تکبر ہی ہے۔

(۷) سب سے بڑا متکبر اور فقیری کے راستہ کا ناکام بلکہ اس راستہ کا اُلٹا چلنے والا وہ صوفی ہے جو اپنے متعلق مشائخ سے خلافت و اجازت کی خواہش اور اُمید رکھتا ہو۔

(۸) اپنی تقوےٰ اور دین داری کی مجموعی حالت کے لحاظ سے غیر متوازن

طور پر چھوٹی چھوٹی جزئی باتوں میں پاک، ناپاک، حلال، حرام کا بہت شور کرنا۔ اسی طرح فرائض کی غفلت کے باوجود مستحبات پر زور شور دکھلانا۔

چنانچہ 'اکمال' میں لکھا ہے کہ "واجبات کی ادائیگی میں سستی اور نفلی عبادت میں مسارعت کرنا نفس کے اتباع کی علامت ہے۔ اسی طرح کوئی دوسرا اُن کے مصلے پر پیر رکھ دے یا لوٹا استعمال کرلے تو بس وہ ناپاک ہوجاتا ہے۔ محض شبہ پر کسی کا کھانا حرام اور اس کے پیچھے نماز ناجائز ہوجاتی ہے۔ اس قسم کی علامتیں خصوصیت کے ساتھ ان قاری حضرات میں بھی پائی جاتی ہیں جو فن میں تو مہارت حاصل کرلیتے ہیں لیکن کسی بزرگ سے اپنی اصلاح نہیں کرواتے۔

حضرت امام غزالی کا مضمون "بعض قراء کی حالت" اس کے متعلق

حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۰۵ھ کی آخری تصنیف "منہاج العابدین" میں جو قاری صاحبان کا حال لکھا ہے وہ ذرا سخت مضمون ہے اس لئے لفظ بلفظ انہی کی کتاب سے نقل کرتا ہوں تاکہ اُن کے اخلاص کی برکت کے سبب سختی سے بُرا اثر نہ ہو۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"حسد، کبر وغیرہ یہ عیوب عام انسانوں میں عمومی طور پر اور قاریوں میں خصوصی طور پر پائے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ عیوب بہت بری اور بدترین صورت اختیار کرلیتے ہیں۔ جس قاری کو بھی غور سے دیکھیں گے اس کا حال یہی نظر آئے گا کہ اُمیدیں دراز ہوں گی اور اس کو بھی نیتِ خیر ہی تصور کریں گے۔ اسی طرح مراتبِ خیر کے حاصل کرنے میں نیز دعا کے قبول ہونے میں جلدی مچائے گا اور نتیجہ یہ ہوگا کہ اس سے محروم رہ جائے گا۔ تم ایسے قاریوں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے ہم پلہ قاریوں سے ان چیزوں پر [illegible] کرتے ہوئے

نظر آئیں گے جن سے حق تعالیٰ شانہٗ نے ان کو نوازا ہے، یہاں تک کہ ایسے مقام پر پہنچ جائیں گے اور اپنے کو ایسی برائیوں اور رسوائیوں میں ڈالدیں گے جن کی جانب کوئی فاسق وفاجر تک بھی رُخ نہیں کر سکتا"۔

حضرت عطار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ "مجھ سے سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ قاریوں سے بچو اور مجھے ان سے محفوظ رکھو اس لئے کہ میں اگر ان کی مخالفت کروں تو ایک انار کے بارے میں بھی مجھ سے جھگڑا شروع کر دیں گے میں کہوں گا یہ میٹھا ہے وہ کہیں گے تُرش ہے، حتّٰی کہ مجھ کو تو اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ وہ مجھے ظالم بادشاہ کے پاس لیجا کر اُس کے سپرد کر دیں گے"۔

مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ "میں قاریوں کی گواہی تمام مخلوق کے خلاف قبول کر لیتا ہوں لیکن ان میں سے بعض کی گواہی بعض کے خلاف قطعًا قبول نہیں کرتا اس لئے کہ میں نے اکثر قاریوں کو حاسد پایا ہے"۔

حضرت فضیلؒ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ قاریوں سے دور جا کر مکان خرید لو، اس لئے کہ اگر مجھ سے اور جماعت سے کوئی لغزش صادر ہوگئی تو یہ ہماری تذلیل کریں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت عطا فرمائی تو یہ حسد کریں گے۔ غرض قاریوں کو تو اس طرح دیکھے گا کہ انسانوں پر تکبر کرتے ہونگے رخسارے پھلائے ہوئے اور چہرے بگاڑے ہوئے ہوں گے۔ انتہیٰ کلام الامام

اس رسالہ کے اور مضامین کی طرح قرار کے ذکر والا مضمون بھی محض دینی خیر خواہی کی بنا پر سپرد قلم کیا گیا ہے تاکہ تمام قرار کیلئے عمومًا اور ان میں سے سلسلہ میں داخل ہونے والے حضرات کیلئے خصوصی طور پر مفید ہو اور ان تمام عیوب سے اپنے ظاہر و باطن کو بالکل صاف وشفاف بنانے کی کوشش کریں اور دل سے دُعا کریں کہ حق تعالیٰ شانہٗ ہمیں اپنے مقبول

بندوں والی صفات سے متصف کریں اور اپنے پسندیدہ طریقہ پر قرآن شریف کے پڑھنے اور پڑھانے کی توفیق مرحمت فرمائیں اور ہمیں اور ہمارے شاگردوں کو اس حدیث کا مصداق بنائیں:۔

حامل القرآن حامل لواء	صاحبِ قرآن اسلام کا جھنڈا لئے ہوئے
الاسلام من اکرمہ فقد	ہے جو اس کی تعظیم کریگا اللہ تعالیٰ اُس کو
اکرمہ اللہ ومن اھانہ فعلیہ	عزت دیگا، اور جو اس کی توہین کرے گا
لعنۃ اللہ {مسند فردوس}	اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔

قاری حضرات کا مقام | قاریوں میں اس مرض کے زیادہ پائے جانے کی وجہ اُن کی جلالتِ شان، اُن کے کام کی عظمت و بزرگی ہے۔ جس جگہ بڑائی کے اسباب ہوتے ہیں وہاں اس مرض کا اندیشہ بھی ہوتا ہے، کیونکہ جو بلند مقام پر فائز ہو اُس کے گرنے سے نقصان بھی زیادہ ہوتا ہے۔ جس گھر میں مال ہوتا ہے اُس میں چوروں کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔ جس میں جتنا حُسن ہوتا ہے اُس کیلئے عصمت کی حفاظت بھی اُتنی ہی ضروری ہوتی ہے۔ عبادت کی کثرت کے ساتھ ریاء کا اندیشہ بھی لگا ہوا ہوتا ہے، اور سخاوت کی کثرت کے ساتھ حُبِ جاہ کا خطرہ بھی لابدی اور ضروری ہے، اور اسی لئے ریا کار قاری، سخی شہید کے بارے میں وارد ہوا ہے کہ ان کے لئے حکم ہوگا اور ان کو مُنہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈالدیا جائے گا۔

ظاہر ہے کہ اس حدیث میں ان تینوں جماعتوں کی توہین و تذلیل نہیں ہے، بلکہ مقصد یہ ہے کہ اپنے اعمال کو ریاء سے پاک رکھنے کا پورا اہتمام کریں۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہراتؓ کے بارے میں سورۃ الاحزاب آیت میں ارشاد ہے:۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ	اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویو! تم میں

مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ (سورۂ احزاب آیت)

جو بھی کھلی نافرمانی کرے گی (اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نفقہ اور خرچ طلب کرکے ستائے گی) حق تعالیٰ شانہٗ اس کو اوروں سے دگنی سزا دیں گے۔

نیز ارشاد ہے "افمن یعلم انما انزل الیك من ربك الحق کمن ھو اعمٰی" (کیا جو شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ جو قرآن آپ پر آپ کے رب کے یہاں سے اُترا ہے وہ بالکل حق اور صحیح ہے کیا اس مبارک صفت سے متصف ہونے والا اس کی طرح ہو سکتا ہے جو بالکل اندھا ہو اور قرآن کی طرف توجہ بھی نہ کرتا ہو) نیز حدیث میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم ہر روز سات مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اور اس وادی میں ایک کنواں ہے جس سے وہ وادی اور جہنم سات مرتبہ روزانہ پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس کنوئیں میں ایک سانپ ہے جس سے دوزخ، وادی اور کنواں تینوں چیزیں ہر روز سات بار پناہ چاہتی ہیں۔ قرآن والے فاسقوں اور بدعملوں کو اس میں اوروں سے پہلے ڈالا جائیگا وہ عرض کریں گے اے اللہ بُت پرستوں سے بھی پہلے ہمیں اس عذاب میں ڈال دیا! ارشاد ہوگا "لیس من یعلم کمن لا یعلم" جاننے والا نہ جاننے والے کے برابر نہیں ہوا کرتا (تم نے یہ سب جان بوجھ کر کیا ہے) نیز اگر شادی شدہ آزاد مرد و عورت زنا میں مبتلا ہو جائیں تو حدیث کی رُو سے اُن کی سزا سنگساری ہے۔ اور غیر شادی شدہ آزاد کی سزا صرف سَو کوڑے ہے۔ اور غلام اور باندی کی سزا پچاس کوڑے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس سے غلام اور باندی کی آزاد پر فوقیت ثابت نہیں ہوتی۔ نیز یہ بات بھی واضح ہے کہ مسجد میں گندگی اور بدبو ڈالنا زیادہ بُرا ہے اور بازار میں ڈالنا اتنا بُرا نہیں اور گندگی کی جگہ ڈالنے کو کوئی بُرا نہیں سمجھتا۔ پس بزرگانِ دین کے ارشاد میں قراء کے لئے

خصوصی اور زیادہ تنبیہ اُن کے کامل ہونے کی بنا پر ہے اور ذیل کی حدیث بھی ان کی فضیلت پر واضح دلیل ہے اور وہ یہ ہے :-

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہٗ۔

تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو قرآن مجید پڑھیں اور اُسے پڑھائیں۔

اور علم والے خوب جانتے ہیں کہ تجوید و قرأت کی کُتب میں قرآن مجید اور قراء و حفاظ کے فضائل کی روایات کثرت سے آئی ہیں اور حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دامت فیوضہم و مجدہم کا رسالہ "فضائلِ قرآن" بھی اس سلسلہ کی ایک عمدہ ترین کڑی ہے۔ اس بارے میں اس کا مُطالعہ بھی بہت زیادہ مفید ہوگا۔ قرآن مجید کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ یہ حقیقی محبوب کا کلام ہے۔ اور سچے معبود و مطلوب کے فرمائے ہوئے الفاظ ہیں۔ اس کے بعد کسی اور فضیلت کی حاجت قطعًا باقی نہیں رہتی۔ اس کو عمدگی سے اور صحت و تجوید کے ساتھ اور خوش آوازی سے پڑھنا اور اسی کو اپنا مشغلہ بنا لینا کتنی بڑی قدر و منزلت کی بات ہے۔ چونکہ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ یعنی حق تعالیٰ شانہٗ نے خود حکم فرمایا ہے کہ قرآن کو صاف صاف اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو، اس لئے قرآن مجید تجوید سے پڑھنا فرض ہے، اس کے بغیر نماز بھی درست نہیں ہوتی۔ اور چند افراد کا اس فن میں کامل مہارت حاصل کرنا اور اس سلسلہ کو جاری رکھنا فرضِ کفایہ ہے لیکن

جن کے رُتبے ہیں سِوا اُن کو سِوا مشکل ہے

اس لئے قراء کو اپنے اس مرتبہ کی حفاظت پورے اہتمام سے کرنی چاہیئے اور ہر وقت لرزاں و ترساں رہیں۔ اور یہ سوچیں کہ کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے جس سے یہ مرتبہ سلب ہو جائے۔ عارفِ کامل حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب قدس اللہ سرہٗ رائپوری فرماتے ہیں کہ حافظ کا سینہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سینۂ مبارک کے مشابہ ہے جس پر

قرآن نازل ہوا اور اسی میں محفوظ ہوا اس بناء پر حافظ کیلئے ضروری ہے کہ اپنے دل کو تکبر
وریاء، شہرت، طمع، حرص وغیرہ سے پاک رکھے کیونکہ اس میں قرآن لکھا ہوا ہے اور
محفوظ ہے اور حدیث میں قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال اُترُج سے دی گئی ہے
جو ایک خوشبو دار پھل کا نام ہے۔ شاطبیہ شریف میں ہے ؎

وَقَارِئُهُ الْمَرْضِيُّ قَرَّ مِثَالُهُ
كَالْاُتْرُجِّ حَالَيْهِ مُرِيحًا وَّمُوكَلًا

یعنی قرآن مجید کا پڑھنے والا اگر نیک اعمال کر کے حق تعالیٰ کا پسندیدہ بن جائے تو اس کی
مثال حدیثِ پاک میں اترج کی طرح آئی ہے کہ اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور مزہ بھی
عمدہ ہے۔ یعنی جس طرح خوشبو والے کے پاس بیٹھنے سے ہم نشینوں کا دماغ معطر
ہو جاتا ہے اسی طرح قاری کے پاس بیٹھنے والے قرآن مجید سنکر مالامال ہوتے ہیں، اور
جس طرح اترج کا مزہ عمدہ ہے اسی طرح مؤمن کا باطن بھی ایمان کی وجہ سے
نورانی ہے۔ اور قرآن پاک پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی طرح ہے کہ اُس کی
خوشبو تو اچھی ہے مگر مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ قاری کو چاہیئے کہ اپنے
نفس کو بُری عادتوں (بخل، حسد، تکبر، ریاء، کینہ وغیرہ) سے پاک کر کے اخلاقِ
حمیدہ (صبر و شکر، رضاء و توکل وغیرہ) سے مزین کرے اور اپنے ظاہر و باطن کو نورانی
بنائے۔ غرض طعن اور ملامت ان قاریوں اور علماء اور دینی کارکنوں کے لئے ہے جو صرف
علم اور فن میں مہارت حاصل کر لینے کو کافی جان کر اپنی ظاہری و باطنی اصلاح کا اہتمام
نہیں کرتے۔ نیز قراء اور علماء کی اصلاح کے لئے قرآن ہر طرح کافی ووافی ہے۔ چنانچہ
سورۂ یونس میں ارشاد ہے:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ — اے لوگو! بلاشک تمہارے پاس تمہارے

مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ — پروردگار کے یہاں سے نصیحت اور
لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى — دلوں کی بیماریوں کی شفاء اور ایمان
وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ {یونس آیت ۵۷} — والوں کیلئے ہدایت و رحمت آگئی ہے۔

حدیث میں ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرنے اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے دل میں صفائی
اور پاکیزگی آجاتی ہے۔ اور دوسری حدیث میں ہے جو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ تم لوگ
حق تعالیٰ کی طرف رجوع اور اُن کا قُرب اور پیار اس سے زیادہ کسی اور چیز سے حاصل
نہیں کر سکتے جو خود حق تعالیٰ شانہٗ کی ذاتِ مقدسہ سے نکلی ہے اور وہ قرآن ہے جس
میں شریعت بھی ہے اور دل کی بیماریوں کی شفاء بھی اور حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف وصول
کا اور اُن کا پیارا بندہ بننے کا راستہ بھی بتایا ہے لیکن جس طرح قرآن مجید کو ہاتھ لگانے
کے لئے وضو، اور غسل کے ذریعہ پاکی حاصل کرنیکی اور اسے صحیح پڑھنے کیلئے تجوید کے
ماہر استاد سے سیکھنے کی اور اس کے احکام پر عمل کرنے کیلئے فقہ و حدیث کی اور دوسرے
بہت سے علوم کی اور باعزت اماموں کی رہنمائی کی ضرورت ہے اسی طرح قرآن پاک
سے اپنی اصلاح کرنے کیلئے بھی بزرگانِ دین سے تعلق پیدا کرنے کی حاجت ہے اور خود
قراء اور علماء کی جماعت میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ ایسے حضرات موجود ہیں جن سے اصلاحی
تعلق پیدا کر کے اخلاقِ رذیلہ سے پاکیزگی اور اخلاقِ حمیدہ سے اپنے ظاہر و باطن کو
سجا لینے کی نعمت حاصل کر سکتے ہیں اور اس کے بعد ان کی دینی خدمت کا وزن بھی
لاکھوں گنا زیادہ ہو جائے گا کیونکہ اعمال کا وزن یقین و ایمان کی قوت اور احسان کی کیفیت
کے مقدار کے اندازہ پر ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ "میرے صحابہؓ کا ایک مُد (یعنی
جو اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا) بعد میں آنے والوں کے اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ
کرنے سے بڑھ کر ہے"۔ یہ فرق اس لئے ہے کہ صحابہؓ کا اخلاص و یقین بعد والوں کے یقین

سے بے شمار درجہ بڑھا ہوا ہے۔ نیز شیوخ فرماتے ہیں کہ "عارف کی ایک رکعت غیر عارف کی لاکھ رکعتوں سے بڑھ کر ہے"۔ یہ فرق بھی احسان و اخلاص کے درجات کے تفاوت کی بناء پر ہے۔

اجازت مرحمت ہو تو ایک اور بات بھی عرض کرنے کو جی چاہتا ہے جس کا یاد رکھنا قرار کے لئے بہت زیادہ مفید ہے کہ حدیث میں جو عمدہ آوازوں سے تلاوت کرنیکا شوق دلایا ہے اس خوش آوازی کی تفصیل بھی دوسری حدیث میں آئی ہے۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ عمدہ آواز سے پڑھنے والا کون ہے؟ فرمایا کہ جب تم اُسے تلاوت کرتے دیکھو تو تمہیں معلوم ہو کہ یہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔

بندہ نے اپنے بزرگوں کو قرآن پاک کی تلاوت میں بکثرت روتے ہوئے بارہا دیکھا ہے حق تعالیٰ شانہ ہمیں بھی ان کی اس صفت سے اور دوسری تمام صفتوں سے متصف ہونا نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین۔

علامت نمبر ۹ بعضوں کی چال تو فیشن میں آکر ایسی ہو جاتی ہے جیسے لقا کبوتر کا اپنی دم سنبھال کر حرکت کرتا ہے، ایسی ہی چال یہ لوگ چلتے ہیں، قدم قدم پر دیکھتے جاتے ہیں کہ کہیں سے فیشن تو نہیں بگڑ گیا۔ عترہ کی نوک اور شیروانی کی کریز کا ہر وقت خیال رہتا ہے، نماز میں بھی اس کی ہر وقت فکر رہتی ہے اور بار بار ٹھیک کر کے نماز بھی خراب کر لیتے ہیں۔ تکبر کی بعض شاخوں کا اپنے اندر معلوم کرنا آسان ہے۔ مثلاً غصہ، حسد، بغض، ریاء، بدگمانی وغیرہ، کچھ علامتیں تنبیہ اور علاج کے بیان میں آئیں گی۔ بعینہٖ یہی حالت موجودہ زمانہ کے اکثر و بیشتر خطیبوں، عالموں اور مشائخ کی ہے۔ اسی فیشن کیلئے لباس کا ٹخنوں سے نیچے تک پہننا اور کسی نوجوان صالح کو سنت کے شوق میں نصف ساق تک پہنچے دیکھ کر مسکرا دینا، کئی صاحب علم کو ایسا مسکراتے دیکھا۔ صاحب علم حضرات جانتے ہیں کہ یہ کتنی

سخت بات ہو سکتی ہے ظاہری گناہ کے لحاظ سے ڈاڑھی کا منڈانا ایک مشت سے کم کو کٹانے سے اشد ہے، مگر یہ مرض کبر اکثر خشخشی ڈاڑھی والوں میں نسبتاً زیادہ پایا جاتا ہے اور وہ اس ڈاڑھی کو کسی وجہ سے رکھ تو لیتے ہیں یا کسی مجبوری سے منڈا نہیں سکتے مگر ہر وقت اس کی تزئین کا فکر رہتا ہے خصوصاً راستہ چلتے اور نماز میں یہ فکر بہت سوار ہوتا ہے کہ کہیں ایک چھوٹا سا بال بھی اِدھر اُدھر نہ ہو جائے، بار بار اس کو ہاتھ سے دبایا جاتا ہے خواہ نماز میں بچاس دفعہ یہ حرکت کر کے نماز کو خراب کرنا پڑے۔

نمبر ۱ نوافل عبادات کی مسارعت کرنا اور واجبات کی بجا آوری میں سستی کرنا مثلاً (۱) صوفیوں میں اس طرح کہ ذکر مراقبہ وغیرہ میں بہت پابندی کرنا یہاں تک کہ رات کو دیر تک وظائف میں مشغول رہ کر صبح کی نماز کے وقت سوئے رہنا یا بغیر جماعت کے نماز پڑھ لینا۔ اپنے ذمہ قضاء نمازوں کو ادا کرنے اور گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے میں سستی کرنا۔ (۲) اور علماء میں اس طرح کہ وعظ، تبلیغ، تصنیف تالیف میں نام پیدا کرنے والے اعمال میں خوب کوشش کرنا اور خود اپنی اصلاح کی فکر نہ کرنا (۳) اور طلباء میں نماز روزہ، پاکی ناپاکی، بیع و شراء کے مسائل جن کو معلوم کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اس کی تو پرواہ نہ کرنا، نہ تو عربی کی بڑی کتب فقہ سے اُن کو سمجھنا کہ اس قسم کے طلباء میں اتنی استعداد ہی نہیں ہوتی اور نہ ہی تعلیم الاسلام اور بہشتی زیور وغیرہ سے ان ضروری مسائل کو یاد کرنا بلکہ اکابر کی تعلیمی اور اصلاحی کتب کو محض اردو میں ہونے کی وجہ سے دیکھنا اپنی شان کے خلاف سمجھنا اور جو علوم ضروری علوم کے بعد حاصل کرنے چاہیئے تھے، مثلاً منطق، فلسفہ، ادب، تاریخ وغیرہ ان میں خوب محنت کرنا، اسی طرح تجوید قراءت کے نام سے آواز بنانے کیلئے آدھی آدھی رات کو اٹھ کر گھنٹوں مشق کرنا خواہ مخارج اور حروف کی صفات و قواعد تجوید میں کمی زیادتی کرنا پڑ جائے، حالانکہ یہ معلوم نہیں کہ کن باتوں سے

ایمان ختم ہو جاتا ہے، کن باتوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یا سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ معاملات معاشرت میں میرے اوپر کیا فرائض ہیں۔ باقی رہا باطنی اخلاق، ان کی اچھائی برائی تو کسی پر ظاہر ہی نہیں ہوتی، ناموری چاہنے والے کو اس کی کیا ضرورت۔

(۴) اور عوام میں خدمتِ خلق اور خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا لیکن اپنی آمدنی میں حلال حرام کی پرواہ نہ کرنا، فرض ادا کرنے کی فکر نہ کرنا، اپنے ماں باپ، بہن بھائی رحم کے رشتوں کی خدمت میں سستی بلکہ قطع رحمی تک کو گوارا کئے رہنا ان سب مثالوں میں غیر اہم کاموں کو فرائض پر مقدم کرنا یا تو ناموری و شہرت کے جذبہ سے ہوتا ہے یا جہالت سے ہوتا ہے۔

۱۱ جن علماء کی اُن کے علوم و فنون کی وجہ سے شہرت ہو جاتی ہے اور وہ بڑے عالم کے نام سے مشہور ہوتے ہیں اُن سے اگر کوئی نماز روزہ کا خصوصاً حج کا مسئلہ پوچھے تو خواہ یاد ہو یا نہ ہو وہ ضرور اس کا جواب اپنی عقل سے بلا تکلف دے دیتے ہیں۔ ان کو یہ کہنا بہت گراں ہوتا ہے کہ مجھے نہیں معلوم کسی اور سے پوچھ لو۔ آخرت کا وبال لینا سہل معلوم ہوتا ہے، حالانکہ انکار کرنے میں کوئی سبکی کی بات نہ تھی۔ غلط بتانے میں جہالت، آخرت کی جواب دہی سے غفلت اور تکبر کی علامت ہے۔

ضروری تنبیہ

ان مثالوں میں غور کرنے سے تکبر کا پتہ چل سکتا ہے، لیکن یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اس طرح کا غور و فکر صرف اپنے بارے میں کرے اور خود کو متکبر جان کر زندگی بھر اس کے علاج کی طرف متوجہ ہو لیکن دوسروں کے بارے میں علامات کی تلاش میں نہ رہے اور ان کو متکبر نہ سمجھے۔ کیونکہ ایسی صورت میں یہ خود ہی اس مرض کا شکار ہو جائے گا۔ دوسروں کی

عیب بینی ایک مستقل بیماری ہے اور اس انمول نصیحت کو پوری طرح یاد رکھے جو حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کے شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے کی تھی۔ چنانچہ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

مرا پیر دانائے روشن شہاب — دو اندرز فرمود بروئے آب
یکے آں کہ برخویش خود بیں مباش — دگر آں کہ بر غیر بدبیں مباش

یعنی میرے روشن ضمیر پیر شیخ شہاب الدین قدس سرہٗ نے کشتی میں بیٹھے ہوئے مجھے دو نصیحتیں فرمائی تھیں۔ ایک یہ کہ اپنے بارے میں کبھی خود بینی میں مبتلا نہ ہونا اور خود کو اوروں سے بہتر تصور نہ کرنا اور دوم یہ کہ دوسروں کے بارے میں بدبیں اور اُن کو حقیر و ذلیل سمجھنے والے نہ بننا۔ یہ نصیحت نہایت اہم اور قدر کے لائق ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی تھی کہ اپنے عیوب پر نظر کرنا تمہیں غیروں کے عیوب پر نظر کرنے سے روک دے۔

تجسس، یعنی لوگوں کے عیب تلاش کرنے اور اُن کی غیبت سُننے کی اجازت کی صورتیں

۱ اولاد ۲ شاگرد ۳ وہ دوست جس کی اصلاح کا حق دوسرے دوست پر عائد ہوتا ہو ۴ مرید جس نے اپنی اصلاح کا کام صدقِ دل سے شیخ کے سپرد کر رکھا ہو پس اصلاح کی غرض سے ان کے عیبوں کی کرید کرنا اور اُن کی غیبت سُن لینا درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ دل سے اُن کو حقیر و ذلیل اور خود کو اُن سے افضل تصور نہ کرے اور اس تعلق کے بغیر بلا ضرورت عیبوں کا تلاش کرنا اور غیبت کا سننا جائز نہیں۔ تجسس

طرح کسی کا ستر دیکھنا ڈاکٹر حکیم کیلئے تو علاج کے وقت درست ہے اور ان کے سوا اوروں کے لئے حرام ہے۔ اور اگر بلا ارادہ کشف یا فراستِ عقل سے کسی کی حرکت پر تکبر کا شبہ ہوجائے تو اوّلاً خود نادم و شرمندہ ہو اور اپنے کو عیب میں شمار کرکے استغفار کرے اور اپنے اس معلوم ہونے کو ظنی ہی سمجھے اور اس پر یقینی ہونے کا حکم نہ لگائے لیکن اپنے اندر بدگمانی کے عیب کو یقینی تصور کرے، کیونکہ کبر پوشیدہ مرض اور قلبی امر ہے، اس کی ظاہری علامتیں اپنے حق میں تو یقینی ہیں اس لئے کہ اپنے حال کا تو غور کرنے سے پتہ چل ہی جاتا ہے لیکن دوسرے کے حق میں یہ علامتیں مشتبہ ہیں، اور وجہ یہ ہے کہ بعض میں تکبر کی صرف صورت ہوتی ہے نہ کہ اس کی حقیقت بھی، بلکہ طبعی عادت یا کسی مرض وغیرہ کی وجہ سے تکبر کی طرح حرکات سرزد ہوتی ہیں۔

مثلاً ۱۔ بات کرتے وقت گردن یا آنکھوں کی مخصوص صورت۔

۲۔ بیٹھتے وقت کہنیاں باہر کو نکالنا۔

۳۔ طبعی نفاست کی وجہ سے ماتھے پر شکن پڑنا۔

۴۔ آگے ہوکر ممتاز اور صاف اور عمدہ جگہ پر بیٹھنا۔

۵۔ جلد بازی کے سبب اپنا کام دوسروں کے کام سے پہلے کرانے کی کوشش کرنا۔

۶۔ طبعی وضعداری اور شرم کی وجہ سے بازار جانے یا بازار سے سودا اُٹھا کر لانے، عادت کے خلاف لباس پہننے میں اور ان کے علاوہ اور چیزوں میں گرانی محسوس کرنا۔

تنبیہ

جو باتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں اُن پر تکبر کا حکم لگا دینا جس میں یہ باتیں ہوں اُس کو متکبر قرار دینا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔

۱۔ کسی کبر والے کا تکبر توڑنے کے لئے ایسا برتاؤ کرے جس سے اس برتاؤ کرنے والے کی بڑائی ظاہر ہوتی ہو۔

۲۔ حق تعالیٰ شانہٗ کی نعمت کے اظہار کے لئے یا کسی کو نفع پہنچانے کیلئے اپنے اوپر حق تعالےٰ کے کسی انعام کا یا اپنی فضیلت کا ذکر کرے۔

۳۔ کوئی اپنی سادگی کی بناء پر حق تعالیٰ کے عطاء فرمائے ہوئے کمالات بیان کرے اور یہ خیال نہ ہو کہ لوگ مجھے بڑا سمجھیں بلکہ اس کے برعکس یہ سوچ کہ میری ان باتوں کو سُن کر مجھے متکبر اور ریاء کار تصور کریں گے۔

تنبیہ ۲

چالاک اور ہوشیار متکبرین کی طرح یہ حرکت بھی نہ کرے کہ دل میں تو تکبر بھرا ہو اور تواضع اند عاجزی کے رنگ میں یا کسی اور طریق سے اپنے کمالات کا اظہار کرے۔

تنبیہ ۳

چونکہ تکبر پوشیدہ اور دل سے تعلق رکھنے والی بُرائی ہے اور یہ ظاہری علامتیں مشتبہ ہوتی ہیں اور پُوری طرح واضح نہیں ہوتیں اس لئے کسی پر متکبر ہونے کا حکم لگا دینا آسان نہیں ہے، اور اسی بناء پر باوجود اس کے کہ تکبر زنا سے بھی شدید ترین گناہ ہے لیکن اس پر دنیا میں شرعی حد اور سزا جاری نہیں ہوتی، ہاں آخرت میں زنا سے بھی زیادہ سزائیں آئی ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ (سزا کے بغیر) جنت میں نہیں جائے گا۔

اس سے زیادہ اور کیا بُرائی ہوگی۔ اس لئے خود تو معمولی سے احتمال

پر بلکہ کامل احتیاط کی بناء پر عیب بینی اور بدگمانی سے پرہیز کرے اور اگر یہی بُرائیاں دوسروں میں نظر آئیں تو ان کو تکبر پر محمول نہ کرے۔

فصل سوم

علاج

تکبر کی وعیدوں اور سزاؤں میں غور کرے اور اُس کی بُرائی اور اس کے نقصانات کو ذہن میں پُوری طرح حاضر کرے، پھر اپنے باطن میں تلاش کرے کہ تکبر کی کیا کیا علامتیں پائی جاتی ہیں، اور یقین کرے کہ میں بیمار ہوں اور علاج کا محتاج ہوں۔ تکبر کے دو علاج کلی ہیں جو بالخصوص تکبر کے اور اس کے علاوہ دوسرے تمام رذائل کے دور کرنے میں مشترک ہیں، اور آسان بھی ہیں اور کامیاب بھی۔

(۱) یہ کہ خود کو کسی محقق مبصر اور ماہر طبیب کے سپرد کردے اور ان کو تمام حالات کی اطلاع دیتا رہے اور ان کی بتائی ہوئی تدبیر پر دل و جان سے عمل کرے۔ اس فکر و کوشش پر حق تعالٰی شانہٗ کی رحمت و عنایت متوجہ ہوگی اور شیخ کی تربیت اور اُن کے فیض سے تواضع اور عاجزی پیدا ہو جائے گی۔ اور ذکر و شغل بھی جاری رکھے اس سے دل پر حق تعالٰی شانہٗ کی عظمت ظاہر ہوگی اور اُن کی صفات کی تجلّی کا مشاہدہ ہوگا اور اس سے بندہ کا سرکش نفس پگھل جائے گا اور اس میں سے تکبر اور سرکشی کی

جڑیں اُکھڑ جائیں گی اور باطل آرزوئیں فنا ہو جائیں گی اور حقیقی تواضع اور عاجزی پیدا ہو جائے گی اور تکبر بالکل نیست و نابود ہو جائے گا اس کے لئے شیخ کی صحبت اور اُن کو اپنے حالات کی اطلاع دینا اور اعتقاد و محبت کے ساتھ ان کی تجویز پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اگر صحبت کی نعمت نصیب نہ ہو سکے تو خط و کتابت کے ذریعہ تعلق قائم رکھے نیز شیخ کے مشورہ سے قریب رہنے والے دوستوں میں سے کسی عزیز کو اپنا نگران مقرر کرلے تاکہ وہ نازیبا حرکتوں پر ٹوکتا رہے اور اپنی اصلاح کیلئے رو رو کر اور عاجزی و زاری کے ساتھ دُعا بھی کرتا رہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مُطابق اصلاح کے سلسلہ میں دو چیزیں ضروری ہیں جن کا ذکر اوپر بھی آچکا ہے ایک اطلاع دوسری اتباع۔ اِن دونوں باتوں کو خود یاد رکھیں۔ اس اصلاحی تعلق کے نتیجہ میں تعلق مع اللہ پیدا ہوگا، اللہ پاک کا عشق اور اُس کی حضوری حاصل ہوگی عشق اور حضوری کی حالت میں اپنی بڑائی اور تکبر کا کیا سوال اپنا وجود بھی عدم معلوم ہوگا، البتہ کمال تواضع کی وجہ سے اپنے پر تکبر کا شبہ ہوا کرے گا۔ "عشق آں شعلہ است کہ چوں بر افروخت ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت" ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علتہائے ما

اے دوائے نخوت و ناموس ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما

تبلیغی جماعت کے ساتھ چلّہ

اور دوسرا علاج یہ ہے کہ وقت نکال کر اپنی اصلاح کے لئے تبلیغی جماعت کے

ساتھ سفر کرے اور اس سفر میں ذکر کی پابندی رکھے اور امیر کی فرمانبرداری بھی کرے اور اُن کے کہنے سے بیان بھی کر دیا کرے لیکن تبلیغ اور نصیحت کی نیت لے نہ کرے بلکہ اپنی اصلاح اور امیر کی فرمانبرداری کے ارادہ سے کرے۔ تکبّر وغیرہ رذائل کی اصلاح کے جتنے اسباب ہیں وہ اس تبلیغی کام میں جمع ہیں۔ مثلاً اول اپنے محبوب ماحول اور ضروری مشاغل سے نکلنے کی قربانی کی جاتی ہے، مال کمانے کی بجائے اس راستہ میں مال اس طرح خرچ کیا جاتا ہے کہ ریا، اور جاہ کا سبب نہیں ہوتا کہ زیادہ تر اپنے پر ہی خرچ ہوتا ہے۔ صلحاء کی صحبت ملتی ہے جس میں ہر وقت آخرت کے تذکرے، موت کی یاد اور آپس میں محبت پیدا کرنے کے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں اور اپنا بستر خود اُٹھائے اُٹھائے پھرنا اور اللہ کے لئے دوسرے ضعیف رفقاء کی خدمت کرنا، خود کھانا پکانا، غرباء کے ساتھ مل کر کھانا، خود برتن دھونا، پیدل سفر کرنا، مساجد میں زمین پر سونا، کبھی گرمی سردی، کبھی بھوک پیاس کو برداشت کرنا، کبھی سونے جاگنے کی بےنظمی وغیرہ جملہ جسمانی مجاہدے سے نفس کی قوت ٹوٹتی ہے، پھر گشت میں لوگوں کی ناگوار باتیں برداشت کی جاتی ہیں، اللہ کے لئے اُن کے ساتھ تواضع اختیار کی جاتی ہے، ان کی بداخلاقی پر صبر کیا جاتا ہے، بلکہ اُن کے لئے دُعائیں کی جاتی ہیں، اُن کو بات سمجھانے اور منانے کے لئے دل سوزی کی جاتی ہے، اُن کی خوشامد کی جاتی ہے۔ تقریر و بیان کی عادت اور تجربہ نہ ہونے کے باوجود مجمع کے اندر ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے، ساتھیوں کے حقوق ادا کرنے اور اپنے حقوق چھوڑنے، بڑوں کا اکرام کرنے اور چھوٹوں پر شفقت کرنے کی مشق ہوتی ہے۔ جاہ و مال کے ذکر کی بجائے اللہ کی بڑائی اور اللہ سے سب کچھ ہونے اور اپنے لاشئے ہونے کا ذکر ہوتا ہے۔ بُرائیوں کو دور کرنے والی حقیقی نماز پڑھنے کو سیکھنا اور عمل میں لانا ہوتا ہے۔ تلاوت و ذکر کی تسبیحات کی پابندی ہوتی ہے جس سے

دل میں نور اور نرمی پیدا ہوتی ہے، ان سب چیزوں کے فضائل کی تعلیم اور ضروری علم کا سیکھنا سکھانا ہوتا ہے جس سے اپنی جہالت اور کوتاہی سامنے آتی ہے۔ غرض اس کام میں مجاہدہ، ذکر، نیک صحبت، تعلیم، دُنیا سے یکسوئی، امیر کی اطاعت وغیرہ اصلاحِ نفس کے سب ضروری اجزاء شامل ہیں اور وہ سب امور ہیں جس کو اعلیٰ ایمانی و احسانی کیفیت پیدا کروانے کے لئے مشائخ سلوک طریقت سے پہلے ان کے پابند ہونے کو لازم بتایا کرتے ہیں اور وہ حضرات یہ ابتدائی معمولات انفرادی طور پر تعلیم کرتے ہیں۔ تبلیغی جماعت میں اس کی اجتماعی صورت ہے جس سے اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح بھی ہوتی ہے۔ اسی لئے آجکل اُمت کے عمومی بگاڑ کی حالت میں اس عمومی طریقِ کار کی بہت ضرورت ہے۔ جیسا کہ عام حالات میں حفظانِ صحت کے مراکز اور باقاعدہ شفاخانے کافی ہوتے ہیں لیکن کسی مرض کی وباء عام ہونے پر ان پر اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ محلّہ درمحلّہ گھوم کر گھر گھر پہنچکر ٹیکے اور دوائیں تقسیم کی جاتی ہیں۔ اس میں ماہر ڈاکٹروں کی زیرِ سرپرستی عوام سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ آجکل اس تبلیغی کام کی افادیت اور نتائج کی بناء پر علماء مشائخ اس کی ضرورت پر بہت زور دیتے ہیں اور اہلِ باطن مشائخ تو بشارتوں اور تائیدِ غیبی کی بناء پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کام پر خصوصی توجّہ ہونا بیان فرماتے ہیں اور اس کام پر اللہ تعالیٰ کی عنایتِ خاصّہ و قبولیت کا اعلان فرماتے ہیں۔ تکبّر کے علاج کے سلسلہ میں مشاہدہ ہے کہ جن لوگوں نے اصولوں کے تحت اپنی اصلاح کی نیت سے کچھ وقت لگایا ہوتا ہے ان میں **تواضع** کی صفت نمایاں ہوتی ہے۔ اُن کی تواضع سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ تبلیغی جماعت کا آدمی ہے۔ ہاں جو کوئی دوسری اغراض کے تحت کام کرتا ہو اور اپنی اصلاح کی نیت نہ رکھتا ہو تو یہی کام اس میں عجب پیدا کر دیتا ہے کہ وہ دوسرے کسی بھی دینی کام

اور دینی شخصیت کو خاطر میں نہیں لاتا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ کوئی دوا تقسیم کرنے والا دن رات خوب کام کرکے یہ سمجھنے لگے کہ بس کام تو میں کرتا ہوں یہ ڈاکٹر اور محکمۂ صحت کے کرسیوں پر بیٹھنے والے افسران سب بیکار ہیں۔ یہ غلط نتیجہ اصولوں کے ضائع کر دینے سے ظاہر ہوتا ہے۔ تبلیغ، علم و ذکر کوئی بھی لائن ہو، اصولوں کے خلاف اور آداب کی رعایت نہ ہونے سے ہر جگہ غلط نتائج نکلیں گے۔

تواضع پیدا کرنے کی چند دیگر ترکیبیں

ان میں سے جو تدبیر اپنے حال کے مناسب ہو اُسے خود بلا تکلّف یا تکلّف کے ساتھ اختیار کرے اور دوسرے ضرورتمندوں کو بھی اس پر عمل کرنے کا مشورہ دے۔ اس کوشش و محنت کے بعد حق تعالیٰ شانہٗ کا فضل شاملِ حال ہوگا اور اصلاح کی اور صحیح راستہ پر پڑنے کی صورت نکل آئے گی۔ اور بزرگوں کی چند حکایتیں بھی درج کی جائیں گی اور اُن سے یہ پتہ چل جائے گا کہ ان حضرات نے اصلاح کے سلسلہ میں کیسی کیسی تکلیفیں اُٹھائی ہیں۔

اوّل علاج کے شروع میں ہر روز وقت مقرر پر آدھ گھنٹہ یا اس سے کم، سب سے یکسو اور تنہا ہو کر اپنی پیدائش اور موجودہ حالت اور انجام ان تینوں میں غور و فکر کیا کرے۔ یعنی یہ سوچے کہ میری اصل کیا ہے (۱) ناپاک پانی کے قطرہ سے بنا۔ (۲) پھر ناپاک خون سے پرورش پائی۔ (۳) اِس وقت بھی آنکھ، کان، ناک اور مُنہ سب میں گندگی بھری ہوئی ہے۔ (۴) پیٹ میں تو خالص اور بے انتہا بدبودار اور کافی مقدار میں نجاست بھری ہوئی ہے جس کو لادے ہوئے پھر رہا ہوں۔ اس میں سے اگر اندر سے ذرا بھی ہوا نکلتی ہے تو اتنی بدبودار ہوتی ہے جس سے پاس بیٹھنے والوں کو بھی نفرت ہوتی ہے اور خود بھی

شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے، حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنی ستّاری سے پردہ پوشی فرما رکھی ہے۔ نہ تو نجاست نظر آتی ہے اور نہ ہر وقت اس کی بدبو ظاہر ہوتی ہے۔ (۵) پیٹ بھرنے کے بعد اس کے نکالنے کی ضرورت بھی پیش آتی ہے جس کے لئے تنہائی میں یا لوگوں سے دور جنگل میں جانا پڑتا ہے اور آسانی کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے۔ اگر یہ رُک جائے اور بند پڑ جائے تو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا ہے۔ (۶) نیز مرنے کے بعد ظاہری جسم بھی سڑ جاتا ہے، یہ بھی حق تعالیٰ شانہٗ کی ستّاری ہے کہ جلدی سے نہلا کر اور خوشبو لگا کر مٹی میں چھپا دینے کا حکم فرمایا ہے اگر یہ جسم دو یا تین روز پڑا رہے تو ایک مُردے کی بدبو سے پورا محلہ پریشان ہو جائے اور گھر چھوڑ کر باہر بھاگ جائے۔ پھر قبر میں جو حالت پیش آتی ہے وہ بھی خوب معلوم ہے کہ پیٹ پھٹ کر نجاست باہر آجاتی ہے اور آنکھیں بھی نکل کر گر پڑتی ہیں اور آخر میں سارے گوشت کے کیڑے بن جاتے ہیں اور بھیانک اور بے انتہا نفرت کے لائق ہو کر مٹّی بن جاتا ہے اور مٹّی میں مل جاتا ہے۔ یہ سوچ کر اپنی تکبر سے بھری ہوئی خصلتوں پر زبان سے بھی آہستہ آہستہ کہے کہ یہ تو تیری حقیقت ہے اور اس پر بھی دوسروں کی غیبت کرتا ہے، حسد کرتا ہے، بڑائی کے کام کرتا ہے۔ تو بہت ہی بیوقوف ہے، تو بہت نالائق اور مجرم ہے۔ اللہ کی بخشش اور رحمت کے سوا تیرا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اسی طرح روز آدھ گھنٹہ صرف کرے پھر وقت کم کرتا جائے جب اپنی ذلت کا استحضار ہو جائے اور دل میں اس کا تصور پوری طرح جم جائے تو یہ مراقبہ کبھی کبھی کر لیا کرے اگر اس کی بھی فرصت نہ ملے تو کم از کم بیت الخلاء ہی میں اپنی حالت میں غور کر لیا کرے کیونکہ وہاں تو کوئی اور کام نہیں ہوتا اور وہاں اس کا سوچنا اس لئے بھی آسان ہے کہ نظر بھی آرہا ہے۔ دوسرے وقت میں یہ باتیں بھی سوچا کرے جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

۱۔ یہ موجودہ غلاظت کی حالت تو غیر اختیاری ہے اور اس میں گناہ بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ستّاری فرما کر اس حالت کو چھپا رکھا ہے اور ظاہری جسم کو پاک اور صاف بنایا ہے لیکن اپنی حقیقت تو پوری طرح معلوم ہے پھر تکبّر کا موقع کہاں ہے۔

۲۔ اس کے علاوہ باطنی اور معنوی گندگیاں جن میں تکبّر اور دوسری شہوات سب ہی شامل ہیں یہ بھی ظاہری نجاست سے کسی درجہ میں کم نہیں ہیں بلکہ لاکھ درجہ بڑھ کر ہیں۔ جیسے اپنے پچھلے راستہ سے نجاست کا باہر نکالنا ایک نفرت کے لائق اور شرم والا کام ہے لیکن اس کو ضروری حاجت کہتے ہیں اس لئے اس میں گناہ نہیں ہے بلکہ فراغت حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ تقاضے کی حالت میں نماز بھی مکروہ ہوتی ہے اس حالت میں غور کرنے سے اپنی حقارت و ذلّت واضح ہو جاتی ہے اور عاجزی کی نعمت نصیب ہو جاتی ہے جو حق تعالیٰ شانہٗ کے یہاں محبوب و مرغوب ہے، یہ صفت اللہ تعالیٰ کے فضل و انعام اور قبولیت و فیوض و برکات کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے پھر یہ عمل سُنّت کے مطابق اور عمدہ ترین نیت سے ہو تو یہ نیک کام شمار ہو کر آخرت کا ذخیرہ بن جاتا ہے لیکن باطنی گندگی کا مادّہ جو اس جسم میں موجود ہے اگر اس کو پرورش کیا جائے دل ہی میں رکھے، یا قول و فعل و عمل کے ذریعہ ظاہر بھی کر دیا تو انسان سخت مجرم بن کر سیکڑوں قسم کے حیوانی اور شیطانی گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اپنی سب خرابیاں سوچنے سے معلوم ہو سکتی ہیں اور جن کو بھول گیا ہے وہ بھی اعمالنامہ میں تو لکھی ہوئی موجود ہیں جن پر آخرت میں رسوائی اور عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بہت کچھ ستّاری فرما رکھی ہے، ہمارا باطنی حال لوگوں کو معلوم نہیں ورنہ لوگ نفرت کریں اور کوئی قریب بھی نہ آوے۔ اس مادہ کے موجود ہونے کے پیشِ نظر تو انسان

حُسنِ خاتمہ سے پہلے کتّے اور سور سے بھی بدتر ہے کیونکہ سور میں کفر کرنے کا مادّہ نہیں ہے بڑے سے بڑے بزرگ بھی اس خوف سے لرزاں اور ترساں رہتے ہیں کہ یہ مادّہ کسی وقت پھوٹ پڑے اور خاتمہ کفر پر ہو جائے۔ اگر خدا نخواستہ ایسا ہو گیا تو یقیناً کتّے اور سور اس سے افضل ہوں گے، کیونکہ وہ تو قیامت کے دن مٹی ہو جائیں گے اور انسان ہمیشہ دوزخ میں جلتا رہے گا۔ اس وقت یہ اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود مٹی ہو جانے کی تمنا کرے گا "یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا" اور جو یہاں خود کو مٹا کر مٹی میں ملا دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ رفعت اور بلندی عطا فرماتے ہیں۔ حدیث میں ہے "من تواضع للہ رفعہ اللہ" جو اللہ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ پاک اسے بلند کر دیتے ہیں۔ اسی طرح اپنے باطنی عیوب اور ساری عمر کے کئے ہوئے گناہوں کو سوچا کرے جو غور کرنے سے یاد آسکتے ہیں۔ نیز یقین کرے کہ میرے اعمالنامہ میں سب کا ریکارڈ موجود ہے اور ہر گناہ اپنی پوری کیفیت اور گواہوں اور وقت اور جگہ سمیت موجود ہے اور جن گناہوں سے توبہ کر چکا ہے معافی کی امید رکھتے ہوئے ان کا سوچ لینا کافی ہے۔ اس سے شرمندگی اور ڈر پیدا ہوگا اور تکبّر، حسد، چغلی، غیبت وغیرہ سب چیزیں مٹ کر بے نام و نشان ہو جاتی ہیں، پھر عاجزی پیدا ہو کر حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت شاملِ حال ہوگی۔ یہ سب گندگیاں کھاد کا کام دیں گی اور رفعت و بلندی نصیب ہونے کا ذریعہ بن جائیں گی۔ اسی طرح جب اپنے اعمال کی باطنی حالت میں غور کرے گا تو نماز اور دوسرے نیک اعمال بھی گناہ نظر آنے لگیں گے۔ مثلاً نماز کی باطنی حالت و کیفیت کہ اس میں اخلاص اور احسان، خشوع خضوع اور توجہ الی اللہ کا حکم ہے لیکن ہماری نماز سراسر غفلت و وساوس کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر ان سے مخاطب ہونے میں جو حالت ہونی چاہیئے کیا ہماری حالت وہی ہے

اس میں غور کرنے سے معلوم ہوجائے گا کہ ہم ادنیٰ درجہ کے حاکم کے سامنے بھی اس طرح
بے فکری اور لاأبالی پن سے کھڑے نہیں ہوتے جس طرح اپنی نماز میں اللہ کے سامنے کھڑے
ہوتے ہیں۔ یہ افضل العبادات کا حال ہے تو باقی عبادتوں کا کیا حال ہوگا۔ اسی طرح اپنی
ایمانی حالت میں بھی غور وفکر کرے کہ وعدہ وعید کی آیات واحادیث پر کس درجہ یقین
ہے۔ نتیجہ یہی نکلے گا کہ قبر، حشر، جنت، دوزخ کے متعلق بالکل سرسری عقیدہ ہے جو کہ
زندگی پر اثر انداز نہیں ہوتا، دُنیوی نفع نقصان کی خبروں پر جو اثر اور عملی حالت ہوتی
ہے اس کے مقابلہ میں اللہ ورسُول کی خبروں کا اثر کچھ بھی تو نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے
بھی عرض کرچکا ہوں کہ ہماری حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم دنیا اور آخرت کے دو خدا
الگ الگ مانتے ہیں۔ اسی طرح غور کرنے پر دل سے استغفار کرنے کی توفیق نصیب
ہوگی اور اپنے نیک اعمال پر نظر نہیں رہے گی بلکہ صرف اللہ کی رحمت پر نظر ہوگی، پھر
حق تعالیٰ شانہ حقیقی عزت ورفعت عطاء فرمائیں گے، لیکن یہ عزت حق تعالیٰ کی
جناب میں تذلل اور تواضع اختیار کرنے پر موقوف ہے۔ اسی لئے حدیث میں ہے کہ
جو شخص حق تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے وہ اس کا درجہ بلند فرمادیتے ہیں۔ اھ
مراقبہ کے بعد صلوٰۃ التوبہ کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھے اور جن ظاہری اور باطنی
عیوب کا استحضار ہوا ہے اُن پر خوب ندامت کے ساتھ توبہ کرے۔ بالخصوص تکبر دور
کرنے کیلئے دُعا کرے۔ یہ سب اشغال کم ازکم چالیس دن تک کرتا رہے۔

۴ نمونہ کے طور پر تکبر کی جو علامتیں بیان کی ہیں اگرچہ ان سب میں تکبر کا
پایا جانا ضروری نہیں ہے لیکن احتمال تو ہے اور نفس کو ان میں تکبر نہ ہونے کا دھوکہ بھی
ہوسکتا ہے۔ اور وجہ یہ ہے کہ نفس اور شیطان جو ہر وقت اس کے ساتھ لگے ہوئے
ہیں اُن کا کام یہی ہے کہ ہمیشہ دھوکہ دینے کی کوشش میں لگے رہیں۔ ان عادات و

اطوار کو تکلف کے ساتھ اہتمام کرکے ختم کرے۔ مثلاً گفتگو، چال ڈھال،
لباس وحرکات میں کچھ عرصہ کے لئے نفاست پسندی، طبعی نزاکت، وضعداری
وغیرہ ان میں سے کسی چیز کا بھی خیال نہ کرے اور نہ کسی کے اچھا بُرا سمجھنے کی طرف
توجہ کرے، ظاہری بیماریوں اور زخموں کے لئے بعض دفعہ ہسپتالوں میں مخصوص لباس
پہنتے ہیں اور ایک وقت میں کئی طرح کی پٹیاں باندھتے ہیں اور کچھ بھی خیال نہیں کرتے
اسی طرح اس مہلک بیماری کے دور کرنے کے لئے کم ازکم یہ کرے کہ نہایت سادہ
لباس پہن لے جو اس کی حیثیت سے کم درجہ کا ہو اور یہ نہ سوچے کہ لوگ حقیر سمجھیں گے
یا صورت وشکل سائلوں جیسی بن جائے گی اور لوگ بخیل کہیں گے اور طعنے دیں گے۔
یہ تدبیر علاج کے طور پر چند روز کے لئے اختیار کرلے پھر طبیعت وحیثیت کے
موافق پہننا شروع کرے۔ غرض یہ سب تدبیریں عارضی ہیں جو چند دن عمل میں
لانی ہیں۔

۵ امیر لوگوں سے ملنا جلنا اور اُن کی صحبت ترک کرے خواہ اس میں تبلیغ
اور حاجتمندوں کی مدد وغیرہ اس طرح کے منافع بھی فوت ہوجائیں۔

۶ غریبوں کے پاس بیٹھے، ان کی دعوت قبول کیا کرے، ان کی جانی خدمت
کرے یعنی اُن کے کام کیا کرے۔ عوام کی خدمت کرے۔

۷ ملازم اور بچوں کے ہوتے ہوئے گھر کا سودا سبزی، آٹا وغیرہ خود لائے اور
اپنی طاقت کے موافق اُسے خود ہی اُٹھائے، بلاضرورت مزدور بھی تلاش نہ کرے بلکہ
جو پیسے مزدوری میں دیتے ہیں انہیں چپکے سے خیرات کردیا کرے۔

۸ عوام میں سے ہر کسی کو پہلے خود ہی سلام کیا کرے۔ اس بارہ میں تواضع
اور خدمت، عوام ہی کی مفید ہے، مشائخ کی خدمت تو فخر اور بڑائی کی چیز ہے۔

۹ اپنی غیبت، برائی اور بہتان وغیرہ سن کر دفاع اور صفائی کی فکر نہ کرے بلکہ اپنے باطنی عیوب کے پیش نظر شکر کرے کہ میری برائیوں میں سے بہت تھوڑی برائیاں بیان ہوئی ہیں اور اس میں میرا ہی فائدہ ہے کہ گناہوں کا کچھ کفارہ ہو جائے گا۔

۱۰ کسی وقت غصہ ظاہر ہو جائے تو چھوٹے سے بھی معافی مانگ لے۔

۱۱ اگر کوئی اس کا حق دبا لے یا اس پر زیادتی کرے تو اپنا حق وصول کرنے کی اور بدلہ لینے کی کوشش نہ کرے۔

۱۲ ہر ایک کی نصیحت اور رائے کو ماننے کیلئے تیار رہے لیکن شرط یہ ہے کہ یہ نصیحت طبیعت کے خلاف ہو اور شریعت کے خلاف نہ ہو۔ اگر بالکل سمجھ نہ آئے تو کسی دوسرے سے مشورہ کر لے۔

۱۳ اگر صدقہ زکوٰۃ وغیرہ کا مستحق ہو اور لیتا بھی ہو تو اُسے چپکے لینے کے بجائے اوروں کے سامنے قبول کرے اور۔ صدقہ کے بجائے زکوٰۃ زیادہ لیا کرے کیونکہ اس میں تواضع زیادہ ہے نیز صدقہ کے دوسرے مصارف بھی بہت سے ہیں اور زکوٰۃ کا مصرف بعض وقت مشکل سے ملتا ہے، اس لئے اگر لے لے تو اس میں دینے والے کی ایک طرح کی خدمت بھی ہے کہ اُسے فریضہ کی ادائیگی میں مدد ملتی ہے پھر اگر اپنے استعمال کیلئے زیادہ ضرورت نہ ہو تو خفیہ طور پر صدقہ کر دے کیونکہ صدقہ بھی کبر کا ایک علاج ہے۔

۱۴ موت کو کثرت سے یاد کیا کرے اور جس جگہ بھی موقع مل جائے پوری کوشش کے ساتھ میت کی تجہیز و تکفین میں شرکت کیا کرے۔ بالخصوص اپنے ہاتھ سے نہلائے اور خود قبر میں اُتارے۔ اگر نہلانے کا تجربہ نہ ہو تو پانی ڈلوا دے یا کوئی اور خدمت بجا لائے۔ اس قسم کی تدابیر میں سے وہی تدبیر مفید ہوگی اور علاج سمجھی جائیگی

جو طبیعت اور نفس پر گراں ہو اور حیثیت کے خلاف ہو۔ اور زیادہ مفید بھی اُسی وقت تک ہے جب تک یہ گرانی رہے، اور عادت ہو جانے پر اثر بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں چھوڑ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ چنانچہ مسلسل استعمال کے بعد دوا بھی غذا بن جاتی ہے، یعنی مفید تو ہوتی ہے لیکن دوا کی طرح زیادہ اثر نہیں کرتی۔ پس اگر مریض ان علاجوں کا پہلے ہی سے عادی ہو تو اُس کو اِن کے علاوہ اور دوسرے علاج اختیار کرنے ہوں گے۔ مریض کا مزاج صوفیانہ ہے اور وہ امیروں سے نہیں ملتا اور فقراء کی خدمت کرتا ہے تو اب اس کو امیر لوگوں کی خدمت کرنی چاہیئے کیونکہ اس کا تکبر بزرگی کی لائن کا ہے۔ نیز اگر وہ تجارت اور مزدوری وغیرہ نہیں کرتا تو اُس کو ضرورت نہ ہونے کے باوجود بھی تجارت وصنعت وغیرہ میں مشغول ہونا چاہیئے۔ پس یہ تدبیریں مریضوں کے حالات کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہیں۔

۱۵ تنہائی میں مذکورہ بالا مراقبہ کرے اور تکبر والوں اور تواضع والوں کے قصے بھی پڑھا کرے جس کے لئے "اکابر کا تقویٰ"، "اکابر علماء دیوبند" وغیرہ کتب بہت مفید ثابت ہوں گی۔

۱۶ علاج کے سلسلہ میں **ملفوظات مولانا سعید احمد خاں صاحب**

ایک حدیث میں آیا ہے "تمعددوا واخشوشنوا وامشوا حفاۃً" پر عمل کرے۔ یعنی "سادہ کھاؤ، موٹا پہنو اور بغیر جوتے کے چلا کرو"۔ اس کے علاوہ تکبر کا علاج یہ بھی ہے کہ نصف پنڈلی تک کرتا اور شلوار باندھو اور عمامہ باندھنے کی عادت ڈالو اور کپڑے کو پیوند لگائے بغیر نہ چھوڑو۔ اور کبھی سرکہ، ردی کھجور، جو کی روٹی بھی کھایا کرو۔ گدھے پر سواری بھی کیا کرو۔ یہ سب تکبر کے علاج کی نیت سے کیا کرو۔ جان انجان کو خود پہل کر کے سلام کیا کرو۔

متّقی حضرات کے لئے لمحۂ فکریہ

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحمت سے بندہ کو ایسے دینی ماحول میں خادمانہ تعلق نصیب فرمایا ہے جہاں تعلیم و تبلیغ، تصوّف درویشی سارے ہی دینی شعبوں سے متعلق قدیم جدید، خواص عوام، پختہ و خام مختلف حضرات سے واسطہ پڑتا ہے۔

اِس ماحول میں جہاں باہمی محبّت، خلوص، دینی خیرخواہی، دینی فضائل کے حصول کی کوشش، مال وجاہ کا ایثار، صل من قطعك کی تعمیل کے مناظر، خدمت کے مواقع پر آگے اور جاہ کے مواقع میں سب سے پیچھے رہنے بلکہ چھپے رہنے وغیرہ کے حالات دیکھے۔ وہاں نفس و شیطان کو انہیں دینی اعمال میں اس کے برعکس ایسے جذبات بھی پیدا کرتے دیکھا کہ ان کی حرکات نے خالص دُنیاداروں کو بھی مات کر دیا۔ اس پر خود اس طبقہ سے اور اس طبقہ کے قریب کے دنیادار طبقہ سے اشکالات ہوتے رہتے ہیں اُن کے جواب کو بیان کرنے کا عرصہ سے خیال تھا کیونکہ حضرت مرشدی دامت برکاتہم کی برکت سے اس شیطانی سازش کی حقیقت قلب پر تو بہت واضح تھی مگر بیان پر قدرت اور اس کی لیاقت نہیں۔ اور ناقص بیان سے بعض ناظرین کے غلط فہمی میں پڑنے کا خطرہ تھا۔

گذشتہ سال حضرت مرشدی کے ارشاد سے ایک رسالہ ”اکابر کا تقوٰی اور تواضع“ مرتّب کیا اور اب ”تواضع“ کی ضد ”تکبّر“ پر لکھا گیا۔ اِن دونوں رسالوں کے مضامین سامنے آنے سے بیان آسان ہو گیا ——————————— اور یہ بھی خیال ہے کہ اگر ناظرین ان

دونوں رسالوں کو غور سے مطالعہ کے بعد اس مضمون کو دیکھیں گے تو کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہوگی اور میری بات سمجھ میں آجائے گی بلکہ خود اشکال ہی ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بندہ اور ناظرین کو عمل کی بھی توفیق دیں۔ تفہیم کے لئے دو باتیں عرض کرتا ہوں، پھر اشکالات کے جواب عرض کروں گا۔

اوّل یہ کہ اس دین دار طبقہ میں شیطان کو کامیابی اِس صورت سے ہوتی ہے کہ ہر انسان کو زندگی گذارنے کے لئے کچھ مال کی ضرورت ہوتی ہے اور ظلم سے بچنے کے لئے اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے کچھ جاہ کی بھی ضرورت ہے۔ ان ہی دونوں چیزوں یعنی مال وجاہ کا نام دنیا ہے۔ اکثر لوگوں نے ان دونوں چیزوں کے حصول کے لئے ظاہری معروف دُنیاوی ذرائع تجارت، ملازمت حرفت وغیرہ کو اختیار کیا اور دن رات اس میں مشغول ہوئے۔ یہ لوگ دنیادار کہلاتے ہیں۔

چند ایک سمجھداروں نے دنیائے فانی میں مشغولی کی بجائے اپنے اوقات کو اُمورِ آخرت میں مشغول کر دیا۔ بچپن سے آخرت ہی کے متعلق علوم حاصل کئے، بڑے ہو کر دینی خدمات میں اپنے کو وقف کر دیا، لیکن زندگی گذارنے کے لئے ان کو بھی کچھ مال وجاہ کی ضرورت تھی۔ اس کے لئے بعضوں نے توکّل کیا اور بعضوں نے شرعی اجازت سے اِس معاملہ میں دُنیاداروں کا تعاون حاصل کرنے کیلئے وظائف اور تنخواہ وغیرہ کی تشکیل کی کہ یہ لوگ ان کی ضروریات کے کفیل ہو کر ان کو دینی خدمت کے لئے فارغ رکھیں۔ یہ تشکیل دُنیاداروں کے لئے بھی دارین کے لحاظ سے باعثِ برکت اور اَجر ہوئی اور دینی خدّام کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں آئی، کیونکہ انسانی ضرورت کی بناء پر خود شریعت نے کسبِ حلال کو عبادات کے بعد فرض قرار دیا اور ضرورت سے زائد کو مباح لیکن ضرورت سے زائد جاہ کو کہ وہ اصل مقصدِ زندگی یعنی بندگی کے خلاف ہے حرام قرار

دیا۔ انسان کی حقیقی ضروریات تو تھوڑی سی جاہ اور تھوڑے سے مال کے ساتھ پوری ہو جاتی ہیں لیکن انسان کے اندر نفسانی حرص اور اپنی بڑائی و عزت کی زبردست خواہش بھی ہے جس کو پورا کرنے میں بجائے کچھ نفع کے خود انسان کو اور پورے معاشرہ کو سخت نقصانات ہوتے ہیں۔ اس لئے شرع شریف نے نفس کے ان تقاضوں کو مذموم ٹھہرایا ہے۔ جس شخص نے باقاعدہ علاج کروا کر ان غلط و ممنوع تقاضوں کو دبایا نہیں وہ نفس کی مرادوں کو پورا کرنے کی ضرور کوشش کرتا ہے۔ دنیا دار تو اپنے دنیا کے نقشوں سے یہ مقصد حاصل کرتے ہیں اور دین دار کہلانے والے اپنے دینی نقشوں مثلاً علمی شہرت شاگردوں، مریدوں کی کثرت، عبادات، اوراد، مجاہدات میں نام پیدا کرنا اور تقوے کے امور میں شور کر کے اہتمام کرنا وغیرہ سے اپنا مقصد پورا کرتے ہیں۔ ان میں بعض کی توجہ دنیا کے ایک جزو مال کی طرف ہے اور اکثر کی توجہ دوسرے جزو جاہ کی طرف ہوتی ہے کہ مال کی طرف براہِ راست توجہ کرنا ان کے منصب اور شان کے خلاف ہے اور مال مادی چیز ہے اس لئے یہ عیب جلد ظاہر بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن جاہ باطنی چیز ہے اور اس کی پکڑ کرنے کا ہر شخص کو حق بھی نہیں۔

یہ دینی طبقہ دنیا دار عوام کالانعام کو تو خاطر ہی میں نہیں لاتا، جاہ کا سارا مظاہرہ اپنے ہی طبقہ کے لوگوں میں کرتا ہے۔ انہیں کی غیبت، عیب جوئی، تحقیر اور ان میں سے بعضوں کو گرانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اُن پر اپنی بڑائی، عزت، اپنے تقوے اور تزکیہ کے اظہار کرنے کیلئے راستہ صاف ہو۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کام کرنے والے ہمیں بڑا بنا کر رکھیں، ہماری بات مانیں، ہم پر کوئی اعتراض نہ کریں، یا تو نظامت؛ امارت ہمارے ہاتھ میں ہو یا ہمارا عہدہ بے شک کوئی نہ ہو لیکن قوتِ حاکمہ ہمارے ہاتھ میں ہو۔ اور شیطان اس بات کی طرف متوجہ ہی نہیں ہونے دیتا کہ ان قلبی شیطانی اُمور سے وہ متقی زانیوں،

شرابیوں اور چوروں سے بھی نیچے گر جاتا ہے، کیونکہ بڑائی خاصۂ خداوندی ہے۔ اس کو اختیار کرنے میں خدا کا مقابلہ ہے۔ اس کا تعلق شرک و کفر سے ہے جس کو شیطان نے اختیار کیا اور مردود ہوا۔ اس لئے اِس بغاوت کی لائن کے جرم کی معافی ہی نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے "لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من اکبر یعنی علی اخیہ المسلم" لیکن چونکہ نفاق کی طرح یہ پوشیدہ امر ہے اس لئے دنیا میں اس پر کوئی حد جاری نہیں ہوئی، گو اس کے نتیجہ میں متکبر کو دنیا میں بھی رسوائی اور ذلت اُٹھانی پڑتی ہے اور چوری، زنا وغیرہ حیوانی جرائم کوتاہی غفلت اور رذالت و پستی کی لائن کے جرم ہیں ان پر شہادت اور ان کا یقینی ثبوت مل سکتا ہے۔ شرم و ذلت اس کے ساتھ شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیارے بندہ کے نقصان کی خاطر یہ حرکات پسند نہیں اُس نے اپنی رحمت سے ان چیزوں کو منع کیا اور نافرمانی پر دنیا اور آخرت میں ہاتھ کاٹ دینے اور پتھروں سے ہلاک کر دینے کا حکم فرمایا، آخرت میں دوزخ کی وعید سنائی، لیکن ان حرکات کے مرتکب کو اپنا قصوروار قرار دیا۔ اپنا باغی قرار نہیں دیا۔ جہاں ان گناہوں کا ذکر فرمایا وہاں ان سے توبہ کرنے والوں کے لئے اپنے ستار غفار ہونے کا بیان بھی فرمایا۔ اور مرتکب کو توبہ کی توفیق بھی جلد ہو جاتی ہے کہ ان گناہوں کی بُرائی بہت ظاہر اور معروف ہوتی ہے خود گنہگار اپنے افعال کو بُرا سمجھتا ہے، ڈرتا ہے، غفلت اور نفس کے غلبہ کی وجہ سے کر گزرتا ہے لیکن دل سے شرمندہ ہوتا ہے۔ اور ندامت ہی توبہ ہے، گویا توبہ کی بڑی شرط ندامت تو موجود ہی ہوتی ہے، باقی شرائط یعنی گناہ سے الگ ہونا، آئندہ کے لئے بچنے کا عزم کرنا وغیرہ شرائط پوری کر کے توبہ کرنا آسان ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے توبہ کر کے تقوٰی اختیار کرنے والوں کو ایسا قبول کرتے ہیں جیسا کہ کچھ ہوا ہی نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ یعنی توبہ کرنے والوں کے

نامۂ اعمال سے بھی اُن کا ذکر مٹا دیتے ہیں ۔ فرشتوں کو فراموش کرا دیتے ہیں ۔ ان کے اعضاء اور وہ مقام جہاں یہ جُرم ہوئے وہاں سے اثرات ختم کر دیتے ہیں اور اُن پر کوئی گواہ بھی باقی نہیں رکھتے ۔ گناہ تو مٹا دیتے ہیں اور توبہ کرنے کا نیک عمل باقی رکھتے ہیں جس پر اس تائب کو اپنا مقرب بنا لیتے ہیں ۔ اور تائب کو جب ان حرکات کا خیال آجاتا ہے تو یہ خیال تکبّر اور عُجب جیسے خبیث امراض سے محفوظ رہنے کا باعث بن جاتا ہے ۔ اس طرح ان سابقہ جرائم کو اس کی نیکیوں کے باغ کا کھاد بنا دیتے ہیں ۔ ان میں بعض حضرات دوسرے اعمال کے ذریعہ ترقی کر کے اس مقام کے ہو جاتے ہیں کہ ان سابقہ جرائم پر ندامت کی وجہ سے ان کی سیئات حسنات سے بدل دی جاتی ہیں اولٰئك يبدّل الله سيّئاتهم حسنٰت ۔

ایسا بندہ ہمیشہ بندگی کی صفات یعنی ذلّت و انکساری پر قائم ہو جاتا ہے جس پر اللہ تعالٰی اُس کو اپنی طرف سے حقیقی عزّت و بلندی عطا فرماتے ہیں ۔ اب یہ حال ہوتا ہے کہ وہ بندہ اپنی نظر میں تو پست ہوتا ہے اور اللہ کی عطا کردہ جاہ سے لوگوں میں معزز ہوتا ہے حدیث پاک میں اس حالت کے طلب کرنے کی ترغیب آئی ہے " اللّٰهمّ اجعلني في صغيرًا وفي اعين الناس كبيرًا " اور متکبّر جو مخلوق کی نظر میں بڑا ہونے کی غلط کوشش کرتا ہے وہ اپنی ہی نظر میں بڑا ہوتا ہے اللہ تعالٰی مخلوق کی نظر میں اُس کو ذلیل کر دیتے ہیں ۔ اس مرض کے ساتھ اس کا تقوٰی طہارت و کثرتِ عبادت سب کچھ اس مرض کو بڑھانے کا ذریعہ بن کر اللہ تعالٰی سے بُعد کا سبب بنتی ہیں ۔

سب سے پہلے تکبّر کرنے والا جو سات لاکھ برس تک تقدس و تسبیح کا سرمایہ اپنے ہاتھ میں رکھتا تھا اور ملائکہ کا استاد تھا اُس نے ایک ہی دفعہ انا کا لفظ نکالا تھا پھر دیکھ لو جو ہوا ۔

حدیث پاک میں ہے " کہ آدمی جنّت کے اعمال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جنّت اور اُس کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے ، آخر میں ایسا عمل کرتا ہے کہ دوزخ میں

ڈال دیا جاتا ہے ۔ یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اس کے اعمال میں اخلاص نہیں ہوتا ۔

حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آدمی کی ظاہری حالت پر میری نظر نہیں ہوتی بلکہ ملکات پر ہوتی ہے ۔ اسی لئے مشائخ کو دیکھا گیا کہ وہ عامی مخلص پر زیادہ متوجہ ہوتے ہیں اور حسین متّقی میں کبر محسوس کرتے اُن سے قلبی بُعد ہوتا ہے ۔

جس طرح انسان راحت پر شکر اور مصیبت پر صبر کر کے خدا سے جڑ سکتا ہے اسی طرح دونوں حالتوں کے حقوق ضائع کر کے خدا سے کٹ بھی سکتا ہے ۔ ایسے ہی کبھی انسان کو پرہیزگاری کی توفیق ہوتی ہے اور کبھی اس پر گناہ مسلط ہوتا ہے ، لیکن قلبی حالت کے اعتبار سے کبھی پرہیزگاری خدا سے کٹنے اور گناہ خدا سے جُڑنے کا باعث بن جاتا ہے چنانچہ شیخ ابن عطاء اللہ اسکندری درویشی کی مشہور کتاب " الحکم " میں تحریر فرماتے ہیں :۔

جس معصیت سے مولائے حقیقی کے سامنے ذلّت اور افتقار پیدا ہو وہ اُس عبادت سے بہتر ہے جو نخوت و تکبّر پیدا کرے ۔

شرح :۔ طاعات و عبادات و اذکار کا مقصود یہ ہے کہ بندگی اور اپنے مولٰی کے سامنے ذلّت و افتقار پیدا ہو اور نفس کی سرکشی اور کبر ٹوٹے ۔ اور اگر بشریت کی راہ سے گناہ ہو جانے کے بعد مُومن کے اندر ذلّت و انکساری و ندامت اور اپنے نفس کی تحقیر اور اس گناہ سے اپنی ہلاکت جاننا یہ صفات پیدا ہوں اور عبادت کر کے نفس کے اندر نخوت اور مسلمانوں کی تحقیر اور طعن اور اپنے کو عابد جاننا یہ صفات پیدا ہوں تو ایسی طاعت کے ثمرہ سے اس معصیت کا نتیجہ بہتر رہا مگر اس کا مطلب کوئی بدفہم یہ نہ سمجھے کہ طاعت کو چھوڑ کر معصیت اختیار کرے معصیت کا قبیح ہونا اور طاعت کا بہتر اور حسن ہونا بالکل ظاہر بات ہے ۔

یہاں شیخ کو اس پر آگاہ کرنا منظور ہے کہ اصل مقصود بارگاہِ عالی تک رسائی ہے اور اس کو حاصل کرنے کیلئے ذلّت و افتقار کا حاصل کرنا اور کبر و نخوت کو دور کرنا ضروری ہے ۔

گناہ اور نافرمانی کے وقت جس قدر تو حلم خداوندی کا محتاج ہے بندگی اور طاعت کرنے کے وقت اس سے زیادہ اس کے حلم کا محتاج ہے۔

شرح:۔ بندہ کا کمال اور مرتبہ اور تمام عبادات کا اصلی مقصود یہ ہے کہ بندہ کی نظر ہر امر میں اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی ہو جیسے بھک منگا سائل ہوتا ہے۔ اور بندہ کی پستی اور ہلاکت اس میں ہے کہ اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو اور اپنے عمل کو پسند کرے۔ اور اپنے فعل کو اچھا جانے اور اپنی قدر اس کے دل میں ہو۔ ایسا بندہ اللہ کی بارگاہ سے مردود ہوتا ہے۔ اس کے بعد سمجھو کہ مُومن کی شان گناہ صادر ہو جانے کے بعد یہ ہے کہ انکسار، عاجزی ندامت، ذلت اور اپنے نفس کی نفرین اور بارگاہِ الٰہی میں تضرع وزاری و توبہ پیدا ہوتی ہے، یہی صفت عین مقصود اور بندگی کا کمال ہے اور طاعت و عبادت کے بعد بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نظر اس عمل پر ہوتی ہے اور اس کو اچھا سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو مطیع عابد اور حق کا ادا کرنے والا اور مستحق ثواب جانتا ہے تو اس حالت میں اس کی نظر اپنے نفس پر ہوئی تو اس وقت عجب نہیں کہ اس پر غضب الٰہی ہو اور نارضامندی کا مورد بنے۔ پس ایسی طاعت پر یہ بندہ حلم خداوندی کا گناہ کرنے کے وقت سے زیادہ محتاج ہے۔

خدا کی قسم تیرا جاہل کا ہمنشیں ہونا جو اپنے نفس سے ناراض ہے، تیرے لئے اس عالم کی صحبت سے جو اپنے نفس سے رضامند ہے زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس عالم کے لئے جو اپنے نفس سے راضی ہے اس کا علم کیا مفید ہے اور اس جاہل کے لئے جو اپنے نفس سے ناراض ہے اس کا جہل کیا مضر ہے۔

شرح:۔ کیونکہ عالم کی صحبت نافع اور جاہل کی مضر ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے اس لئے

قسم کھا کر شیخ فرماتے ہیں کہ جو شخص علوم ظاہرہ سے جاہل ہو لیکن وہ اپنے نفس سے ناراض ہے اور اس کے قلب میں اذعان اور یقین اس امر کا راسخ ہے کہ میرا نفس مجموعہ ہی تمام شرور و نقائص کا اور میں سراپا عیب و نقصان ہوں۔ اور اپنی خوبی و کمال کا حصول کر بھی وہم و شبہ اس کو نہیں ہوتا تو یہ شخص کامل ہے۔ اس لئے کہ جو شئے جڑ ہے تمام طاعات کی اور کمالات کی وہ اس کو حاصل ہے تو اس کی صحبت تیرے لئے بہتر ہے، گویا درحقیقت وہ شخص جاہل ہی نہیں۔ اور جو شخص علوم ظاہرہ کا ماہر ہو لیکن اپنے حال اور اپنے نفس سے راضی ہو اور اس کو پسند کرتا ہو تو خواہ علمی دقائق اس کے اندر ہوں لیکن صحبت مضر ہے اس لئے کہ جو چیز ہر عیب و غفلت اور معصیت کی جڑ ہے وہ اس کے اندر موجود ہے۔ اور گو اس کا ظاہری علم بظاہر اس کو شریعت کا پابند بنائے ہوئے ہے لیکن اس کی حالت خطرناک ہے اور اس پر کسی طرح اطمینان نہیں ہے۔ اور ضرور یہ مرض کبھی نہ کبھی اپنا رنگ لائے بغیر نہ رہے گا۔ اور جو اس کی صحبت میں رہے گا تو چونکہ صحبت کا اثر مسلمات میں سے ہے اس لئے اس کے اندر بھی یہ مرض ضرور پیدا ہو گا کہ اپنی تحقیقاتِ علمیہ اور اپنے حال کو پسند کریگا۔ اور یہ عین غفلت ہے۔ اور یہ مرض بہت دقیق ہے اس لئے کہ جس کے اندر ہوتا ہے اس کو خود اس کا ادراک نہیں ہوتا اس لئے کہ اس مرض کی حقیقت ہی اپنے حال کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھنا ہے۔

شیخ المشائخ حضرت شیخ الحدیث صاحب دام مجدہ اپنے رسالہ "اسٹرائک" میں فرماتے ہیں کہ "جس ماحول (جو شریعت و طریقت کا مخزن تھا) میں اس سیہ کار کی پرورش ہوئی ہے اُس میں شیطانی جرائم حیوانی جرائم سے بہت زیادہ شدید سمجھے جاتے تھے، پھر جوں جوں روایاتِ حدیث پر نظر ہوئی یہ چیزیں دل میں جگہ ہی پکڑتی گئیں۔ حیوانی جرائم میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد من قال لا الٰہ الا اللہ

دخل الجنۃ وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر[1]"۔ اور شیطانی جرائم میں "لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من کبر" پہلی نوع میں "ھلا سترتہ بردائک[2]" اور دوسری میں حضرت ابوذرؓ کے تعبیر بالأم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پاک ارشاد "انک امرؤ فیک جاھلیۃ[3]" نے دوسری نوع کی نفرت دل میں اس قدر سخت کردی کہ اس کی کراہیت جذر قلب میں بیٹھ گئی۔ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کا جرم پہلی نوع کا تھا خود حق تعالیٰ نے کلماتِ توبہ القا فرما کر توبہ قبول کرلی۔ اور ابلیس کا جُرم دوسری نوعیت کا تھا، "فاخرج فیھا انک رجیم وان علیک لعنتی الیٰ یوم الدین" کا ابدی پروانہ قیامت تک کی لعنت ملا۔

---

[1] عن ابی ذرؓ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلیہ ثوب ابیض وھو نائم۔ ثم اتیتہ وقد استیقظ فقال ما من عبد قال لا الٰہ الا اللہ ثم مات علیٰ ذٰلک الا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق، قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق، قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر وکان ابوذر اذا حدث بھذا قال وان رغم انف ابی ذر، متفق علیہ۔

[2] حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے حضرت ھزال رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر چار دفعہ زنا کے بارے میں اقرار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرعی قاعدہ کے مطابق انکو رجم کرنے کا حکم فرمایا لیکن حضرت ھزالؓ سے فرمایا کہ اگر تو اُس کی پردہ پوشی کرلیتا تو تیرے لئے بہتر تھا۔

[3] حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "ایک دفعہ میں نے اپنے ایک غلام کو (بطور گالی اور عار دلانے کے) کہدیا تھا "او کالی کے بیٹے"۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے ابوذر تم نے اس کو ماں کی گالی دی ہے؟ تمہارے اندر تو یہ جاہلیت کی ایک خصلت ہے"

غرض متقی حضرات کو دارین کی ترقی سعادت و عزت حاصل کرنے کے لئے شیطانی طریق کو چھوڑ دینا چاہیئے یعنی اپنی بڑائی کی فکر میں دوسروں کو گرانے کی فکر چھوڑ دینا چاہیئے اور جاہ کے حاصل کرنے کی اسکیموں کو اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے ارشاد من تواضع للہ رفعہ اللہ کے مطابق حقیقی عزت و بلندی دیتے ہیں۔

ہمارے اکابر میں قطب العالم شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ جب اپنے مرشد حضرت میانجیو صاحب قدس سرہ کے یہاں سے خرقہ خلافت سے مشرف ہوئے تو روانگی کے وقت حضرت مرشد نے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو، تسخیر یا کیمیا؟ حضرت حاجی صاحبؒ یہ فقرہ سُن کر رو پڑے اور عرض کیا کہ صرف محبوبِ حقیقی کی خواہش ہے، دنیا کی کوئی چیز نہیں چاہیئے۔ مرشد نے سینہ سے لگایا دُعائیں دیں۔ پھر اُن کی جو عزت و بلندی ہوئی دیندار طبقہ سے مخفی نہیں۔

حضرت میانجیوؒ کے دوسرے خلیفہ حضرت حافظ ضامن صاحب قدس سرہٗ

"ارواح ثلاثہ" میں ہے کہ جب کوئی حافظ محمد ضامن صاحب کے پاس آتا تو فرماتے کہ دیکھ بھائی اگر تجھے کوئی مسئلہ پوچھنا ہے تو تو وہ (مولانا شیخ محمد کی طرف اشارہ کرکے) بیٹھے ہیں مولوی صاحب ان سے پُوچھ لے، اگر تجھے مرید ہونا ہے تو وہ (حاجی صاحب کی طرف اشارہ کرکے) بیٹھے ہیں حاجی صاحب ان سے مرید ہوجا، اور اگر حقہ پینا ہے تو یاروں کے پاس بیٹھ جا۔

اس کیفیت کے ساتھ یہ تینوں اقطاب ایک ہی جگہ رہتے تھے اس لئے اس وقت خانقاہِ امدادیہ دکان معرفت کہلاتی تھی۔

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ حکیم الاُمت حضرت تھانویؒ

ہمیں جن بزرگوں کی

نصیب ہوئی ان میں حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ اور حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے آپس
میں شدید سیاسی اختلاف کے باوجود ایکدوسرے کو بڑھانے اور تواضع کے بارے میں معاملات
حضرت مرشدی کے رسالہ "الاعتدال" کے تکملہ میں مطالعہ فرمائیں۔ پھر دونوں کو اللہ
نے ایک دوسرے سے بڑھ کر عزتیں دیں۔

حضرت دہلویؒ حضرت رائے پوریؒ کے تواضع کے واقعات بھی ہم آپ نے
دیکھے اور سنے اور یہ بھی دیکھا کہ اللہ پاک نے اس وقت سارے عالم میں ان کی شہرت و
عزت کر دی۔ حضرت مرشد پاک شیخ الحدیث صاحب دام مجدہم کو جب مدینہ پاک
میں حضرت سہارنپوری قدس سرہٗ نے خلافت و اجازت سے نوازا تو حضرت
شیخ نے حضرت رائے پوریؒ کے پاؤں پکڑ لئے کہ وہ اس بات کو کسی پر ظاہر نہ کریں۔ جامعہ
مظاہر علوم کی نظامت ان کے سپرد کرنے کی جب تجویز ہوئی تو حضرت نے مجوزین سے
فرمایا کہ اگر ایسا ہوا تو آپ حضرات ڈھونڈتے ہی پھریں گے کہ زکریا نام کا کوئی شخص
تھا۔ جب مظاہر علوم کی برائے نام تنخواہ کے مقابلہ میں ایک بہت بڑی تنخواہ پر دینی
کام ہی کے لئے بہت پُرزور پیشکش ہوئی تو جواب میں کارڈ پر ایک ہی فقرہ لکھ دیا کہ

مجھ کو جینا ہی نہیں بندۂ احساں ہو کر

(تفصیلات کے لئے دیکھئے "آپ بیتی")

حضرت شیخ کے یہ مال وجاہ کے چھوڑنے کے واقعات بہت کثیر ہیں، ناظرین کو معلوم بھی ہیں
یہاں صرف اس پہلو کی طرف متوجہ کرنے کیلئے بطور نمونہ لکھے۔ پھر اللہ پاک نے کیا کیا؟
سب کے سامنے ہے کہ دنیا ذلیل ہو کر ہاتھ جوڑے کھڑی ہے اور آخرت کے اعزاز کی
بشارتیں اور نشان ابھی سے نمایاں ہو رہے ہیں۔

اس تحریر کو یہاں تک لکھ کر ایک دوست کو دکھایا تو انہوں نے فرمایا کہ بہت خوب

ہے، لیکن حقیقی متقی اور متواضع حضرات ہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ جو متقی مخاطب
ہیں وہ فرمائیں گے کہ ساری باتیں ٹھیک ہیں، سب لوگوں کو اس پر عمل کرنا چاہیئے
مگر یہ خیال نہیں آوے گا کہ ہم خود بھی مریض ہیں کیونکہ ہماری تو اصلاح ہو چکی اور اب تو ہم دوسروں
کی تربیت و اصلاح کرنے پر مامور اور مشغول ہیں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ حب جاہ
ایسی چیز ہے کہ جو صدیقین کے قلوب سے آخر میں نکلتی ہے۔ آپ اپنے کو متقی سمجھتے ہوئے بھی بےفکر
نہیں ہو سکتے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا
کرتے تھے کہ میرے اندر کوئی نفاق کی بات تو نہیں، بلکہ میرا شمار منافقوں میں تو نہیں۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ کو دیکھا گیا کہ کمر پر مشک لادے ہوئے مسلمانوں کو پانی پلاتے
پھرتے ہیں۔ پوچھا گیا کہ اے امیر المؤمنین یہ کیا ہے؟ فرمایا کچھ لوگ بطور وفد آئے تھے
اُنہوں نے میری مدح کی اس سے نفس میں انبساط پیدا ہوا، اس کا میں نے یہ علاج کیا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے کُرتا پہنا وہ اچھا معلوم ہوا تو آپ نے
اس کی آستین بالشت بھر کاٹ دی تاکہ عیب پڑ جائے اور بدنما ہو جائے۔

حضرت حکیم الامت فرماتے ہیں کہ یہ وہ حضرات ہیں جن سے زیادہ نفس کے
دھوکوں سے محفوظ کوئی نہیں ہو سکتا۔ ان کو اتنا اہتمام اس مرض کا تھا اس بھروسہ
پر نہیں رہتے تھے کہ ہم نے نفس کو سنوار لیا ہے۔ اور ہمارا حال یہ ہے کہ ذرا ذکر شغل
کر لیا اور مطمئن ہو گئے کہ اب ہم نفس و شیطان کے دھوکہ میں نہیں آسکتے۔ یہ حضرات
عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جن کی نسبت پورا اعتقاد ہے کہ جنت میں ضرور جائیں گے
مگر پھر بھی یہ حالت ہے کہ تکبر سے کتنا ڈرتے تھے۔

قطب ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
جو عہد لیا گیا (بطور مکاشفہ) اُس کو پڑھ کر ہمیں اپنے آپ کو سمجھانا چاہیئے، پھر اپنے

باقاعدہ علاج کی فکر کرنا چاہیئے۔

عہد:۔ فرماتے ہیں کہ ہم سے عہد لیا گیا کہ ہم اپنے پاس بیٹھنے والے ہر مسلمان سے اپنے آپ کو کم سمجھیں اگرچہ وہ مسلمان بدحالی میں کیسا ہی انتہا کو پہنچ گیا ہو۔ مگر ہم اپنے نفس کو اس سے کم ہی نہ سمجھیں۔ تمام سلف صالحین کا مذاق یہی تھا، رضی اللہ عنہم جیسے وہب بن منبہؒ خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ اور حسن بصریؒ اور سفیان ثوریؒ، فضیل بن عیاضؒ تو یہ فرمایا کرتے تھے کہ بندہ اُس وقت تک متواضع نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ گھر سے نکل کر لوٹنے تک کسی کو اپنے سے کم نہ سمجھے۔ اور بندے کی طرف عبدیت کا کوئی درجہ اس وقت تک منسوب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنی تمام طاعات کو ریا اور تمام حالات وکیفیات کو جھوٹے دعوے نہ سمجھے۔ اور میں نے سیدی علی خواص سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ تکبر اور رعونت والوں میں سے جو کوئی اس بات میں شک کرے کہ اس کا نفس اس کے پاس بیٹھنے والے سے کمتر ہے اُس کو چاہیئے کہ اپنی تمام ان لغزشوں اور گناہوں کی جو اتنی عمر میں اس سے سرزد ہوئی ہیں اپنے نفس کے سامنے پیش کرے پھر ان سے ان نقائص کا مقابلہ کرے جو اس کے پاس بیٹھنے والوں کے اندر اس کے علم میں ہیں تو غالب یہ ہے کہ اپنے گناہوں کو پاس بیٹھنے والے کے نقائصِ معلومہ سے یقیناً زیادہ جانے گا، کیونکہ اکثر یہی قاعدہ ہے کہ انسان اپنے نقائص کو دوسرے کے نقائص سے زیادہ جانتا ہے (بشرطیکہ سوچے) اور جو شخص گناہوں میں اپنے ہمنشین سے بڑھا ہوا ہو وہ مرتبہ میں بھی اس سے کمتر ہوگا۔ پس اب کیا حق ہے کہ اپنے آپ کو اس سے افضل سمجھے۔ اور بعض لوگوں کو جبکہ دوسروں کے گناہوں کا پوری طرح علم نہیں ہوتا تو یہ خیال کر لیا کرتے ہیں کہ اس کے بھی گناہ بہت ہوں گے (اگرچہ میں نہیں جانتا) لیکن کسی شخص کو یہ جائز نہیں کہ صرف گمان اور تخمین سے اپنے پاس بیٹھنے والے کو

کثرتِ معاصی میں اپنے پر قیاس کرے اور دل ہی دل میں یوں کہے کہ ایسے شخص سے یہ بات بعید ہے کہ خدا نے اس کو ان گناہوں سے محفوظ رکھا ہوگا جو مجھ سے سرزد ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ یہ بدگمانی ہے (اور یہ بدگمانی جائز نہیں) اور اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ کسی کو دوسرے کے عیوب اپنے عیوب سے زیادہ معلوم ہیں تب بھی اُس کو لائق یہی ہے کہ دوسرے کے عیوب پر نظر کرنا چھوڑ دے اور اپنے گناہوں کی وجہ سے خوفِ خدا میں مشغول ہو۔ اگرچہ اپنے گناہ دوسرے کے گناہوں سے شمار میں کم ہی معلوم ہوں۔ کیونکہ ہر مکلف کو اپنے گناہوں کی وجہ سے اہتمام کے ساتھ خوفِ خدا کو دل میں جگہ دینا دوسروں کے گناہوں کو شمار کرنے کی فکر میں پڑنے سے زیادہ بہتر ہے۔ خصوصاً جبکہ یہ بھی خبر نہیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ کس بات پر مواخذہ کریں گے اور کس گناہ سے چشم پوشی فرمائیں گے۔ ممکن ہے خدا اُس کو معاف فرمادے اور تم سے مؤاخذہ کر لے۔

اور اس سے بھی ترقی کر کے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ فرض کر لو تمہارے اندر بہت سی خوبیاں ہیں اور کوئی بھی عیب نہیں۔ اور دوسرے شخص میں کوئی بھی خوبی نہیں بلکہ تمام عیوب موجود ہیں۔ جب بھی تم اپنے کو اس سے افضل نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ قاعدہ شرعیہ ہے الاعمال بالخواتیم کہ اعمال کا اعتبار خاتمہ سے ہوتا ہے، تمہیں کیا معلوم کہ تمہارا خاتمہ انہیں اعمال پر ہوگا یا تقدیر میں کچھ اور ہی لکھا ہے۔ اور کیا عجب ہے کہ جو شخص اِس وقت سراپا گناہ ہی گناہ ہے اُس کا خاتمہ اچھا ہو جائے اور تم سے مرتبہ میں بڑھ جائے۔ اور یہ خیال کر لینا چاہیئے کہ جس خدا نے دوسرے کو نیک اعمال کی توفیق نہیں دی وہ اس پر بھی قادر ہے کہ نیک اعمال کی توفیق تم سے سلب کر کے اس کو دیدے۔ بڑائی اور عظمت اللہ پاک کی ذات کیلئے زیبا ہے۔ بندہ کو عاجزی اور خاکساری ہی میں نجات ہے۔ تواضع اصل عبادت ہے کیونکہ عبادت غایت ذلت کو کہتے ہیں۔ پس اے عزیز! نفس کو ہر پاس بیٹھنے والے

مسلمان سے کمتر مشاہدہ کر۔ اس کے بعد حق تعالیٰ شانہ تجھ کو تیرے ہمسروں پر بلندی عطا فرمائیں گے۔ کیونکہ حدیث صحیح میں ہے "من تواضع للہ رفعہ اللہ" جو اللہ کے لئے تواضع اختیار کرے خدا تعالیٰ اُس کو بلندی عطا فرمائیں گے۔

حق تعالیٰ نے ہم کو اس واسطے اپنا بندہ نہیں بنایا کہ ہم اپنے آپ کو کسی بھی مخلوق سے افضل سمجھا کریں بلکہ حق تعالیٰ نے اس سے ہم کو بہت سختی سے منع فرمایا ہے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ارشاد فرمایا ہے لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر یعنی علی احد المسلم۔



اشکالات اور ان کا جواب

دیندار طبقہ پر جو اشکالات عموماً کئے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ باتیں لوگوں کیلئے ہدایت کے راستے میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ وہ اس طبقہ کی اخلاقی پستی اور معاملات کی خرابی سے متعلق ہوتی ہیں۔

اس بارے میں طبقہ مذکورہ اور اشکالات کرنے والے دونوں فریقوں کی خدمت میں الگ الگ عرض کرنا ہے۔ دین دار حضرات کے سامنے تو زیادہ طویل کلام کی ضرورت نہیں کہ ان میں اکثر حضرات صاحبِ علم ہیں، وہ خود اس موضوع پر بہت اچھی تقریریں اور تصنیفات کر سکتے ہیں. ان سے صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ اس رسالہ میں اکابرین کے ملفوظات اپنی ذات کے خاطر پڑھکر اُم الامراض کا فکر کرلیں، پھر نہ تو آپ کو کسی سے شکایت ہوگی نہ کوئی آپ پر اعتراض کرے گا. اور جو اس دیندار طبقہ میں صاحبِ علم نہیں ہیں وہ یہ ملحوظ رکھیں کہ کامل دین کے تقاضوں کے پانچ شعبے ہیں، عقائد، عبادات، معاشرت، معیشت اور اخلاق. ان کی اہمیت میں ترتیبِ مذکور کے باوجود آپس میں جوڑ ہے۔ مثلاً کوئی عقائد و عبادات میں پورا ہو لیکن معاملات میں گڑبڑ ہونے کی وجہ سے حرام کھانے اور حرام پہننے سے اس کی خشوع خضوع سے اہتمام سے پڑھی ہوئی نمازیں قبول نہیں ہوتیں. کسی کے تین پیسے بھی اپنے ذمہ رہ گئے ہوں تو اُس کے بدلے پانچ سو فرض قبول نمازیں دینا پڑیں گی۔ اس طرح تھوڑے سے پیسوں کے بدلے سارا قیمتی سرمایہ چلا جائے گا۔ اسی طرح اخلاقی خرابی میں مثلاً حسد ہے تو اس کی وجہ سے بڑی بڑی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں، کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا

ہے جیسے آگ سوکھی لکڑیوں کو۔ غیبت کرنے سے اپنی محنت سے کی ہوئی نیکیاں دوسرے کے نامۂ اعمال میں منتقل ہوجاتی ہیں اور ان کے ختم ہوجانے پر اس کے گناہ غیبت کرنے والے کے نامۂ اعمال میں درج ہوجاتے ہیں۔ یہی حال دیگر حقوق تلفی کا ہے، اور عقائد کی خرابی کے ساتھ تو کسی عملِ خیر کا اعتبار ہی نہیں۔ یہ حضرات بھی اگر اُمّ الامراض کا فکر کرلیں تو انشاءاللہ مکمل دین پر عمل کی توفیق اور توجہ ہوجائے گی۔

اب اشکال کرنے والوں کی خدمت میں عرض ہے کہ موت سر پر کھڑی ہے۔ پہلے اپنے اُوپر ہونے والے مطالبات کے جواب کی فکر کریں، پھر اگر تفصیل مطلوب ہو تو حضرتِ اقدس شیخ الحدیث صاحب کے رسالہ "الاعتدال" کا مطالعہ کریں۔ اور جن کو اس کی توفیق نہ ہو تو وہ اسی رسالہ سے منقول مندرجہ ذیل مختصر امور کو غور سے پڑھیں۔

۱۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ اشکالات خواہ کسی بھی جماعت یا طبقہ کے متعلق ہوں اُن میں اکثر کی بناء غلط فہمی، سُنی سُنائی باتوں پر یقین کرلینا اور بدظنی وغیرہ ہوتی ہے یہاں اس نوع کا ذکر مقصود نہیں بلکہ حقائق اور واقعات کے پیشِ نظر کچھ عرض کرنا ہے۔

۲۔ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم الاعتدال میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ کیا ہر شخص جو اہلِ علم کے لباس میں ہو، کسی عربی مدرسہ میں طلباء کے رجسٹر میں نام لکھا چکا ہو یا تقریر دل چسپ کرتا ہو یا تحریر اچھی لکھتا ہو وہ عالِم ہے اور علماء کی جماعت کا فرد ہے؟ اس لئے ہر شخص کی بات کو لے کر اور سُن کر علماء کی طرف منسوب کردینا ظلم (اور اپنی جہالت) نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا کھرا کھوٹا، اصلی جعلی، واقعی مصنوعی دنیا کی ہر چیز میں نہیں ہے۔ دیکھو دنیا کی قیمتی سے قیمتی چیز سونا چاندی اور جواہرات ہیں اور ضروری سے ضروری اور ہر شخص کا محتاج الیہ پیشہ حکیم و ڈاکٹر کا پیشہ ہے۔ تو پھر کیا دونوں قسمیں ایسی نہیں ہیں جن میں کھرے سے کھوٹا زیادہ اور اصلی سے نقلی زیادہ نہ ملتا ہو، یا واقعی

سے مصنوعی بڑھے ہوئے نہ ہوں تو پھر کیا حکیموں اور ڈاکٹروں کو اس وجہ سے گالیاں دی جاتی ہیں کہ ان کے لباس میں مصنوعی اور خطرۂ جان طبیب زیادہ ہیں۔ یا ہر سونے چاندی اور جواہرات کو اس وجہ سے پھینک دیا جاتا ہے کہ وہ نقلی اور مصنوعی زیادہ ہوتے ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ ان چیزوں میں یہاں تک افراط کی جاتی ہے کہ جہاں مشہور اور واقف طبیب میسّر نہیں ہوتا تو وہاں جان بوجھ کر ایسے ہی طبیبوں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ یہ کیوں اس لئے کہ ضرورت سخت ہے اور طبیبِ حاذق کے پاس فوراً پہنچنا مشکل ہے۔ یہ فرق اس واسطے ہے کہ علاج کو ضرورت کی چیز سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر آپ کو واقعی دینی ضرورت ہے، مثلاً کوئی مسئلہ پوچھنا ہے یا بیعت ہونا ہے تو چھان بین کرکے تلاش کریں ابھی تک دُنیا خالی نہیں، آپ کی مناسبت اور عقیدت کا کوئی نہ کوئی آدمی مل ہی جائے گا۔

۳۔ اور اگر آپ کو کوئی معاملہ نہیں کرنا محض دوسروں کی دینی خیر خواہی اور دیندار طبقہ کی بدحالی کے درد سے تبصرہ فرمانا ہے تو یقین کرلیں کہ یہ شیطان کا دھوکہ ہے اپنے سے بے فکری کی علامت ہے، آپ پر اُمّ الامراض کا حملہ ہے۔ اپنے آپ کو پاک تو کوئی نہیں کہتا بلکہ جھوٹی زبان سے سب کہتے ہیں کہ ہم تو سب سے بُرے ہیں، گناہگار ہیں، مگر ان بزرگ حضرات پر فلاں اشکال حیران و پریشان کئے ہوئے ہے۔ اگر سچائی سے کوئی اپنے کو بھی گناہگار سمجھے تو سارے اشکال و حیرانی ختم ہوجائے ۔

ہوئی جب تلک اپنی نہ خبر — رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنے گناہوں پہ جب کہ نظر — تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

حدیث پاک میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو وصیّت فرمائی کہ تمہارا اپنے عیوب پر نظر کرنا تمہیں دوسروں کے عیوب پر نظر کرنے سے روک دے۔

ہے کچھ حضرات واقعی اخلاص سے صورتِ حال پر حیران ہوں گے، ان کے اطمینان
کے لئے کچھ وضاحت بھی کی جاتی ہے۔

حضرت شیخ دامت برکاتہ "الاعتدال ص۴۳" میں فرماتے ہیں کہ "تغیرِ زمانہ کا
اثر دنیا کی ہر چیز پر ہے تو اہلِ علم اس سے باہر کیسے جا سکتے ہیں۔ زمانہ جتنا بھی زمانۂ
نبوت سے دور ہوتا جائے گا اُتنے ہی فتنے و شرور اس میں بڑھتے جائیں گے۔ لیکن ہم
لوگ اپنے اندر ہر قسم کے ضعف و انحطاط کو تسلیم کرتے ہیں مگر اہلِ علم کے لئے وہی
پہلا منظر چاہتے ہیں اور اسی معیار پر جانچنا چاہتے ہیں۔ جب قوائے جسمانیہ کا ذکر آجائے
ہر شخص کہتا ہے اجی وہ قوتیں اب کہاں ہیں۔ لیکن جب قوائے روحانیہ، مجاہداتِ
علمیہ کا ذکر آئے تو ہر شخص جنید، شبلی، بخاری، غزالی کے اوصاف کا طالب اور خواہشمند
بن جاتا ہے حالانکہ دینی انحطاط کی پیشین گوئی خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول
ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:-

"تم پر کوئی سال اور کوئی دن ایسا نہیں آئے گا جس سے بعد
والا سال اور دن اس سے زیادہ بُرا نہ ہو، یہاں تک کہ تم اپنے رب
سے جا ملو۔"

مناوی کہتے ہیں کہ یہ دین کے اعتبار سے اور اکثریت کے لحاظ سے ہے یعنی بعض
افراد کا اس سے خارج ہونا موجبِ اشکال نہیں۔

علقمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ کوئی دن ایسا نہ آئیگا
جو علم کے اعتبار سے گذشتہ دنوں سے کم نہ ہو۔ اور جب علماء نہ رہیں گے اور کوئی نیک
باتوں کا حکم کرنے والا اور بُری باتوں سے روکنے والا نہ رہے گا تو اُس وقت سب ہی
ہلاک ہوجائیں گے۔

ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ہے کہ صلحاء ایک ایک ہو کر اُٹھ جائیں گے اور لوگ
ایسے رہ جائیں گے جیسے کہ خراب جَو اور خراب کھجور (کیڑا لگی ہوئی) کہ حق تعالیٰ شانہٗ
ان کی ذرا بھی پرواہ نہ کریں گے۔ اس لئے دین اور دینی امور کا انحطاط، کمی ضعف تو سب
ہی کچھ ہو کر رہے گا، ایسی حالت میں صلاح و فلاح کی سعی کرتے ہوئے جو کچھ موجود ہے اُس
کو مغتنم سمجھنا ضروری ہے کہ اس کے بعد اس سے کمی ہی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔"

(الاعتدال)

اس بات سے بھی کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ اِس وقت دین کے وجود اور قیام کا
انحصار مدارس، مساجد، خانقاہوں کی آبادی، تبلیغی اداروں اور جماعتوں کے وجود پر ہے
اور ہر شعبے میں مزید ترقی و توسیع کی ضرورت ہے۔ اور یہ کام صرف دو چار معیاری شخصیتوں
کی ذات سے پُورا نہیں ہوسکتا۔ اس کے لئے اِس لائن کے ہزاروں خدامِ دین اور اُن کے
ہزاروں معاونین کی ضرورت ہے۔ ایک طبقہ نے اپنے کو اس کیلئے وقف کر رکھا ہے۔ ظاہر
ہے کہ یہ سب معیاری نہیں ہوسکتے۔ اگر یہ سب حضرات اپنے ناقص ہونے کی بناء پر دینی
خدمات چھوڑ دیں تو مذکورہ تمام سلسلے بند ہوجائیں جس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ اس لئے ضروری
ہوا کہ ان حضرات کی کوتاہیوں پر نظر کرنے کی بجائے اُن کی عزت اور حوصلہ افزائی کرنا
چاہیئے اور اللہ سے اُمید کرنا چاہیئے کہ وہ کریم اُن کی حسنات و خدمات کو قبول فرما کر
ان کی تقصیرات سے درگذر فرمائیں گے۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں:-

کہ "آدمی کو اپنی فکر میں ہر وقت مشغول رہنا چاہیئے، دوسروں کی تنقید یا عیب جوئی
کی فکر میں نہ پڑنا چاہیئے۔ خاص طور سے اکابر کے جو معتمد مقتدیٰ و علماء ہوں ان کے
اقوال و افعال کے پیچھے نہ پڑنا چاہیئے۔ خلاف شرع میں اتباع کسی کا نہیں لیکن ان کے

اقوال و افعال کی ذمّہ داری تم پر نہیں۔ مجھ سے چند سالوں سے ایک لغو سوال کثرت سے خطوط میں کیا جا رہا ہے کہ فلاں حضرت نے فلاں کو کیوں اجازت بیعت دے دی؟ میں تو ان لغویات کا جواب اکثر یہ دیا کرتا ہوں کہ جب قبر میں منکر نکیر تم سے یہ سوال کرینگے تو تم بے تکلف کہہ دینا کہ مجھے خبر نہیں۔ آخرت کا معاملہ بڑا سخت ہے۔ اور عُجب، پندار اور دوسروں کی تحقیر، تنقیص یہ نہایت خطرناک امور ہیں۔" (آپ بیتی ۵)

سالکانِ راہِ حق کے بارے میں حضرت شاہ سیّد احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات جو کہ حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے صراطِ مستقیم میں مرتّب فرمائے ہیں:-

اس میں ہے کہ "بخل، حسد، تکبّر، غیبت، کینہ، ریاء، طمع جیسی بد عادتوں کے ساتھ سالکانِ راہِ حق کے نفوس کا آلودہ ہو جانا اُن پر رحمانی فیض کے نازل ہونے اور خدائی عنایات کے وارد ہونے سے محرومی کا بڑا قوی سبب ہے۔ سلف صالحین ان رذائل کا تزکیہ نہایت ضروری جانتے تھے اور ان کو صرف خدائے تعالیٰ کی رضا جوئی کے واسطے اپنے دل سے دور کرتے تھے، یہاں تک کہ ان کا کچھ اثر باقی نہ رہتا اور اُن کے دل صاف ہو جاتے اسی لئے بے نہایت مہربانیوں کا مورد ہوا کرتے تھے اور اسی تصفیہ کی وجہ سے "جو محض اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے کی واسطے عمل میں لاتے" مقبول ہو جاتے۔ اور جو شخص سلوک کے مراتب طے کرنے کے باوجود آثارِ عنایت کا مورد نہ بنے تو بے شک ان تمام رذائل یا بعض کے آثار اس میں موجود ہوں گے۔ پس ان رذائل کا وجود عنایاتِ الٰہی کے ورود کا مانع ہے"۔

(پہلے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گذر چکا کہ تمام رذائل کا خلاصہ تکبّر ہے اگر یہ دُور ہو جائے تو باقی خود دور ہو جاتے ہیں) آگے حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں:-

"پس اس زمانہ کے لوگوں کے مناسب حال یہ ہے کہ معرفتِ الٰہی کی طرف پہنچنے کے واسطے

جس طرح شغل اور مراقبے کرتے ہیں اسی طرح ان امور کے واسطے مراقبہ اختیار کریں اور بدون اس کے بارگاہِ قبولیت میں پہنچنے کو محال سمجھیں اگرچہ معرفت کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں لیکن عنایت اور قبول کے راستے سے نہیں بلکہ ایک اور دروازہ سے پہنچتے ہیں جہاں قبول اور نامقبول کی کوئی پرسش نہیں ہے[۵]۔

رذائلِ مذکور سے خالی ہونے اور نیک عادتوں کے ساتھ مزیّن ہونے کے سوا شیطان اور نفس کی شرارتوں سے بچ کر اس مقام میں پہنچنا ممکن نہیں اور ان بد عادتوں کا چھوڑ دینا تو اس چوبدار اور نقیب کی مانند ہے جو خود بخود انسان کو مقامِ مقصود (قبولیت) پر پہنچا دیتا ہے اور بعض اوقات اس بارگاہ سے ایک خاص اجتبار حاصل ہو جاتا ہے کہ اعمال کی کثرت اور تکلیفوں اور مشقتوں کے اُٹھانے کے بغیر ہی آدمی کو قبولیت سے کامیاب کر دیتا ہے۔

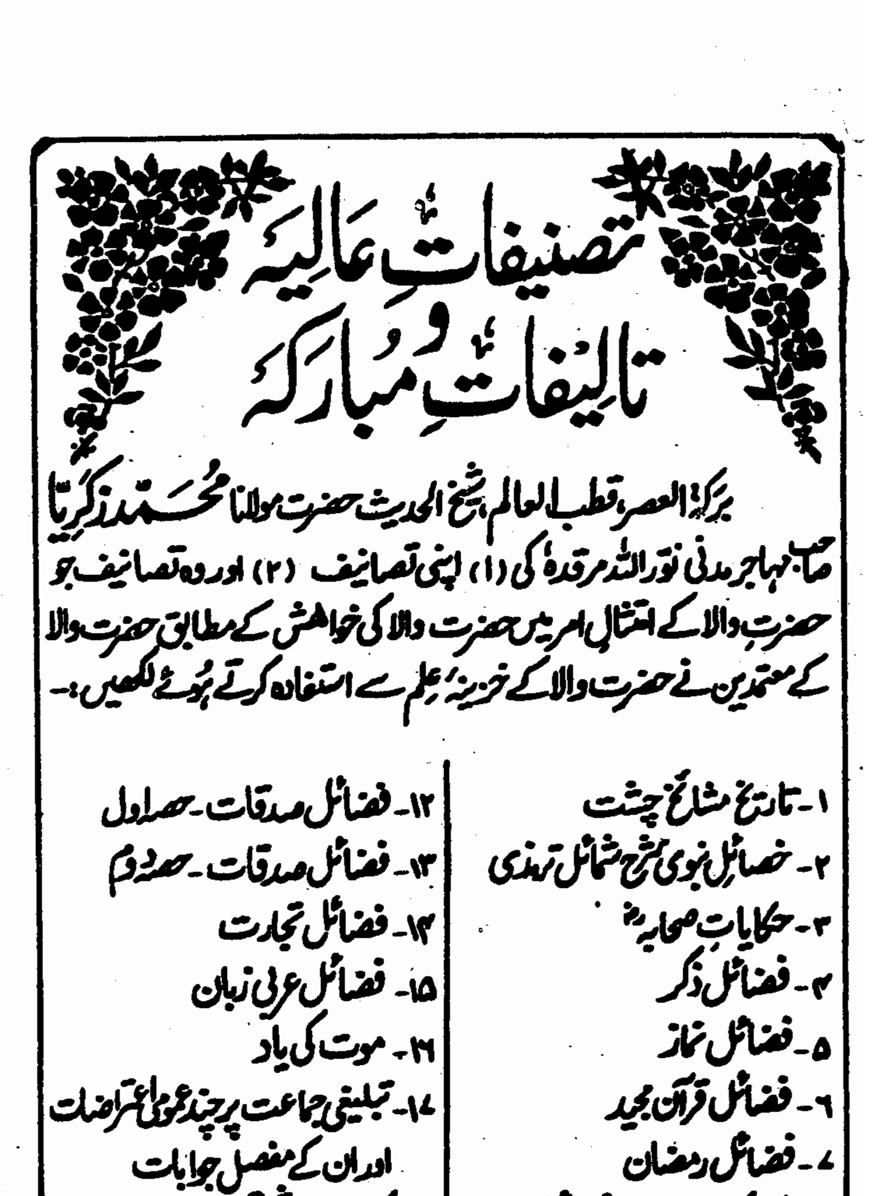
آگے چل کر اِس اُمّ الامراض (تکبّرؒ) کے علاج کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی نسبت تکبّرؒ ظاہر ہو گیا تو حد سے زیادہ اس کے سامنے ذلّت اختیار کرے اگرچہ اس قدر تذلّل اور تعظیم کی وجہ سے لوگوں کی مجلسوں میں اس کی حرکات کی نقلیں ہوں اور اپنے ہم جنسوں میں اس پر ہنسی اُڑے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہے اور

۵۔ چنانچہ اگر کسی کو کثرتِ ذکر سے ملکۂ یادداشت اور دیگر احوالِ رفیعہ حاصل ہو جائیں مگر تواضع حاصل نہ ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ اس کو ابھی تعلق باللہ یا نسبت معتبرہ بمعنی قبول حاصل نہیں ہوا۔ البتہ یہ ممکن ہے بلکہ آجکل ایسا ہی ہوتا ہے کہ اخلاق کی درستگی سے پہلے اشغال وغیرہ سے وصول یا ایک گونہ نسبت حاصل ہو جاتی ہے، پھر اخلاق کی درستی آسان ہو جاتی ہے۔ تکبّرؒ کا ختم ہونا، تقویٰ تواضع کا پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر نہیں ہوتا تو یہ احوال قبولیت کی علامت نہ ہوں گے، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ بندہ کو اپنی رحمت سے یاد فرماتے ہیں تو اس کے رذائل دور فرما دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب بندہ کو محبت کے ساتھ اپنے مالک کی حضوری حاصل ہو گی تو وہ سراپا تواضع بن جائے گا اور یہی حقیقی بزرگی ہے اور جو شخص محض احوالِ رفیعہ پر اپنی بزرگی خود ثابت کرے وہ اسی قدر ذلیل ہو گا۔

اپنے آپ کو اُس کے طالبوں کی سلک میں داخل کرنا چاہتا ہے تو کسی بات کی پرواہ نہ کریگا
تم دیکھتے نہیں کہ معزز امیرزادہ ہوتا ہے وہ ہیجڑوں کی محبت کا شکار ہو کر وہ سب باتیں
جن کو کوئی سلیم الطبع آدمی گوارہ نہیں کرتا دل و جان سے قبول کرکے اُنہیں اوضاع و اطوار
کے ساتھ بازاروں اور گلی کوچوں کے سامنے پھرا کرتا ہے۔ اگر سچا خدا کا طالب ہے تو ان امور
سے ہرگز انکار نہیں کریگا جو عقل اور شریعت کے بالکل موافق ہیں۔ گو مرضیاتِ الٰہی
سے بے خبر لوگوں کی ناقص عقلوں کے مخالف ہوں۔ اور تذلل سے بھی یہ بناوٹی تذلل
یعنی سر جھکا لینا اور زمین چوم لینا مطلوب نہیں بلکہ ہر مقام میں اور ہر جگہ میں اس کی
حقیقت جُدا اور علیحدہ ہے۔ مثلاً جو شخص کہ مشائخ کے لباس میں ہو اور مشائخ میں سے
کسی شخص کی بہ نسبت تکبر کیا ہو تو اُس کو چاہیئے کہ اس کے ساتھ ایسا معاملہ کرے کہ لوگوں
کو اس امر کا یقین ہو جائے کہ اس شخص نے اس شخص سے طریقت کا فائدہ حاصل کیا ہے،
اور اپنے نقصان کو اس کی صحبت میں پورا کیا ہے۔

"اللہ تعالےٰ سے ملنے کا قریب تر راستہ"

ملفوظ حضرت سید احمد کبیر رفاعی قدس سرہٗ:- فرمایا "دوستو! میں نے اپنی جان
کھپا دی اور کوئی راستہ ایسا نہ چھوڑا جس کو طے نہ کیا ہو۔ اور صدق نیت اور مجاہدہ کی برکت سے اسکا
صحیح راستہ ہونا معلوم نہ کر لیا ہو مگر سُنّتِ محمدی پر عمل کرنے اور ذلت انکساری والوں کے اخلاق پر
چلنے اور سراپا حیرت و احتیاج بننے سے زیادہ کسی راستہ کو بہت قریب اور زیادہ روشن اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک
زیادہ محبوب نہیں پایا۔ صدیقِ اکبر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کا شکر ہے اُس نے اپنے تک پہنچنے کا ذریعہ
عاجزی کے سوا کچھ نہیں بنایا کیونکہ عاجزی تو ہر شخص آسانی سے حاصل کر سکتا ہے کہ انسان تو سر سے پیر تک عاجز ہی
ہے۔ اگر اور کوئی طریقہ اللہ تک پہنچنے کا اسکے سوا ہوتا تو مشکل پڑ جاتی۔ اللہ تعالیٰ کے پانے سے اپنی عاجزی اور کمزوری
کو سمجھ لینا ہی اللہ تعالیٰ کو پالینا ہے۔" (البنیان) واللہ الموفق وھو المستعان۔ محمد اقبال ۲۲ شوال ۱۳۹۹ھ



تصنیفاتِ عالیہ و تالیفاتِ مبارکہ

برکۃ العصر، قطب العالم، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ کی (۱) اپنی تصانیف (۲) اور وہ تصانیف جو حضرتِ والا کے امتثالِ امر میں حضرت والا کی خواہش کے مطابق حضرت والا کے معتمدین نے حضرت والا کے خزینۂ علم سے استفادہ کرتے ہوئے لکھیں:-

۱- تاریخ مشائخ چشت
۲- خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی
۳- حکایاتِ صحابہؓ
۴- فضائل ذکر
۵- فضائل نماز
۶- فضائل قرآن مجید
۷- فضائل رمضان
۸- اکابر کا رمضان ضمیمہ فضائل رمضان
۹- فضائل تبلیغ
۱۰- فضائل درود شریف
۱۱- فضائل حج
۱۲- فضائل صدقات - حصہ اول
۱۳- فضائل صدقات - حصہ دوم
۱۴- فضائل تجارت
۱۵- فضائل عربی زبان
۱۶- موت کی یاد
۱۷- تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات اور ان کے مفصل جوابات
۱۸- مکتوباتِ شیخ بنام اکابرین
۱۹- مکتوبات تصوف
۲۰- مکتوبات علمیہ
۲۱- معارف الشیخ

✱ چہل حدیث درود شریف ✱ منزل برائے دفع سحر

٢٢- کتبِ فضائل پر اشکالات اور ان کے جوابات
٢٣- الاعتدال فی مراتب الرجال المعروف بہ اسلامی سیاست
٢٤- خوانِ خلیل (ضمائم)
٢٥- قرآن مجید اور جبریہ تعلیم
٢٦- حجۃ الوداع وعمرات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
٢٧- تقریر بخاری شریف
٢٨- آپ بیتی (اول تا سات)
٢٩- تاریخ مظاہر العلوم
٣٠- مقدمہ ارشاد الملوک
٣١- مقدمہ اکمال الشیم
٣٢- داڑھی کا وجوب
٣٣- اختلاف الائمہ
٣٤- رسالہ اسٹرائک
٣٥- شریعت وطریقت کا تلازم
٣٦- اکابر علماء دیوبند
٣٧- فتنۂ مودودیت
٣٨- نسبت واجازت
٣٩- تحفۃ الاخوان فی بیان احکام تجوید القرآن
٤٠- نصائح حج ومکتوب گرامی
٤١- تین مکتوب (اضافات مفیدہ)

٤٢- معمولاتِ رمضان
٤٣- مکاتیب حضرت شاہ مولانا محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہ
٤٤- ملفوظات
٤٥- حضرت مولانا محمد الیاس صاحب اور انکی دینی دعوت
٤٦- سوانح حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رح
٤٧- سوانح حضرت مولانا محمد ہارون صاحب رح
٤٨- تذکرۃ الخلیل
٤٩- فتاویٰ خلیلیہ
٥٠- حیاتِ خلیل
٥١- تکملہ الاعتدال فی مراتب الرجال
٥٢- انعام الباری شرح اشعار البخاری
٥٣- وصایا امام اعظم ابوحنیفہ رح
٥٤- مکتوباتِ شیخ الاسلام بسلسلۂ مودودیت
٥٥- حقوق الوالدین
٥٦- فضائلِ صحابہ رض
٥٧- حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری اور تبلیغی جماعت
٥٨- سفرنامۂ افریقہ
٥٩- حضرت شیخ کی دینی فکر
٦٠- سوانح حضرت شیخ از مولانا علی میاں
٦١- الفرقان خصوصی نمبر حضرت شیخ رح

پرچہ معمولات

بیعت کے بعد

٦٢- اکابر کا تقویٰ
٦٣- آداب الحرمین
٦٤- ابتدائی اذکار واشغال برائے متوسلین حضرت شیخ رح
٦٥- فیضِ شیخ
٦٦- مختصر الحزب الاعظم
٦٧- اتم الامراض
٦٨- ذکر واعتکاف کی اہمیت (مجموعہ رسائل)
٦٩- محبت (جدید الشیخ بضمائم)
٧٠- کتاب الصلوٰۃ
٧١- حضرتِ اقدس رح کے وصال کے بعد
٧٢- محبوب العارفین
٧٣- بہجۃ القلوب فی بشرات النبی المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم
٧٤- فضائل النساء
٧٥- فضائل لباس (اردو)
٧٦- فضائل لباس (انگریزی)
٧٧- حضرت شیخ اتباعِ سنت کی روشنی میں (اردو)
٧٨- " " (انگریزی)
٧٩- مجالس ذکر
٨٠- صقالۃ القلوب

٨١- اکابر سلوک واحسان
٨٢- بیعت کی شرعی حیثیت
٨٣- انوار الصلوٰۃ
٨٤- تنویر الابصار (اردو)
٨٥- شجرہ نقشبندیہ مع طریقہ ذکر خفی
٨٦- تنقید حق تنقید
الانصاف فی حدود الاختلاف (اردو)

عربی تصانیف

٨٧- بذل المجهود فی حل سنن ابی داؤد
٨٨- الکوکب الدری علی جامع الترمذی
٨٩- لامع الدراری علی جامع البخاری
٩٠- اوجز المسالک الی موطا امام مالک
٩١- الابواب والتراجم للبخاری
٩٢- الحل المفہم لصحیح مسلم
٩٣- جزء حجۃ الوداع وعمرات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
٩٤- الخط الاوفر فی الحج الاکبر
٩٥- الشریعۃ والطریقۃ
٩٦- وجوب اعفاء اللحیۃ
٩٧- اہمیۃ التصوف والسلوک فی الاسلام
٩٨- الاستاذ المودودی ونتائج بحوثہ وافکارہ
٩٩- الشیخ محمد الیاس ودعوتہ الدینیۃ

نورانی قاعدہ

ادراک

قال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه :

"والذي لا إله غيرُه ما أُعطي عبدٌ مؤمن شيئاً خيراً من حسن الظن بالله عز وجل ، والذي لا إله غيره لا يحسن عبد بالله عز وجل الظن إلا أعطاه الله عز وجل ظنَّه ؛ ذلك بأنَّ الخيرَ في يده»

* رواه ابن أبي الدنيا في حسن الظن .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جو شخص جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھتا ہے اس کے لئے دونوں جمعوں کے درمیان ایک نور

روشن کر دیا جاتا ہے۔

(مستدرک حاکم، حدیث 3392)

بكى عبدالله بن رواحة رضي الله عنه

فبكت زوجته

قال: ما يبكيك

قالت : رأيتك تبكي فبكيت لبكائك

.

و قالت هند زوجة عبيد الله بن زياد لما مات: إني أشتاق إلى القيامة لأرى وجهه

▌قال ابن عساكر : وهذا أبلغ ما قيل في الشوق📚

قال العلامة ابن القيم رحمه الله تعالى:

قال شعيب عليه السلام لقومه: {وما أريد أن أخالفكم إلى ما أنهاكم عنه}"
وقال بعض السلف: إذا أردت أن يقبل منك الأمر والنهي فإذا أمرت بشيء فكن أول الفاعلين له، المؤتمرين به، وإذا نهيت عن شيء، فكن أول المنتهين عنه".

▌مدارج السالكين:٤٤٥/١📚

{يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ}

خيانة الأعين: هي مسارعة النظر إلى الحرام، وما تخفي الصدور: هو شهوة القلب.

📚(تفسير السمعاني (١٣/٥

قال المرُّوذي: قلت لأبي عبدالله فإن دعاه والداه وهو في الصلاة؟ قال: قد روى ابن المنكدر قال: «إذا دعتك أمك وأنت في الصلاة فأجبها وإذا دعاك أبوك فلا تجبه».

شرح العمدة | لابن تيمية ٥١٩/٣ 📚

قال ابنُ عقيل يومًا في وعظه: يا من يجد من قلبه قسوة، احذر أنْ تكون نقضت عهدًا؛ فإنَّ الله يقول: {فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ} الآية.

.. مجموع رسائل ابن رجب ٢٦١/١📚

قال ابنُ عقيل يومًا في وعظه: يا من يجد من قلبه قسوة، احذر أنْ تكون نقضت عهدًا؛ فإنَّ الله يقول: {فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ} الآية.

.. مجموع رسائل ابن رجب ٢٦١/١📚

قال الإمام مالك رحمه الله :

كان السلف يعلمون أولادهم حب]

أبي بكر .. وعمر رضي الله عنهما

كما يعلمونهم السورة من القرآن]

📚] اللالكائي في شرح أصول

اعتقاد أهل السنة والجماعه [2325]

{ولا على أنفسكم أن تأكلوا من بيوتكم أو بيوت آبائكم} لم يذكر بيوت الأولاد، لأن بيت ولدك بيتك، وهذا الحكم مختص بالأب.

📚 جامع المسائل | لابن تيمية ٤/٢٦٠

سمع عُمير بن الحُمام رسول الله ﷺ يحضُّ على الجهاد، فيرغب في الجنة، وفي يده تمرات يأكلهن، فقال: بخ بخ، أما بيني وبين أن أدخل الجنة إلا أن يقتلني هؤلاء ثم رمى بهن وقاتل حتى قتل، رضي الله عنه، وقد فعل.

📚 جوامع السيرة لابن حزم صـ ١١٣

كان الحسن البصري إذا حدَّث بحديث حنين الجذع بكى ثم قال: يا عباد الله، الخشبة تحن إلى رسول الله ﷺ شوقًا إليه لمكانه من الله عز وجل، فأنتم أحق أن تشتاقوا إلى لقائه.

(المُخَلِّصِيَّات (١٠٥٧📚

قال العلامة البشير الإبراهيمي رحمه الله:

إنّ المَرأة المُسلِمة يَجِبُ أنْ تَتَعلّم، ويجِب أنْ تَتَهَذَّب، لكِن بِشرط أن يكُون ذلِك في دائِرة دِينِها وبِأخلاقِ دِينِها...

. فإذا جَهِلَت المرأة أتعَبَتِ الزَّوْج، وأفْسَدَتِ الأولاد، وأهْلَكتِ الأُمّة

[آثاره (4/50)]📚

قَالَ ابنُ مَسعُود -رَضِيَ اللّـهُ عَنهُ-:

«كُونُوا يَنابِيعَ العِلمِ، مَصَابيحَ الحِكمَةِ، أحلاسَ البيُوتِ، سُرُجَ اللَّيلِ، جُددَ القُلوبِ، أخلَاقَ الثِّياب، تُعرفُونَ فِي السَّماءِ، وَتَخفَونَ عَلىٰ أهلِ الأرضِ».

جامِعُ المَسَائِلِ لِابنِ تَيمِيَة | ١ / ١٢٦📚

الشيخ صالح الفوزان حفظه الله :

لا يجوز للمرأة أن تلبس القصير من الثياب أمام أولادها ومحارمها وإنما تلبس القصير عند زوجها فقط.

المنتقى من الفتاوى 3/170📚

قال نافع: كان ابن عمر يُحيِي ما بين الظُّهر والعصر.

📚 مصنف ابن أبي شيبة ٤/٢٧٢

قيل: إن الله أنزل مائة كتاب وأربعة كتب جعل سرها في الكتب الأربعة، وجعل سر الأربعة في القرآن، وسر القرآن في المفصل، وسر المفصل في الفاتحة، وسر الفاتحة في: {إياك نعبد وإياك نستعين}.

📚 جامع المسائل | لابن تيمية ٤/٢٨٦

قال الإمام أحمد - في رواية بكر بن محمد: ((إذا عطس في الخلاء، يحمد الله في نفسه، ويحرك به شفتيه)).

📚"الجامع لمسائل الإمام أحمد"

{فأينما تولوا فثم وجه الله} قال ابن عمر: تصلي أينما توجهت راحلتك في السفر تطوعًا.

تفسير ابن أبي حاتم ٢١٢/١ 📚

جاء في طبقات الشافعيّة، أنَّ الرّبيع بن سليمان كان بطيء الفهم، كرّر عليه الشافعي مسألةً واحدة ٤٠ مرة، فلم يفهم الرّبيع وقام من المجلس حياءً.

فدعاه الشافعي في خلوةٍ وكرّر عليه حتى فَهِم، وقال: "ياربيع، لو قدرت أن أطعمك العلم لأطعمتك إياه"!.

📚طبقات الشافعية

ليس بين الخالق والمخلوق إلا نسبة العبودية، فمن كانت عبوديته لله أكمل كان عند الله أفضل.

جامع المسائل | لابن تيمية ٢٨٩/٤ 📚

قال الحسن البصري رحمه الله :

إن العبد لا يـزال بخير

مــا كان له واعظ من نفسه

وكانت المحاسبة من همته.

📚(اغاثة اللهفان (١/٧٨

قال الإمام مالك رحمه الله :

كل أحدٍ يؤخذ من قوله ويُترَك، إلا صاحب هذا القبر صلى الله عليه وسلم؛

[سير أعلام النبلاء] م جـ 8 صـ 93📚

عن عائشة رضي الله عنها قالت:

كان رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ إذا مرض أحدٌ من أهلِه ، نفثَ عليهِ بالمعوِّذاتِ .

صحيح مسلم ٢١٩٢

قال رسول الله ﷺ

إذا مرض العبد بعث الله إليه ملكين، فقال: انظروا ما يقول لعواده؟ "

فإن هو إذا جاؤوه حمد الله وأثنى عليه رفعا ذلك إلى الله وهو أعلم،

فيقول:

لعبدي علي إن توفيته أن أدخله الجنة وإن أنا شفيته أن أبدله لحمًا خيرًا من لحمه، ودمًا خيرًا من دمه، وأن أكفر عنه سيئاته"

قال الإمام مالك رحمه الله:ما تعلمت العلم إلا لنفسي، وما تعلمت ليحتاج الناس إلي، وكذلك كان الناس.

[سير أعلام النبلاء] م 8 صـ 66📚

قال الحسن البصري رحمه الله ✍️:

"فساد القلوب متولد من ستةٍ أشياء، أولها: يذنبون برجاء التوبة، ويتعلمون العلم ولا يعملون به، وإذا عملوا لا يخلصون، ويأكلون رزق الله ولا يشكرون، ولا يرضون بقسمة الله، ويدفنون موتاهم ولا يعتبرون".

الحكمة من صلاة النافلة في البيت:

أقرب إلى الإخلاص

أبعد من الرياء

تخرج البيوت عن كونها قبوراً

تحمل العائلة على محبة الصلاة.

[9/28, 11:41 PM] +994 40 073 13 90: سورة الملك

بسم الله الرحمن الرحيم

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ﴿2﴾

الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۖ مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ ﴿3﴾

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ﴿4﴾

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ﴿5﴾

وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿6﴾

إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ﴿7﴾

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿8﴾

قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿9﴾

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿10﴾

فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿11﴾

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿12﴾

وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿13﴾

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿14﴾

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿15﴾

أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿16﴾

أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿17﴾

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿18﴾

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿19﴾

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿20﴾

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿21﴾

أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿22﴾

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿23﴾

قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿24﴾

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿25﴾

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿26﴾

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ﴿27﴾

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿28﴾

قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿29﴾

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ﴿30﴾

[9/29, 9:02 AM] +963 951 410 207: *🌀أذكـــــار الصبـــــــاح🌀*

💫بسم الله الرحمن الرحيم💫

"اللّهُ لاَ إِلَـــهَ إِلاَّ هُــوَ الْحَــيُّ الْقَيُّـــومُ لاَ تَأْخُــذُهُ سِنَـــةٌ وَلاَ نَـوْمٌ، لَّـهُ مَا فِــي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْـدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِـهِ يَعْلَــمُ مَــا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَيُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِـهِ إِلاَّ بِمَا شَاء وَسِـعَ كُرْسِيُّـــهُ السَّمَـــاواتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَـــؤُودُهُ حِفْظُهُمَـا وَهُـــوَ الْعَلِـــيُّ الْعَظِيـــمُ"

💫بسم الله الرحمن الرحيم💫

"قُلْ هُـــوَ اللَّهُ أَحَـــدٌ، اللَّهُ الصَّمَـــــــدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ"

☀️ثلاث مرات☀️

💫بسم الله الرحمن الرحيم💫

"قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، مِن شَرِّ مَا خَلَقَ، وَمِن شَــرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَــبَ، وَمِن شَــرِّ النَّفَّـاثَاتِ فِى الْعُقَدِ، وَمِن شَرِّ حَاسِــدٍ إِذَا حَسَدَ"

☀️ثلاث مرات☀️

💫بسم الله الرحمن الرحيم💫

"قُـلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، مَـلِكِ النَّـــاسِ، إِلَهِ النَّـــاسِ، مِنْ شَـــــرِّ الْوَسْـــوَاسِ الْخَنَّاسِ، الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُـــدُورِ النَّاسِ، مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ"

☀️ثلاث مرات☀️

أصْـبَحْنا وَأَصْـبَحَ المُـلْكُ لله وَالحَمـدُ لله، لا إلهَ إلاّ اللّهُ وَحدَهُ لا شَريكَ لهُ،*
لهُ المُلكُ ولهُ الحَمْـد، وهُوَ على كلّ شَيءٍ قدير، رَبِّ أسْأَلُكَ خَيرَ ما في هذا
اليوم وَخَيرَ ما بَعْـدَه، وَأَعـوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هذا اليوم وَشَرِّ ما بَعْـدَه، رَبِّ
أَعـوذُبِكَ مِنَ الْكَسَـلِ وَسـوءِ الْكِبَر، رَبِّ أَعـوذُ بِكَ مِنْ عَذابٍ في النّـارِ
وَعَـذابٍ في القَبْر*

☀️مره واحده☀️

اللّهُـمَّ بِكَ أَصْـبَحْنا وَبِكَ أَمْسَـينا، وَبِكَ نَحْيا وَبِكَ نَمُـوتُ وَإِلَـيْكَ*
النُّـشُور*

☀️مره واحده☀️

اللّهمَّ أَنْتَ رَبِّي لا إلهَ إلاّ أَنْتَ، خَلَقْتَنـي وَأَنا عَبْـدُك، وَأَنا عَلـى عَهْـدِكَ*
وَوَعْـدِكَ ما اسْتَـطَعْـت، أَعـوذُ بِكَ مِنْ شَـرِّ ما صَنَعْت، أَبـوءُ لَـكَ
بِنِعْـمَتِـكَ عَلَـيَّ وَأَبـوءُ بِذَنْـبي فَاغْفِـرْ لي فَإِنَّـهُ لا يَغْـفِرُ الذُّنـوبَ إِلاّ أَنْتَ*

☀️مره واحده☀️

*اللّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْـــتُ أُشْهِدُك، وَأُشْـهِدُ حَمَلَـةَ عَـرْشِـك ، وَمَلائِكَتِك ،
وَجَمـيـــعَ خَلْقِـــك ، أَنَّـكَ أَنْـتَ اللهُ لا إلــهَ إلاّ أَنْـتَ وَحْـــدَكَ لا شَــريكَ
لَـك، وَأَنَّ ُ مُحَمّــــداً عَبْـدُكَ وَرَسـولُـك*

☀️أربع مرات☀️

*اللّهُمَّ ما أَصْبَـحَ بي مِـنْ نِعْـمَةٍ أَو بِأَحَـدٍ مِـنْ خَـلْـقِك ، فَمِـنْكَ وَحْـدَكَ لا شـريكَ
لَك، فَلَـكَ الْحَمْـدُ وَلَـكَ الشُّكْـر*

☀️مره واحده☀️

*اللّهُمَّ عافِـني في بَدَنـي، اللّهُـمَّ عافِـني في سَمْـعي، اللّهُمَّ عافِـني في بَصَـري،
لا إلهَ إلاّ أَنْـتَ، اللّهُـمَّ إِنّـي أَعـوذُبِكَ مِنَ الْكُـفر، وَالفَـقْـر، وَأَعـــوذُ بِكَ مِنْ
عَذابِ القَـبْر، لا إلهَ إلاّ أَنْـتَ*

☀️ثلاث مرات☀️

حَسْبِـيَ اللّهُ لا إلهَ إلاّ هُوَ عَلَـيهِ تَوَكَّـلتُ وَهُوَ رَبُّ العَرْشِ العَظـيم

☀️سبع مرات☀️

اللّهُـــمَّ إِنِّي أسأَلُــكَ العَـفْوَ وَالعـافِـيةَ في الدُّنْـيا وَالآخِـرَة، اللّهُـمَّ إِنِّـي أسأَلُكَ العَفْــوَ وَالعـافِـيةَ في ديني وَدُنْيــايَ وَأهْلي وَمالـي ، اللّهُـمَّ اسْتُـرْ عـوْراتي وَآمِــنْ رَوْعاتـي ، اللّهُـمَّ احْفَظْـني مِن بَـينِ يَــدَيَّ وَمِن خَلْفـــي وَعَن يَمـيني وَعَن شِمــالي ، وَمِن فَوْقـــي، وَأَعـوذُ بِعَظَمَـتِكَ أَن أُغْـتالَ مِن تَحْتـي

☀️مره واحده☀️

اللّهُـمَّ عالِـمَ الغَـيْبِ وَالشّــــهادَةِ فاطِـرَ السّمـــاواتِ وَالأرْضِ رَبَّ كـــلِّ شَــيءٍ وَمَليـكَه ، أَشْهَــــدُ أَنْ لا إِلـــهَ إِلاّ أَنْت، أَعـوذُ بِكَ مِن شَـرِّ نَفْســـي وَمِن شَــــرِّ الشَّيْـطانِ وَشِـرْكِه، وَأَنْ أَقْتَــــرِفَ عَلـى نَفْسـي سوءاً أَوْ أَجُـرَّهُ إِلـى مُسْـلِم

☀️مره واحده☀️

بِسمِ اللهِ الذي لا يَضُـرُّ مَعَ اسمِـهِ شَيءٌ فـــي الأرْضِ وَلا فـــي السّمـــاءِ وَهــوَ السّميعُ العَلـيم

☀️ثلاث مرات☀️

رَضيـــــتُ بِاللهِ رَبَّـاً وَبِالإسْـــــلامِ ديـناً وَبِمُحَـمَّدٍ صلى الله عليه وسلم نَبِيّـــــاً

☀️ثلاث مرات☀️

يا حَـيُّ يا قَيّـومُ بِـرَحْمَـتِكِ أَسْتَـغـيث، أَصْلِــحْ لي شَـأْنـي كُلَّـــه، وَلا تَكِلـني إِلى نَفْـسي طَـرْفَةَ عَـين

☀️مره واحده☀️

أَصْبَحْنا وَأَصْبَحْ المُلكُ للهِ رَبِّ العـالَمين، اللّهُـمَّ إِنِّـي أسْــأَلُـكَ خَـيْرَ هـذا الـيَوْم، فَـتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنورَهُ وَبَرَكَتَـهُ، وَهُداهُ، وَأَعوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ما فيهِ وَشَرِّ ما بَعْدَه

☀️مره واحده☀️

اصبحنا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْــلامِ ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاصِ ، وَسُنَّةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّــدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيـــمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

☀️مره واحده☀️

🌴سُبْحـانَ اللهِ وَبِحَمْـدِهِ🌴

🌹١٠٠مره🌹

لا إلــهَ إلاّ اللّهُ وحْـدَهُ لا شَـريكَ لــــهُ، لهُ المُـلْكُ ولهُ الحَمْـد، وهُوَ على كُلّ شَــيءٍ قَدير🌴🌴

* 🌹١٠مرات🌹 *

🌴سُبْحانَ اللــهِ وَبِحَمْــدِهِ عَـدَدَ خَلْـقِه، وَرِضا نَفْسِه ، وَزِنَـةَ عَـرْشِه،🌴
*🌴وَمِــــدادَ كَلِماتِـه

* 🌹ثلاث مرات🌹 *

🌴اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْـــأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًـــا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلا مُتَقَبَّلا🌴

* 🌹مره واحده🌹 *

🌴أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ🌴

* 🌹١٠٠مره🌹 *

🌴اللَّهُـمَّ صَلِّ وَسَـــلِّمْ وَبَارِكْ على نَبِيِّنَـــا مُحمَّد🌴

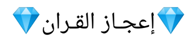
* 🌹١٠مرات🌹 *

☀️دعاء ما بين الفجر والصبح☀️

اللهم إني آسألك رحمة من* *عندك تهدي بها قلبي وتجمع بها شملي وترد*
بها الفتن عني* *وتصلح بها ديني وتحفظ بها غائبي وترفع بها شاهدي

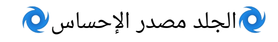
وتزين بها عملي وتبيض بها وجهي وتلهم بها رشدي وتعصمني بها من كل سوء اللهم إني أسألك العفو والعافيه في الدنياوالآخره*

✨✨✨✨✨✨✨✨

[9/29, 2:17 PM] +20 114 475 1445:


💎إعجـاز القـران💎

♻الحلـقـة الحادية و العشرون♻



📌 قال الله تعالى

{كُلَّمَاْ نَضَجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنَاْهُمْ جُلُوْدَاً غَيْرَهَاْ لِيَذُوْقُواْ الْعَذَاْبَ }

[النساء : 56]

📌 و قد أثبت العلم الحديث أن الجُسيمات الحِسية المُختصة بالألم و الحرارة تكون موجودة في طبقة الجلد وحدها.

و مع أن الجلد سيَحترق مع ما تحته من العضلات و غيرها 📌

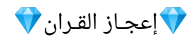
إلا أن القرآن لم يذكرها لأن الشعور بالألم تختص به طبقة الجلد 📌 وحدها.

هللا سيلأ!!ةيبطلاةمولعملا هذهب أدمحم ربخأ نمف !?

يتبع في الحلقة القادمة إن شاء الله ⏪⏪

♻💨♻💨♻💨♻💨♻💨

[9/29, 10:23 PM] +20 114 475 1445:
♻▲♻▲♻▲♻▲♻▲



♻الحـلـقـة الثانية والعشرون♻

🌀المنطقةُ التي تَتحكمُ بسلوكنا🌀

🌹 يقولُ المولى عز وجل:

{ كَلاَّ لَئِنْ لَمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعَن بِالنَّاصِيَةِ، نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ }

[العلق:15-16]

📌 إن تعبير ‘’ناصية كاذبة خاطئة’’ في الآية أعلاه مُثير للاهتمام.

◀ فقد كَشفت الأبحاث التي أجريت مُؤخراً أن المنطقة الأمام جَبهية (الناصية) المَسؤولة عن إدارة وظائف مُعينة في الدِماغ تَقعُ في جهة الجبهة من الجمجمة.

📌 ولم يَكتشفُ العلماء وظيفة هذه المنطقة إلا في الستين سنة الأخيرة في حين أن القرآن الكريم أشار إليها قبل 1400 عاماً.

◀ وإذا نظرنا داخل الجمجمة من جهة الجبهة سوف نجد المنطقة الأمامية من المخ.

▪️وفي كتاب بعنوان ‘’أساسيات التشريح والفيزيولوجيا’’

◀ يتضمن آخر الأبحاث حول وظيفة هذه المنطقة جاء ما يأتي: ‘’ إن تَحديد الدوافع والتَفكر في عواقب الأمور والتخطيط للمضي في أمر ما تَحدث في فصوص القسم الأمامي من الجبهة، أي المنطقة الأمام جبهية، وهي منطقة الأفكار والخواطر في القشرة الدماغية ‘’

📌 ويقول الكتاب أيضا أنه فيما يَتعلق بكون هذه الجهة مَسؤولة عن الدوافع البشرية فإنه يظن أنها هي المركز الوظيفي للعنف.

◀️ إذن هذه المنطقة من المخ مَسؤولة عن التَخطيط وعن الدوافع والمضي بالأعمال الصالحة أو الخاطئة ومسؤولة عن قول الصدق أو الكذب.

📌 ومن الواضح أن عبارة ‘‘ناصية كاذبة خاطئة’’ تتوافق مع الشروح المقدمة أعلاه.

هذه الحقيقة التي لم يستطع العلماء اكتشافها إلا قبل ستين عاماً قد ذكرت في القرآن الكريم منذ سنوات بعيدة.

يتبع في الحلقة القادمة إن شاء الله ⏪⏪

♻️💨♻️💨♻️💨♻️💨♻️💨

[9/29, 11:32 PM] +20 114 475 1445: ♻️🌹♻️🌹♻️🌹♻️🌹♻️🌹

🔻قصة البداية والنهاية🔻

🌷قصة البداية🌷

💧(الحلقة رقم 279 + 280)💧

💧(الحلقة 279)💧

ربما اطلع رب العباد على قلوبِ خلقهِ ، فوجدَ أصفاها وأنقاها قلب🌹 .. الحبيب المصطفى صلىٰ اللّٰه عليه وسلم ، اختاره خاتم النبيين

ثم اطلع على قلوب عباده ، فوجد أصَفى القلوب وأنقاها قُلوب صحابته🌷 ، ، فأكرمهم بصحبته

حتى إن بعض الناس قالوا : الصحابة ليس لهم كرامات مثل التابعين!! ،، وتابعي التابعين

قال العلماء : يَكفيهم كرامة صُحبتهم لرسول اللّٰه ،، الواحد منهم كان 💎 .. يَسأل وينتظر الجواب من السماء

رجال ونساء ذاك العصر عدول حَملوا هذا الدين ، ونفوا عنه انتحال 🌿 المبطلين ، ومغالاة الغالين ،، طبقوا القرآن والسنة فأصبحا صورة حية في حياتهم وفي سلوكهم ، فرأينا القرآن مُطبق عَملي على الصحابة ، حيث أنهم .. ليسوا بمَعصومين

إن لم نطبق سيرة السلف ، ونحن نذكرها ، فقد خُنّا اللّٰه ورسوله ،🌷 وأجدادنا وآبائنا ، فهي ليست قصص تُسرد ، إنما علينا أن ننظر للبعد الثالث .. ، حتى نُسقطه على واقعنا المر حتى نَتغير

السيدة فاطمة أثيرة عند أمها وأبيها (1) ، ولدت قبل البعثة بخمس🌷 سنوات ، في العام الذي أعُيد فيه الحجر الأسود إلى مكانه بعد بناء الكعبة ..

نحن نُحب آل البيت حُباً جمّاً ، لكننا لانُغالي كما غالى النصارى في🌷 المسيح .. أحَب الناس إلى اللّٰه ورسول اللّٰه والمسلمين هم آل بيته ،، نحن

نُصلي عليهم في كل صلاة ..

🌷فاطمة والحسن والحسين هم آل البيت أهل العترة الشريفة وكذلك زوجاته أمهات المؤمنين ..

🌷 كانت السيدة خديجة مُتعلقة بابنتها فاطمة جداً ، لأنها كانت صورة من أبيها شكلاً وموضوعاً .. مَشيتها مَشيته ، كلامها كلامه ، مَنطقها مَنطقهُ ..

🌷 توفيت السيدة خديجة عندما كان عمر فاطمة خمسة عشر عاماً ..

* قال عليه الصلاة والسلام : تظل الخلافة الراشدة ثلاثون عاماً .. يوم أن طُعن علي ، كان قد مر على تولية أبي بكر تسعة وعشرون عاماً ، وستة أشهر ،، وبايع الناس الحسن بعد علي ، وبقي خليفة ستة أشهر ، فهو الخليفة الراشد الخامس .. وقد أغفل التاريخ هذا ..

. أثيرة : المفضَّلة والمكرَّمة ، (1)

💧 (الحلقة 280) 💧

🌹 لما كان يَرضعُ الحسن من فاطمة ، قال عليه الصلاة والسلام : "إن ابني هذا سيد مُطاع ، سوف يُصلح الله به بين طائفتين عَظيمتين ، أرضعيه يافاطمة ولو بماء عينيك"..

🌿عام السلام هو العام الذي اصطلح فيه الحسن مع مُعاوية ،، فهو رجل السلام ،، أما الحسين فطبعه يختلف عن أخيه ، كان ثائراً لأخذ الحقوق ،، كان الحسن يُكبر الحسين بسنة وثلاثة شهور ،، رضي الله عنهما ..

🌷علي يَكبرُ فاطمة بأربعة أعوام ..

🌹رسول اللّه صلىٰ اللّه عليه وسلم لم يَتزوج إلا بخديجة ، إنما زُوِّج بعد الرسالة ، أي زواجه بعد الرسالة بكل زوجاته بأمر من اللّه ..

🌹بيت رسول اللّه صلىٰ اللّه عليه وسلم هو أهم بيت في التاريخ ، إلى أن يَرِثِ اللّه الأرض ومن عليها ،، وُضع تحت عدسة مكبرة ، مامن شاردة وواردة إلا وسجلت ..

🌷خطب السيدة فاطمة قبل علي أبو بكر وعمر ، فلم يزوجها رسول اللّه ،، أمر رباني ..

✅معيار الزواج : خلق ودين ،، حين خطب بلال أخت عبد الرحمن بن عوف سليلة العائلات ، زوّجها فوراً ..

💧من أنفق ثلثا ماله في العطور ، ماعدّه العلماء سفيهاً ولا مسرفاً ..

💎كان مالك بن أنس يلبس قلنسوة غالية ب ٣٠٠ دينار ، وكان يقول : هذه قُلنسوة يَلبسها من يَتكلم بحديث رسول اللّه ..

🌷تزوجت السيدة فاطمة وسيدنا علي في غرفتين ، وكانت فاطمة بنت أسد أم سيدنا علي تَسكنُ معهما في البيت......

🌹نُكمل غداً إن شاء الله تعالى

🌹رحـم الله كـل من سـاهـم بنـشـرهـا

*🌹اللهم صل وسلم وبارك على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين🌹
*

♻️🌹♻️🌹♻️🌹♻️🌹♻️🌹

[9/29, 11:32 PM] +20 114 475 1445: ♻️🌹♻️🌹♻️🌹♻️🌹♻️🌹

🔻قصة البداية والنهاية🔻

🌷قصة البداية🌷

💧(الحلقة رقم(34 + 35💧

💧الحلقة 34💧

🌹شعيب عليه السلام :

هو شعيب بن مديان بن ابراهيم عليه السلام ،، وهو نبي عربي ، كان💧 في قرية معان في الأردن قرب بحيرة لوط ،، اسمها مدين ..

كان أهل مدين كفاراً ، يعبدون شجرة اسمها الأيكة🩸 ،

فهم أصحاب الأيكة ، كانوا أهل فساد ،، كانت لهم مكانة تجارية 👈 عظيمة ،

وكانوا على طريق التجارة ، يمنعون أي شخص أن يمر من قريتهم ، إلا🩸 أن يأخذوا عشر أمواله ،،

.. كان عندهم نظام جمارك ظالم ❌

،، عندهم ظلم مادي❌

.. لكن ظلمهم الأكبر كان : الشرك❌

، في قصص الأنبياء نجد نماذج من أصناف البشر 🌹

.. نماذج من الابتلاءات ،، كي نأخذ القدوة ، ونتعلم كيف نحيا 💧

عندما نتكلم عن الفساد الاجتماعي : نجد قصة يوسف عليه السلام ،📌 والنسوة اللاتي راودنه عن نفسه ،، في الالتزام بالعفة

.. والاستقامة عند طبقة المترفين الأجر الكبير

الظلم والطغيان السياسي : قصة موسىٰ عليه السلام مع فرعون ..📌
.. الانحراف والتهرب من أمر اللّٰه ومنهجه : قصة بني اسرائيل

النموذج المالي والاقتصادي : قصة شعيب عليه السلام : قطاع طرق ،📌 .. سرقة ، ظلم ، غش في التجارة ، جمارك ظالمة

، الأنبياء دعوتهم دعوة إصلاح 🌹

فالدين نظام شامل للحياة يعلمنا كيف نحيا ونعيش ، مع مواكبة 👈 تطور العصر ..

.. دعوة كل الأنبياء : اعبدوا اللّٰه مالكم من إله غيره : التوحيد 🌹

قد جاءتكم بينة من ربكم".. كل الأنبياء جاؤوا بمعجزات ، هذا أمر " 🌹 ، أصيل في النبوة ، كل نبي يأتي بمعجزة ليصدقه الناس

.. ولا يتجرأ أحد منهم أن يقلده ، ويدعي النبوة معه ❎

نعلم معجزات بعض الأنبياء ، وبعضها لانعرفها ، كما نعلم أسماء بعض🌸
الأنبياء الذين ذكروا في القرآن الكريم ، وعددهم 25،،

بينما عدد الأنبياء الكلي 124000 نبي .. منهم 313 رسول ،،

حيث أن النبي نُبىء وجاءه وحي ، لكنه لم يؤمر بتبليغ الرسالة ✅ ،

أما الرسول فنبىء ، وأمر بتبليغ الرسالة.. منهم من نعرفهم وقصصهم ✅
ومعجزاتهم ، ومنهم لانعرف إلا أسماءهم ..

من الأنبياء الذين لم نعرف معجزاتهم : شعيب عليه السلام :{ قد🌹
جاءتكم بينة من ربكم } ..

أي أتى بمعجزة لكننا لم نعرفها.. 👈

💧الحلقة 35💧

حاول شعيب عليه السلام هداية قومه ، بأمرهم بالخلق والصلاح تارة : 🌹
{{إن أريد إلا الإصلاح مااستطعت.

وهذه قولة عظيمة فيها شعار للمؤمنين .. 👈

وتارة يقول :{وماتوفيقي إلا بالله}.. ⬅

لاأستطيع إلا محاولة الإصلاح والتنبيه ،📌

والهداية بيد الله

ثم يأمرهم بالتوحيد وعبادة الله وحده📌 :

{اعبدوا الله مالكم من إله غيره}..

. وهي دعوة كل الأنبياء 👈

.. وهم مصرون على التكذيب والتنكيل 🩸

من صور فساد الأيكة قوم شعيب ، 🩸

أنهم يُطففون الكيل والميزان : ⚖️

{أوفوا الكيل والميزان ، ولاتبخسوا الناس أشياءهم ،

ولاتفسدوا في الأرض بعد إصلاحها ، ولاتقعدوا بكل صراط توعدون
وتصدون عن سبيل الله ، وتبغونها عوجا}..

قطاع طرق ، 🩸

غشاشين ، 🩸

فاسدين ، 🩸

مفسدين ، 🩸

.. يريدون الطريق مُعوجة ، لايُريدون الهداية لأحد ❌

.. كان جوابهم :{ياشعيب أصلاتك تأمرك أن نترك مايعبد آباؤنا}❌

هنا تنبيه مهم إلى ترك التقليد ، 👈

أي ألا نكون مسلمين بالوراثة ، ⬅️

يجب التفكير بعمق ، ⬅️

.. واعتناق الدين عن قناعة ونظر وتأمل ⬅️

.. أما التقليد فأعوج ❌

..". قال العلماء ": المقلد في الإيمان لا إيمان له💎

. يجب أن يكون إيماننا عن قناعة 👈

.. ولاعذر لنا إن تمسكنا بعادات وتقاليد لاتمت للدين بصلة 👈

بدأ التحدي ، هو يدعو ويدعو ، وهم مصرون على التكذيب والإنكار ✅ والاستهزاء :

.. {إنك لأنت الحليم الرشيد}

.. يستهزئون به‼

بدأوا بعدائه ، صار يقول لهم :{ياقوم لايجرمنكم شقاقي أن يصيبكم🩸 مثل ماأصاب قوم نوح أو قوم هود أو قوم صالح وماقوم لوط منكم ببعيد}..

ليس المهم أن تحبوني ، اكرهوني إن شئتم ، لكني أخاف عليكم ألا ♻ تؤمنوا فيأتيكم العذاب ..

،، اتفقوا على أسلوب جديد للتعامل معه🩸

أن يقولوا له : لانفهم كلامك ، أعد ،، يعيد .. يقولون : لم نفهم ،، يعيد ،، لم نفهم ..

.. بسخرية واستهزاء

هددوه أن يخرجوه من القرية ، {ولولا رهطك لرجمناك و ما أنت علينا🩸 بعزيز}،،

.. لولا أهلك لرجمناك بالحجارة حتى تموت ❌

..{قالوا له : {أسقط علينا كسفاً من السماء أو ائتنا بعذاب أليم

.. "أي اجعل السماء تتقطع وتَنزل علينا قطعا🌪️

.. بكل تكبر واستهزاء

نُكمل غداً إن شاء الله تعالى🌹

رحـم الله گل من سـاهـم بنـشـرهـا🌹

🌹اللهم صل وسلم وبارك على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين🌹*
*



قال الإمام سفيان الثوري رحمه الله

إنما يتعلم العلم

ليتقى الله به

▌الحلية ٦/٣٦٢📚

[9/29, 8:30 PM] +92 305 7610833: جواب

اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک راجح قول کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا اور زمین پر پڑتا تھا یہی اصل ہے، جیساکہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے "مأمول القبول في ظل الرسول" (مشمولہ فتاویٰ دار العلوم دیوبند، امداد المفتین، جلد 2 صفحہ 258 -260) میں تحریر فرمایا ہے۔

عوام میں جو مشہور ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا یہ کسی صحیح و صریح روایات سے ثابت نہیں ہے، تاہم بعض روایات میں جو یہ بات ہے کہ آپﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتاتھا (الخصائص الکبری،باب ذکرالمعجزات، ج:1، ص:116، ط:دارالکتب العلمیه) تو وہ روایت محدثین کے نزدیک کمزور اور ناقابلِ اعتماد ہے، اس کے برخلاف احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ تھا۔

جامعہ کے سابقہ فتاویٰ میں مولانا مفتی حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

”اس بارے میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کی تحقیق صحیح ہے، تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ان کا رسالہ "مامول القبول فی ظل الرسول" (فتاویٰ دار العلوم دیوبند)، خلاصہ یہ ہے کہ اگر صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہوجاتی کہ بطورِ معجزہ نبی کریم ﷺ کا سایہ زمین پر

نہ پڑتا تھا تو کوئی مسلمان بھی اس کے تسلیم کرنے سے انکار نہیں کرسکتا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس باب میں نقل صحیح حدیث کی موجود نہیں ہے، حدیث کی کتبِ متداولہ، صحاحِ ستہ وغیرہ میں اس مضمون کی کوئی حدیث وارد نہیں ہے، صرف "خصائصِ کبریٰ" میں شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اس مضمون کی مرسلاً ایک حدیث روایت کی ہے۔ اس کی سند میں رواۃ یہ ہیں:

1- عبد الرحمٰن بن قیس الزعفرانی۔ 2- عبد الملک بن عبد اللہ بن الولید۔

پہلے راوی "عبدالرحمٰن بن قیس" کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ بالکل ضعیف، مجروح اور کاذب اور ناقابلِ اعتبار راوی ہے، بلکہ بعض حضرات نے تو یہ بھی کہا ہے کہ یہ جھوٹی حدیثیں وضع کرتا تھا ... ایسا ہر وقت پیش آنے والا واقعہ اور اتنا عام معجزہ تو ہونا یہ چاہیے تھا کہ اسے ایک کثیر التعداد جماعت نقل کرتی، خصوصًا صحابہ کرام جیسے جاں نثار فدائی اور ہر قول و فعل کے ضبط کرنے والے، حرکات و سکنات کو محفوظ کرنے والے موجود ہوں، لیکن عجیب بات ہے کہ اتنی بڑی جماعت میں سے اسے کوئی بھی نقل نہیں کرتا، صرف ایک مرسل اور سندًا بالکل ضعیف اور واہی روایت مذکور ہے، یہ اس بات کی بیّن دلیل اور کھلا ہوا ثبوت ہے کہ یہ بات خلافِ واقعہ ہے ... بعض حضرات نے سایہ نہ ہونے کی یہ توجیہ کی ہے کہ جس طرف آپ ﷺ چلتے تھے، سر مبارک پر فرشتے یا ابرِ رحمت سایہ فگن رہتا تھا، یہ بھی اگر ثابت ہے تو دوسری صحیح و صریح روایات اس کے معارِض موجود ہیں، مثلاً: صحیح بخاری میں حدیث ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

"إنّ أبا بكر قام للناس، وجلس رسول الله ﷺ صامتًا، فطفق من جاء من الأنصار ممن لم ير رسول الله ﷺ يحيى أبابكر، حتى أصابت الشمس رسول الله ﷺ عند ذلك، فأقبل أبوبكر حتى ظلّل عليه بردائه، فعرف الناس رسول الله ﷺ".

اسی طرح حجۃ الوداع میں حضور اکرم ﷺ پر سایہ کیا گیا تھا، عام کتابوں میں موجود ہے۔ اس لیے یا تو سایہ والی حدیث کو بمقابلہ ان روایات کے غیر ثابت قرار دیا جائے، یا یہ کہا جائے کہ پہلے ایسا ہوتا تھا بعد میں یہ صورت نہ رہی۔ علامہ قسطلانی نے "مواہب" میں اسی صورت کو اختیار کیا ہے، چناں چہ حدیثِ ہجرت (جس کو ابھی ہم نے ذکر کیاہے) کو نقل کرنے کے بعد فرمایاہے:

"وظاهر هذا أنه عليه الصلاة و السلام كانت الشمس تصيبه، وما تقدم من تظليل الغمام والملك له، كان قبل بعثه، كما هو مصرح في موضعه".

خلاصہ یہ کہ آپ ﷺ کے سایہ ہونے کے دلائل قوی اور راجح ہیں، مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی صحیح اور راجح قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو: امداد الفتاویٰ، 405، 406) فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح　　　　　　　　　　کتبہ

ولی حسن محمد حبیب اللہ

مختار’’

آپ ﷺ کےسایہ ہونے سے متعلق "مسندِ احمد" کی صحیح حدیث درج ذیل ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جن دنوں رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہاں ایک وجہ سے آنا موقوف فرمادیا تھا، اچانک ایک دن دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کا سایہ میں نے دیکھا۔

مسند أحمد میں ہے:

"عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في سفر له، فاعتل بعير لصفية، وفي إبل زينب فضل، فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم: " إن بعيراً لصفية اعتل، فلو أعطيتها بعيراً من إبلك! فقالت: أنا أعطي تلك اليهودية؟ قال: فتركها رسول الله صلى الله عليه وسلم ذا الحجة والمحرم شهرين، أو ثلاثة، لايأتيها، قالت: حتى يئست منه، وحولت سريري، قالت: فبينما أنا يوماً بنصف النهار، إذا أنا بظل رسول الله صلى الله عليه وسلم مقبل، قال عفان: حدثنيه حماد، عن شميسة، عن النبي صلى الله عليه وسلم، ثم سمعته بعد يحدثه عن شميسة، عن عائشة، عن النبي صلى الله عليه وسلم، وقال: بعد حج أو عمرة، قال: " ولا أظنه إلا قال: في حجة الوداع".

مسند احمد بن حنبل، رقم الحديث:25516، ج:6، ص:132، ط:دارالكتب (العلمية.بيروت)

مسند أحمد میں ہے:

"عن صفية بنت حيي، أن النبي صلى الله عليه وسلم حج بنسائه، فلما كان في بعض الطريق، نزل رجل، ... فلما كان شهر ربيع الأول، دخل عليها، فرأت ظله، فقالت: إن هذا لظل رجل، وما يدخل علي النبي صلى الله عليه وسلم، فمن هذا؟ فدخل النبي صلى الله عليه وسلم[ص:437]، فلما رأته قالت: يا رسول الله، ما أدري ما أصنع حين دخلت علي؟ قالت: وكانت لها جارية، وكانت تخبؤها من النبي صلى الله عليه وسلم، فقالت: فلانة لك، فمشى النبي صلى الله عليه وسلم إلى سرير زينب، وكان قد رفع، فوضعه بيده، ثم أصاب أهله، ورضي عنهم."

مسند أحمد بن حنبل، رقم الحديث:2567، ج:1، ص:284،ط:دارالكتب (العلمية، بيروت)

فقط واللہ أعلم

فتوی نمبر : 144203200384

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

[9/29, 8:30 PM] +92 305 7610833: قبر کا بوسہ دینا

سوال:فتوی عالمگیری ، جلد نمبر پانچ ، صفحہ نمبر 301/ میں ہے کہ اگر کوئی اپنے والدین کی قبر کو محبت اور عقیدت میں بوسہ لے تو کوئی حرج نہیں۔ کیا والدین کی قبر کو بوسہ لینا جائز ہے یا نہیں؟قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

جواب نمبر: 35942

بسم الله الرحمن الرحيم

فتوی(م): 107=107-1/1433 عالمگیری میں مذکورہ مسئلہ جلد نمبر ۵ ص نمبر ۳۵۱ پر ہے، عبارت یوں ہے: ولا یمسح القبر ولا یقبلہ فإن ذلک من عادة النصاری ولا بأس بتقبیل قبر والدیہ کذا في الغرائب۔ اصل مسئلہ شروع میں بیان کردیا گیا ہے کہ قبر کو بوسہ لینا ممنوع ہے کیونکہ یہ نصاری کی عادت ہے اور مسلمانوں کو ان کی مشابہت سے بچنا چاہیے، نیز بوسہ لینے میں سجدہ کی کیفیت پائی جاتی ہے، اور قبر کو سجدہ گاہ بنانے سے حدیث میں منع کیا گیا ہے، بوسہ لینے میں چاہے سجدہ مقصود نہ ہو لیکن ظاہری ہیئت موہم شرک ہے اس لیے عام حالات میں اس سے بچنا چاہیے، ہاں اگر کوئی تنہائی میں فرطِ محبت وعقیدت کی بنا پر والدین کی قبر کو بوسہ لے تو غریب روایت کی بنا پر اس کی گنجائش ہے، لیکن اس کی عادت نہ بنائے، اور عام لوگوں کے سامنے ایسا نہ کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

دارالعلوم دیوبند

[9/29, 8:30 PM] +92 305 7610833: عنوان: مغرب سے پہلے دو رکعات پڑھنے کاحکم

(101696-No)

سوال: مغرب کی اذان اور نماز میں بعض مساجد میں وقفہ دیا جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟ اس میں اکثر عرب حضرات دو نفل پڑھتے ہیں،کیا احناف کے یہاں بھی یہ نوافل مسنون ہیں؟

جواب: بعض روایات میں مغرب سے پہلے دو رکعات پڑھنے کا جواز ثابت ہے، لیکن مجموعی روایات اور نصوص میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہےکہ مغرب سے پہلے دو رکعت کا ترک کرنا افضل ہے اور یہی احناف کا مسلک بھی ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ نوافل پڑھنے کی وجہ سے مغرب کی نماز میں تأخیر لازم آتی ہے، حالانکہ نبی علیہ السلام نے مغرب میں تعجیل کا حکم فرمایا ہے۔

”عن مرثدؒ بن عبدااللہ قال لما قدم ابو ایوبؓ غازیاً وعقبۃ بن عامرؓ یومئذ علی مصر فأخر المغرب فقام الیہ ابو ایوب فقال ماھذہ الصلوۃ یا عقبۃ قال شغلنا قال أما سمعت رسول االلہ ﷺ یقول لا یزال امتی بخیر أو قال علی الفطرۃ مالم یؤخروا المغرب إلی ان تشبک النجوم“ (ابو داؤد،۱/۶۰)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مغرب کی نماز میں تاخیر کی تو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور فرمایا یہ کونسی نماز ہے اے عقبہ، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم مشغول ہوگئے تھے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:کیا آپ نے رسول االلہ ﷺسے نہیں سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ ہمیشہ میری امت خیر پر رہے گی یا آپ نے فرمایا فطرت پر، جب تک مغرب کی نماز میں تأخیر نہیں کرے گی یہاں تک کہ ستارے پھیل جائیں۔

اب اگر لوگ اذان مغرب کے بعد نوافل پڑھنا شروع کریں تو امام لازماً ان لوگوں کا انتظار کرے گا، جس سے مغرب کی نماز میں تأخیر لازم آئے گی اور مغرب میں تاخیر مکروہ ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کی اکثریت یہ دو رکعات نہیں پڑھتی تھی اور احادیث کا صحیح مفہوم تعاملِ صحابہ ہی سے ثابت ہوتا ہے۔

سنن ابوداؤد میں ہے:

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَعَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَقَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا. (١/١٨٢)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام کے عہد مبارک میں، میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ یہ دو رکعت پڑھتے۔

اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام نے عام طور پر ان دو رکعات کو ترک کیا ہے، اس لیے ان کا ترک ہی بہتر معلوم ہوتا ہے، البتہ اگر کبھی کوئی پڑھ لے تو جائز ہے، اس پر ملامت نہیں کرنی چاہیے۔

واللہ تعالٰی اعلم بالصواب

دارالافتاء الاخلاص، کراچی

[9/29, 8:30 PM] +92 305 7610833: سوال

اذان میں انگو ٹھے چومنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب

اذان کے وقت انگوٹھے چومنے اورآنکھوں سے لگانے کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اورنہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اوربعد کے خیرالقرون میں اس کاثبوت ملتاہے،اسی وجہ سے اس عمل کو بعد والے علماء نے ناجائزاوربدعت بتایاہے ۔ اورجن احادیث سے اس بارے میں استدلال کیاجاتاہے ان کے بارے میں محدثین کا اتفاق ہے کہ وہ سب موضوع (من گھڑت) یا انتہائی ضعیف ہیں ۔ جیسا کہ امام جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں:

"الأحاديث التي رويت في تقبيل الأنامل و جعلها على العينين عندسماع اسمه صلى الله عليه و سلّم من المؤذّن في كلمة الشهادة كلّها موضوعًا."

ترجمہ:وہ حدیثیں جن میں مؤذن سے کلمہ شہادت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کانام سنتے وقت انگلیاں چومنے اورآنکھوں پررکھنے کاحکم آیاہےوہ سب کی سب موضوع اورجعلی ہیں۔

اسی طرح ملاعلی قاریؒ فرماتے ہیں:

"بسند فیه مجاهیل مع انقطاعه".

یعنی اس کی سندمیں کئی مجہول راوی ہیں اوراس کی سندبھی منقطع ہے۔

مفتی اعظم ہندمفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ اس بارے میں تحریرفرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کانامِ نامی سننے پرابہام کوچومنااورآنکھوں سے لگاناسنت نہیں ہے،حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایساحکم نہیں دیا اورنہ صحابہ کرامؓ سے یہ عمل درآمد ہوا، ہاں "مسندفردوس دیلمی" سے ایک روایت اس کے متعلق نقل کی گئی ہے، وہ روایت ضعیف ہے،بعض بزرگوں نے اس عمل کوآنکھیں نہ دکھنے کے لیے مؤثربتایاہے تو اگرکوئی شخص اس کوسنت نہ سمجھے اورآنکھوں کے نہ دکھنے کے لیے بطورایک علاج کے عمل کرے تو اس کے لیے فی نفسہ یہ عمل مباح ہوگا، مگر لوگ اس کوشرعی چیز اور سنت سمجھ کر کرتے ہیں؛ اس لیے اس کوترک کردینا ہی بہتر ہے؛ تاکہ لوگ التباس میں مبتلانہ ہوں۔"

[کفایت المفتی،ج:2ص:166،ط:دارالاشاعت کراچی]

فقط واللہ اعلم

فتوی نمبر : 143604200009

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

[9/29, 8:30 PM] +92 305 7610833: صاحبِ ترتیب کے لیے وتر کی نماز قضا کرنے کا طریقہ

سوال

وتر کی قضا کا حُکم صاحبِ ترتیب کے لیے کیا ہے؟

جواب

جو شخص صاحبِ ترتیب ہو، اس پر اپنی ترتیب برقرار رکھنے کے لیے لازم ہے کہ اگر اس سے وتر کی نماز قضا ہوگئی تو فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے وتر کی نماز قضا کرے پھر فجر پڑھے۔ وتر کی نماز پڑھے بغیر چھ سے کم نمازیں ادا کرنے کی صورت میں اس کی وہ تمام نمازیں فاسد ہوں گی اور وتر ادا کرنے کے بعد ان کا دہرانا واجب ہوگا اور اس صورت میں اس کی ترتیب باقی رہے گی، اگر وتر پڑھے بغیر اس نے اگلے چھ وقتوں کی نمازیں (یعنی فوت شدہ وتر کے بعد کی فجر سے اگلے دن کی فجر کی نماز تک) ادا کرلیں تو اب اس کی ترتیب ساقط ہو جائے گی، البتہ یہ چھ نمازیں اس صورت میں درست ہو جائیں گی اور ان کا دہرانا واجب نہیں ہوگا۔

في الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2 / 65):

"(فلم يجز) .. الترتيب بين الفروض الخمسة والوتر أداء وقضاء لازم).....(فجر من تذكر أنه لم يوتر) لوجوبه عنده (إلا) .. (إذا ضاق الوقت المستحب)".

وفيه أيضًا (2 / 68):

"لايلزم الترتيب بين الفائتة والوقتية ولا بين الفوائت إذا كانت الفوائت ستًّا، كذا في النهر. أما بين الوقتيتين كالوتر والعشاء فلايسقط الترتيب بهذا المسقط كما لايخفى."

فقط واللہ اعلم

فتوی نمبر : 144112200963

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

[9/29, 8:30 PM] +92 305 7610833: جزاک اللہ خیر

یہ جواب بھی ٹھیک ہے ؟

سوال السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

صاحب ترتیب کی ظہر کی نماز قضاء ہوگئی تھی عصر کے وقت وہ مسجد پہنچا اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اگر ظہر پڑھوں گا تو عصر کی جماعت چھوٹ جائے گی یا مکروہ وقت شروع ہوجائے گا اس نے باجماعت عصر پڑھی اس کے بعد ظہر ادا کی تو کیا اس کی دونوں نمازیں درست ہوگئیں یا لوٹانا واجب ہو گا ؟

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب و باللہ التوفیق

حامداومصلیاامابعد: اگر وقتی فرض نماز کا وقت اتنا کم رہ جائے کہ اس وقت میں کسی طور پر بھی مختصر قراءت و تسبیحات کے ساتھ دونوں نمازیں بالترتیب ادا کرنا ممکن نہ رہے تو ایسی صورت میں ترتیب کی رعایت رکھنا ساقط ہوجائے گا اور اس صورت میں وقتی فرض پہلے ادا کرنا ضروری ہوگا۔

کیقنکہ سورج کے زرد ہونے کے بعد قضاء نماز ادا کرنا جائز نہیں

اور اگر مکروہ وقت سے پہلے اتنا وقت تھا کہ دونوں نمازیں بالترتیب اختصار کے ساتھ ادا کر سکتا تھا اکے باوجود اس عمدا وقتی نماز پہلے پڑھی تو اب دونوں نمازیں دوبارہ لوٹائے گا

فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: مولوی عبدالرحمن غفر لہ

[9/29, 8:30 PM] +92 305 7610833: جواب

جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں ،وہ سب ادا کرنے سے صاحب ترتیب بن جائے گا۔

اس کی دو صورتس ہیں:

الف) اگر وقت باقی ہو توصاحب ترتیب آدمی کےلیے قضا نماز پہلے ادا) کرنا ضروری ہے،اگراسے یاد تھا کہ نماز میرے ذمہ ہے پھر بھی اس نے وقتی نماز پڑھ لی تو یہ وقتی نماز فاسد ہوگی،لیکن یہ فساد موقوف ہوگا،اب اس کی دو صورتیں ہیں:

اگر اس نے وقتی نماز کے فوراً بعد یاپانچ وقتی نمازیں گزرنے سے پہلے قضا نماز پڑھ لی تو تمام وقتی نمازیں دوبارہ پڑھنی ہوں گی،اس لیے کہ ترتیب واجب ہے۔

اور اگرپانچ نمازوں تك یاد ہونے کے باوجود قضانماز نہیں پڑھی تو یہ وقتی نمازیں دوبارہ درست ہو جائیں گی،اس لیے کہ ترتیب ساقط ہوگئی۔

ب) اور اگر وقت ختم ہونے لگا ہے تو پہلے وقتی نماز پڑھ لے ،اس کے) بعد پھرقضا نماز پڑھ لے۔

صاحب ترتیب نے وقتی نماز شروع کردی،پھر درمیان میں یاد آیا کہ اس کے ذمہ قضا لازم ہے،اس کی دو صورتیں ہیں:

تو اگر وقت میں وسعت ہے تو وقتی نماز فاسد ہوجائے گی،لہذا پہلے اُسے توڑ کر قضا نماز پڑھے،اس کے بعد وقتی پڑھ لےاوراگرجماعت میں شریك ہےتواسےپوراکرے،پھر قضانمازپڑھ لے،اس کےبعدپھروقتی نمازدوبارہ پڑھے۔

اور اگر وقت میں وسعت نہیں ہے، تو پھر وقتی نماز ادا ہو جائے گی ،اس کے بعد قضا پڑھ لے۔

حوالہ جات

قال العلامۃ الحصکفی رحمہ اللہ تعالی:(الترتيب بين الفروض الخمسة والوتر أداء وقضاء لازم) قال العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالی:قوله : (أداء وقضاء) الواو بمعنى أو مانعة الخلو، فيشمل ثلاث صور:أ ما إذا كان الكل قضاء، أو البعض قضاء والبعض أداء، أو الكل أداء ،كالعشاء مع الوتر ، ودخل فيه الجمعة، فإن الترتيب بينها وبين سائر الصلوات لازم، فلو تذكر أنه لم يصل الفجر يصليها ولو كان الإمام يخطب.(الدر المختار مع رد المحتار :2/65) قال العلامة الحصكفي رحمه اللہ تعالي: (ولا يعود) لزوم الترتيب (بعد سقوطه بكثرتها) أي الفوائت (بعود الفوائت إلى القلة ب) سبب (القضاء) لبعضها على المعتمد؛ لأن الساقط لا يعود. قال العلامة ابن عابدين رحمه اللہ تعالی:قوله:(بسبب القضاء لبعضها) كما إذا ترك رجل صلاة شهر مثلا ،ثم قضاها إلا صلاة، ثم صلى الوقتية ذاكرا لها، فإنها صحيحة اهـ بحر، وقيد بقضاء البعض ؛لأنه لو قضى الكل عاد الترتيب عند الكل ،كما نقله القهستاني. قوله:(على المعتمد) هو أصح الروايتين، وصححه أيضا في الكافي، والمحيط، وفي المعراج ،وغيره ، وعليه الفتوى.

وقيل يعود الترتيب ،واختاره في الهداية. ورده في الكافي والتبيين، وأطال فيه البحر. قوله :(لأن الساقط لا يعود) وأما إذا قضى الكل، فالظاهر أنه يلزمه ترتيب جديد فلا يقال: إنه عاد تأمل.(الدر المختار مع رد المحتار:2/70) قال العلامۃ الغنیمی رحمہ اللہ تعالی:ومن فاتته الصلاة قضاها إذا ذكرها، وقدمها لزوماً على صلاة الوقت إلا أن يخاف فوات صلاة الوقت ،فيقدم صلاة الوقت، ثم يقضيها، فإن فاتته صلواتٌ رتبها في القضاء كماوجبت في الأصل، إلا أن تزيد الفوائت على ست صلواتٍ، فيسقط الترتيب فيها. (اللباب فی شرح الکتاب:1/88) قال العلامۃ المرغینانی رحمہ اللہ تعالی:والأصل فيه أن الترتيب بين الفوائت وفرض الوقت عندنا مستحق ، وعند الشافعي رحمه اللہ مستحب؛لأن كل فرض أصل بنفسه فلا يكون شرطا لغيره، ولنا قوله عليه الصلاة والسلام " من نام عن صلاة أو نسيها فلم يذكرها إلا وهو مع الإمام فليصل التي هو فيها ثم ليصل التي ذكرها ثم ليعد التي صلى مع الإمام " ولو خاف فوت الوقت ،يقدم الوقتية ،ثم يقضيها ؛لأن الترتيب يسقط بضيق الوقت ،وكذا بالنسيان ،وكثرة الفوائت كيلا يؤدي إلى تفويت الوقتية ،ولو قدم الفائتة جاز؛ لأن النهي عن تقديمها لمعنى في غيرها، بخلاف ما إذا كان في الوقت سعة ،وقدم الوقتية حيث لا يجوز ؛لأنه أداها قبل وقتها الثابت بالحديث .(الهدایۃ:1/73) قال العلامۃ ابن نجیم الحنفی رحمہ اللہ تعالی: قوله:(ولم يعد بعودها إلى القلة) أي لم يعد وجوب الترتيب بعود الفوائت إلى القلة بسبب القضاء بعد سقوطه بكثرتها كما إذا ترك رجل صلاة شهر مثلا ثم قضاها إلا صلاة ثم صلى الوقتية ذاكرا لها فإنها صحيحة لأن الساقط قد تلاشى فلا يحتمل العود كالماء القليل إذا تنجس فدخل عليه الماء الجاري حتى كثر وسال ثم عاد إلى القلة لا يعود نجسا واختاره الإمام السرخسي والإمام البزدوي حيث قالا ومتى سقط الترتيب لم يعد في أصح الروايتين وصححه أيضا في الكافي والمحيط وفي معراج الدراية وغيره وعليه الفتوى وقيل يعود

الترتيب وليس هو من قبيل عود الساقط بل من قبيل زوال المانع كحق الحضانة إذا ثبت للأم ثم تزوجت ثم ارتفعت الزوجية فإنه يعود لها واختاره في الهداية(البحر الرائق:2/93) وأيضاقال:قوله: (فلو صلى فرضا ذاكرا فائتة ،ولو وترا فسد فرضه موقوفا) أي فساد هذا الفرض موقوف على قضاء الفائتة قبل أن تصير الفوائت كثيرة مع الفائتة ،فإن قضاها قبله فسد هذا الفرض، وما صلاه بعده متذكرا ،وإن لم يقضها حتى صارت الفوائت مع الفائتة ست صلوات، فما صلاه متذكرا لها صحيح. (البحر الرائق:2/95)

مجیب

متخصص

مفتیان

ابولبابہ شاہ منصور صاحب

شہبازعلی صاحب

ماخذ :دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

فتوی نمبر :69278

تاریخ اجراء :14-03-2020

[9/29, 8:30 PM] +92 305 7610833: السلام علیکم و رحمۃ اللہ

حضرات علمائے کرام و مفتیان شرع دین متین

وضوء میں سر مسح کے لئے نیا پانی لینے یا نہ لینے کے بارے میں علماء کرام کا فتویٰ کیا ہے؟براہ مہربانی مدلل رہنمائی فرمائیں۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب

اما بعد: یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے حاکم شہید رح ہاتھ دھونے کے بعد جو تری بچی ہے اس سے مسح کرنے کو جائز قرار نہیں دیتے ہیں اور جمہور جائز کہتے ہیں،قول اول احتیاط پر مبنی ہے اور قول ثانی پر وسعت ہے۔ لہذا احتیاط اولی ہے۔

عبارت ملاحظہ فرمائیں

عن الربيع بنت معوذ رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم مسح برأسه من فضل ماء كان في يده............ قد اختلف اصحابنا في هذه الصورة فذكر الحاكم الشهيد أنه لا يجوز لأن الباقي في اليد بعد الغسل ماء مستعمل فلا يجوز به المسح والجمهور ومنهم الشارح على تخطيته. ((السعاية في شرح الوقاية ١/٧٥كتاب الطهارة،الطبعة قديمة

أو بلل باق بعد غسل على المشهور لا بعد مسح إلا ان يتقاطر........ (قوله:أو بلل باق إلخ)هذا إذا لم يأخذه من عضو آخر،مقدسي. فلو أخذه من عضو آخر لم يجز مطلقا بحر: أي سواء كان ذلك العضو مغسولا أو ممسوحا.(قوله: على المشهور) مقابله قول الحاكم بالمنع ، وخطأه عامة المشايخ ، وانتصر له المحقق ابن الكمال وقال الصحيح ما قاله الحاكم ، فقد نص الكرخي في جامعه الكبير على الرواية عن أبي حنيفة وأبي يوسف أنه إذا مسح رأسه بفضل غسل ذراعيه لم يجز إلا بماء جديد ; لأنه

قد تطهر به مرة ا هـ وأقره في النهر۔(رد المحتار على الدر المختار۱/۲۱۳,کتاب الطھارۃ،دارالکتب العلمیة بیروت)

ولو ببلل باق فيه بعد غسل لا مسح أو لا، حتى لو أصابه من المطر قدر الفرض أجزأه، ثم الإجزاء بالبلل الباقي هو المشهور، ومنعه الحاكم وعامة المشايخ خطؤوه. والصحيح ما قاله الحاكم: فقد نص الكرخي في جامعه الكبير عن الإمام، والثاني مفسرا معللا بأنه إذا مسح رأسه بفضل غسل ذراعيه لم يجز إلا بماء جديدالنھر الفائق شرح كنز الدقائق ۳۱/۱کتاب الطھارۃ،دارالکتب العلمیة بیروت)حاشیة الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح ص٦٠ کتاب الطھارۃ،دارالکتب العلمیة بیروت)(نجم الفتاوی۸۰/۲کتاب الطھارۃ،شعبہ نشر واشاعت دارالعلوم یاسین القرآن نارتھ کراچی)امداد الفتاوی جدید مطول ۲۱۶/۱کتاب الطھارۃ،زکریا بگڈپو دیوبند)(فتاویٰ ریاض العلوم ج۲ کتاب الطھارۃ

[9/29, 8:30 PM] +92 305 7610833: سوال

السلام علیکم۔میں یہ پوچھنا چاہتا ہو کہ کسی لڑکی کے والد بینک میں جوب کرتے ہے و ہ انکو منع بھی کرتی ہے لیکن وہ نہیں مانتے تو کیا اب اس لڑکی کی عبادت قبول ہوجائیگی کیا اسکو گناہ ملےگا اگر وہ انکا مال کھائے گی گی تو

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب و باللہ التوفیق

حامداومصلیاامابعد: شرعی اعتبار سےنا بالغ بیٹوں اور غیر شادی شدہ بیٹیوں کا خرچہ والد پرواجب ہے اور اس کے ذمہ ہے کہ وہ اولاد کو حلال کمائی سے کھانا پینا لباس و رہائش مہیا کرے اگر حرام کمائی سے کھلائے گا تو خود باپ گناہ گار ہوگا ان شاء اللہ زیر کفالت بچوں کو گناہ نہیں ہوگا۔

اگر بیٹی بالغ ہے اور وہ خود کما نہیں سکتی تو وہ اپنے والد کی کمائی استعمال کرسکتی ہے لیکن اس کو چاہیے کہ وہ اپنے والد کو حرام سے روکنے کی حتی الوسع کوشش کرے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) –

(6 / 191)

وفي جامع الجوامع: اشترى الزوج طعاما أو كسوة من مال خبيث جاز للمرأة أكله ولبسها والإثم على الزوج تتارخانية.

امرأة زوجها فی ارض الجوز واذا اکملت من طعامہ ولم یکن عتبہ غضباً اواشتری طعامًا اوکسوة من مال اهلہ لیس بطیب فهی فی سعۃٍ من ذلک والا ثم علی الزوج

(شامیہ ص ۲۷۳، ج ۵)

فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: مولوی عبدالرحمن غفر لہ

[9/29, 8:30 PM] +92 305 7610833: سوال:سوال یہ ہے کہ میں نے سناہے کہ غیر مسلم سے سود لینا جائزہے؟کیا یہ بات درست ہے ؟ اور اگر ہے تو اس سود کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر: 26192

بسم الله الرحمن الرحيم

فتوی(ل): 10/1431-1131=1585

غیر مسلم سے بھی سود لینا جائز نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

دارالعلوم دیوبند

[9/30, 9:19 AM] +92 305 7610833: زوجہ مجنون کا حکم

سوال

میری شادی کو تین ماہ گزرے ہیں اور میری زندگی کافی حد تک خراب ہو گئی ہے ، کیا میرا رشتہ قائم رہے گا،اس کی چاہ یہ ہے کہ خود منانے آئے، مار پیٹ کرتے ہیں، سسرال والے سارے شروع ہو جاتے ہیں، کیا مجھے واپس جانا چاہیے؟ یا خلع لینی چاہیے؟ اس گھر میں میری عزت ختم ہو چکی ہے، ہم دونوں پر کوئی عمل تو نہیں کر رہا؟ اور اسلام کیا کہتا ہے اگر شوہر دماغی طور پر ٹھیک نہ ہو یا د س آدمیوں سے کنٹرول میں آتا ہو ، کیا عورت کو اب بھی اپنا رشتہ قائم رکھنا چاہیے؟ اسلام کیا کہتا ہے؟ معاشرہ میں کیا اس کی عزت نہیں ہوتی؟ کوئی نظرِ بد تو نہیں، مجھے استخارہ کرنا ہے کہ میرا یہ رشتہ چلے گا؟ میں کیا کروں؟ کیا پڑھوں یا رشتہ ختم کروں؟

اور دوسرا استخارہ یہ ہے کہ میرے بابا کےمیری شادی سے مالی حالات خراب ہو گئے ہیں، ان کی عزت خراب ہو گئی ہے، ان کا بھی بتا دیں کہ کوئی نظرِ بد تو نہیں؟ کیا کریں؟

جواب

آپ نے سوال میں لکھا ہے کہ "اگر شوہر دماغی طور پر ٹھیک نہ ہو یا د س آدمیوں سے کنٹرول میں آتا ہو ، کیا عورت کو اب بھی اپنا رشتہ قائم رکھنا چاہیے؟" اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ شوہر مجنون ہے تو واضح رہے :پاگل پن کی دو صورتیں ہیں

1.نکاح کے وقت یہ جنون تھا اور بے خبری میں نکاح ہو جائے ۔

2. نکاح کے وقت جنون نہ تھا۔

ان دونوں صورتوں میں عورت کو مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ تفریق کا حق حاصل ہو گا۔

1. عورت کی طرف سے رضامندی نہ پائی جائے، اگر نکاح سے پہلے جنون کا پتا تھا پھر بھی نکاح کر لیا تو اختیار نہ ہو گا اور اگر نکاح کے بعد جنون ہوا ہو تو یہ شرط ہے کہ جنون کی خبر ہونے کے بعد اس کے نکاح کے رہنے پر رضامندی ظاہر نہ کی ہو ، اگر عورت نے ایک مرتبہ بھی رضامندی ظاہر کر دی تو عورت کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

2. جنون کا پتا چلنے کے بعد اپنے اختیار سے عورت نے جماع یا دواعی جماع کا موقع نہ دیا ہو۔

تفریق کی صورت اور طریقہ کار:

مجنون کی بیوی قاضی کی عدالت میں درخواست دے اور شوہر کا خطرناک مجنون ہونا ثابت کرے ، قاضی واقعہ کی تحقیق کرے، اگر واقعہ درست ثابت ہو تو مجنون کو علاج کے لیے ایک سال کی مہلت دےد ے ، سال گزرنے کے بعد بیوی پھر درخواست دے ، اگر شوہر کا جنون اب تک قائم ہو تو عورت کو اختیار دے دیا جائے، اس پر عورت اگر اسی مجلس میں نکاح کو ختم کرنے کا مطالبہ کرے تو قاضی تفریق واقع کر دے۔

نوٹ: مجنون کی بیوی اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار کرنے میں خود مختار نہیں، بلکہ قاضی کا فیصلہ شرط ہے جو کہ آج کل عدالت کی صورت میں موجود ہے۔

اور اگر آپ اپنے اس عمل کے لیے استخارہ چاہتی ہیں تو اس کے لیے خود استخارہ کر لینا چاہیے، استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دن رات میں کسی بھی وقت بشرطیکہ وہ نفل کی ادائیگی کا مکروہ وقت نہ ہو دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں،نیت یہ کریں کہ میرے سامنے یہ معاملہ یا مسئلہ ہے ، اس میں جو راستہ میرے حق میں بہتر ہو ، اللہ تعالی اس کا فیصلہ فرمادیں ۔ سلام پھیر کر نماز کے بعد استخارہ کی مسنون دعا مانگیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے، استخارہ کی مسنون دعا یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَستَخِيْرُکَ بِعِلْمِکَ ، وَ أَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ، وَ أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِيْمِ ، فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لاَ أَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ ، وَ أَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِیْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ وَ عَاجِلِه وَ اٰجِلِه ، فَاقْدِرْهُ لِيْ، وَ يَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِکْ لِيْ فِيْهِ وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ وَ عَاجِلِه وَ اٰجِلِه ، فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِه".

((بخاری،ترمذی

دعاکرتے وقت جب ”هذا الأمر“ پر پہنچیںتو ”هذا الأمر“کہہ کر دل میں اپنے اس کام کے بارے میں سوچیں اور دھیان دیں جس کے لیے استخارہ کیا جا رہا ہو۔

باقی اگر کسی کو نظرِ بد لگ جائے تو وَإِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيُقُوْلُوْنَ إِنَّه لَمَجْنُوْنٌ وَّمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور آیۃ الکرسی اور آخری تین قل پڑھ کر دم کر لیا کریں ، یہ مجرب عمل ہے۔

باقی اگر آپ کے والد کے مالی حالات بھی نظر بد کا شکار ہوئے ہوں تو وہاں بھی اس آیت کو کثرت سے پڑھنے کا کہہ دیں، ان شاء اللہ حفاظت ہوگی۔ فقط واللہ اعلم

فتوی نمبر : 144007200035

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

[9/29, 12:41 AM] +249 91 660 0087:
اللّٰه✾○●⇦↓◌ٍ❈﷽↓◌ٍ❈⇨●○✾اللّٰه

╭ا-------• ↓⇦•ٍ------ا❞ ا------• ↓⇦•ٍ------ا ╮

المحظـــــــ👌ـــــــوظ ✮↲

هو من يرزقة اللّٰه بزوجة⇦↓ تعينه على بر والديه•↤❍

اللّٰه✾○●⇦↓◌ٍ❈﷽↓◌ٍ❈⇨●○✾اللّٰه

الســـ🤝ــلآم ؏ليكم ورحمة الله وبركاته

╭ا-------• ↓⇦•ٍ------ا❞ ا------• ↓⇦•ٍ------ا ╮

.....┈┈━━•⋆📚🌹📚⋆•━━┈┈.....

«مرض أحد التابعين يومًا فعندما زارته أمه لبس أجمل الثياب، فعندما ذهبت سقط مغشيًا عليه فقيل له مابك؟ قال إن أنين الابناء يعذّب قلوب الامهات»

.....-----•⋆📚🌹📚⋆•-----.....

↶ تقول أحدي الزوجات⇦•---ا

تزوجت من شاب يقيم مع والدته ، ويبر بها ويتابع حالتها الصحية كل - يوم ، فقد كانت مقعدة تحتاج إلى عناية خاصة !

فوجئت الزوجة بالأم وحالها ! وكان لرفيقات السوء صولة وجولة : ماذا تريدين بهذه العجوز ؟ أين أبناؤها وبناتها ؟ سوف تحرمك من الخروج والدخول ؟ وكان الشيطان يبتسم فرحًا مسرورًا بحديث أولئك النسوة !

لكن الزوجة العاقلة قالت : ساق الله الخير إلى سوقًا ! أخدم امرأة مسلمة ديانة وقربة إلى الله عز وجل ، وأحتسب ذلك عند الله !

نعم لقد حرمتني من الخروج كما أريد.. لكن الله عز وجل أنزل علي السكينة ، وأقر عيني بمحبة زوجي لي ! والله إني لأشعر بالتوفيق وألامسه كل يوم في حياتي !

تقر عيني بلقمة أناولها إياها صدقة كل يوم ! تقر عيني بتعليمها آيات من كتاب الله ، تقر عيني بمساعدتها على الوضوء والقيام للصلاة ! لقد أعانتني على نفسي ، ورحمني الله بوجودها ، فأصبحت سعادتي أن أبقى في مملكتي الصغيرة لا أغادرها.. وإن خرجت فعلى عجل ووجل! لا تهنأ نفسي

ولا ترتاح ، إلا إذا دخلت بيتي فإذا بي أسمع الدعاء والذكر والتكبير والتهليل ! لقد وجدت حلاوة وسعادة لا يعدلها الخروج لحضور زواج أو مناسبة ! انشراح في الصدر وبهجة في النفس ! وأدعو الله أن يجعل ذلك العمل خالصًا لوجهه الكريم !

*: وقفة #*

قيل لأبي عثمان النيسابوري : ما أرجى عمل عندك ؟ قال : كنت في صبوتي يجتهد أهلي أن أتزوج فآبى ، فجاءتني امرأة فقالت : يا أبا عثمان ! أسألك بالله أن تتزوجني ، فأحضرت أباها-وكان فقيرًا- فزوجني منها ، وفرح بذلك , فلما دخلت إلي رأيتها عوراء عرجاء مشوهة !! قال : وكانت لمحبتها لي تمنعني من الخروج ، فأقعد حفظًا لقلبها ولا أظهر لها من البغض شيئًا وإني على جمر الغضي من بغضها ، قال فبقيت هكذا خمس عشرة سنة حتى ماتت ، فما من عملي شيء هو أرجى عندي من حفظي لقلبها ((صيد الخاطر)).

رسالة لإبني/ إبنتي_ 💔📩

*عشت وأمك آملين بالغد نضحك لابتسامات الأولاد ونبكي لدمعاتهم، نفرح لضحكاتهم، ترجع من يومك المدرسي الأول فنستقبلك بدمعة الفرح وقبلة الأمل، "ها هو ولدي وضع قدمه على أول الطريق" هكذا قالت لي أمك

حينها، وكلي أملٌ بأن أراك بعد عدة سنين شاب، هذا هو الحال الطبيعي ولكن هناك ما لا تراه العيون، ولا تتخيله العقول، هناك في وطن الألم والقهر يختلف المشهد تماماً، ويتغير السيناريو، سيناريوهات الطفولة والشباب والكهولة، في قطعة من قطع الأرض التي سموها لنا وطناً وأقنعونا بهذا الاسم، هناكَ رسمت مستقبلك فحطم ذلك المستقبل قذيفة مدفعية.*

إن كان الألم هو قدرنا فلنعش هذا الألم بكل ما أُوتينا من إيمان، فلا مفر* مما قَد كُتبَ علينا، ولا مفر من قدر الله، ولا يقف في وجه الابتلاء إلا إيمانٌ راسخ، وعقيدة صلبة*

"

نظرتُ لأيامك القادمة فَعُمِيَت عيناي الناظرة بفعلِ دخان يتصاعد بعد* صاروخ استقر بجانبنا، أريدُ أن أراكَ طبيباً، أريد أن أراكَ مهندساً، الآن أريدك فقط، أريد أن أراك لا أكثر، أن تلمح عيناي عيناك، أن تلمس يداي وجنتاك، أريد أن أمسح بيدي على رأسك، أن أرفعك فوق كتفي معلماً إياك أنك تستطيع قطف النجوم إن أنت أردتَ ذلك وعزمتَ عليه، قصف أصاب قلبي قبل أن يصيب بيتي ورزقي، نهضتُ معافىً جسدياً مقتولاً نفسياً وكم من حيٍ في هذا الحياة وهو في الحقيقة ميتٍ، حيٌ بيولوجياً أتنفس الهواء والألم والقهر، لم يعد قلبي بعد الآن ليس قلباً، بل مضخة للدم، قلي بالله عليك كيف من الممكن أن يُحتَمل ذلك الألم؟*

لففتك بقماشٍ أبيض، أحمل جثمانك الصغير بين يدي وأذرف عليك دماً* بدل الدموع، هل رأيت من قبل من يدفن قطعة منه في الأرض؟، دفنتُ جثة ولدي ذو التسعة أعوام، ووضعت إلى جانب تلك الجثة شيئاً يُسمى

السعادة، حثوتُ الترابَ فوق رأسك الصغير الممتلئ بالحياة ودفنتُ معك الفرح والعيد، وعين أمك من بعيد تلحظ ذلك المنظر، ستسقي القبر يومياً دمعاً قبل أن تسقيه ماءاً إلى أن يشاء الله، اقتربت*

╮ الله❥💜━━━━━━━━━━━━━━━━━━━┅┅┅الله□□□

_*↓ _╮ ⇓⇓⇓ في معية الله يسعدناَ إنضمامكم*

__ *🌹 خيےـرا ـہ♡ألّـلـ جـﮯزآكم*_

╮ ⇓━══━21):مجموعةرقم) ━══━⇓ ╭

https://chat.whatsapp.com/IBaAOEqgxPW8hsKqXLEjQ3

╮ ⇓━══━20):مجموعةرقم) ━══━⇓ ╭

https://chat.whatsapp.com/AcfPCre9uLe4aBMiimXANf

╮ ⇓━══━19):مجموعةرقم) ━══━⇓ ╭



https://chat.whatsapp.com/3cfQ2cM4PfvLgUBnBALxdN

•الله---- 🍃 💚 🍃 ----الله•

╮ الله━━━━━━━━👌👩‍👩‍👧‍👧⏮━━━━━━━━الله ╭

╮ ـة👌ـ مثاليـ أســرة ـو⏮ـحـ نـ م

*📲╮ - 0916600087 - م 📱 *

╯ الله━━━━━━━━✊👨‍👨‍👦‍👦❤━━━━━━━━الله ╰

[9/29, 7:23 PM] +967 777 539 669: * #حوار_مع_الآخر ا🟦ا
ا⬛ا*

نحن في زمن كثر فية المشككين بالاسلام

#علموا_اولادكم_اسلوب_الرد_المقنع

-: ا🟦ا احد دعاة المسلمين يقول

ا👈 لما كنت في امريكا سألني احد المستشرقين الملحدين

!ا🟥ا هل كل ما في قرآنكم صحيح ؟

ا🔵ا فاجبت بالتأكيد نعم

!ا🔴ا فسألني : لماذا إذاً للكافرين عليكم سبيلا ؟

: ا ☝️ #رغم_قوله_تعالى

ا(ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا)ا

*ا📖ا[سورة النساء *آيه رقم ١٤١]ا

!! ا🔵 فأجبته: لأننا مسلمين ولسنا مؤمنين

ا🟥ا #فـمـا_الـفـرق_بين

ا   الـمـؤمنين والـمـسلمين ؟

ا

: ا🟦ا #رد_الداعية_الاسلامي

ا 🔹 المسلمون اليوم يؤدون جميع شعائر الإسلام من صلاة وزكاة وحج* ، وصوم رمضان .. الخ من العبادات*

!! ا👈 ولكن هم في شقاءٍ تام

ا⬛ا شقاء علمي واقتصادي واجتماعي وعسكري .. الخ ، فلماذا هذا الشقاء* ؟*

: ا📖ا #جاء_في_القرآن_الكريم

ا(قالت الأعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولكن قولوا أسلمنا ولما يدخل الإيمان* في قلوبكم)ا*

*[ا📖ا[سورة الحجرات *آيه رقم ١٤

ا🔴 سألني اذان لماذا هم في شقاء ؟

،ا 🔵 #أوضح_ذلك_القرآن_الكريم

لأن المسلمين لم يرتقوا إلى مرحلة الايمان ليكونوا مؤمنين. فلنتدبر* *: مايلي

ا1️⃣ا 🔻 ا

، ا🌴 لو كانوا مؤمنين حقاً لنصرهم الله

#بدليل_قوله_تعالى :

ا(وكان حقاً علينا نصر المؤمنين)ا

*ا📖ا[سورة الروم *آيه رقم ٤٧]ا

ا2️⃣ا 🔻 ا

، ا🌴 لو كانوا مؤمنين لأصبحوا أكثر شأناً بين الأمم والشعوب

#بدليل_قوله_تعالى :

ا(ولا تهنوا ولا تحزنوا وأنتم الأعلون إن كنتم مؤمنين)ا

*ا📖ا[سورة آل عمران *آيه رقم ١٣٩]ا

ا3️⃣ا 🔻 ا

، ا🌴 لو كانوا مؤمنين ، لما جعل الله عليهم أي سيطرةً من الآخرين

#بدليل_قوله_تعالى :

ا(ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا)ا

*ا📖ا[سورة النساء *آية رقم ١٤١]ا

ا🔻 ا❹ا

، ا🌴 ولو كانوا مؤمنين لما تركهم الله على هذه الحالة المزرية

#بدليل_قوله_تعالى :

ا(وما كان الله ليذر المؤمنين على ما أنتم عليه)ا

*ا📖ا[سورة آل عمران *آيه رقم ١٧٩]ا

ا🔻 ا❺ا

ا🌴 ولو كانوا مؤمنين لكان الله معهم في كل المواقف ، بدليل قوله تعالى* :*

ا(وأن الله مع المؤمنين)ا

*[ا📖ا]سورة الأنفال *آيه رقم ١٩

ا●ا 🔻 ا

ا🌾 ولكنهم بقوا في مرحلة المسلمين ولم يرتقوا إلى مرحلة المؤمنين ،* قال تعالى :*

ا(وما كان أكثرهم مؤمنين)ا

ا⬛ا⬇ا👇ا

ا🔴 #فـمـن هم المؤمنون ؟

: ا🔵 #الـجـواب من القرآن الكريم هم

ا(التائبون العابدون الحامدون السائحون الراكعون

الساجدون الآمرون بالمعروف والناهون عن المنكر

والحافظون لحدود الله وبشّر المؤمنين)ا

*ا📖ا[سورة التوبه *آيه رقم ١١٢]ا

ا👀ا⬇ا👇ا

ا🟥ا #نلاحظ أنّ الله تعالى ربط موضوع النصر والغلبة والسيطرة ورقي* *! الحال بالمؤمنين وليس بالمسلمين

ا⬇ا🕋ا👇ا

ا 🔹 ا #وقفه_مختصره_من_القرآن_الكريم

ا⬛اس/ من الذين يخشون المؤمنين ويعاديهم

. ا🟦اج/ هم اليهود وحلفائهم من المشركين

#والدليل_قوله_تعالى

ا(۞ لتجدن أشد الناس عداوةً للذين ءامنوا اليهود والذين أشركوا)ا

*ا📖ا[سورة المائدة *آيه رقم ٨٢]ا

ا⚫ لذلك فأن ماسونيين اليهود يعملون على نشر المفسدين في الارض

ا👈🏻 ليك يكسبوا اكبر عدد ممكن من المشركين

#تأملوها_بعمق_وانشروها_لتذكير_الناس

ا☝ والحـمـد لـلـه رب الـعـالـمـيـن☝ا

[9/29, 10:35 PM] +967 777 539 669: *ا🔵 سأل احدهم رجل صالح :*

ا🔴 ان كان ربك يرمينا

، ا👈 بسهام القدر فتصيبنا

ا🔴 فكيف لي بالنجاة ؟ ؟

: ا🔵 #فأبتسم_وأجابة

ا✅ا كن بجوار الرامي تنجو

ا🌓 اللهم ارزقنا القرب منك 🌓ا

ا🕌 #وقفه_مختصره_من_القرآن_الكريم

ا(الذين ءامنوا ولم يلبسوا إيمانهم بظلمٍ

ا👈 أولٓئك لهم الأَمن وهم مهتدون)ا

*ا. ا📖ا[سورة الأنعام *الآيه ٨٢]ا

ا🟦 ا #ثقف_نفسك_واهلك_ومن_حولك

تأملوها_بعمق_وانشروها_لتذكير_الناس#

مهما بلغت بك الأحزان وتعدَّدت في قلبك

الهموم ، تذكر فقط أن الحياة لحظة

لا تقاسُ سعادتها إلا بذكر الله والإقتراب منه ! "(

[9/29, 12:03 PM] +966 50 469 3807: *🚸 لا مع دخول المدارس
تتأفف من مصاريف أهلك وعيالك 🚸*

✍️ ﷺ قال رسولُ اللّه :

«دينارٌ أنفقتَهُ في سبيلِ اللهِ، ودينارٌ أنفقتَهُ في رقبة، ودينارٌ تصدّقتَ به على مسكين، ودينارٌ أنفقتَهُ على أهلِك؛ *أعظمُها أجرًا الذي أنفقتَهُ على أهلِك».*

📗 [صحيح مسلم (٩٩٥)].

✍️ ﷺ وقال رسولُ اللّه :

*«إنّ المُسلم إذا أنفَقَ على أهله نفَقةً *- وهو يحتَسِبُها - كانت له صَدَقة»

📘 [صحيح مسلم (١٠٠٢)].

✍️ ولذا قال ابن تيمية رحمه الله-:

"طلبُ الحلال، *والنفقةُ على العيال؛* بابٌ عظيم لا يعدِلُه شيءٌ مِن أعمال البِرِّ!!".

📙 [الإيمان الأوسط (٦٠٩)].

[9/29, 6:26 PM] +213 558 05 98 08: *كلام فوق مستوى الإبداع*

خمس يعرفن بخمس

🎾🎾

١- الشجرة تعرف من ثمارها

٢- و المرأة عند افتقار زوجها

٣- و الصديق عند الشدة

٤- و المؤمن عند الابتلاء

٥- و الكريم عند الحاجة

🎾🎾

خمس يرفعن خمس

١- التواضع يرفع العلماء

٢- و المال يرفع اللئام

٣- و الصمت يرفع الزلل

٤- و الحياء يرفع الخلق

٥- و الهزل يرفع الكلفة

🎾🎾

و خمس يأتين بخمس

١- الاستغفار يأتي بالرزق

٢- و غض البصر يأتي بالفراسة

٣- و الحياء يأتي بالخير

٤- و لين الكلام يأتي بالمسألة

٥- و الغضب يأتي بالندم



و خمس يصرفن خمس

١- لين الكلام يصرف الغضب

٢- و الاستعاذة بالله تصرف الشيطان

٣- و التأني يصرف الندامة

٤- و إمساك اللسان يصرف الخطأ

٥- و الدعاء يصرف شر القدر



خمس قربهن سعادة

١- الابن البار

٢- و الزوجة الصالحة

٣- و الصديق الوفي

٤- و الجار المؤمن

٥- و العالم الفقيه



و خمس يطبن بخمس

١- الصحة برغد العيش

٢- و السفر بحسن الصحبة

٣- و الجمال بحسن الخلق

٤- و النوم براحة البال

٥- و الليل بذكر الله



على قدر الهدف يكون الانطلاق ... ففــي

' طلب الرزق قال:' فامشوا

' و للصلاة قال:' فاسعوا

' و للجنة قال :' و سارعوا

'* و أما إليه سبحانه فقال: *ففروا إلى الله



كلام فوق مستوى الإبداع

[9/30, 11:09 AM] +249 91 910 2796: ▪عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ، وَلَا أُبَالِي ،

، يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي

يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً ((

صححه الألباني في 👈🏽

صحيح الترمذي - ر 📚

[9/28, 6:48 AM] +962 7 7681 4035: ☀️أذكار الصباح☀️

❤️بسم الله الرحمن الرحيم❤️

"اللّهُ لاَ إِلَـــــهَ إِلاَّ هُــوَ الْحَــيُّ الْقَيُّـــــومُ لاَ تَأْخُــذُهُ سِنَـــةٌ وَلاَ نَـوْمٌ، لَّـهُ مَا فِــي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْـدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِـهِ يَعْلَــمُ مَـا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَيُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِـهِ إِلاَّ بِمَا شَاء وَسِـعَ كُرْسِيُّـــهُ السَّمَـــــاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَـــــؤُودُهُ حِفْظُهُمَـــا وَهُـــــوَ الْعَلِـــيُّ الْعَظِيـــــمُ"

❤️بسم الله الرحمن الرحيم❤️

"قُـلْ هُـــوَ اللَّهُ أَحَـــــدٌ، اللَّهُ الصَّمَـــــــــدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ"

☀️ثلاث مرات☀️

❤️بسم الله الرحمن الرحيم❤️

"قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، مِن شَرِّ مَا خَلَقَ، وَمِن شَـرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَـبَ، وَمِن شَـرِّ النَّفَّـاثَاتِ فِى الْعُقَدِ،g وَمِن شَرِّ حَاسِـدٍ إِذَا حَسَدَ"

☀️ثلاث مرات☀️

❤️بسم الله الرحمن الرحيم❤️

قُـلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، مَـلِكِ النَّـــاسِ، إِلَهِ النَّـــاسِ، مِنْ شَـــــرِّ" الْوَسْـــــوَاسِ الْخَنَّاسِ، الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُـــدُورِ النَّاسِ، مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ"

☀️ثلاث مرات☀️

أصْـبَحْنا وَأَصْـبَحَ المُـلْكُ لله وَالحَمدُ لله، لا إلهَ إلاّ اللّهُ وَحدَهُ لا شَريكَ لهُ،* لهُ المُلكُ ولهُ الحَمْـد، وهُوَ على كلّ شَيءٍ قدير، رَبِّ أسْأَلُكَ خَـيرَ ما في هذا اليوم وَخَـيرَ ما بَعْـدَه، وَأَعـوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هذا اليوم وَشَرِّ ما بَعْـدَه، رَبِّ أَعـوذُبِكَ مِنَ الْكَسَـلِ وَسـوءِ الْكِـبَر، رَبِّ أَعـوذُ بِكَ مِنْ عَـذابٍ في النّـارِ وَعَـذابٍ في القَـبْر*

☀️مره واحده☀️

اللّهُـــمَّ بِكَ أَصْـبَـحْنا وَبِكَ أَمْسَـينـا، وَبِكَ نَحْـيا وَبِكَ نَمُـوتُ وَإِلَـيْكَ* النُّـشُور*

☀️مره واحده☀️

اللّهـمَّ أَنْتَ رَبِّي لا إلهَ إلاّ أَنْتَ، خَلَقْتَنـي وَأَنا عَبْـدُك، وَأَنا عَلـى عَهْـدِكَ* وَوَعْـدِكَ ما اسْتَـطَعْـت، أَعـوذُ بِكَ مِنْ شَـرِّ ما صَنَـعْت، أَبـوءُ لَـكَ بِنِعْـمَتِـــــكَ عَلَـيَّ وَأَبـوءُ بِذَنْـبي فَاغْفـِرْ لي فَإِنَّـهُ لا يَغْـفِرُ الذُّنـوبَ إِلاّ أَنْتَ*

☀️مره واحده☀️

اللّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْـــتُ أُشْهِدُك، وَأُشْـهِدُ حَمَلَـةَ عَـرْشِـك ، وَمَلائِكَتِك ،*
وَجَمـيـــعَ خَلْقِـــك ، أَنَّـكَ أَنْـتَ اللهُ لا إلـــهَ إلاّ أَنْـتَ وَحْـــدَكَ لا شَـــريكَ
*لَـك، وَأَنَّ ُ مُحَمّـــداً عَبْـدُكَ وَرَسـولُـك

☀️أربع مرات☀️

اللّهُمَّ ما أَصْبَحَ بي مِـنْ نِعْـمَةٍ أَو بِأَحَـدٍ مِـنْ خَلْـقِك ، فَمِـنْكَ وَحْدَكَ لا شريكَ*
*لَك، فَلَـكَ الْحَمْـدُ وَلَـكَ الشُّكْـر

☀️مره واحده☀️

اللّهُمَّ عافِـني في بَدَنـي، اللّهُـمَّ عافِـني في سَمْـعي، اللّهُمَّ عافِـي في بَصَـري،*
لا إلهَ إلاّ أَنْـتَ، اللّهُـمَّ إِنّـي أَعـوذُبِكَ مِنَ الْكُفر، وَالفَقْـــر، وَأَعـــوذُ بِكَ مِنْ
*عَذابِ القَبْر، لا إلهَ إلاّ أَنْـتَ

☀️ثلاث مرات☀️

حَسْبِـيَ اللّهُ لا إلهَ إلاّ هُوَ عَلَـيهِ تَوَكَّـلتُ وَهُوَ رَبُّ العَرْشِ العَظـيم

☀️سبع مرات☀️

اللّهُـــمَّ إِنِّي أسْأَلُـــكَ العَـفْوَ وَالعـافِـيةَ في الدُّنْـيا وَالآخِـرَة، اللّهُمَّ إِنِّـي*
أسْأَلُكَ العَفْـــوَ وَالعافِـيةَ في ديني وَدُنْيـــايَ وَأهْلي وَمالـي ، اللّهُمَّ اسْتُـرْ
عـوْراتي وَآمِـــنْ رَوْعاتـي ، اللّهُـمَّ احْفَظْـني مِن بَـينِ يَـــدَيَّ وَمِن خَلْفـــي

وَعَن يَمـيني وَعَن شِمــالي ، وَمِن فَوْقـــــي، وَأَعـوذُ بِعَظَمَـتِكَ أَن أُغْـتالَ مِن تَحْتـي*

☀️مره واحده☀️

اللّهُـمَّ عالِـمَ الغَـيْبِ وَالشّـــهادَةِ فاطِـرَ السّمــاواتِ وَالأرْضِ رَبَّ كـــلِّ شَــيءٍ وَمَليـكَه ، أَشْهَــدُ أَنْ لا إِلـــهَ إِلاّ أَنْت، أَعـوذُ بِكَ مِن شَـرِّ نَفْسـي وَمِن شَـــرِّ الشَّيْـطانِ وَشِـرْكِه، وَأَنْ أَقْتَــــرِفَ عَلـى نَفْسـي سوءاً أَوْ أَجُـرَّهُ إِلـى مُسْـلِم

☀️مره واحده☀️

بِسمِ اللهِ الذي لا يَضُـرُّ مَعَ اسمِـهِ شَيءٌ فـــي الأرْضِ وَلا فــي السّمــــاءِ وَهــوَ السّميعُ العَلـيم

☀️ثلاث مرات☀️

رَضيـــتُ بِاللهِ رَبَّـاً وَبِالإسْـــلامِ ديـناً وَبِمُحَـمَّدٍ صلى الله عليه وسلم نَبِيّـــاً

☀️مره واحده☀️

يا حَـيُّ يا قَيّـومُ بِـرَحْمَـتِكِ أَسْتَـغـيث، أَصْلِــحْ لي شَـأْنـي كُلَّـــه، وَلا تَكِلـني إِلى نَفْـسي طَـرْفَةَ عَـين

☀️مره واحده☀️

أَصْبَحْنا وَأَصْبَحْ المُلكُ للهِ رَبِّ العالَمين، اللّهُمَّ إنِّي أسْأَلُكَ خَيْرَ هذا* اليَوْم، فَتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنورَهُ وَبَرَكَتَهُ، وَهُداهُ، وَأَعوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ما فيهِ وَشَرِّ ما بَعْدَه*

☀️مره واحده☀️

أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإسْلامِ ، وَكَلِمَةِ الإخْلاصِ ، وَسُنَّةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ* صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمِلَّةِ أَبِينَا إبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ*

☀️مره واحده☀️

🌴سُبْحانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ🌴

🌹١٠٠مره 🌹

لا إلهَ إلاّ اللّهُ وحْدَهُ لا شَريكَ لهُ، لهُ المُلْكُ ولهُ الحَمْد، وهُوَ على🌴 كُلّ شَيءٍ قَدير🌴

🌹١٠مرات 🌹

سُبْحانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِه، وَرِضا نَفْسِه ، وَزِنَةَ عَرْشِه،🌴 وَمِدادَ كَلِماتِه🌴

🌹ثلاث مرات🌹

🌴اللَّهُمَّ إنِّي أَسـأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًـا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلا مُتَقَبَّلا🌴

🌹مره واحده🌹

🌴أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ🌴

🌹١٠٠مره🌹

🌴اللَّهُـمَّ صَلِّ وَسَـلِّمْ وَبَارِكْ على نَبِيِّنَـا مُحمَّد🌴

🌹١٠مرات🌹

☀️دعاء ما بين الفجر والصبح☀️

"أللهم إني آسألك رحمة من عندك تهدي بها قلبي وتجمع بها شملي وترد بها الفتن عني وتصلح بها ديني وتحفظ بها غائبي وترفع بها شاهدي وتزين بها عملي وتبيض بها وجهي وتلهم بها رشدي وتعصمني بها من كل سوء اللهم إني أسألك العفو والعافيه في الدنياوالآخره*

❤️الأدعية اليومية❤️

اللهم إني أحتسبت يومي هذِا لوجهگ آلگريـم فيسـرِه لي و بارگ لي فيه وتقبله مني



*اللهم أرِني مايرضِيگ

واسمعني مايرضِيگ

وانطقني مايرضَيگ

واستعملني في طاعتگ*



*اللهم افتحّ لي أبۆاب رِحمتگ

ۆارزقني من حيثُ لا أحتسب

رزقاً حلالاً يرضيني

يا رب العالمين*



*أستودع الله الذي لا تضيع ودائعه؛

ديني ونفسي وأمانتي وخواتيم عملي وبيتي وأهلي ومالي وجميع ما أنعم الله به عليَّ*



أستودعت الله نفسـي ووالدي وأخوتي واولادي فـي ديننا ومالنا وخواتيـم أعمالنا



*اللهـم حصن بيتي من أولـه لآخره ومن أعلاه لأسفله

اللهم أبعد عنه الحرام بأنواعه

اللهـم أخرجنـي منه عزيزا وردنـي إليه أعز، وأجعل لنا فيه سعادة فـي ديننا ودنيانا*



اللهم إني إستودعك قلبي فلا تجعل فيه أحداً غيرك



اللهم إني إستودعك لاإله إلاالله فلقني إياها عند الموت



اللهم إستودعك نفسي فلاتجعلني أخطو خطوة إلافي مرضاتك



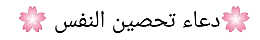
*اللهم إستودعك كل شئ رزقتني وأعطيتني فاحفظه لي من شر خلقك
أجمعين وأغفرلي ولوالدي يامن لاتضيع عنده الودائع*



*اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ يَوْمِي هذَا صَلاحَاً، وَأَوْسَطَهُ فَلاحَاً، وَآخِرَهُ نَجاحَاً، وَأَعُوذُ
بِكَ مِنْ يَوْم أَوَّلُهُ فَزَعُ، وَأَوْسَطُهُ جَزَعٌ، وَآخِرُهُ وَجَعٌ*



* اللهم حصنّي وأهلي واخوتي ومعارفي وأصدقائي بحُصنك
الحصيـن ,وحبلك المتين من كيد الكآئدين وحسدالحـآسدين, وسحر
السآحريـن, وظلم الظـآلميــن, وعبث العـآبثيــن, وتسلط وتلبس الجن
والشيآطيـن, ربي أسألك رحمه لأم أنجبتني, و أبٍ خُتم به اسمي, و أخوآت
و اخوآن وأصدقاء وأحباب لا أستطيع العيش من دونـهم، اللهم ارزق كل
مُحتاجٍ منهم و اشفي مريـضهم، وفرج كل هُمومهم، واشرح بالإيمان
صُدورهم اللهم آميــــــــــن*


دعاء تحصين النفس

ردد معي..

*اللهم اني اعوذ بك من ساعه السوء و يوم السوء و ليلة السوء و صديق
السوء و جار السوء و اعوذ بك من ذو الوجهين و ذو اللسانين و اعوذ بك

من ابليس و ذريته و شياطينه و اعوذ بك من الحديد و الحريق و الطريق و ساعة الغفله ربنا عليك توكلت و انت رب العرش العظيم اللهم اني حصنت نفسي و اهل بيتي جميعا بالحي القيوم الذي لا تاخذه سنة ولا نوم و دفعت عني و عنهم السوء بلا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

اللهم إني أعوذ بك من بكاء يرهقني ،

وهمّ يفجعني ، اللهم اجبر خاطري ، واشرح لي صدري، استغفرك ربي من ڱل الذُنوب و الخطايا .. ربي لا تكسر لي قلباً ولا تصعب علي أمراً ۆلا تحرمني من تعلقت به الروح واحفظ لي عائلتَي وأحبتي ۆمن أراد الخير لي ومرسل هذه الرساله*

خذ دقيقة من وقتك فقط وقل :

(سبحان الله)

(والحمد لله)

(ولا إله إلا الله)

(والله أكبر)

(سبحان الله وبحمده)

(سبحان الله العظيم)

ثم أرسل الرسالة لمن تحب ❤️

كن سببا في تذكير الكثيرين بذكر الله

[9/28, 6:48 AM] +962 7 7681 4035: سبحان الله عدد ماخلق

سبحان الله ملء ماخلق

سبحان الله عدد مافي السموات والارض

سبحان الله ملء مافي السموات والارض

سبحان الله عدد ما أحصى كتابه

سبحان الله ملء ما أحصى كتابه

سبحان الله عدد كل شيء

سبحان الله ملء كل شيء

الحمد لله عدد ماخلق

الحمد لله ملء ماخلق

الحمد لله عدد مافي السموات والارض

الحمد لله

ملء مافي السموات والارض

الحمد لله عدد ما أحصى كتابه

الحمد لله ملئ ما أحصى كتابه

الحمد لله عدد كل شيء

الحمد الله ملء كل شيء

الله أكبر عدد ماخلق

الله أكبر ملء ماخلق

الله أكبر عدد مافي السموات والارض

الله أكبر ملء مافي السموات والارض

الله أكبر عدد ما أحصى كتابه

الله أكبر ملء ما أحصى كتابه

الله أكبر عدد كل شيء

الله أكبر ملء كل شيء

لا إله إلا الله عدد ما خلق

لا إله إلا الله ملء ما خلق

لا إله إلا الله عدد مافي السموات والأرض

لا إله إلا الله ملء مافي السموات والأرض

لا إله إلا الله عدد ما أحصى كتابه

لا إله إلا الله ملء ما أحصى كتابه

لا إله إلا الله عدد كل شيء

لا إله إلا الله ملء كل شيء

استغفر الله عدد ماخلق

استغفر الله ملءماخلق

استغفر الله عدد مافي السموات والارض

استغفر الله ملء مافي السموات والارض

استغفر الله عدد ما احصى كتابه

استغفر الله ملء ما احصى كتابه

استغفر الله عدد كل شيء

استغفر الله ملءكل شيء

لاحول ولاقوة الا بالله عدد ماخلق

لاحول ولاقوة الا بالله ملء ماخلق

لاحول ولاقوة الا بالله عدد مافي السموات والارض

لاحول ولاقوة الا بالله ملء مافي السموات والارض

لاحول ولاقوة الا بالله عدد مااحصى كتابه

لاحول ولاقوة الا بالله ملء مااحصى كتابه

لاحول ولاقوة الا بالله عدد كل شيء

لاحول ولاقوة الا بالله ملء كل شيء

[9/27, 11:42 PM] +92 345 9371753: *لاکراہ فی الدین*

قاضی فضل اللہ شمالی امریکہ

صرف اسلام ہی دین ہے

ان الدین عنداللہ الاسلام

باقی مذاہب میں جن پر دین کا اطلاق مجازاً ہوتا ہے

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

وہ(اللہ)وہ ذات ہے جس نے بھجوایا ہے اپنے رسول کی ہدایت اور دین حق(ثابت دائم اور صادق اور صحیح)کے ساتھ تاکہ وہ اسے غالب کروادے سارے دین(یعنی سارے ادیان)پر۔

اور فرمایا

وقل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

اور کہوکہ حق(یعنی دین حق آیا)اور باطل(ادیان باطلہ)اپنے تئیں مرگیا یقیناً باطل نے اپنے تئیں مرناہی تھا۔

یعنی دوام اور بقاء صرف حق کو ہے باطل تو جھوٹ (خلاف حقیقت اور خلاف واقع) ہوتا ہے لہذا اس نے توختم ہی ہونا ہوتا ہے اور باطل کے ساتھ چمٹے رہنے والے دنیا وآخرت دونوں میں خائب وخاسر ہوتے ہیں

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وہو فی الآخرۃ من الخاسرین

اور جو ڈھونڈے گا (قبول کرے گا)اسلام کے علاوہ کوئی دین(اسلام کے علاوہ کسی دوسرے فکر ونظر کو بطور دین)تو ہر گز وہ قبول نہیں کیا جائے گا اس سے (اس دنیا میں)اور وہ آخرت میں خاسرین ہی میں سے ہوگا۔

دنیا میں قبول نہ ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس کو اس کے أساس پر دنیا میں کوئی کامیابی نہیں ملے گی۔

اب یہ دین اسلام اللہ کا دین ہے کہ اس کا بھجوایا ہوا ہے

(الا للہ الدین الخالص(الزمر

خبردار!صرف اللہ کا ہے دین خالص۔

اور فرمایا

(فاعبداللہ مخلصا لہ الدین(الزمر

سو بندگی کرو اللہ کی اس حالت میں کہ خالص کرنے والے ہو اس کے لئے دین (اس کا دین)۔

اور فرمایا

(مخلصین لہ الدین(اعراف

اس حالت میں کہ خالص کرنے والے ہوں اس کے لئے دین۔
((اعراف،یونس،لقمان،المومن،التغابن

اور یہ دین سارے انبیاء کا ہے

شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیمواالدین ولا تتفرقوا فیہ(الشوریٰ)

شریعت قرار دیا ہے اس(اللہ)نے تمہارے لئے دین میں سے وہ جس کا کہ اس نے حما دیا تھا نوح کو اور وہ جس کی کہ وحی کی ہے ہم نے آپﷺ کو اور وہ جس کا حکم دیا تھا اس نے ابراہیم کو موسیٰ کو اور عیسیٰ کو یہ کہ قائم رکھو (سیدھا رکھو ،خالص رکھو،نافذ کرو)دین کو اور تفرق نہ کیا کرو اس میں۔

یعنی دین میں فرقے نہ پیدا کرو۔یا یہ کہ اس میں یہ تفرق نہ کیا کرو کہ جو تمہیں راس آئے وہ تو لو اور جو راس نہ آئے اس کو چھوڑو یہ پک اینڈ چوز Pick and chose ناجائز ہے۔

سو انبیاء سارے کے سارے مسلم تھے اور اسلام ہی کو لے آئے تھے اور ایک ہی امت ہیں۔سورۃ الانبیاء میں ابراہیم،لوط،نوح،داؤد،سلیمان،ایوب،اسماعیل،ادریس،ذاالکفل،یونس ،زکریا،یحییٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوات والتسلیمات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا

ان ہذہ امتکم امۃ واحدۃ

یقیناً یہی تمہاری امت(گروہ ہے)اس حالت میں کہ امت واحدہ ہے۔

اسی طرح سورۃ المومنون میں بھی نوح ،موسیٰ،ہارون اور مریم علیہم السلام کا نام لے کر اور درمیان میں اجمالاً رسولوں کی بعثت کا تذکرہ کرکے اور مریم کے ساتھ ''وابنہا''سے عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کرنے کے بعد

وان ہذہ امتکم امۃ واحدۃ

اور یہ کہ یہی تمہاری امت ہے ایک ہی امت فرمایا۔

اور امت ایک ہی عقیدہ اور دین کے أساس پر بنتی ہے۔سویہ تصریح بلکہ اس سے بھی آگے کی چیز ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول پاکﷺ تک سارے انبیاء ورسل کا دین ایک ہی تھا ۔حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کہ

(ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون (البقرہ

یقیناً اللہ نےپندم کیا ہے تمہارے لیے "الدین"(معہود دین جو اسلام ہے)سو مرو مت مگر صرف اس حالت میں کہ تم مسلمان ہوجاؤ۔

اور اب ساری انسانیت کے لئےیہی دین ہے

قل یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

کہو (اے محمدؐ!)اے لوگو!یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں آپ سب کے لئے۔

یعنی ساری انسانیت کے لئے ۔اس لئے ساری انسانیت کو آپﷺ کا امت دعوت کہا گیا ہے۔

گویا یہ دین حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے رسول پاکﷺ کی دعوت سے تکمیل تک جا پہنچا۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام (دینا(المائدہ

آج میں نے کامل کردیا تمہارے لئے دین تمہارا اور اتمام کردیا آپ لوگوں پر اپنی نعمت کا اور پسند کیا آپ کے لئے اسلام کو بطور دین(یعنی نظام)کے۔

اور تبھی تو رسول پاکﷺ کو خاتم النبیین بنایا گیا کہ اب تکمیل کے بعد تو اس کے لئے کسی مزید اضافے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔

اب جب ساری انسانیت آپﷺ کی امت ہے اور آپﷺ کی دعوت قبول کرنے کے مکلف ہیں تو اس لئے قرآن کریم نے اس امت کو بھی مبعوث ٹھہرایا

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتومنون باللہ

تم ہوبہتر امت جنہیں لایا گیا ہے سارے لوگوں کے لئے کہ حکم دو گے آپ(یعنی ابلاغ کروگے)معروف(اچھائی کی)اور منع کروگے منکر(برائی) سے اور عقیدہ رکھوگے اللہ پر۔

اور یہی سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔

یعنی انسان سارے ایمان کے مکلف ہیں تو مسلمان بھی ابلاغ کےمکلف ہیں کہ سب سے بڑھ کر اچھائی یہ دین اور سب سے بڑھ کر برائی اس کی ضد ہے۔

اب دین پر ساری انسانیت کے مکلف ہونے کا کیا معنی ہے کہ ان سے ایمان کا تقاضا ہے یا کہ احکام کا بھی ہے؟

تو اس میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے اور وہ اختلاف بھی علمی ہے ۔

مالکیہ ،شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک ہے کہ کفار ایمان اور احکام دونوں کے مکلف ہیں اور نہ کرنے پر ان کو دو عذاب دیے جائیں گے۔

جبکہ حنفیہ کے نزدیک وہ فقط ایمان کےمکلف ہیں ۔

جمہور نے نصوص کے ظواہر پراستدلال کیا ہے جیسا کہ سورۃ الحاقۃ میں ہے

ثم الجحیم صلوہ

پھر اس (کافر)کو داخل کرو جہنم میں۔

اور پیچھے فرمایا

انہ کان لا یومن باللہ العظیم ولا یحض علی طعام المسکین

کہ یہ اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا جو برتر ہے اور ترغیب نہ دیتا تھا(نہ خود کو اور نہ کسی اور کو)مسکین کو کھانا کھلانے کی۔

اس طرح سورۃ المدثر میں ہے کہ ان مجرموں سے جو جہنم میں ہونگے پوچھا جائے گا کہ

ماسللکم فی سقر

کہ کس چیز نے تمہیں جہنم میں داخل کیا ہے ۔

تو وہ کہیں گے کہ

لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین وکنا نکذب بیوم الدین حتی آتنا الیقین

نہیں تھے ہم مصلین سے اور نہیں تھے ہم کہ کھلاتے مساکین کو اور ہم(باطل میں)غوطے لگانے والوں کے ساتھ غوطے لگاتے رہے اور ہم جھٹلاتے رہے روز جزاء کو تاآنکہ ہمیں یقین(موت)آگیا۔

تو سورۃ الحاقہ کی آیات میں ایمان نہ لانے کے ساتھ مسکین کو کھانا نہ کھلانے کو بطور وجہ کے بیان کیا اور سورۃ المدثر کی آیات میں نماز نہ

پڑھنے اور مسکین کو کھانا نہ کھلانے کو بطور سبب کے ذکر کیا۔

لیکن حنفیہ کہتے ہیں کہ بیسیوں نہیں سینکڑوں نصوص سے صراحۃً اور دلالۃً ثابت ہے کہ جہنم میں دائماً رہنا صرف کفر وشرک کی وجہ سے ہوگا ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لم یشاء

یقیناً اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک ٹہرا ئے جائیں اس کے ساتھ اور بخشتا ہے وہ سب کچھ جو اس کے علاوہ ہے جس کو کہ وہ چاہیں۔

اس طرح فرمایا

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقطنوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم(الزمر)

کہو میرے بندوں سے جو اپنے اوپر زیادتی کرچکے ہیں(گناہوں کا ارتکاب کرکے)کہ ناامید نہ ہوں اللہ کی رحمت سے یقیناً اللہ کی رحمت سے یقیناً اللہ بخشتا ہے ساری گناہوں کو۔

تو ان آیات سے معلوم ہوا کہ جب ایمان ہو تو گناہوں کو اللہ بغیر سزا کے بخش بھی دیتا ہے ۔بالفاظ دیگر اصلاً عذاب اس کے لئے ہے جس کا ایمان نہ ہو تبھی تو جہنم کے حوالے سےفرمایاکہ

اعدت للکفرین

یہ تیار کی گئی ہے کفار کے لئے۔

یعنی مسلمان کے لئے نہیں ۔اور مسلمان اگر اس میں گناہوں کیو جہ سے ایک محدود مدت کے لئے جائے بھی اللہ بچائے رکھے آمین تو وہ تعذیب

کے بجائے تطہیر ہوگی تاکہ وہ پاک وصاف ہو کر جنت میں داخل ہونے کے قابل ہو۔

اس اختلاف کے باوجود بھی نتیجہ کے حوالے سے دونوں کا کوئی اختلاف نہیں کہ صرف کفار کے لئے خلود فی النار ہے جبکہ اہل ایمان کے لئے گناہوں کے باوجود بھی جہنم میں ڈالنا کوئی حتمی فیصلہ نہیں کہ غالب بلکہ اغلب تو یہی ہے کہ اللہ ان کو معاف ہی کردے گا۔تو حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ کفار صرف ایمان کے مکلف اور مخاطب ہیں نہ کہ احکام کے۔اس لئے کہ ایمان کا مکلف ہونا عقل وبلوغ پر موقوف ہے جبکہ احکام کا مکلف ہونا ان دو صفات کے ساتھ اسلام اور ایمان پر موقوف ہے۔اور سورۃ الحاقہ کی آیات کی تو ابتداء ہی ہے

انہ کان لا یومن باللہ العظیم

کہ یہ ایمان نہیں رکھتاہے۔

اور ساتھ مسکین کو کھانا کھلانے کا ذکر اس حوالے سے ہے کہ اللہ کے حقوق میں سب سے اولین حق جو موقوف علیہ ہے وہ ایمان ہے اور مخلوق کے حقوق میں سب سے اہم مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔اس طرح سورۃ المد ثر کی آیات میں ‘‘مصلین’’سے مراد مؤحدین ہیں کہ ہم مؤحدین نہیں تھے یعنی ایمان نہیں رکھتے تھے ۔البتہ مصلین سے اس کی تعبیر اس لئے کہ یہ ایمان کی علامت ہے

لکل شئی علم وعلم الایمان الصلوۃ

ہر چیز کی ایک نشانی ہوتی ہے (جس سے وہ پہچانی جاتی ہے)اور ایمان کی نشانی ہے نماز۔

بلکہ نماز کو ایمان کہا گیا۔تحویل قبلہ جب ہوگئی تو مسلمانوں کو فکر لاحق ہوئی کہ ہماری اداکردہ نمازیں جو ہم نے بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے ہیں اس کا کیا بنے گا تو اللہ کریم نے فرمایا

وما کان اللہ لیضیع ایمانکم

اور نہیں ہے اللہ کہ ضائع کرے گا ایمان تمہارا۔یعنی نمازیں تمہاری۔

پھر یہ بات کہ ایمان کس کا معتبر ہے ؟

تو یہ بات مسلّم ہے کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے تو رسول پاکﷺ نے فرمایا

کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اس کو یہودی،نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔

سو ہر بچے کی فطرت تو اسلام کی ہے البتہ احکام شرعیہ کےحوالے سے بچے کا مذہب وہی تصور ہوگا جو اس کے والدین کا ہے ۔تو والدین اگر مسلمان ہیں تو بچہ مسلمان ہی تصور ہوگا تبھی تو پیدا ہوتےہیں اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اور اگر ان میں سےا یک مسلمان ہے جو أساسی طور پر تو یوں ہوگا کہ باپ مسلمان ہے اور ماں یہودی ہے یا نصرانی ہے کہ کتابی عورت سے نکاح کرنا تو شرعاً جائز ہے تو ویسے بھی عرف عام میں بھی اور قوانین میں بھی بچے کا تو قبیلہ اور نسب بھی باپ ہی کی طرف سے ہوتا ہے سو مذہب بھی اس کا وہی تصور ہوگا جو اس کے باپ کا ہے ۔جبکہ اگر ماں مسلمان ہو اور باپ نہ ہو تو اس نکاح کا شریعت میں اعتبار ہی نہیں۔اور اگر دونوں غیر مسلم تھے اور دونوں ایک ساتھ اسلام لے آئے یا جیسا کہ فقہاء کے نزدیک ایک کے مسلمان ہونے کے بعد دوسرے کو وقت دیا جاتا ہے کہ اگر وہ بھی مسلمان ہوجاتا ہے تو بھی ان کا نکاح

برقرار رکھا جاتا ہے ۔یعنی اس کااعتبار کیا جاتا ہے۔تو اب ان کے جو نابالغ بچے ہیں وہ بھی ان کی اتباع میں مسلمان ہی تصور ہونگے اور اگر ان میں سے ایک مسلمان ہوگیا اور دوسرے نے مہلت کے بعد بھی اسلام قبول کرنے سے انکار کیا تو اگر عورت یہودی یا نصرانی ہے اور اس نے انکار کیا ہے تو نکاح برقرار رہے گا اور اگر وہ کسی دوسرے مذہب سے تعلق رکھتی ہے اور انکار کیا تو نکاح ختم کرایا جائے گا ۔اور اگر عورت مسلمان ہوگئی اور شوہر نے اسلام لانے سے انکار کیا تو بھی نکاح ختم کروایا جائے گا ۔ البتہ ان صورتوں میں بچے مسلمان تصور ہونگے کہ رسول پاکﷺ نے فرمایا

الولد یتبع خیر الابوین

کہ بچہ اتباع کرنے والا تصور ہوگا والدین میں سے بہتر کا۔

اور بہتر تو مسلمان ہی ہے۔

حتی کہ قانون میں بھی یہ ہے کہ اگر والدین کی علیحدگی ہوگئ تو ایک خاص مدت تک ہر بچہ والدہ کو دیا جاتا ہے لیکن اگر والدہ پر برے کردار کا اثبات ہوگیا ہے یا وہ کسی اور سے نکاح کرچکی ہے جو بدکردار ہے تو ایسے میں تو قانون بھی بچہ والد کو دے دیتا ہے۔یعنی بچے سے والد کی اتباع کروائی جاتی ہے ۔اور یہ ''خیر الابوین''کی اتباع دراصل اس کے حقوق کا تحفظ ہے کہ ایسے میں اسے اس مسلمان ماں یا باپ سے میراث بھی ملے گا اور اگر یہ بچہ مرے تو اسے شریعت کے مطابق غسل اور کفن بھی دیاجائے گا اور اس کا جنازہ بھی پڑھائے جائے گا۔ اور جب بچہ بالغ ہوجائے تو پھر تووہ مستقل ہوجاتا ہے۔

اب شریعت میں بلوغ کی حد کیا ہے؟

تو اصلاً تو بلوغ علاماتِ بلوغ پر موقوف ہے جن میں اتفاقی دو ہیں۔

لڑکوں کے لئے احتلام اور لڑکیوں کے لئے حیض کا آنا۔

جبکہ امام مالکؒ کے نزدیک زیر ناف بال بھی ایک علامت ہے۔اور یہ علامات لڑکوں میں کبھی بارہ سال کی عمر میں اور لڑکیوں میں نوسال کی عمر میں بھی ظاہر ہوجاتے ہیں تو پھر شرعاً وہ بالغ تصور ہونگے۔اور اگر یہ علامات ظاہر نہ ہوں توایک خاص عمر تک پہنچنا ہی بلوغ کا معیار ہے جو کہ ہر دو کے لئےپندرہ سال ہے۔اور یہ مذہب امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے اور ایک روایت ہے امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ کا بھی۔

جبکہ حنفی مذہب یہ ہے کہ لڑکے کے لئے اٹھارہ سال ہے اور لڑکی کے لئے سترہ سال ہے اور امام ابوحنیفہؒ کی ایک روایت ہے ہر دو کے لئے اٹھارہ سال کی ۔جبکہ امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کی روایت ہر دو کے لئے پندرہ سال کی ہے اور اس پر فتویٰ ہے۔اور ایک روایت بعض فقہاء کی ہر دو کے لئے سترہ سال کا ہے۔

تو بالغ جب عاقل بھی ہو تو اس کے تصرفات شرعی اور قانونی ہیں ۔

اب ایک تو وہ بچہ ہے جوبالغ تو نہیں ہوا لیکن اس میں تمیز آگئی ہے شریعت اس کو صبی ممیّز کہتا ہے۔

رسول پاکﷺ نے فرمایا

مروا اولادکم بالصلوۃ وہم ابناء سبع سنین واضربوہم علیہا وہم ابناء عشر سنین وفرقوا بینہم فی المضاجع(رواہ احمد وابوداؤد والحاکم عن ابن عمررضی اللہ عنہ)

حکم دو اپنے بچوں کونماز کا جب جب وہ سات سال کے ہوں اور ان کو(تادیباً)مارو جب وہ دس سال کے ہوں اور جدا کروان کو بستر میں۔

یعنی جب وہ دس سال کے ہوں تو ایک ساتھ یوں نہ سوئیں کہ ان کے ننگ دھڑنگ بدن ایک دوسرے سے لگے ہوں کیونکہ ایسے میں شہوت برانگیختہ نہ ہو کیونکہ اگر دونوں لڑکیاں ہوں تو ممکن ہے نو سال میں وہ بالغ ہوچکی ہوں یا اگر ایک ان میں سے لڑکی ہو۔اور اگر دونوں لڑکے ہوں تو وہ اب بلوغ کی طرف جارہے ہیں تو ابھی سے ان کو تہذیب سکھائی جائے۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ سات سال کی عمر میں کچھ تمیز آجاتی ہے یعنی یہ اغلب ہے اس لئے آپﷺ نے حکم دیاکہ ان کو نماز کا حکم دوکیونکہ اگر تمیز نہ ہو تو حکم کا فہم نہیں تو یہ تو پھر ایک لغو اور باطل کام ہوگا ۔اور مومنوں کے صفات میں سے ہے

والذین ہم عن اللغو معرضون

کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لغو(کاموں)سے منہ موڑنے والے ہیں۔

اور فرمایا

واذا مروا باللغو مروا کراما

اور جب یہ لغو کےپاس گزرتے ہیں تو کریمانہ (سنجیدہ)انداز سے گزر جاتے ہیں۔

جبکہ دس سال میں یہ تمیز پختہ ہوجاتی ہے اس لئے پھر تادیبی ضرب کا حکم ہے لیکن وہ ضرب تادیبی ہو کیونکہ رسول پاکﷺ نے فرمایا

اذا بلغ ولدکم عشرا فواخیہ

جب تمہارا بچہ دس سال کا ہوجائے تو اس سے بھائی بہن کی طرح سلوک کرے۔

کیونکہ دس سال کی عمر میں بدن کی کیمیامیں تبدیلی آتی رہتی ہے تو ایسا نہ ہو کہ اس میں نفرت آجائے کہ وہ پھر اس کی بدنی کیمسٹری کے ساتھ خلط ہوکے اس کا مزاج بن جائے گا۔

اب صبی ممیّز کے حج کا مالکیہ ،شافعیہ اور حنابلہ کے ہاں تو یوں اعتبار ہے کہ ولی اس سے احرام کروائے ۔امام احمد،امام مسلم،امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ روحاء مقام میں رسول پاکﷺ کا سامنا ایک گروہ سے ہوا تو آپﷺ نے پوچھا کہ آپ لوگ کون ہیں؟

انہوں نے کہا مسلمان ہیں۔

انہوں نے پوچھا اور آپ؟

تو آپﷺ نے فرمایا رسول اللہ۔

تو ایک عورت نے ایک بچہ اٹھایا کہ اس کا حج ہوگا؟

تو آپﷺ نے فرمایا ہاں اور تمہارے لئے اجر ہوگا۔

اب یہ نہیں معلوم کہ وہ بچہ ممیّز تھا کہ نہیں تھا لیکن جمہور کے نزدیک دونوں کی طرف سے ولی احرام کرواسکتا ہے ۔البتہ صبی ممیّز ولی یعنی باپ یا پھر دادا کی اجازت سے احرام کرے گا جبکہ قیم اور وصی بھی اس باب میں باپ کی طرح ہیں یہ شافعیہ کا مذہب ہے۔پھر جو مناسک وہ خود کرسکتا ہے تو وہ کرے گا ورنہ اس کا ولی یاو صی یا قیم اسے کرے گا۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کا حج صحیح نہیں ہے یعنی اس سے اس کا فریضہ ادا نہیں ہوتا کہ اس کے لئے بالغ ہونا شرط ہے البتہ تربیۃً یہ صحیح بات ہے جیسا کہ ہم نماز کے حوالے سے ذکر کرچکے ہیں لیکن نماز کی نیت

وہ خود کرتا ہے ولی اس کی نیت نہیں کرسکتا لیکن حج کے حوالے سے چونکہ تربیت ہے تو ولی اس کی نیت کرے گا یا کروائے گا۔

جہاں تک زکاۃ کا تعلق ہے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک غیر بالغ کے مال میں زکاۃ نہیں کیونکہ یہ عبادت ہے اور پھر یہ ہے کہ یہ مالی عبادت ہے سو اس کے لئے اس کا اپنا مکلف ہونا شرط ہے۔ جبکہ جمہور کے نزدیک یہ وظیفہ مالی ہے تو چونکہ اس کا مال ہے اور اس کے مسلمان ہونے کا اعتبار بھی ہے لہذا اس کے مال پر زکاۃ ہے ۔

لیکن ہم کہتے ہیں کہ حج میں بھی اگر صبی ممیّز سے جنایت ہوگی تو اس کا صدقہ یا دم اس کے مال سے نہیں ہوگا بلکہ ولی کے مال سے ہوگا۔ یعنی جمہور کے ہاں ۔جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کے جنایت پر کوئی چیز نہیں ہوتی۔جبکہ نماز کے حوالے سے تو اس پر کوئی وبال نہیں آتا اس لئے اس کا حکم کیا گیا ہے حج میں ادائیگی کے حوالے سے تو اس پر کوئی وبال نہیں۔

اور جہاں تک عقود کا تعلق ہے تو عقد ایجاب اور قبول سے منعقد ہوتا ہے سو دو عاقد ہونے ضروری ہیں اور ایسے جو اس کے اہل بھی ہوں۔پھر کچھ لوگ کسی بھی عقد کے لئے اہلیت نہیں رکھتے جیسا کہ صبی غیر ممیّز اور مجنون۔اور بعض بعض عقود کی اہلیت رکھتے ہیں جبکہ بعض ہر قسم کے عقود کے اہل ہوتے ہیں ۔اب جو عاقل اور بالغ ہے وہ ہر عقد کے انعقاد کا اہل ہے جبکہ صبی ممیّز جو سات سال کا ہوچکا ہے تو وہ ان سارے تصرفات کا اہل ہے جو صرف نفع بخش ہیں یعنی ان کا کوئی ضرر والا پہلو نہیں ۔اور اس کے لئے ولی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی جیسا کہ اس نے اگر شکار کیا تو یہ اس کی ملکیت ہوگئی کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ نہیں یہ مچھلی ،پرندہ یا جانور تو مباح اصلی ہیں اور تم ابھی بالغ نہ ہو تو تمہارے شکار کرنے یا تملک سے یہ تمہاری ملکیت نہیں

بن سکتی ہے۔ یا اگر کسی نے اس کو کوئی چیز ہدیہ کیا یا صدقہ دے دیا تو وہ اس کا مالک بن گیا یا کسی نے اس کے لئےو صیت کی اور اس نے قبول بھی کی کیونکہ یہ سارے تصرفات نفع محض ہیں۔

دوسرے وہ تصرفات ہیں جوضررمحض ہیں یعنی ان میں نفع کوئی نہیں مثلاً وہ تصرف جس سے کہ چیز اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے بغیر عوض کے جیسا کہ ہبہ یا صدقہ یا قرض دینا تو یہ تصرفات نافذ نہیں ہوسکتے چاہے ولی نے اس کی اجازت بھی دی ہو کیونکہ ولی تو خود بھی صبی ممیّز کے مال میں ان تصرفات کا حق نہیں رکھتا ۔

اورتیسرے وہ تصرفات ہیں جن میں نفع اور ضرر دونوں کا احتمال ہو جیسا کہ بیع اور شراء تو یہ ولی کی اجازت سےنافذ ہوجاتے ہیں ۔سو صبی ممیّز کے بعض تصرفات جائز ہیں یعنی جو نفع محض ہیں ۔بعض باطل ہیں جو ضرر محض ہیں اور بعض اجازتِ ولی پر موقوف ہیں جن میں نفع وضرر دونوں کا احتمال ہو۔

اب صبی ممیّز کے اگر والدین یا ان میں سے ایک مسلمان ہوا تو یہ صبی بھی مسلمان تصور ہوگا اور اگر صبی ممیّز نے خود اسلام قبول کیا تو اسلام نفع محض ہے تو اس کا یہ تصرف بھی شرعی اور قانونی ہے ۔

اب یہ ایک اور مسئلہ ہے کہ جبر واکراہ سے کسی کو مسلمان کیا گیا تو اصلاً تو یہ جائز نہیں بایں معنی کہ اسلام تو اسلامی ریاست میں بھی ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتا ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لااکراہ فی الدین

نہیں ہے جبر دین میں ۔یعنی کہ کسی کوجبراً مسلمان نہیں کروایا جائے۔

روایات میں ہے کہ رسول پاکﷺ کے ایک نوجوان یہودی خادم تھے وہ بیمار پڑ گئے تو آپﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لےآئے تو آپﷺ نے اس پر اسلام کو پیش کیا تو اس نے اپنے والدین کی طرف دیکھا ۔توانہوں نے اسے کہا

اطع مولاک ابا القاسم

اپنے مولی ابوالقاسم ﷺ کی اطاعت کرو۔

تو اس نے کلمہ پڑ لیا ۔رسول پاکﷺ بہت خوش ہوئے کہ اللہ نے اسے جہنم سے بچایا۔

اس سے معلوم ہوا کہ غلام ہونے کے باوجود بھی آپﷺ نے اس پر کبھی زور نہیں ڈالاکہ مسلمان بنو۔

اور ابن ابی حاتمؒ نے اسق (یا اسبق)سے نقل کیا ہے کہ میں نصرانی تھا اور عمربن الخطاب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا تو اس نے اس پر اسلام پیش کیا تو اس نے کہا کہ

”لا اکراہ فی الدین“

تو حضرت عمررضی اللہ عنہ نے فرمایا

لو اسلمت لاستعنا بک علی بعض امور المسلمین

اگر تم اسلام لاچکے ہوتے تو ہم مسلمانوں کے بعض امور میں آپ سے اعانت لے سکتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ہم آپ سے عیسائیوں کے بارے میں اعانت لے سکتے تھے۔

یعنی آپؓ نے کبھی اس پر جبر نہیں کیا۔

روایات میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ جب بستر مرگ پر تھے تو یہ بندہ ایمان لے آئے ۔

اور امام احمدؒنے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول پاکﷺ نے ایک شخص سے کہا

’’اسلم‘‘

اسلام لاؤ۔

تو اس نے کہا

انی اجدنی کارہاً

میں اپنے آپ کو محسوس کررہا ہوں کہ میں یہ پسند نہیں کررہا ۔

توآپﷺ نے فرمایا

وان کنت کارہاً

اگر چہ تم اس کو اچھا نہ سمجھنے والے ہو تو بھی۔

تو حدیث شریف سے معلوم ہوگیا کہ آپﷺ نے اس بندے پر جبر نہیں کیا بلکہ اس کو دعوت دی ۔اور آخری جملے کا معنی یہ ہے کہ تم اگر اس کو ابھی پسند نہ بھی کرتے ہو تو اگر قبول کرلیا تو بعد میں اس پرتمہارا شرح صدر ہوجائے گا۔

البتہ ایک بات توجہ طلب ہے کہ اس باب میں جبر واکراہ تو صحیح نہیں لیکن اگر کسی نے کسی پر جبر کیا اور اس نے اسلام قبول کرلیا تو کیا اس کا اسلام شرعاً قبول بھی ہے یعنی کیا اس کو مسلمان سمجھا جائے گا؟

تو جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ اسلام خیر محض اور نفع محض ہے اس میں کسی وبال یا خسارے کا تو تصور وامکان ہی نہیں اور اسلام بندے کے حقوق محفوظ کرجاتا ہے بلکہ اسے مزید حقوق سے بھی نواز لیتا ہے تو وہ مسلمان بھی ہے اور اسے بطور مسلمان وہ سارے حقوق دیے بھی جائیں گے۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت تو مشہور ہے کہ آپﷺ نے ایک غزوہ کی کارگزاری بتاتے ہوئے جب کہا کہ ایک شخص نے جب میں نے اس پر تلوار سونت لی تو کلمہ کہا ۔

تو حضور ﷺ نے فرمایا تو پھر؟

اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کو قتل کیا۔

تو آپﷺ کے چہرہ انور پر ناپسندیدگی یا غصے کے آثار نمودار ہوئے کہ کیا وہ مسلمان نہیں ہوا تھا۔

تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس نے جان بچانے کے لئے کلمہ کہا تھا۔ یعنی دل سے نہیں۔

تو آپﷺ نے فرمایا

فہلا شققت قلبہ

پھر تم نے اس کا دل چھیرا کیوں نہیں؟

یعنی کہ دل کے اندر جھانکتے کہ دل سے کہا ہے کہ نہیں۔

یعنی یہ کہ شریعت تو ظاہر پر حکم صادر کرواتا ہے دل کا معاملہ تو اللہ سے تعلق رکھتا ہے۔

امام احمدؒ نے ابوخدادؓ سے روایت کی ہے کہ رسول پاکﷺ نے ہمیں اضم کی طرف بھیجا ۔میرے ساتھ دیگر لوگ بھی تھے جن میں حضرت ابوقتادہؓ ،محلم بن حثامہؓ بھی تھے جب ہم اضم پہنچے تو عامر بن اضبط اشجعی اپنی سواری پر مع اسباب کے آرہے تھے ۔پاس پہنچ کر سلام کیا ۔ سب رک گئے لیکن محلم نے اس پر حملہ کیا اوراس کو قتل کیا کہ ان کےدرمیان جاہلیت کے دور کا کوئی معاملہ تھااور اسباب قبضے میں لے لیا ۔پھر ہم نے حضور ﷺ کے پاس آکر قصہ بیان کیا ۔سو یہ آیت اتری

یاایہاا لذین آمنوااذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومنا تبتغون عرض الدنیا فعنداللہ مغانم کثیرۃ کذالک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم فتبینواان اللہ کان بما تعملون خبیرا(النساء94)

اے ایمان والو!جب تم راہ خدا میں جارہے ہوتو تحقیق کیا کرو اور نہ کہواس کو جس نے تمہیں سلام کیا کہ تم مومن نہیں ہوتم اس دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو تو اللہ کے پاس تو بہت ساری غنیمتیں ہیں اسی طرح تو تم بھی تھے اس سے پہلے تو اللہ نے تم پر احسان کیا لہذا تحقیق کیا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپﷺ نے اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن سے اس بارے میں بات کی لیکن عیینہ نے کہا نہیں اس کی عورتیں بھی وہ مصیبت چکھے جو ہماری عورتوں نے چکھا۔محلم بھی دو چادریں اوڑھے رسول پاکﷺ کے پاس آئے کہ آپﷺ اس کے لئے معافی مانگے لیکن آپﷺ نے فرمایا خدا آپ کو معاف نہ کرے۔وہ شرمسار چادروں سے آنسو پونچھتےروتے ہوئے چلے گئے ۔سات روز بھی نہ گزرے تھے کہ مرگئے ۔لوگوں نے اسے دفن کیا لیکن زمین نے اس کی نعش اگل دی۔جب رسول پاکﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپﷺ نے فرمایا تمہارے اس ساتھی سے

بھی بد تر لوگوں کو زمین سنبھال لیتی ہے لیکن اللہ نے ارادہ کیا کہ وہ تمہیں مسلمان کی حرمت دکھا دے سو اس کی لاش کو پہاڑ پر ڈال دیا گیا اور اوپر سے پتھر ڈال دیے گئے ۔(ابن جریر)

اور وحشی بن حرب ؓ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کیا تھا۔ فتح مکہ کے وقت آپﷺ نے اس کو مباح الدم قرار دیا کہ جنگی جرم کا مرتکب تھا ۔وہ طائف کی طرف بھاگ گیا اور پھر غزوہ طائف کے بعد اہل طائف کے ساتھ کلمہ پڑھتے ہوئےآگیا۔حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اجازت دے کہ اسے کاٹ دوں؟

آپﷺ نے فرمایا کیوں؟

اس نے کہا اس نے آپﷺ کو احد میں رلایا تھاتاکہ اسے قتل کرکے اللہ مجھ سے راضی ہوجائے۔

آپﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی نظر میں ایک کافر کا ایمان ستر کافروں کے قتل سے زیادہ محبوب ہے۔

اب اگر ہم کہیں کہ اس کے لئے ہم انٹرویو کریں گے ،اتنا وقت دیں گے ۔اب اگر اس پراسیس کی وجہ سے وہ اسلام سے رک گیا تو جو لوگ اس کا سبب بنے تھے ان کا کیا حشر ہوگا۔یار خدا کے لئے باقی تو ہم کچھ خیر نہیں کرسکتے البتہ شر کے لئے بہت جلد تیار ہوجاتے ہیں خصوصاً جب اس میں ہمارا دنیوی فائدہ ہو،دشمنان خدا اور دشمنان رسول ﷺ کو راضی کرنا ہو۔پھرتو ہمارے اور عذاب کےد رمیان کوئی رکاوٹ رہتا ہی نہیں ۔تو بالغ تو مستقل اور آزاد بندہ ہے جب مسلمان ہونا چاہے جبکہ صبی غیر ممیّز تو باپ یا ماں یا دونوں کے مسلمان ہونے سے خود بخود مسلمان ہوجاتا ہے اور اس طرح صبی ممیّز بھی۔ جبکہ صبی ممیّز بطور خود بھی مسلمان ہوجاتا ہے اللہ نے اس پر قدغن نہیں لگایا ۔رسول پاکﷺ نے

کیا تو ہم کون ہوتے ہیں۔کیاہم اہلDelay پابندی نہیں لگائی نہ اس کو کتاب کی طرح احکام منصوصہ میں تحریف کرنا چاہتے ہیں خدا کا خوف کرو۔

[9/29, 7:22 PM] +92 345 9371753: عقل آن باشد کہ بکشاید رہے

راہ آن باشد کہ پیش آیدشہے

قاضی فضل اللہ شمالی امریکہ

مندرجہ بالا شعرمولاناروم رحمہ اللہ کا ہے جس کا معنی ہے کہ

"عقل وہ ہے جو راستہ کھول دے اور راستہ وہ ہے جس پر چل کے آگے بادشاہی ملے۔"

حکماء اور شعراءکا کلام ہوتا تو مختصر ہے لیکن بہت وسیع مفہوم رکھتا ہے۔بعض اوقات تو ایک جملے یا شعر پر پی ایچ ڈی اور تخصص کا ایک بھرپور مقالہ لکھا جاسکتا ہے لیکن ہر وقت تو اتنی طویل بات نہیں ہوسکتی لیکن بہ تقاضائے

مالایدرک کلہ لا یترک کلہ

کہ جس چیز کو کلاً پایا نہیں جاسکتا تو کلیۃً ترک بھی نہیں کیا جاسکتا۔

اب عقل ایک جوہر ہے خود روشن اور روشنی دیا کرتا ہے ۔اب یہ کہ اس کی روشنی پر کوئی کیا کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے یہ تو بندے پر موقوف ہے کہ ہر بندے کی ایک تو فطرت ہوتی ہے اور ایک ا س کا ماحول ہوتا ہے ۔یا ایک اس کی طبعی قوت ہوتی ہے اور ایک اس کی تربیت واکتساب ہوتی

ہے۔فطرت میں زیادہ دخل ماں باپ کی طرف سے آئے ہوئے خلیات ،جینز اور ڈی این اے کاہوتا ہے جن میں اجداد اعلیٰ اور جدات عالیہ بھی داخل ہیں ۔جبکہ تربیت کچھ تو معاشرے سے ہوتی ہے اور معاشرے کا تربیت میں کافی دخل ہوتا ہے اور ظاہر بات ہے کہ معاشرت کا اولین درجہ تو والدین اور گھر ہی ہیں۔تبھی توکہتے ہیں کہ کسی پیشے کےحوالے سے ایک پیشہ کرنے والے کا بچہ جتنا آسانی سے وہ پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرسکتا ہے اتنی آسانی سے اسے کوئی دوسرا نہیں حاصل کرسکتا اور نہ یہ بندہ دوسرے فن کو اتنی آسانی سے حاصل کرسکتا ہے۔

بہرتقدیر عقل ایک عجیب عطیہ خداوندی ہے اور چونکہ انسان مادیات اور خواہشات سے جلد اور زیادہ متاثر ہوتا ہے اور اس کےحصول کے لئے کوشاں رہتا ہے اور زیادہ سےزیادہ آسائشیں اور رفاہتیں چاہتا ہے تو جب کوئی اس کے حصول کے لئے ایجادات کرکے دکھائیں تو ان بندوں سے اور ان ایجادات سے وہ سحر کی حد تک متاثر ہوجاتا ہے اور اس حد تک کہ باقی سب کچھ بھول جاتا ہے ۔

سو اب چونکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا غلبہ ہے اور معیشت کا زیادہ تر دارومدار بھی اس پر موقوف ہے اور معیشت کا تعلق معدے سے ہے جبکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا تعلق عقل سے ہے سو اس کی خواہشات معیشت سے متاثر اور عقل وسائنس سے مرعوب ہوتا ہے اور یوں معاشرہ ومعاشرت زوال پذیر اور روحانیت اضمحلال کا شکار ہے۔یعنی زندگی مادی سطحی اور سفلی اشیاء کی مرہون منت ہوچکی ہے ۔ایسے میں انسانیت اور معراج انسانیت کا کیا تصور ہوسکتا ہے۔

ایسے میں مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ عقیدہ وایمان مستحکم بنائیں ،خدا خوفی اپنائیں جس کے أساس پر اطاعت حق اور خدمت خلق وجود میں آئے ،دین کے روح کا فہم نصیب ہو تاکہ جو بھی کرے اس پر بصیرت

پیدا ہو ۔یوں اس کو رائے کی اصابت بھی نصیب ہوگی ،ابلاغ کی قوت بھی نصیب ہوگی ،تدبر ،قوت فیصلہ اور ثبات واستقامت بھی نصیب ہونگے ۔ایسا بندہ مرعوبیت کے میدان سے نکل آتا ہے اور انفعالیت محض کے بجائے اس میں انفعالیت کے ساتھ فعلیت بھی پیدا ہوجاتی ہے ۔یعنی وہ صرف دوسروں سے متاثر نہیں ہوتا وہ خودمتاثر بھی کرتا ہے۔ایسے بندے کی سماجی زندگی معیاری ہوجاتی ہے اور یہی اس امت مرحومہ کے اصلی افراد ہوتے ہیں جو اپنا وظیفہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پورا کرسکتے ہیں ۔ایسے لوگ دعوت دے سکتے ہیں ،ایسے لوگ جو دعوتی جماعت یا نظم تشکیل دیں گے اس میں ایک تو تربیت ہوگی ،دوسری تنظیم ہوگی ،اس کے امراء ومامورین اپنے اپنے وظائف اور اس کے میدان اور حدود وقیود کو صحیح جانتے ہونگے ۔یہ جدوجہد بھی کریں گے تو صحیح طریقے اورپورے خلوص کے ساتھ کریں گے کیونکہ ان کی فکری تشکیل ہوئی ہوتی ہے۔ان کا انتظامی ڈھانچہ ہوتا ہے ۔وہ حکمت عملی جانتے ہیں اور یوں ان کاکام تحقیقی بھی ہوتا ہے اور تخلیقی بھی۔یہ سماج کا کام کرتے ہیں یا دین کاکام کرتے ہیں تو نیوٹرل ہوکے کرتے رہتے ہیں ۔یعنی ان کے کام میں نہ کسی کی جانب داری کا تاثر پایا جاتا ہے اور نہ کسی تعّصب کا۔اور یہ دونوں کام ان دو چیزوں کے نہ ہونے کا تقاضا کرتے ہیں ورنہ پھر تو یہ حق وباطل کا خلط ہے۔

ولا تلبسواالحق بالباطل وتکتمواالحق وانتم تعلمون

یہ لوگ محبت پیدا کرتے ہیں او رمذکورہ بالا افراد پر مشتمل نظام وتنظیم اس قابل ہوتی ہے کہ وہ تبدیلی لائیں کیونکہ ان کے ساتھ تائید ایزدی ہوتی ہے کہ ایسے لوگ عقل انسانی کے مطابق اسلام کا جامع تصور پیش کرتے ہیں ۔اب مسلمانوں کے دل میں عقیدہ ہو اور ساتھ ان کاعقل ودماغ بھی اس پر مطمئن ہو تو یہی تو تبدیلی ہے۔

یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم ؎

جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

اوریہی اصل عقیدہ توحید اور زندہ توحید ہے۔

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی ؎

آج کیا ہے فقط ایک مسئلہ علم کلام

روشن اس ضوء سے اگر ظلمت کردار نہ ہو

خود مسلمان سے ہے پوشیدہ مسلمان کا مقام

میں نے اے میرِ سپاہ!تیری سپاہ دیکھی ہے

قل ہو اللہ کی شمشیر سے خالی ہے نیام

اب کام بنتا کیوں نہیں؟

اس لئے کہ زندگی کے ہر شعبے پر سرمایہ دارانہ تحکّم کا راج ہے اور یہ تحکّم کسی دوسری چیز کو راستہ نہیں دیتا۔ جس نے اس تحکّم کے توڑ کا سوچا تو وہ توڑ اور طریقہ غلط تھا۔میری مراد ہے ''سوشلزم'' کہ اس کے دینے والوں کی تعلیمات وتصورات اور جدوجہد کا خلاصہ یہ تھا کہ خیر اور امن اگر چاہتے ہو تو زمین سے سرمایہ دارانہ نظام اور آسمان سے خدا کاخاتمہ کرو معاذاللہ۔اب سرمایہ دارانہ نظام گند ہے لیکن خدا تو منبع خیر ہے تو خیر کا منبع اگر نہ ہو تو گند کیسے ختم ہوگا یہ تو نری حماقت ہے ۔اس منبع خیر سے استفادہ کروگے تو شر کا خاتمہ کرسکوگے ۔اس خیر کے حصول کے لئے کیپٹلزم ،سوشلزم اور نیشنلزم کا راستہ بند کرنا لازمی ہے ورنہ سرمایہ دارانہ تحکّم کی موجودگی میں تو وقتاً فوقتاً خدا کے دیے ہوئے دین پر حملے ہونگے اور وہ بھی ایسے ملک میں جس کا آئین

کہتا ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان۔مملکت کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا،ملک میں کوئی قانون قرآن وسنت کے منافی نہیں بن سکے گا۔البتہ یہ خامی ضرور ہے کہ یہ نہیں لکھا کہ مملکت کا قانون شریعت اسلامی پر ہوگا ۔اس کے لئے اس آئین میں قوانین کو اسلامی بنانے کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کا ادارہ قائم کیا گیا ۔آئینی ادارہ ہے ،قابل احترام ہے کافی کام بھی کرچکا ہے لیکن وہ صرف سفارشات دے سکتا ہے اور آئین 1973ءمیں جس مدت کا تعین کیا گیا تھا دس سال۔تو ایک منصوبے کے تحت اس مدت کے درمیان میں مارشل لاء کے ذریعےیلغار کروایا گیا جس نے آئین کو معطل کردیااور مرگی کے بیماری کا ایک کورس ہوتا ہے ایک سال کاکہ روزانہ ایک گولی لینی ہوتی ہے کفارہ کی روزوں کی طرح اگر اس میں ایک دن بھی ناغہ آیا تو پھر سرے سے شروع کیا جائے گا ۔یعنی مرگی کا کورس بھی اور کفارہ کے روزے بھی۔لیکن یہاں تو یہ مسئلہ بھی نہیں کہ وہ مدت درمیان سے کاٹا گیا تو اب تو کسی مدت کا تعین ہے ہی نہیں۔بس ایک کور ہے حکومت کے لئے کہ چلو یہ اسلامی نظریاتی کونسل کو بھجوادیتے ہیں اور مذہبی جماعتوں کے لئے بھی کہ حکومت کے ساتھ اعانت کرتے ہیں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے سفارشات کو اسمبلی میں لائے گی اور کبھی کبھار رسماً یہ ہوبھی جاتا ہے لیکن اس انداز سے کہ یعنی جیسے آئے ہیںAs it is تو یہاںAs you were فوجی زبان میں اس طرح ہی رکھے جائیں ۔ہمیں کبھی اور کہیں اور کسی میں بھی سنجیدگی نظر نہ آئی۔ایک ختم نبوت کا مسئلہ 1974ء میں حل ہوچکا تھا لیکن وہ بھی نہ حکومت نے کیا تھا اور نہ کسی طبقہ نے ۔وہ مسلمانوں کی قربانی سے حل ہوا تھا کہ حالات حکومت کے کنٹرول میں نہیں آرہے تھے اور حکومات تو اپنے بچاؤ کے لئے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ہاں علماء نے مسلمانوں کو مسئلہ سمجھایا تھا اور بھٹو مرحوم نے ایسا کرنے کی جرأت کی تھی ۔لیکن شومئ قسمت کہ یکے بعد

دیگرے ہر حکومت نے اس میں ڈنڈی مارنے کی کوشش کی۔2017ءمیں مسلم لیگ کی حکومت میں انتخابی اصلاحات بل میں کاغذات نامزدگی میں ختم نبوت والے حلف کو اقرار نامے میں تبدیل کیا گیا۔حلف جھوٹا ثابت ہو تو بندہ نااہل ہوجاتا ہے لیکن اقرار نامہ جھوٹا ہو تواس پر کوئی آفت نہیں پڑتی ۔یہ تو بھلا ہو اسمبلی میں کچھ بے ریش ممبران کی کہ انہوں نے معاملہ آشکارا کیا ۔میں کسی کو الزام نہیں دیتا لیکن یہ تو ہوا کہ مذہب کے نام لیواؤں نے یہ زحمت ہی نہیں کی تھی کہ ان کاغذات کو پڑھیں تو۔ ورنہ اگر پڑھتے تو پھر تو خاموش نہ ہوتے کہ ان کاتو اوڑھنا بچھونا ہی دین اور کھانا پینا ہی دین سے ہے لیکن یہ نہ پڑھنا بھی جہالت تو نہیں لیکن غفلت اور تجاہل تو ہے ۔سو لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور یوں حکومت نے اپنا تھو ک بلکہ اپنا ......واپس چاٹ لیا۔

27 ستمبر 2020ء میں وقف املاک بل منظور ہوا کہ وفاق کے زیر انتظام علاقوں میں مساجد ومدارس کے لئے وقف زمین کے تصرفات کا انتظام حکومتی نگرانی میں ہوگا۔شریعت میں وقف کے لئے نہ تو رجسٹریشن شرط ہے وہ تو واقف کے کہنے سے ہوتا ہے اور وہ بھی ویسے جیسا کہ واقف کے الفاظ میں

”لفظ الواقف کنص الشارع“

جیسا کہ شارع کے نص میں کسی کوتغییر وتبدیل کا حق نہیں اسی طرح واقف کے الفاظ کو بھی سوائے واقف کےکوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔

اب سندھ میں اس پی پی پی کی حکومت نے جس کے بانی چئیرمین نے قادیانیت کی تکفیر پر دستخط کیے اس کی پارٹی کی حکومت نے سب سے پہلے قبول اسلام کے حوالے سے بل منظور کیا کہ نابالغ کا قبول اسلام قبول نہیں ہوگا وہ غیر مسلم ہی تصور ہوگا جبکہ بالغ کے قبول اسلام کے

حوالے سے اسے بھی اکیس دن کا وقت دیا جائے گا پھر انٹرویو کیا جائے گا ۔

ارے بھائی!کسی حکومت کو یہ حق کس نے دیا؟

نہ اسلام نے دیا ہے اور نہ ہی آئین نے دیا ہے ۔اب نابالغ اگر سن تمیز سے کم ہو تو وہ تو والدین کے تابع ہے حتی کہ اگر والدین یا ان میں سے کوئی ایک بھی اسلام قبول کرے تو داراسلام میں وہ بچہ مسلمان تصور ہوگا یہی رسول پاکﷺ کا لایا ہوا دین اور اس کا تقاضا ہے۔اور اگر سن تمیز میں ہو تو اس کے نافع تصرفات قانونی ہیں اور اسلام تو نفع محض ہے اور پھر بالغ کی تو کوئی بات ہی نہیں ۔اللہ اور رسولﷺ کے حکم کو Delay کرنے کاحق کسی کو بھی نہیں نہ فرد نہ گروہ کو اور نہ حکومت کو۔اور داراسلام میں مسلمان حکومت ایسا کرے تو حشر میں اللہ اور رسول ﷺ کوکیا منہ دکھائیں گے۔

اور ویسے تو پی پی پی اور پی ٹی آئی دونوں ایک دوسرے کو ایک آنکھ بھی نہیں بھاتے لیکن اب کے مرکزی حکومت بھی اس کے لئے تیاری پکڑ چکی ہے۔

اس سے قبل 21 جون 2021ء کو گھریلو تشدد کو گھریلو تشدد روک تھام بل منظور کیا گیا۔اب تشدد تو بغیر بل کے بھی حرام ہے ۔اس بل کے تو تفصیلات جو ہم تک پہنچی ہیں بہت خطرناک ہیں جن کے ذکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں

Records speaks for itself

اس کے الفاظ خود بولتے ہیں کہ اس کا مقصد درحقیقت خاندانوں کی شکست وریخت ہے کہ بُنت نہ رہے۔

اب ایک اسلامی مملکت میں اسلامی آئین کی موجودگی میں بار بار اسلام پر حملے کیوں ہیں؟

یہ اس لئے کہ سرمایہ دارانہ تحکّم مسلط ہے اس تحکّم میں خیر کی توقع کرنا،رکھنا جیسے نامرد سے بچے کا تقاضا ہے ۔اس تحکّم کے بُنت کو ختم کرنا ہوگا ورنہ اسلام کے بُنت پر حملے ہوتے رہیں گے کیونکہ اس تحکّم کا ہدف ہی اسلامی تصورات اور احکامات کو بگاڑنا ہے۔

نہیں یاد کہ کورٹ نے سود کے خلاف فیصلہ دیا تو مسلم لیگ کی حکومت تھی انہوں نے اس کے خلاف اپیل کروائی۔سالہا سال گزرے ،کتنی تبدیلیاں ہوئیں ،فوج والوں کی بھی حکومت آئی ،گزری ،پی پی والے بھی آئے ،گزرے ،پی ٹی آئی والے بھی آئے گزر جائیں گے کسی نے اس اپیل کے بارے میں لب کشائی ہی نہیں کی ۔باقی اور زیادہ تر سطحی قسم کے معاملات کو ہم وقتاً فوقتاً بطور شرائط رکھ دیتے ہیں کہ حکومت کا ساتھ دیں گے لیکن سنجیدگی سے کسی نے سنجیدہ معاملات کو کبھی سنجیدہ معاملے کے طور پر نہیں لیا ہے۔

آئیں بطور مسلمان سوچیں کہ کیا ہمارا یہ کردار ہمارے ایمانی اور اعتقادی اطمینان کے لئے کافی ہوسکتا ہے؟اس کے سامنے ایک بڑا سوالیہ نشان ہے۔

قبول اسلام کے لئے تو ہمارے ہاں غیر اسلامی حکومات وممالک میں بھی کوئی اس قسم کی پابندیاں نہیں ۔اکیس دن کا تو چھوڑیں اکیس منٹ کی بھی نہیں۔ہاں نابالغ تو اس لئے کہ یہ تو غیر اسلامی ممالک ہیں جن کے مطابق اسلام نفع محض نہیں بلکہ بہت ساروں کے نزدیک شر محض ہے معاذاللہ۔جبکہ ہمارا تو عقیدہ ہے اس کے خیر محض ہونے کا ورنہ ہم پھر مسلمان کیوں ہیں اور مسلمان بطور امت کے تو مکلف ہے غیر

مسلموں کو مطمئن کرنے کے تاکہ وہ اسلام قبول کریں ۔اسی وجہ سے تو یہ امت خیر امۃ کہلائی کہ خیر محض کی طرف دعوت دے اور یہ دعوت توہم یہاں بھی دیتے ہیں جب ہمیں کسی تعلیمی یا ان کے مذہبی ادارے میں بلایا جائے تو اسلام کا بیان یالیکچر دے کے دعوت ہی تو دے رہے ہیں۔لیکن مسئلہ پھر وہی ہے کہ ہم مذہب کے نام لیواؤں کے تفرّق وتشتّت نے بھی ان کو جری کردیا ہے ۔ہم دین کے نام پر بھی اپنے اپنے لئے کریڈٹ لینا چاہتے ہیں ۔یہی تو وجہ ہے کہ کسی مسلک والے نے کچھ کام کر بھی دیا دوسرے مسلک والے کبھی اس کا تذکرہ خیر نہیں کرتا بلکہ ایک ہی مسلک کا دوسرا گروہ بھی نہیں کرے گا ۔کیا یہ اسلام کی تعلیمات ہیں؟ آج تک تو ہم قادیانیت کے حوالے سے بھی مسلکی کریڈٹ لینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں ۔ایک کہتا ہے ہمارے مسلک کے فلاں صاحب نے ان کو چت کردیا ،دوسرا کہتا ہے ہمارے مسلک کے فلاں صاحب نے قرارداد پیش کی ۔بھائی وہ مسلمانوں نے کروایا ۔1953ءمیں ہزاروں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا اور پھر 1974ءمیں ایک بار پھر مسلمانوں نے شہادتیں دیں اور سب نے دین کے لئے کیا ،عقیدے کے لئے کیا ،ناموس رسالت کے لئے کیا۔تو کم از کم عقیدے پر مارکیٹنگ کرنا بہت ہی نامناسب ہے ۔تبھی تو ہم دین کے لئے ایک نہیں ہوتے ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے لئے ایک بنائے اور نیک بنائے آمین۔

✨❄️ *اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح* ❄️✨

سلسلہ نمبر 743:

نمازِ فجر کے لیے اُٹھنے سے متعلق مفید تدابیر 🌻

نمازِ فجر کے لیے اُٹھنے سے متعلق مفید تدابیر: 📿

دینِ اسلام میں نماز کی ادائیگی کی جو اہمیت ہے وہ محتاجِ بیان نہیں، یہی وجہ ہے کہ قرآن وسنت میں بہت سے مقامات پر نماز کی تاکید اور اہمیت مذکور ہے، نماز کی ادائیگی پر بہت سے فضائل جبکہ اس کو ترک کرنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، حتی کہ احادیث مبارکہ میں نماز کو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مابین فرق قرار دیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر نماز ترک کرنا مسلمان کا کام ہرگز نہیں ہوسکتا، بلکہ مسلمان کی زندگی میں نماز کی اہمیت سب سے زیادہ ہوتی ہے، حتی کہ اس کا دل بار بار اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے اور سر بسجود ہونے کے لیے بے چین رہتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شب وروز کی نمازوں میں نمازِ فجر کی اہمیت بھی بہت ہی زیادہ ہے، لیکن افسوس کہ آج بہت سے مسلمان نمازِ فجر میں سستی اور غفلت کے مرتکب ہوتے ہیں اور انھیں یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ یہ کس قدر بڑا جرم ہے! پھر ان میں سے بہت سے مسلمان ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے دل میں کسی درجے میں نمازِ فجر کے لیے بیدار ہونے کی فکر تو ہوتی ہے لیکن وہ اس کے لیے کوئی خاص تدبیر اختیار نہیں کرتے۔

ذیل میں نمازِ فجر کے لیے بیدار ہونے کے بارے میں چند باتیں ذکر کی جاتی ہیں، اللہ کرے کہ یہ باتیں مسلمانوں کے لیے مفید ثابت ہوں:

سب سے پہلے تو دل میں نماز کی اہمیت پیدا کریں کہ نماز اللہ تعالیٰ کا اہم حکم ہے، یہ اس کی بندگی کا تقاضا ہے، اس کی اہمیت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے ہر عاقل بالغ مسلمان مرد اور عورت پر شب وروز میں پنج وقتہ نمازوں کو فرض قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دل میں اہمیت پیدا کیے بغیر کسی بھی کام کی ادائیگی مشکل ہوجاتی ہے۔ نماز کی ادائیگی میں اس بات کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ دل میں نماز کی اہمیت پیدا کرنے کے لیے مشہور کتاب ’’فضائل اعمال‘‘ کے حصہ ’’فضائلِ نماز‘‘ یا نماز سے متعلق کسی بھی مستند کتاب کے مطالعے کا معمول بنائیں، نماز کے فضائل سے ترغیب اور شوق پیدا کریں اور نماز ترک کرنے کی وعیدوں سے دل میں خوف پیدا

کریں، اس کی بڑی برکت سامنے آتی ہے۔

حیرت ہے اُس شخص پر جو نمازِ فجر کے لیے اُٹھنے میں تو مختلف بہانوں اور عذر سے کام لیتا ہے، لیکن جب فجر کے وقت کوئی امتحان دینے جانا ہو یا نوکری کرنے جانا ہویا کوئی اور کام درپیش ہو تو وہ وقت سے بھی پہلے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اس کو اہمیت کہتے ہیں، جبکہ نماز کی اہمیت تو ہر عمل سے بڑھ کر ہونی چاہیے! اور جب نمازِ فجر کی اہمیت دل میں پیدا ہوجاتی ہے تو پھر اس کے لیے بیدار ہونے کی ہر ممکن تدبیر اختیار کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

رات کو عشا کے بعد ہر طرح کے فضول اور غیر ضروری کاموں کو ترک کرکے جلدی سونے کا معمول بنائیں، یہ بھی نماز کو عملی طور پر اہمیت دینے کی دلیل ہے۔ بھلا جو شخص نمازِ فجر کے لیے بیدار ہونا چاہتا

ہو لیکن اس کے باوجود بھی وہ عشا کے بعد دیر تک بے فائدہ اور غیر ضروری کاموں میں مشغول رہتا ہو تو یہ کیسے تسلیم کرلیا جائے کہ وہ نمازِ فجر کے لیے اٹھنے کو اہم سمجھتا ہے اور اس کے لیے سنجیدہ ہے!!

سونے سے پہلے نمازِ فجر کے لیے بیداری کے اسباب اختیار کرکے سوئیں کہ الارم لگائیں، کسی دوسرے سے نمازِ فجر کے لیے بیدار کرانے کی درخواست کرلیں، وغیرہ۔

سونے سے پہلے کچھ ذکر وتسبیحات اور سونے کی دعائیں پڑھ کر سوئیں۔

سونے سے پہلے گناہوں سے توبہ کرکے سوئیں تاکہ جن گناہوں کی نحوست کی وجہ سے نمازِ فجر کے لیے اُٹھنے کی توفیق نہ ہوتی ہو تو وہ معاف ہوجائیں اور اللہ تعالیٰ اپنا خصوصی کرم فرمائیں۔

نمازِ فجر کے لیے جب آنکھ بیدار ہو تو شیطان کی باتوں اور نفس کی چالوں میں آکر سستی کرنے اور ذرا مزید سولینے کے صریح دھوکے سے اجتناب کریں، بلکہ ہمت کرکے سیدھے ہی اٹھ کھڑے ہوں، اور یاد رکھیے کہ ہمت کے بغیر تمام تدابیر بے کار ہیں، اس میں ہمت کو بھی ایک مرکزی اور بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ گویا کہ نمازِ فجر کی ادائیگی کے لیے دو چیزیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں: ایک یہ کہ دل میں نمازِ فجر کی اہمیت پیدا کریں، اور دوم یہ کہ نمازِ فجر کے لیے اٹھتے وقت ہمت سے کام لیں۔

مذکورہ اسباب کے باوجود بھی اگر نمازِ فجر کے لیے بیدار نہ ہوسکیں تو بیدار ہوتے ہی نمازِ فجر کی ادائیگی کی فکر کریں، اس میں بلاوجہ تاخیر نہ کریں اور اس کے بعد رو رو کر اللہ کی بارگاہ میں اپنی سستی اور کوتاہی پر سچی توبہ کریں، اس توبہ کی برکت سے بھی اللہ تعالیٰ نمازِ فجر کی بیداری کے لیے اپنا خصوصی کرم فرمائے گا۔ اسی کے ساتھ

ساتھ نفس کو اس کوتاہی پر سزا دیں، جیسے نمازِ فجر کے لیے بیدار نہ ہونے پر بیس رکعات نفل ادا کی جائیں، پچاس یا سو روپے صدقہ کیے جائیں یا ناشتہ نہ کیا جائے، وغیرہ۔

□□ موقع ملے تو دوپہر کے وقت مختصر قیلولے کا بھی معمول بنائیں کہ یہ بھی نمازِ فجر کے لیے اٹھنے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

□□ مستند نیک مجالس میں بیٹھنے کا معمول بنائیں۔

🔟 کسی مستند شیخ سے اپنا اصلاحی تعلق جوڑ لیں، یا کم از کم اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے کا اہتمام کریں۔

□□□□ شب وروز میں کچھ توجہ اور دھیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ذکر کا معمول بنائیں، اس سے دل کی غفلت دور ہوجاتی ہے اور روحانی قوت نصیب ہوجاتی ہے۔ یہ بھی نمازِ فجر کے لیے اُٹھنے میں مفید ہے۔

□□□□ اللہ تعالیٰ سے نمازِ فجر کی ادائیگی کی توفیق مانگی جائے۔

□□□□ شب وروز اس فکر کے ساتھ گزارے جائیں کہ کسی لمحے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کرنا ہے اور ہر قسم کی نافرمانی اور گناہ سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنی ہے، لیکن جب کوئی گناہ ہوجائے تو اس سے توبہ میں دیر نہیں کرنی چاہیے، بلکہ فورًا سچی توبہ کرلینی چاہیے کہ توبہ کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

✍🏻... بندہ مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

20 صفر المظفّر 1443ھ/ 28 ستمبر 2021

03362579499

مرت مريم بنت عمران بموقف عصيب ومع ذلك قيل لها " كلي واشربي وقري عينا "عش حياتك ولا ترهق نفسك بالتفكير فالله عنده حسن التدبير .

تذكر أن الله جل جلاله قال لعباده " لا تقنطوا " وقال يعقوب لأولاده " لاتيأسوا " وقال يوسف لأخيه " لا تبتئس " وقال شعيب لموسى " لا تخف "

نشر الطمأنينة في النفوس في ساعات القلق منهج إلهي نبوي

انشروا الطمأنينة والثقة بالله فلا بد من فرج قريب

🌹*اللَّهُــمَّ صَلِّ وَسَـــلِّمْ علـى نَبِيِّنَـــا مُحمَّد*

مرت مريم بنت عمران بموقف عصيب ومع ذلك قيل لها " كلي واشربي وقري عينا "عش حياتك ولا ترهق نفسك بالتفكير فالله عنده حسن التدبير .

تذكر أن الله جل جلاله قال لعباده " لا تقنطوا " وقال يعقوب لأولاده " لاتيأسوا " وقال يوسف لأخيه " لا تبتئس " وقال شعيب لموسى " لا تخف "

نشر الطمأنينة في النفوس في ساعات القلق منهج إلهي نبوي

انشروا الطمأنينة والثقة بالله فلا بد من فرج قريب

▌🌹*اللَّهُــمَّ صلِّ وَسَـــلِّمْ علـى نَبِيِّنَــا مُحمَّد*

🍃((مختارات من كلام خاتم الأنبياء والمرسلين ((880🍃

💫📓:- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ 1▪️✍️

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ، يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ ". قِيلَ : وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ ؟ قَالَ : الرَّجُلُ التَّافِهُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ " "

📚((صحيح ابن ماجه للألباني رحمه الله تعالى ((4036📚

:- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ 2▪️✍️

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ "

📚((صحيح البخاري ((19📚

💫📓*:- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ 3▪️✍️*

*قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى نَدَعُ الِائْتِمَارَ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؟ قَالَ :
" إِذَا ظَهَرَ فِيكُمْ مَا ظَهَرَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِذَا كَانَتِ الْفَاحِشَةُ فِي كِبَارِكُمْ،

*." وَالْمُلْكُ فِي صِغَارِكُمْ، وَالْعِلْمُ فِي رُذَالِكُمْ

📚((صحيح المسند لشعيب الأرناؤوط رحمه الله تعالى ((12943📚



فتاوى مهمة للمرأة المسلمة ✍️ :

📜 حكم الخلوة بزوجة الأخ ؟

▪️اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء▪️ :

زوجة الأخ ليست من محارم أخي زوجها ، فلا يجوز له مصافحتها ولا يجوز له الخلوة بها .

[فتاوى اللجنة الدائمة 17-45]

___ ❀ ❀ ___ ❀ ❀ ___

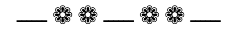
▪️اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء▪️ :

لا يجوز للنساء كشف عن وجوههن عند إخوة أزواجهن ، لأنهم غير محارم لهن وإنما هم أحماء .

وقد سئل النبي ﷺ عن الحمو فقال :

الحمو الموت ❩ أي أن خطره أشد من خطر البعيد لأنه مظنة التساهل في ❩ كشف الحجاب وغيره .

[فتاوى اللجنة الدائمة 399-17]



هل يجوز الكلام مع زوجة الأخ ؟ 📜

▪️اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء :

يجوز الكلام مع زوجة الأخ بقدر الحاجة إذا كانت متحجبة وأمنت الفتنة وكان ذلك بغير خلوة بها .

[فتاوى اللجنة الدائمة 401-17]

___ ❁❁ ___ ❁❁ ___

إشـــــــــراقـة

(ومن يتق الله)

هذا شرطٌ

﴿يجعل له مخرجًا﴾

هذا وعدٌ

﴿ويرزقه من حيث لا يحتسب﴾

هذه مكافأةٌ

فحقق الشرط .. تستحق

الوعد ..وتنل المكافأة

ما قيمة الإنسان إن كان همه في الحياة ان ينام ويأكل ويشرب ويتكاثر ؟
الحيوانات تفعل ذلك أيضا..

*"يا بني , من حمل ما لا يطيق عجز ,

ومن أعجب بنفسه هلك , ومن تكبر*

على الناس ذل , ومن لم يشاور ندم* ,

ومن جالس العلماء علم , ومن قل*

كلامه دامت عافيته."*

%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%

"صلَّوا على المَبعُوثِ فِينا رحمةً

تُكتب لكُم عَشرًا لدى الرحمٰنِ.

نفسياً :

ثلاثة تفسد جودة حياتك:

- القسوة على نفسك.

- التدقيق على غيرك.

- القلق والحرص على ما لا سيطرة لك عليه.

🌿 🌻*🌻 🌿 *إشـــــــــراقة

كن مؤدبًا في حزنك، حامدًا في

دمعتك، أنيقًا في ألمك؛ فالحزن

كما الفرح هدية من رب العباد

سيمكث قليلاً ويعود إلى ربه

".حاملاً معه تفاصيل صبرك

 *صّبّآحً الصــبر* 

""أنا يوسف وهذا أخي

لم يَقُل أنا عزيز مصر

... بل ذكر اسمه خالياً من أي صفة

كبير النفس يبقى كبيراً لا تغرّه "

المناصب ولا تستدرجه الدنيا الى

دناياها " .



🍃 🌻*🌻 🍃*إشـــــــــــراقـة

وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ

كلُّ أمر الله في كونه كلَمح البصَر،

فلا تستبعد فرجًا،ولا تستبطىء*

خيرًا،فما يأذنُ الله به لا يمنعُه

مانع، ولا يردُّه رادّ*.

صّبآحًكمـ فرج مـن آللهـ*

إذا حار أمرك في شيئين، ولم تدري حيث الخطأ والصواب، فخالف هواك فإنّ الهوى يقود النفس إلى ما يُعاب.

-الإمام الشافعي

الإمام علي بن أبي طالب عليه السلام وهو يعظ كميل بن زياد النخعي:

إذا ظهر الفساد سادَ اللئام

وإذا سادَ اللئام اضطُهِدَ الكِرام

وإذا أقبلت الدنيا عليك صار كلّ الرجال رجالك وإذا أدبرت عنك أنكرك حتى أهلك

"القاعدة في التعامل:

مع الخالق :

اتّقِ الله حيثما كنت

مع المخلوق :

وخالِق الناس بخُلق حسن

مع النفس :

وأتبع السيئة الحسنة تمحُها"!

أن تبحث عن السعادة لا يعني أنها

نادرة

وأن لا تراها لا يعني أنها مستحيلة

للسعادة ألف باب وأكثر

هناك ألف طريقة لتسعد نفسك

وطريقة واحدة أنصحك بها :

تعلم أن تسعد نفسك بإسعاد غيرك

فلا تظن أن الوقت الذي يمضي

في نفع غيرك هوَ لهم،

إنما هو لك

إن أحسنتم أحسنتم لأنفسكم

قيل للحسن البصري

من اشد الناس صراخًا يوم القيامة؟

"...قال: رجلٌ رزقه الله بمنصبٍ استعان به على ظُلم الناس

*"عندما تكون نقيًا من الداخل

يمنحك الله نورًا من حيث لاتعلم

ويحبك الناس من حيث لاتعلم

وتأتيك مطالبك من حيث لا تعلم*

صاحب النية الطيبة يتمنى الخير*

للناس جميعا دون استثناء

فسعادة الآخرين لن تاخذ من سعادتك

وغناهم لن ينقص من رزقك*

وصحتهم لن تسلبك عافيتك

فكن صاحب نية طيبة وأثر طيب"*

الحياة أحيانا تحتاج إلى تجاهل.

تجاهل أحداث .. تجاهل أشخاص

.. تجاهل أفعال .. تجاهل أقوال

عود نفسك على التجاهل الذكي

فليس كل أمر يستحق وقوفك.

اجعل في حياتك حفرة صغيرة

ترمي فيها أخطاء أصدقائك، وحاول

نسيان مكان الحفرة، حتى لا تعود

إليها في لحظات الخصام

%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%

النَفسُ تَبكي عَلى الدُنيا وَقَد عَلِمَت

إِنَّ السَلامَةَ فيها تَركُ ما فيها

لا دارَ لِلمَرءِ بَعدَ المَوتِ يَسكُنُها

إِلّا الَّتي كانَ قَبلَ المَوتِ بانيها

فَإِن بَناها بِخَيرٍ طابَ مَسكَنُها

وَإِن بَناها بَشَرٍّ خابَ بانيها

“النَفسُ أَدنى عَدوٍّ أَنتَ حاذِرُهُ

وَالقَلبُ أَعظَمُ ما يُبلى بِهِ الرَجُلُ.’

﴿فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ﴾

كان يونس عليه السلام أحب من كان في السفينة إلى الله ولكنه خسر من بينهم القرعة قد تخسر او تمرض ويربح وينجو من حولك وتبقى أحبهم إلى الله

"فأنتَ وحدَك مَن بالحُبِّ يسكُنني

وأنتَ أجمل ما ضمَّتهُ أقداري

وأنتَ أروعُ خلقِ اللهِ في نظري

وأنتَ عشقي بإعلاني وإسراري

أراكَ شمسًا وأفلاكي تطوفُ بها

طافت بحُبِكَ يا دُنيايَ أقماري

واللهِ لستُ أرى إلّاكَ مُنفردًا

كالبدرِ مُكتملاً أشغلت أنظاري."

"من الأشياء المريحة بالدنيا أن الرزق والنصيب والتوفيق كله من الله سبحانه، كلام الناس كله في كِفَّة، وتدابير الربُّ في كفَّةٍ أخرى لا يُعيقها عائق."

“مِن أسوأ أنواع الإبتلاء أن تُبتلى بِغليظ الفهم، محدود الإدراك، يرى نفسه أفهم خلق الله وهو أجهلهم..”

ينبغي أن يفشو السلام بين المسلمين لتقوى عرى المحبة والمودة، ولا يجوز للمسلم أن يهجر أخاه المسلم فوق ثلاث، فإن فعل فهو آثم ومرتكب لمعصية يجب عليه أن يستغفر ويتوب إلى الله تعالى، وترك رد السلام على المسلم من غير مانع شرعي هجر له.اللجنة الدائمة(٢٤-١٣٢).

قال الإمام الشافعي : كان مالك إذا جاءه بعض أهل الأهواء، قال :

أما إني على بينة من ديني، وأما أنت فشاك ، اذهب إلى شاك مثلك فخاصمه .

(سير أعلام النبلاء (٨/٩٩

قال الإمام الشافعي : كان مالك إذا جاءه بعض أهل الأهواء، قال :

أما إني على بينة من ديني، وأما أنت فشاك ، اذهب إلى شاك مثلك فخاصمه .

سير أعلام النبلاء (٨/٩٩)

((ألا تحب أن تكون كذلك

يحدثني جارٌ لي من أهل الفضل والخير

يقول: التزمت الإكثار من هذا الدعاء كل يوم:

"يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث أصلح لي شأني كله، ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين".

وقد وجدت له -والله-أثراً ظاهراً في نفسي وحياتي وراحتي،لم أجده قبل التزامه.

ولن أتركه أبداً-بإذن الله-.

فائدة تقشعر لها الأبدان

قال ابن القيم رحمه الله تعالى: "يؤدب الله عبده المؤمن الذي يحبه وهو كريم عنده بأدنى زلة أو هفوة، فلا يزال مستيقظا حذرا، وأما من سقط من عينه وهان عليه فإنه يخلي بينه وبين معاصيه، وكلما أحدث ذنبا أحدث له نعمة، والمغرور يظن أن ذلك من كرامته عليه ولا يعلم

40 نصیحتیں

رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

(اربعین اسریہ)

1. ایک دوسرے کو سلام کریں - (مسلم: 54)

2. ان سے ملاقات کرنے جائیں - (مسلم: 2567)

3. ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے کا معمول بنائیں۔ - (لقمان: 15)

4. ان سے بات چیت کریں - (مسلم: 2560)

5. ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آئیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

6. ایک دوسرے کو ہدیہ و تحفہ دیا کریں - (صحیح الجامع: 3004)

7. اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں - (مسلم: 2162)

8. اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو ان کی ضیافت کریں - (ترمذی: 2485، صحیح)

9. انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں - (مسلم: 2733)

10. بڑے ہوں تو ان کی عزت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

11. چھوٹے ہوں تو ان پر شفقت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

12. ان کی خوشی و غم میں شریک ہوں - (صحیح بخاری: 6951)

13. اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کا م میں ان کی مدد کریں - (صحیح بخاری: 6951)

14. ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں - (صحیح مسلم: 55)

15. اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں - (صحیح مسلم: 2162)

16. ایک دوسرے سے مشورہ کریں - (آل عمران: 159)

17. ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں - (الحجرات: 12)

18. ایک دوسرے پر طعن نہ کریں - (الھمزہ: 1)

19. پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں - (الھمزہ: 1)

20. چغلی نہ کریں - (صحیح مسلم: 105)

21. آڑے نام نہ رکھیں - (الحجرات: 11)

22. عیب نہ نکالیں - (سنن ابو داؤد: 4875، صحیح)

23. ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں - (سنن ابو داؤد: 4946، صحیح)

24. ایک دوسرے پر رحم کھائیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

25. دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اٹھائیں - (سورہ مطففین سے سبق)

26. ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کرکے کسی کو گرانا بری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - (صحیح مسلم: 2963)

27. نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہےجبکہ اس کی آڑ میں تکبر، ریاکاری اور تحقیر کارفرما نہ ہو - (المطففین : 26)

28. طمع ، لالچ اور حرص سے بچیں - (التکاثر: 1)

29. ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں - (الحشر: 9)

30. اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں - (الحشر: 9)

31. مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں - (الحجرات: 11)

32. نفع بخش بننے کی کوشش کریں - (صحیح الجامع: 3289، حسن)

33. احترام سے بات کریں۔بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں - (آل عمران: 159)

34. غائبانہ اچھا ذکر کریں - (ترمذی: 2737، صحیح)

35. غصہ کو کنٹرول میں رکھیں - (صحیح بخاری: 6116)

36. انتقام لینے کی عادت سے بچیں - (صحیح بخاری: 6853)

37. کسی کو حقیر نہ سمجھیں - (صحیح مسلم: 91)

38. اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں - (سنن ابو داؤد: 4811، صحیح)

39. اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں - (ترمذی: 969، صحیح)

40. اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کریں - (مسلم: 2162)

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆

🌕 أذكار الصباح 🌕

༄~ꕥ.. ༄~ꕥ.. ༄~ꕥ

💫صحيح الأذكار لإمام السنة المحدّث الألباني رحمه الله.

🌕، أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِاِ اليَوم وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِاِ اليَوم وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ .))

📚(مختصر مسلم: 1894)

🌕 - ((اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ,))

📚(الصحيحة: 262) .

🌕 - ((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ, أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ،

وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ)) .

📚(مختصر البخاري: 2420)

🌕 - ((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ, أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ, وَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ)) .

📚(صحيح الترغيب: 661)

🌕 - ((اللَّهُمّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ, فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ, رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أشهد أن لا إله إلا أنت, أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرْكِهِ, وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ)) .

📚(صحيح الكلم: 21)

🌕 - ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي, وَدُنْيَايَ, وَأَهْلِي, وَمَالِي, اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِن رَّوْعَاتِي, اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ, وَمِن ْ خَلْفِي, وَعَنْ يَمِينِي, وَعَنْ شِمَالِي, وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) .

📚(صحيح الكلم: 23),(صحيح ابن ماجه: 3135)

🌕- ((لاَ إلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) .

📚(صحيح الترغيب: 656),

(صحيح الترمذي: 5077)

🌕 - ((بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ؛ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) .

ثلاث مرات .

📚(صحيح الترمذي: 3388)

🌕 - ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لاَ إلَـهَ إلاَّ أَنْتَ, اللَّهُمَّ إنِّي أعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ, اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ, لاَ إلَـهَ إلاَّ أَنْتَ)) . تعيدها ثلاثًا حين تصبح

وثلاثًا حين تُمسي .

📚(صحيح أبي داود: 5090)

🌕 - ((لاَ إلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . عشر مرات .

📚(الصحيحة: 2563)

🌕 - ((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)) . مائة مرة .

📚(مختصر مسلم: 1903),(صحيح أبي داود: 5091)

🌕 - ((سُبْحَانَ اللهِ)) . مائة مرة .

((الحَمْدُ للهِ)) . مائة مرة .

((اللهُ أكْبَرُ)) . مائة مرة .

((لاَ إِلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . مائة مرة .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕 -(قُلْ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، وَالمُعَوِّذَتَيْنِ ، حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)

📚(صحيح الترمذي).

وأبو داود)رقم/5082(

🌕 - آية الكرسيّ: ((اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ . . .)) .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕- ((رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا, وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا, وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)) .

📚(الصحيحة: 2686)

🌕 - ((أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، -وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا -وَمَا كَانَ مِنَ المُشْرِكِينَ))

📚(الصحيحة: 2989),

🌕- ((سُبْحَانَ اللهِ وبحمده عَدَدَ خَلْقِهِ, وَرِضَا نَفْسِهِ, وَزِنَةَ عَرْشِهِ, وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) . ثلاث مرات .

📚(الصحيحة: 2156)

🌕 - ((ما أصبحت غَداةً قطُّ إلا استغفرت الله فيها مائة مرة)) .

📚(الصحيحة: 1600)



🔵 معنى قوله تعالى :

(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً و َفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً و َقِنَا عَذَابَ النَّارِ)

📌 قال ابن كثير رحمه الله :

🔹 الحسنة في الدنيا : تشمل كل مطلوب دنيوي من عافية ،

🌱 و دار رحبة ،

🌱 و زوجة حسنة ،

🌱 و ولد بار ،

🌱 و رزق واسع ،

🌱 و علم نافع ،

🌱 و عمل صالح.

🔹 و الحسنة في الآخرة :

فأعلاها دخول الجنة ،

🔸 و توابعه من الأمن يوم الفزع الأكبر

🔹 و تيسير الحساب،

🔸 و غير ذلك من أمور الآخرة و الوقاية من النار

.

📌 قال السعدي رحمه الله :

فصار هذا الدعاء ، أجمعُ دعاءٍ و أكمله ،

و لذا كان هذا الدعاء أكثر دعاء النبي صلى الله عليه و سلم.

📌 قال ابن عثيمين رحمه الله :

🔸 و مِن أجمع ما يكون من الدعاء ما ذكره في حديث أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه و سلم كان

يُكثر أن يقول في دعائه :

(ربنا آتنا في الدنيا حسنة و في الآخرة حسنة و قنا عذاب النار)

فإن هذا الدعاء أجمع الدعاء ..

🔹 (ربنا آتنا في الدنيا حسنة)

يشمل كل حسنات الدنيا :

▫ من زوجة صالحة

▫ و مركب مريح

▫ و سكن مطمئن

▫ و غير ذلك

🔹 (و في الآخرة حسنة)

كذلك يشمل حسنة الآخرة كلها :

▫من الحساب اليسير

▫و إعطاء الكتاب باليمين

▫و المرور على الصراط بسهولة

▫و الشرب من حوض الرسول صلى الله عليه و سلم

▫و دخول الجنة

▫إلى غير ذلك من حسنات الآخرة.

فهذا الدعاء من أجمع الأدعية بل هو أجمعها لأنه شامل .

📘[شرح رياض الصالحين : 16/6]

┈┉━━•● 📘📔📗 ●•━━┉┈

40 نصیحتیں

رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

(اربعین اسریہ)

1. ایک دوسرے کو سلام کریں - (مسلم: 54)

2. ان سے ملاقات کرنے جائیں - (مسلم: 2567)

3. ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے کا معمول بنائیں۔ - (لقمان: 15)

4. ان سے بات چیت کریں - (مسلم: 2560)

5. ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آئیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

6. ایک دوسرے کو ہدیہ و تحفہ دیا کریں - (صحیح الجامع: 3004)

7. اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں - (مسلم: 2162)

8. اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو ان کی ضیافت کریں - (ترمذی: 2485، صحیح)

9. انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں - (مسلم: 2733)

10. بڑے ہوں تو ان کی عزت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

11. چھوٹے ہوں تو ان پر شفقت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

12. ان کی خوشی و غم میں شریک ہوں - (صحیح بخاری: 6951)

13. اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کا م میں ان کی مدد کریں - (صحیح بخاری: 6951)

14. ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں - (صحیح مسلم: 55)

15. اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں - (صحیح مسلم: 2162)

16. ایک دوسرے سے مشورہ کریں - (آل عمران: 159)

17. ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں - (الحجرات: 12)

18. ایک دوسرے پر طعن نہ کریں - (الھمزہ: 1)

19. پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں - (الھمزہ: 1)

20. چغلی نہ کریں - (صحیح مسلم: 105)

21. آڑے نام نہ رکھیں - (الحجرات: 11)

22. عیب نہ نکالیں - (سنن ابو داؤد: 4875، صحیح)

23. ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں - (سنن ابو داؤد: 4946، صحیح)

24. ایک دوسرے پر رحم کھائیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

25. دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اٹھائیں - (سورہ مطففین سے سبق)

26. ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کرکے کسی کو گرانا بری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - (صحیح مسلم: 2963)

27. نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہےجبکہ اس کی آڑ میں تکبر، ریاکاری اور تحقیر کارفرما نہ ہو - (المطففین : 26)

28. طمع ، لالچ اور حرص سے بچیں - (التکاثر: 1)

29. ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں - (الحشر: 9)

30. اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں - (الحشر: 9)

31. مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں - (الحجرات: 11)

32. نفع بخش بننے کی کوشش کریں - (صحیح الجامع: 3289، حسن)

33. احترام سے بات کریں۔بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں - (آل عمران: 159)

34. غائبانہ اچھا ذکر کریں - (ترمذی: 2737، صحیح)

35. غصہ کو کنٹرول میں رکھیں - (صحیح بخاری: 6116)

36. انتقام لینے کی عادت سے بچیں - (صحیح بخاری: 6853)

37. کسی کو حقیر نہ سمجھیں - (صحیح مسلم: 91)

38. اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں - (سنن ابو داؤد: 4811، صحیح)

39. اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں - (ترمذی: 969، صحیح)

40. اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کریں - (مسلم: 2162)

🔹🔹🔹🔹🔹🔹

🌕 أذكار الصباح 🌕

࿐.. ࿐.. ࿐

💫صحيح الأذكار لإمام السنة المحدّث الألباني رحمه الله.

🌕، أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِاِ الْيَوم وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِاِ الْيَوم وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ .))

📚(مختصر مسلم: 1894)

🌕 - ((اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ,))

📚(الصحيحة: 262) .

🌕 - ((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ, أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ،

وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلاَّ أَنْتَ)) .

(مختصر البخاري: 2420)📚

🌕 - ((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ, أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ, وَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ)) .

(صحيح الترغيب: 661)📚

🌕 - ((اللَّهُمّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ, فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ, رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أشهد أن لا إله إلا أنت, أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ, وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ)) .

(صحيح الكلم: 21)📚

🌕 - ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي, وَدُنْيَايَ, وَأَهْلِي, وَمَالِي, اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِن رَّوْعَاتِي, اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ, وَمِن ْ خَلْفِي, وَعَنْ يَمِينِي, وَعَنْ شِمَالِي, وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) .

(صحيح الكلم: 23),(صحيح ابن ماجه: 3135)📚

🌝- ((لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) .

📚(صحيح الترغيب: 656),

(صحيح الترمذي: 5077)

🌝 - ((بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ؛ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) .

ثلاث مرات .

📚(صحيح الترمذي: 3388)

🌝 - ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ, لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ)) . تعيدها ثلاثًا حين تصبح

وثلاثًا حين تُمسي .

📚(صحيح أبي داود: 5090)

🌝 - ((لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . عشر مرات .

📚(الصحيحة: 2563)

🌕 - ((مائة مرة)) . سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)) .

📚(صحيح أبي داود: 5091),(مختصر مسلم: 1903)

🌕 - ((مائة مرة)) . سُبْحَانَ اللهِ)) .

((مائة مرة)) . الحَمْدُ للهِ)) .

((مائة مرة)) . اللهُ أكْبَرُ)) .

لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ))
مائة مرة . قَدِيرٌ)) .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕 -(قُلْ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، وَالمُعَوِّذَتَيْنِ ، حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلاَثَ
مَرَّاتٍ ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)

📚(صحيح الترمذي).

وأبو داود)رقم/5082)

🌝 - آية الكرسيّ: ((اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ . . .)) .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌝- ((رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا, وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا, وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)) .

📚(الصحيحة: 2686)

🌝 - ((أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا -وَمَا كَانَ مِنَ المُشْرِكِينَ-))

📚(الصحيحة: 2989),

🌝- ((سُبْحَانَ اللهِ وبحمده عَدَدَ خَلْقِهِ, وَرِضَا نَفْسِهِ, وَزِنَةَ عَرْشِهِ, وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) . ثلاث مرات .

📚(الصحيحة: 2156)

🌝 - ((ما أصبحت غَداةً قطُّ إلا استغفرت الله فيها مائة مرة)) .

📚(الصحيحة: 1600)



🔵 معنى قوله تعالى :

(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً و َفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً و َقِنَا عَذَابَ النَّارِ)

📌 قال ابن كثير رحمه الله :

🔹 الحسنة في الدنيا : تشمل كل مطلوب دنيوي من عافية ،

🌱 و دار رحبة ،

🌱 و زوجة حسنة ،

🌱 و ولد بار ،

🌱 و رزق واسع ،

🌱 و علم نافع ،

🌱 و عمل صالح.

🔹 و الحسنة في الآخرة :

فأعلاها دخول الجنة ،

🔸 و توابعه من الأمن يوم الفزع الأكبر

🔹 و تيسير الحساب،

🔸 و غير ذلك من أمور الآخرة و الوقاية من النار

.

📌 قال السعدي رحمه الله :

فصار هذا الدعاء ، أجمعُ دعاءٍ و أكمله ،

و لذا كان هذا الدعاء أكثر دعاء النبي صلى الله عليه و سلم.

📌 قال ابن عثيمين رحمه الله :

🔸 و مِن أجمع ما يكون من الدعاء ما ذكره في حديث أنس رضي الله عنه
أن النبي صلى الله عليه و سلم كان

يُكثر أن يقول في دعائه :

(ربنا آتنا في الدنيا حسنة و في الآخرة حسنة و قنا عذاب النار)

فإن هذا الدعاء أجمع الدعاء ..

🔹 (ربنا آتنا في الدنيا حسنة)

يشمل كل حسنات الدنيا :

من زوجة صالحة ▫️

و مركب مريح ▫️

و سكن مطمئن ▫️

و غير ذلك ▫️

🔹 (و في الآخرة حسنة)

كذلك يشمل حسنة الآخرة كلها :

من الحساب اليسير▫️

و إعطاء الكتاب باليمين▫️

و المرور على الصراط بسهولة▫️

و الشرب من حوض الرسول صلى الله عليه و سلم▫️

و دخول الجنة▫️

إلى غير ذلك من حسنات الآخرة.▫️

فهذا الدعاء من أجمع الأدعية بل هو أجمعها لأنه شامل .

📘[شرح رياض الصالحين : 16/6]

┃ـــــــ•● 📗📔📘 ●•ـــــــ┅┄

40 نصیحتیں

رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

(اربعین اسریہ)

1. ایک دوسرے کو سلام کریں - (مسلم: 54)

2. ان سے ملاقات کرنے جائیں - (مسلم: 2567)

3. ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے کا معمول بنائیں۔ - (لقمان: 15)

4. ان سے بات چیت کریں - (مسلم: 2560)

5. ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آئیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

6. ایک دوسرے کو ہدیہ و تحفہ دیا کریں - (صحیح الجامع: 3004)

7. اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں - (مسلم: 2162)

8. اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو ان کی ضیافت کریں - (ترمذی: 2485، صحیح)

9. انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں - (مسلم: 2733)

10. بڑے ہوں تو ان کی عزت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

11. چھوٹے ہوں تو ان پر شفقت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

12. ان کی خوشی و غم میں شریک ہوں - (صحیح بخاری: 6951)

13. اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کا م میں ان کی مدد کریں - (صحیح بخاری: 6951)

14. ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں - (صحیح مسلم: 55)

15. اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں - (صحیح مسلم: 2162)

16. ایک دوسرے سے مشورہ کریں - (آل عمران: 159)

17. ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں - (الحجرات: 12)

18. ایک دوسرے پر طعن نہ کریں - (الھمزہ: 1)

19. پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں - (الھمزہ: 1)

20. چغلی نہ کریں - (صحیح مسلم: 105)

21. آڑے نام نہ رکھیں - (الحجرات: 11)

22. عیب نہ نکالیں - (سنن ابو داؤد: 4875، صحیح)

23. ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں - (سنن ابو داؤد: 4946، صحیح)

24. ایک دوسرے پر رحم کھائیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

25. دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اٹھائیں - (سورہ مطففین سے سبق)

26. ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کرکے کسی کو گرانا بری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - (صحیح مسلم: 2963)

27. نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہےجبکہ اس کی آڑ میں تکبر، ریاکاری اور تحقیر کارفرما نہ ہو - (المطففین : 26)

28. طمع ، لالچ اور حرص سے بچیں - (التکاثر: 1)

29. ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں - (الحشر: 9)

30. اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں - (الحشر: 9)

31. مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں - (الحجرات: 11)

32. نفع بخش بننے کی کوشش کریں - (صحیح الجامع: 3289، حسن)

33. احترام سے بات کریں۔بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں - (آل عمران: 159)

34. غائبانہ اچھا ذکر کریں - (ترمذی: 2737، صحیح)

35. غصہ کو کنٹرول میں رکھیں - (صحیح بخاری: 6116)

36. انتقام لینے کی عادت سے بچیں - (صحیح بخاری: 6853)

37. کسی کو حقیر نہ سمجھیں - (صحیح مسلم: 91)

38. اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں - (سنن ابو داؤد: 4811، صحیح)

39. اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں - (ترمذی: 969، صحیح)

40. اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کریں - (مسلم: 2162)

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆

🌕 أذكار الصباح 🌕

ﷺ.. ﷺ.. ﷺ

صحيح الأذكار لإمام السنة المحدّث الألباني رحمه الله.💫

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ،🌕 لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِاِ اليَوم وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِاِ اليَوم وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ .))

(مختصر مسلم: 1894)📚

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ)) - 🌕 النُّشُورُ,))

(الصحيحة: 262) .📚

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ)) - 🌕 وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ, أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ،

وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلاَّ أَنْتَ)) .

📚(مختصر البخاري: 2420)

🌕 - ((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ, أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ, وَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ)) .

📚(صحيح الترغيب: 661)

🌕 - ((اللَّهُمّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ, فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ, رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أشهد أن لا إله إلا أنت, أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ, وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ)) .

📚(صحيح الكلم: 21)

🌕 - ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي, وَدُنْيَايَ, وَأَهْلِي, وَمَالِي, اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِن رَّوْعَاتِي, اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ, وَمِن ْ خَلْفِي, وَعَنْ يَمِينِي, وَعَنْ شِمَالِي, وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) .

📚(صحيح الكلم: 23),(صحيح ابن ماجه: 3135)

🌕- ((لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) .

📚(صحيح الترغيب: 656),

(صحيح الترمذي: 5077)

🌕 - ((بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ؛ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) .

ثلاث مرات .

📚(صحيح الترمذي: 3388)

🌕 - ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ, لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ)) . تعيدها ثلاثًا حين تصبح

وثلاثًا حين تُمسي .

📚(صحيح أبي داود: 5090)

🌕 - ((لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . عشر مرات .

📚(الصحيحة: 2563)

🌕 - ((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)) . مائة مرة .

📚(صحيح أبي داود: 5091),(مختصر مسلم: 1903)

🌕 - ((سُبْحَانَ اللهِ)) . مائة مرة .

((الحَمْدُ للهِ)) . مائة مرة .

((اللهُ أكْبَرُ)) . مائة مرة .

((لاَ إِلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . مائة مرة .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕 -(قُلْ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، وَالمُعَوِّذَتَيْنِ ، حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)

📚(صحيح الترمذي).

(وأبو داود)رقم/5082

🌝 - آية الكرسيّ: ((اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ . . .)) .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌝- ((رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا, وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا, وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)) .

📚(الصحيحة: 2686)

🌝 - ((أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، -وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا -وَمَا كَانَ مِنَ المُشْرِكِينَ))

📚(الصحيحة: 2989),

🌝- ((سُبْحَانَ اللهِ وبحمده عَدَدَ خَلْقِهِ, وَرِضَا نَفْسِهِ, وَزِنَةَ عَرْشِهِ, وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) . ثلاث مرات .

📚(الصحيحة: 2156)

🌝 - ((ما أصبحت غَداةً قطُّ إلا استغفرت الله فيها مائة مرة)) .

📚(الصحيحة: 1600)



40 نصیحتیں

رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟
(اربعین اسریہ)

1. ایک دوسرے کو سلام کریں - (مسلم: 54)

2. ان سے ملاقات کرنے جائیں - (مسلم: 2567)

3. ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے کا معمول بنائیں۔ - (لقمان: 15)

4. ان سے بات چیت کریں - (مسلم: 2560)

5. ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آئیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

6. ایک دوسرے کو ہدیہ و تحفہ دیا کریں - (صحیح الجامع: 3004)

7. اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں - (مسلم: 2162)

8. اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو ان کی ضیافت کریں - (ترمذی: 2485، صحیح)

9. انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں - (مسلم: 2733)

10. بڑے ہوں تو ان کی عزت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

11. چھوٹے ہوں تو ان پر شفقت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

12. ان کی خوشی و غم میں شریک ہوں - (صحیح بخاری: 6951)

13. اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کا م میں ان کی مدد کریں - (صحیح بخاری: 6951)

14. ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں - (صحیح مسلم: 55)

15. اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں - (صحیح مسلم: 2162)

16. ایک دوسرے سے مشورہ کریں - (آل عمران: 159)

17. ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں - (الحجرات: 12)

18. ایک دوسرے پر طعن نہ کریں - (الھمزۃ: 1)

19. پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں - (الھمزہ: 1)

20. چغلی نہ کریں - (صحیح مسلم: 105)

21. آڑے نام نہ رکھیں - (الحجرات: 11)

22. عیب نہ نکالیں - (سنن ابو داؤد: 4875، صحیح)

23. ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں - (سنن ابو داؤد: 4946، صحیح)

24. ایک دوسرے پر رحم کھائیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

25. دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اٹھائیں - (سورہ مطففین سے سبق)

26. ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کرکے کسی کو گرانا بری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - ((صحیح مسلم: 2963))

27. نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہےجبکہ اس کی آڑ میں تکبر، ریاکاری اور تحقیر کارفرما نہ ہو - (المطففین : 26)

28. طمع ، لالچ اور حرص سے بچیں - (التکاثر: 1)

29. ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں - (الحشر: 9)

30. اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں - (الحشر: 9)

31. مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں - (الحجرات: 11)

32. نفع بخش بننے کی کوشش کریں - (صحیح الجامع: 3289، حسن)

33. احترام سے بات کریں.بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں - (آل عمران: 159)

34. غائبانہ اچھا ذکر کریں - (ترمذی: 2737، صحیح)

35. غصہ کو کنٹرول میں رکھیں - (صحیح بخاری: 6116)

36. انتقام لینے کی عادت سے بچیں - (صحیح بخاری: 6853)

37. کسی کو حقیر نہ سمجھیں - (صحیح مسلم: 91)

38. اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں - (سنن ابو داؤد: 4811، صحیح)

39. اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں - (ترمذی: 969، صحیح)

40. 2162 :اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کریں - (مسلم)
🔹🔹🔹🔹🔹🔹🔹🔹

اس میسج کو اپنے گروپس میں اور دوستوں کے ساتھ ضرور شئر کیجئیے

جدید سائنسی تحقیقات2️⃣طبی معلومات3️⃣ جدید ٹیکنالوجی معلومات4️⃣اسکالرشپ5️⃣جاب اور6️⃣ جنرل نالج سے متعلق1️⃣*

*معلومات کے لئے ہمارے فیسبک پیج لو لائیک کرکے واٹس گروپ اور ٹیلی گرام چینل جوائن کیجئے

WhatsApp Group
https://chat.whatsapp.com/KLd3VzubADV86VakVDGVMB
Telegram Channel:
https://t.me/IntrastingInfo
Facebook Page:
https://www.facebook.com/IntrastingInfo/
Tiktok:
http://tiktok.com/@IntrastingInfo
For More Info
مزید معلومات کیلئے واٹس ایپ



http://wa.me/923117355565✆
Head Of Jeem:
Ijaz Ullah Khan

40 نصیحتیں

رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

(اربعین اسریہ)

1. ایک دوسرے کو سلام کریں - (مسلم: 54)

2. ان سے ملاقات کرنے جائیں - (مسلم: 2567)

3. ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے کا معمول بنائیں۔ - (لقمان: 15)

4. ان سے بات چیت کریں - (مسلم: 2560)

5. ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آئیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

6. ایک دوسرے کو ہدیہ و تحفہ دیا کریں - (صحیح الجامع: 3004)

7. اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں - (مسلم: 2162)

8. اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو ان کی ضیافت کریں - (ترمذی: 2485، صحیح)

9. انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں - (مسلم: 2733)

10. بڑے ہوں تو ان کی عزت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

11. چھوٹے ہوں تو ان پر شفقت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

12. ان کی خوشی و غم میں شریک ہوں - (صحیح بخاری: 6951)

13. اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کا م میں ان کی مدد کریں - (صحیح بخاری: 6951)

14. ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں - (صحیح مسلم: 55)

15. اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں - (صحیح مسلم: 2162)

16. ایک دوسرے سے مشورہ کریں - (آل عمران: 159)

17. ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں - (الحجرات: 12)

18. ایک دوسرے پر طعن نہ کریں - (الھمزہ: 1)

19. پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں - (الھمزہ: 1)

20. چغلی نہ کریں - (صحیح مسلم: 105)

21. آڑے نام نہ رکھیں - (الحجرات: 11)

22. عیب نہ نکالیں - (سنن ابو داؤد: 4875، صحیح)

23. ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں - (سنن ابو داؤد: 4946، صحیح)

24. ایک دوسرے پر رحم کھائیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

25. دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اٹھائیں - (سورہ مطففین سے سبق)

26. ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کرکے کسی کو گرانا بری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - (صحیح مسلم: 2963)

27. نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہےجبکہ اس کی آڑ میں تکبر، ریاکاری اور تحقیر کارفرما نہ ہو - (المطففین : 26)

28. طمع ، لالچ اور حرص سے بچیں - (التکاثر: 1)

29. ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں - (الحشر: 9)

30. اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں - (الحشر: 9)

31. مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں - (الحجرات: 11)

32. نفع بخش بننے کی کوشش کریں - (صحیح الجامع: 3289، حسن)

33. احترام سے بات کریں۔بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں - (آل عمران: 159)

34. غائبانہ اچھا ذکر کریں - (ترمذی: 2737، صحیح)

35. غصہ کو کنٹرول میں رکھیں - (صحیح بخاری: 6116)

36. انتقام لینے کی عادت سے بچیں - (صحیح بخاری: 6853)

37. کسی کو حقیر نہ سمجھیں - (صحیح مسلم: 91)

38. اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں - (سنن ابو داؤد: 4811، صحیح)

39. اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں - (ترمذی: 969، صحیح)

40. اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کریں - (مسلم: 2162)

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆

🌕 أذكار الصباح 🌕

༄༅.. ༄༅.. ༄༅

💫صحيح الأذكار لإمام السنة المحدّث الألباني رحمه الله.

🌕، أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِاِ اليَوم وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِاِ اليَوم وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ .))

📚(مختصر مسلم: 1894)

🌕 - ((اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ,))

📚(الصحيحة: 262) .

🌕 - ((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ, أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ،

وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلاَّ أَنْتَ)) .

(مختصر البخاري: 2420)📚

🌕 - ((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ, أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ, وَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ)) .

(صحيح الترغيب: 661)📚

🌕 - ((اللَّهُمّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ, فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ, رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أشهد أن لا إله إلا أنت, أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ, وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ)) .

(صحيح الكلم: 21)📚

🌕 - ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي, وَدُنْيَايَ, وَأَهْلِي, وَمَالِي, اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِن رَّوْعَاتِي, اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ, وَمِن ْ خَلْفِي, وَعَنْ يَمِينِي, وَعَنْ شِمَالِي, وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) .

(صحيح الكلم: 23),(صحيح ابن ماجه: 3135)📚

🌕- ((لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) .

📚(صحيح الترغيب: 656),

(صحيح الترمذي: 5077)

🌕 - ((بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ؛ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) .

ثلاث مرات .

📚(صحيح الترمذي: 3388)

🌕 - ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ, لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ)) . تعيدها ثلاثًا حين تصبح

وثلاثًا حين تُمسي .

📚(صحيح أبي داود: 5090)

🌕 - ((لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . عشر مرات .

📚(الصحيحة: 2563)

🌕 - ((مائة مرة . ((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ .

📚(صحيح أبي داود: 5091),(مختصر مسلم: 1903)

🌕 - ((مائة مرة . ((سُبْحَانَ اللهِ .

((مائة مرة . ((الحَمْدُ للهِ .

((مائة مرة . ((اللهُ أكْبَرُ .

لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ))
مائة مرة . ((قَدِيرٌ .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕 -(قُلْ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، وَالمُعَوِّذَتَيْنِ ، حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلاَثَ
مَرَّاتٍ ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)

📚(صحيح الترمذي).

وأبو داود)رقم/5082)

🌕 - آية الكرسيّ: ((اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ . . .)) .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕- ((رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا, وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا, وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)) .

📚(الصحيحة: 2686)

🌕 - ((أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، -وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا -وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ))

📚(الصحيحة: 2989),

🌕- ((سُبْحَانَ اللهِ وبحمده عَدَدَ خَلْقِهِ, وَرِضَا نَفْسِهِ, وَزِنَةَ عَرْشِهِ, وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) . ثلاث مرات .

📚(الصحيحة: 2156)

🌕 - ((ما أصبحت غَداةً قطُّ إلا استغفرت الله فيها مائة مرة)) .

📚(الصحيحة: 1600)



40 نصیحتیں

رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

(اربعین اسریہ)

1. ایک دوسرے کو سلام کریں - (مسلم: 54)

2. ان سے ملاقات کرنے جائیں - (مسلم: 2567)

3. ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے کا معمول بنائیں۔ - (لقمان: 15)

4. ان سے بات چیت کریں - (مسلم: 2560)

5. ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آئیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

6. ایک دوسرے کو ہدیہ و تحفہ دیا کریں - (صحیح الجامع: 3004)

7. اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں - (مسلم: 2162)

8. اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو ان کی ضیافت کریں - (ترمذی: 2485، صحیح)

9. انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں - (مسلم: 2733)

10. بڑے ہوں تو ان کی عزت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

11. چھوٹے ہوں تو ان پر شفقت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

12. ان کی خوشی و غم میں شریک ہوں - (صحیح بخاری: 6951)

13. اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کا م میں ان کی مدد کریں - (صحیح بخاری: 6951)

14. ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں - (صحیح مسلم: 55)

15. اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں - (صحیح مسلم: 2162)

16. ایک دوسرے سے مشورہ کریں - (آل عمران: 159)

17. ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں - (الحجرات: 12)

18. ایک دوسرے پر طعن نہ کریں - (الھمزہ: 1)

19. پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں - (الھمزہ: 1)

20. چغلی نہ کریں - (صحیح مسلم: 105)

21. آڑے نام نہ رکھیں - (الحجرات: 11)

22. عیب نہ نکالیں - (سنن ابو داؤد: 4875، صحیح)

23. ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں - (سنن ابو داؤد: 4946، صحیح)

24. ایک دوسرے پر رحم کھائیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

25. دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اٹھائیں - (سورہ مطففین سے سبق)

26. ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کرکے کسی کو گرانا بری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - (صحیح مسلم: 2963)

27. نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہےجبکہ اس کی آڑ میں تکبر، ریاکاری اور تحقیر کارفرما نہ ہو - (المطففین : 26)

28. طمع ، لالچ اور حرص سے بچیں - (التکاثر: 1)

29. ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں - (الحشر: 9)

30. اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں - (الحشر: 9)

31. مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں - (الحجرات: 11)

32. نفع بخش بننے کی کوشش کریں - (صحیح الجامع: 3289، حسن)

33. احترام سے بات کریں.بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں - (آل عمران: 159)

34. غائبانہ اچھا ذکر کریں - (ترمذی: 2737، صحیح)

35. غصہ کو کنٹرول میں رکھیں - (صحیح بخاری: 6116)

36. انتقام لینے کی عادت سے بچیں - (صحیح بخاری: 6853)

37. کسی کو حقیر نہ سمجھیں - (صحیح مسلم: 91)

38. اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں - (سنن ابو داؤد: 4811، صحیح)

39. اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں - (ترمذی: 969، صحیح)

40. اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کریں - (مسلم: 2162)

🔹🔹🔹🔹🔹🔹

🌕 أذكار الصباح 🌕

꧁꧂.. ꧁꧂.. ꧁꧂

صحيح الأذكار لإمام السنة المحدّث الألباني رحمه الله.💫

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ،🌕
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي
هَذِاِ اليَوم وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِاِ اليَوم وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ . رَبِّ
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ
فِي الْقَبْرِ .))

📚(مختصر مسلم: 1894)

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ)) - 🌕
النُّشُورُ,))

📚(الصحيحة: 262) .

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ)) - 🌕
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ, أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ،

وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلاَّ أَنْتَ)) .

📚(مختصر البخاري: 2420)

🌕 - ((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ, أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ, وَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ)) .

📚(صحيح الترغيب: 661)

🌕 - ((اللَّهُمّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ, فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ, رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أشهد أن لا إله إلا أنت, أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ, وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ)) .

📚(صحيح الكلم: 21)

🌕 - ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي, وَدُنْيَايَ, وَأَهْلِي, وَمَالِي, اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِن رَّوْعَاتِي, اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ, وَمِن ْ خَلْفِي, وَعَنْ يَمِينِي, وَعَنْ شِمَالِي, وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) .

📚(صحيح الكلم: 23),(صحيح ابن ماجه: 3135)

🌕- ((لاَ إلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) .

📚(صحيح الترغيب: 656),

(صحيح الترمذي: 5077)

🌕 - ((بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ؛ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) .

ثلاث مرات .

📚(صحيح الترمذي: 3388)

🌕 - ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لاَ إلَـهَ إلاَّ أَنْتَ, اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ, اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ, لاَ إلَـهَ إلاَّ أَنْتَ)) . تعيدها ثلاثًا حين تصبح

وثلاثًا حين تُمسي .

📚(صحيح أبي داود: 5090)

🌕 - ((لاَ إلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . عشر مرات .

📚(الصحيحة: 2563)

🌕 - ((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)) . مائة مرة .

📚(صحيح أبي داود: 5091),(مختصر مسلم: 1903)

🌕 - ((سُبْحَانَ اللهِ)) . مائة مرة .

((الحَمْدُ للهِ)) . مائة مرة .

((اللهُ أكْبَرُ)) . مائة مرة .

((لاَ إِلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . مائة مرة .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕 -(قُلْ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، وَالمُعَوِّذَتَيْنِ ، حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)

📚(صحيح الترمذي).

وأبو داود)رقم/5082)

🌕 - آية الكرسيّ: ((اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ . . .)) .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕- ((رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا, وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا, وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)) .

📚(الصحيحة: 2686)

🌕 - ((أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا -وَمَا كَانَ مِنَ المُشْرِكِينَ-))

📚(الصحيحة: 2989),

🌕- ((سُبْحَانَ اللهِ وبحمده عَدَدَ خَلْقِهِ, وَرِضَا نَفْسِهِ, وَزِنَةَ عَرْشِهِ, وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) . ثلاث مرات .

📚(الصحيحة: 2156)

🌕 - ((ما أصبحت غَداةً قطُّ إلا استغفرت الله فيها مائة مرة)) .

📚(الصحيحة: 1600)



🔵 معنى قوله تعالى :

(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً و َفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً و َقِنَا عَذَابَ النَّارِ)

📌 قال ابن كثير رحمه الله :

🔹 الحسنة في الدنيا : تشمل كل مطلوب دنيوي من عافية ،

🌱 و دار رحبة ،

🌱 و زوجة حسنة ،

🌱 و ولد بار ،

🌱 و رزق واسع ،

🌱 و علم نافع ،

🌱 و عمل صالح.

🔹 و الحسنة في الآخرة :

فأعلاها دخول الجنة ،

🔸 و توابعه من الأمن يوم الفزع الأكبر

🔹 و تيسير الحساب،

و غير ذلك من أمور الآخرة و الوقاية من النار 🔸

.

📌 قال السعدي رحمه الله :

فصار هذا الدعاء ، أجمعُ دعاءٍ و أكمله ،

و لذا كان هذا الدعاء أكثر دعاء النبي صلى الله عليه و سلم.

📌 قال ابن عثيمين رحمه الله :

و مِن أجمع ما يكون من الدعاء ما ذكره في حديث أنس رضي الله عنه 🔸
أن النبي صلى الله عليه و سلم كان

يُكثر أن يقول في دعائه :

(ربنا آتنا في الدنيا حسنة و في الآخرة حسنة و قنا عذاب النار)

فإن هذا الدعاء أجمع الدعاء ..

🔹 (ربنا آتنا في الدنيا حسنة)

يشمل كل حسنات الدنيا :

من زوجة صالحة ▫️

و مركب مريح ▫️

و سكن مطمئن ▫️

و غير ذلك ▫️

🔹 (و في الآخرة حسنة)

كذلك يشمل حسنة الآخرة كلها :

من الحساب اليسير▫️

و إعطاء الكتاب باليمين▫️

و المرور على الصراط بسهولة▫️

و الشرب من حوض الرسول صلى الله عليه و سلم▫️

و دخول الجنة▫️

إلى غير ذلك من حسنات الآخرة.▫️

فهذا الدعاء من أجمع الأدعية بل هو أجمعها لأنه شامل .

📘[شرح رياض الصالحين : 16/6]

┇ــــــــــ••📘📔📗••ــــــــــ┇

40 نصیحتیں

رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

(اربعین اسریہ)

1. ایک دوسرے کو سلام کریں - (مسلم: 54)

2. ان سے ملاقات کرنے جائیں - (مسلم: 2567)

3. ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے کا معمول بنائیں۔ - (لقمان: 15)

4. ان سے بات چیت کریں - (مسلم: 2560)

5. ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آئیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

6. ایک دوسرے کو ہدیہ و تحفہ دیا کریں - (صحیح الجامع: 3004)

7. اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں - (مسلم: 2162)

8. اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو ان کی ضیافت کریں - (ترمذی: 2485، صحیح)

9. انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں - (مسلم: 2733)

10. بڑے ہوں تو ان کی عزت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

11. چھوٹے ہوں تو ان پر شفقت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

12. ان کی خوشی و غم میں شریک ہوں - (صحیح بخاری: 6951)

13. اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کا م میں ان کی مدد کریں - (صحیح بخاری: 6951)

14. ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں - (صحیح مسلم: 55)

15. اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں - (صحیح مسلم: 2162)

16. ایک دوسرے سے مشورہ کریں - (آل عمران: 159)

17. ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں - (الحجرات: 12)

18. ایک دوسرے پر طعن نہ کریں - (الھمزہ: 1)

19. پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں - (الھمزہ: 1)

20. چغلی نہ کریں - (صحیح مسلم: 105)

21. آڑے نام نہ رکھیں - (الحجرات: 11)

22. عیب نہ نکالیں - (سنن ابو داؤد: 4875، صحیح)

23. ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں - (سنن ابو داؤد: 4946، صحیح)

24. ایک دوسرے پر رحم کھائیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

25. دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اٹھائیں - (سورہ مطففین سے سبق)

26. ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کرکے کسی کو گرانا بری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - (صحیح مسلم: 2963)

27. نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہےجبکہ اس کی آڑ میں تکبر، ریاکاری اور تحقیر کارفرما نہ ہو - (المطففین : 26)

28. طمع ، لالچ اور حرص سے بچیں - (التکاثر: 1)

29. ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں - (الحشر: 9)

30. اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں - (الحشر: 9)

31. مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں - (الحجرات: 11)

32. نفع بخش بننے کی کوشش کریں - (صحیح الجامع: 3289، حسن)

33. احترام سے بات کریں.بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں - (آل عمران: 159)

34. غائبانہ اچھا ذکر کریں - (ترمذی: 2737، صحیح)

35. غصہ کو کنٹرول میں رکھیں - (صحیح بخاری: 6116)

36. انتقام لینے کی عادت سے بچیں - (صحیح بخاری: 6853)

37. کسی کو حقیر نہ سمجھیں - (صحیح مسلم: 91)

38. اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں - (سنن ابو داؤد: 4811، صحیح)

39. اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں - (ترمذی: 969، صحیح)

40. اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کریں - (مسلم: 2162)

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆

🌕 أذكار الصباح 🌕

༄ꕥ.. ༄ꕥ.. ༄ꕥ

صحيح الأذكار لإمام السنة المحدّث الألباني رحمه الله.💫

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ،🌕
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي
هَذِاِ اليَوم وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِاِ اليَوم وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ . رَبِّ
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ
فِي الْقَبْرِ .))

(مختصر مسلم: 1894)📚

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ)) - 🌕
النُّشُورُ,))

(الصحيحة: 262) .📚

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ)) - 🌕
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ, أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ،

وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلاَّ أَنْتَ)) .

📚(مختصر البخاري: 2420)

🌕 - ((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ, أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ, وَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ)) .

📚(صحيح الترغيب: 661)

🌕 - ((اللَّهُمّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ, فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ, رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أشهد أن لا إله إلا أنت, أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ, وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ)) .

📚(صحيح الكلم: 21)

🌕 - ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي, وَدُنْيَايَ, وَأَهْلِي, وَمَالِي, اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِن رَّوْعَاتِي, اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ, وَمِن ْ خَلْفِي, وَعَنْ يَمِينِي, وَعَنْ شِمَالِي, وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) .

📚(صحيح الكلم: 23),(صحيح ابن ماجه: 3135)

🌕- ((لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) .

📚(صحيح الترغيب: 656),

(صحيح الترمذي: 5077)

🌕 - ((بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ؛ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) .

ثلاث مرات .

📚(صحيح الترمذي: 3388)

🌕 - ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ, لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ)) . تعيدها ثلاثًا حين تصبح

وثلاثًا حين تُمسي .

📚(صحيح أبي داود: 5090)

🌕 - ((لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . عشر مرات .

📚(الصحيحة: 2563)

🌕 - ((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)) . مائة مرة .

📚(صحيح أبي داود: 5091),(مختصر مسلم: 1903)

🌕 - ((سُبْحَانَ اللهِ)) . مائة مرة .

((الحَمْدُ للهِ)) . مائة مرة .

((اللهُ أكْبَرُ)) . مائة مرة .

((لاَ إِلَـهَ إلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . مائة مرة .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕 -(قُلْ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، وَالمُعَوِّذَتَيْنِ ، حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)

📚(صحيح الترمذي).

وأبو داود)رقم/5082)

🌕 - آية الكرسيّ: ((اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ - . . .)) .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕- ((رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا, وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا, وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)) .

📚(الصحيحة: 2686)

🌕 - ((أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، -وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا -وَمَا كَانَ مِنَ المُشْرِكِينَ))

📚(الصحيحة: 2989),

🌕- ((سُبْحَانَ اللهِ وبحمده عَدَدَ خَلْقِهِ, وَرِضَا نَفْسِهِ, وَزِنَةَ عَرْشِهِ, وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) . ثلاث مرات .

📚(الصحيحة: 2156)

🌕 - ((ما أصبحت غَداةً قطُّ إلا استغفرت الله فيها مائة مرة)) .

📚(الصحيحة: 1600)



🔵 معنى قوله تعالى :

(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً و َفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً و َقِنَا عَذَابَ النَّارِ)

📌 قال ابن كثير رحمه الله :

🔹 الحسنة في الدنيا : تشمل كل مطلوب دنيوي من عافية ،

🌱 و دار رحبة ،

🌱 و زوجة حسنة ،

🌱 و ولد بار ،

🌱 و رزق واسع ،

🌱 و علم نافع ،

🌱 و عمل صالح.

🔹 و الحسنة في الآخرة :

فأعلاها دخول الجنة ،

🔸 و توابعه من الأمن يوم الفزع الأكبر

🔹 و تيسير الحساب،

و غير ذلك من أمور الآخرة و الوقاية من النار 🔸

.

📌 قال السعدي رحمه الله :

فصار هذا الدعاء ، أجمعُ دعاءٍ و أكمله ،

و لذا كان هذا الدعاء أكثر دعاء النبي صلى الله عليه و سلم.

📌 قال ابن عثيمين رحمه الله :

و مِن أجمع ما يكون من الدعاء ما ذكره في حديث أنس رضي الله عنه 🔸
أن النبي صلى الله عليه و سلم كان

يُكثر أن يقول في دعائه :

(ربنا آتنا في الدنيا حسنة و في الآخرة حسنة و قنا عذاب النار)

فإن هذا الدعاء أجمع الدعاء ..

🔹 (ربنا آتنا في الدنيا حسنة)

يشمل كل حسنات الدنيا :

▫ من زوجة صالحة

▫ و مركب مريح

▫ و سكن مطمئن

▫ و غير ذلك

🔹 (و في الآخرة حسنة)

كذلك يشمل حسنة الآخرة كلها :

▫من الحساب اليسير

▫و إعطاء الكتاب باليمين

▫و المرور على الصراط بسهولة

▫و الشرب من حوض الرسول صلى الله عليه و سلم

▫و دخول الجنة

▫إلى غير ذلك من حسنات الآخرة.

فهذا الدعاء من أجمع الأدعية بل هو أجمعها لأنه شامل .

📘[شرح رياض الصالحين : 16/6]

┃───────•● 📗📔📘 ●•───────┈┈┈

40 نصیحتیں

رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

(اربعین اسریہ)

1. ایک دوسرے کو سلام کریں - (مسلم: 54)

2. ان سے ملاقات کرنے جائیں - (مسلم: 2567)

3. ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے کا معمول بنائیں۔ - (لقمان: 15)

4. ان سے بات چیت کریں - (مسلم: 2560)

5. ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آئیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

6. ایک دوسرے کو ہدیہ و تحفہ دیا کریں - (صحیح الجامع: 3004)

7. اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں - (مسلم: 2162)

8. اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو ان کی ضیافت کریں - (ترمذی: 2485، صحیح)

9. انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں - (مسلم: 2733)

10. بڑے ہوں تو ان کی عزت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

11. چھوٹے ہوں تو ان پر شفقت کریں - (سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی: 1920، صحیح)

12. ان کی خوشی و غم میں شریک ہوں - (صحیح بخاری: 6951)

13. اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کا م میں ان کی مدد کریں - (صحیح بخاری: 6951)

14. ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں - (صحیح مسلم: 55)

15. اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں - (صحیح مسلم: 2162)

16. ایک دوسرے سے مشورہ کریں - (آل عمران: 159)

17. ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں - (الحجرات: 12)

18. ایک دوسرے پر طعن نہ کریں - (الهمزه: 1)

19. پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں - (الهمزه: 1)

20. چغلی نہ کریں - (صحیح مسلم: 105)

21. آڑے نام نہ رکھیں - (الحجرات: 11)

22. عیب نہ نکالیں - (سنن ابو داؤد: 4875، صحیح)

23. ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں - (سنن ابو داؤد: 4946، صحیح)

24. ایک دوسرے پر رحم کھائیں - (سنن ترمذی: 1924، صحیح)

25. دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اٹھائیں - (سورہ مطففین سے سبق)

26. ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کرکے کسی کو گرانا بری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - (صحیح مسلم: 2963)

27. نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہےجبکہ اس کی آڑ میں تکبر، ریاکاری اور تحقیر کارفرما نہ ہو - (المطففین : 26)

28. طمع ، لالچ اور حرص سے بچیں - (التکاثر: 1)

29. ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں - (الحشر: 9)

30. اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں - (الحشر: 9)

31. مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں - (الحجرات: 11)

32. نفع بخش بننے کی کوشش کریں - (صحیح الجامع: 3289، حسن)

33. احترام سے بات کریں.بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں - (آل عمران: 159)

34. غائبانہ اچھا ذکر کریں - (ترمذی: 2737، صحیح)

35. غصہ کو کنٹرول میں رکھیں - (صحیح بخاری: 6116)

36. انتقام لینے کی عادت سے بچیں - (صحیح بخاری: 6853)

37. کسی کو حقیر نہ سمجھیں - (صحیح مسلم: 91)

38. اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں - (سنن ابو داؤد: 4811، صحیح)

39. اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں - (ترمذی: 969، صحیح)

40. اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کریں - (مسلم: 2162)

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆

🌕 أذكار الصباح 🌕

꧁~ꕥ.. ꧁~ꕥ.. ꧁~ꕥ

صحيح الأذكار لإمام السنة المحدّث الألباني رحمه الله💫.

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ،🌕 لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِا الْيَوم وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِا الْيَوم وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ . رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ .))

(مختصر مسلم: 1894)📚

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ)) - 🌕 النُّشُورُ,))

. (الصحيحة: 262)📚

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ)) - 🌕 وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ, أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ،

وَأبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلاَّ أَنْتَ)) .

📚(مختصر البخاري: 2420)

🌕 - ((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ, أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ, وَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ)) .

📚(صحيح الترغيب: 661)

🌕 - ((اللَّهُمّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ, فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ, رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أشهد أن لا إله إلا أنت, أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ, وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ)) .

📚(صحيح الكلم: 21)

🌕 - ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي, وَدُنْيَايَ, وَأَهْلِي, وَمَالِي, اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِن رَّوْعَاتِي, اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ, وَمِن ْ خَلْفِي, وَعَنْ يَمِينِي, وَعَنْ شِمَالِي, وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) .

📚(صحيح الكلم: 23),(صحيح ابن ماجه: 3135)

🌕- ((لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) .

📚(صحيح الترغيب: 656),

(صحيح الترمذي: 5077)

🌕 - ((بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ؛ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) .

ثلاث مرات .

📚(صحيح الترمذي: 3388)

🌕 - ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ, لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنْتَ)) . تعيدها ثلاثًا حين تصبح

وثلاثًا حين تُمسي .

📚(صحيح أبي داود: 5090)

🌕 - ((لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . عشر مرات .

📚(الصحيحة: 2563)

🌕 - ((مائة مرة . ((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ .

📚(صحيح أبي داود: 5091),(مختصر مسلم: 1903)

🌕 - ((مائة مرة . ((سُبْحَانَ اللهِ .

((مائة مرة . ((الحَمْدُ للهِ .

((مائة مرة . ((اللهُ أكْبَرُ .

لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اَللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ, لَهُ الْمُلْكُ, وَلَهُ الْحَمْدُ, وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ))
مائة مرة . ((قَدِيرٌ .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌕 -(قُلْ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، وَالمُعَوِّذَتَيْنِ ، حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلاَثَ
مَرَّاتٍ ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)

📚(صحيح الترمذي).

وأبو داود)رقم/5082)

🌝 - آية الكرسيّ: ((اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ . . .)) .

📚(صحيح الترغيب: 658)

🌝- ((رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا, وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا, وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)) .

📚(الصحيحة: 2686)

🌝 - ((أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، -وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا -وَمَا كَانَ مِنَ المُشْرِكِينَ))

📚(الصحيحة: 2989),

🌝- ((سُبْحَانَ اللهِ وبحمده عَدَدَ خَلْقِهِ, وَرِضَا نَفْسِهِ, وَزِنَةَ عَرْشِهِ, وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) . ثلاث مرات .

📚(الصحيحة: 2156)

🌝 - ((ما أصبحت غَداةً قطُّ إلا استغفرت الله فيها مائة مرة)) .

📚(الصحيحة: 1600)



🔵 معنى قوله تعالى :

(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً و َفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً و َقِنَا عَذَابَ النَّارِ)

📌 قال ابن كثير رحمه الله :

🔹 الحسنة في الدنيا : تشمل كل مطلوب دنيوي من عافية ،

🌱 و دار رحبة ،

🌱 و زوجة حسنة ،

🌱 و ولد بار ،

🌱 و رزق واسع ،

🌱 و علم نافع ،

🌱 و عمل صالح.

🔹 و الحسنة في الآخرة :

فأعلاها دخول الجنة ،

🔸 و توابعه من الأمن يوم الفزع الأكبر

🔹 و تيسير الحساب،

🔸 و غير ذلك من أمور الآخرة و الوقاية من النار

.

📌 قال السعدي رحمه الله :

فصار هذا الدعاء ، أجمعُ دعاءٍ و أكمله ،

و لذا كان هذا الدعاء أكثر دعاء النبي صلى الله عليه و سلم.

📌 قال ابن عثيمين رحمه الله :

🔸 و مِن أجمع ما يكون من الدعاء ما ذكره في حديث أنس رضي الله عنه
أن النبي صلى الله عليه و سلم كان

يُكثر أن يقول في دعائه :

(ربنا آتنا في الدنيا حسنة و في الآخرة حسنة و قنا عذاب النار)

فإن هذا الدعاء أجمع الدعاء ..

🔹 (ربنا آتنا في الدنيا حسنة)

يشمل كل حسنات الدنيا :

من زوجة صالحة ▫️

و مركب مريح ▫️

و سكن مطمئن ▫️

و غير ذلك ▫️

🔹 (و في الآخرة حسنة)

كذلك يشمل حسنة الآخرة كلها :

من الحساب اليسير▫️

و إعطاء الكتاب باليمين▫️

و المرور على الصراط بسهولة▫️

و الشرب من حوض الرسول صلى الله عليه و سلم▫️

و دخول الجنة▫️

إلى غير ذلك من حسنات الآخرة.▫️

فهذا الدعاء من أجمع الأدعية بل هو أجمعها لأنه شامل .

📘[شرح رياض الصالحين : 16/6]

┇ـ---•● 📗📕📘 ●•---ـ┇

【 فَكُلُّكَ عَـوْرَاتٌ ولِلْـنَّاسِ أَلْـسُنُ 】

قـال أَبُو حـاتم ابن حبـان رحمه الله تعالى ✍🏻 :

الـواجب على الـعاقل لـزوم الـسلامة بترك الـتجسس عَن عيوب الـناس 《 مع الاشتغـال بإصلاح عيوب نفسه ،

☜ فإن من اشتغـل بعيـوبه عَن عيوب غيره :

أراح بَدَنَهُ ، ولـم يتعـب قلـبه

فكلما اطلـع على عيبٍ لـنفسه هـان عَلَيْهِ مـَا يرى مثلَـه من أخيـه ، وإنَّ من اشتغـل بعيوب الـناس عَن عيـوب نفسه :

☜ عمى قلـبه ،

☜ وتعـب بدنه ،

☜ وتعـذر عَلَـيْهِ ترك عيـوب نفسـه ،

وإنَّ مِنْ أعجـزِ الـناسِ مَن عـابَ الـنَّاسَ بمـا فيهـم، وأعجـزُ منه مَن : ⇦ عابَهـم بمـا فيه ، ومَـنْ عـابَ الـنَّاسَ عابُـوه ،

وَلَـقَـدْ أحْـسَـنَ الـذِّي يَقُـولُ ۞ :

إِذَا أَنْتَ عِبْتَ النَّاسَ عَابُوا وَأَكْثَرُوا

عَلَيْكَ وَأَبْدَوا فِيكَ مَا كَانَ يُسْتَرُ

وَإِمَّا ذَكَرَتْ النَّاسَ فَاتْرُكْ عُيُوبَهم

وَلا عَيْبَ إلا مِثْلَ مَا فِيكَ يُذْكَرُ

فَإِنْ عِبْتَ قَوْمًا بِالَّذِي فِيكَ مِثْلُهُ

《 فَكَيْفَ يَعِيبُ الْعُورَ مَنْ هُوَ أَعْوَرُ

[روضـة الـعقـلاء (صـ ١٢٥] ▣

لاکراہ فی الدین

قاضی فضل اللہ شمالی امریکہ

صرف اسلام ہی دین ہے

ان الدین عنداللہ الاسلام

باقی مذاہب میں جن پر دین کا اطلاق مجازاً ہوتا ہے

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ

وہ(اللہ)وہ ذات ہے جس نے بھجوایا ہے اپنے رسول کی ہدایت اور دین حق(ثابت دائم اور صادق اور صحیح)کے ساتھ تاکہ وہ اسے غالب کروادے سارے دین(یعنی سارے ادیان)پر۔

اور فرمایا

وقل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

اور کہوکہ حق(یعنی دین حق آیا)اور باطل(ادیان باطلہ)اپنے تئیں مرگیا یقیناً باطل نے اپنے تئیں مرناہی تھا۔

یعنی دوام اور بقاء صرف حق کو ہے باطل تو جھوٹ (خلاف حقیقت اور خلاف واقع) ہوتا ہے لہذا اس نے توختم ہی ہونا ہوتا ہے اور باطل کے ساتھ چمٹے رہنے والے دنیا وآخرت دونوں میں خائب وخاسر ہوتے ہیں

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وہو فی الآخرۃ من الخاسرین

اور جو ڈھونڈے گا (قبول کرے گا)اسلام کے علاوہ کوئی دین(اسلام کے علاوہ کسی دوسرے فکر ونظر کو بطور دین)تو ہر گز وہ قبول نہیں کیا جائے گا اس سے (اس دنیا میں)اور وہ آخرت میں خاسرین ہی میں سے ہوگا۔

دنیا میں قبول نہ ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس کو اس کے أساس پر دنیا میں کوئی کامیابی نہیں ملے گی۔

اب یہ دین اسلام اللہ کا دین ہے کہ اس کا بھجوایا ہوا ہے

(الا للہ الدین الخالص(الزمر

خبردار!صرف اللہ کا ہے دین خالص۔

اور فرمایا

(فاعبداللہ مخلصا لہ الدین(الزمر

سو بندگی کرو اللہ کی اس حالت میں کہ خالص کرنے والے ہو اس کے لئے دین (اس کا دین)۔

اور فرمایا

(مخلصین لہ الدین(اعراف

اس حالت میں کہ خالص کرنے والے ہوں اس کے لئے دین۔ ((اعراف،یونس،لقمان،المومن،التغابن

اور یہ دین سارے انبیاء کا ہے

شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ (ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیمواالدین ولا تتفرقوا فیہ(الشوریٰ

شریعت قرار دیا ہے اس(اللہ)نے تمہارے لئے دین میں سے وہ جس کا کہ اس نے حما دیا تھا نوح کو اور وہ جس کی کہ وحی کی ہے ہم نے آپﷺ کو اور وہ جس کا حکم دیا تھا اس نے ابراہیم کو موسیٰ کو اور عیسیٰ کو یہ کہ قائم رکھو (سیدھا رکھو ،خالص رکھو،نافذ کرو)دین کو اور تفرق نہ کیا کرو اس میں۔

یعنی دین میں فرقے نہ پیدا کرو۔یا یہ کہ اس میں یہ تفرق نہ کیا کرو کہ جو تمہیں راس آئے وہ تو لو اور جو راس نہ آئے اس کو چھوڑو یہ پک اینڈ چوزPick and chose۔ناجائز ہے

سو انبیاء سارے کے سارے مسلم تھے اور اسلام ہی کو لے آئے تھے اور ایک ہی امت ہیں۔سورۃ الانبیاء میں ابراہیم،لوط،نوح،داؤد،سلیمان،ایوب،اسماعیل،ادریس،ذاالکفل،یونس ،زکریا،یحییٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوات والتسلیمات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا

ان ہذہ امتکم امۃ واحدۃ

یقیناً یہی تمہاری امت(گروہ ہے)اس حالت میں کہ امت واحدہ ہے۔

اسی طرح سورۃ المومنون میں بھی نوح ،موسیٰ،ہارون اور مریم علیہم السلام کا نام لے کر اور درمیان میں اجمالاً رسولوں کی بعثت کا تذکرہ کرکے اور مریم کے ساتھ ''وابنہا''سے عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کرنے کے بعد

وان ہذہ امتکم امۃ واحدۃ

اور یہ کہ یہی تمہاری امت ہے ایک ہی امت فرمایا۔

اور امت ایک ہی عقیدہ اور دین کے أساس پر بنتی ہے۔سویہ تصریح بلکہ اس سے بھی آگے کی چیز ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول پاکﷺ تک سارے انبیاء ورسل کا دین ایک ہی تھا ۔حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کہ

(ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون (البقرہ

یقیناً اللہ نےپندم کیا ہے تمہارے لیے ‘‘الدین’’(معہود دین جو اسلام ہے)سو مرو مت مگر صرف اس حالت میں کہ تم مسلمان ہوجاؤ۔

اور اب ساری انسانیت کے لئےیہی دین ہے

قل یاایہاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

کہو (اے محمدﷺ!)اے لوگو!یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں آپ سب کے لئے۔

یعنی ساری انسانیت کے لئے ۔اس لئے ساری انسانیت کو آپﷺ کا امت دعوت کہا گیا ہے۔

گویا یہ دین حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے رسول پاکﷺ کی دعوت سے تکمیل تک جا پہنچا۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا(المائدہ)

آج میں نے کامل کردیا تمہارے لئے دین تمہارا اور اتمام کردیا آپ لوگوں پر اپنی نعمت کا اور پسند کیا آپ کے لئے اسلام کو بطور دین(یعنی نظام)کے۔

اور تبھی تو رسول پاکﷺ کو خاتم النبیین بنایا گیا کہ اب تکمیل کے بعد تو اس کے لئے کسی مزید اضافے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔

اب جب ساری انسانیت آپﷺ کی امت ہے اور آپﷺ کی دعوت قبول کرنے کے مکلف ہیں تو اس لئے قرآن کریم نے اس امت کو بھی مبعوث ٹھہرایا

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتومنون باللہ

تم ہوبہتر امت جنہیں لایا گیا ہے سارے لوگوں کے لئے کہ حکم دو گے آپ(یعنی ابلاغ کروگے)معروف(اچھائی کی)اور منع کروگے منکر(برائی) سے اور عقیدہ رکھوگے اللہ پر۔

اور یہی سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔

یعنی انسان سارے ایمان کے مکلف ہیں تو مسلمان بھی ابلاغ کےمکلف ہیں کہ سب سے بڑھ کر اچھائی یہ دین اور سب سے بڑھ کر برائی اس کی ضد ہے۔

اب دین پر ساری انسانیت کے مکلف ہونے کا کیا معنی ہے کہ ان سے ایمان کا تقاضا ہے یا کہ احکام کا بھی ہے؟

تو اس میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے اور وہ اختلاف بھی علمی ہے ۔

مالکیہ ،شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک ہے کہ کفار ایمان اور احکام دونوں کے مکلف ہیں اور نہ کرنے پر ان کو دو عذاب دیے جائیں گے۔

جبکہ حنفیہ کے نزدیک وہ فقط ایمان کےمکلف ہیں ۔

جمہور نے نصوص کے ظواہر پراستدلال کیا ہے جیسا کہ سورۃ الحاقۃ میں ہے

ثم الجحیم صلوہ

پھر اس (کافر)کو داخل کرو جہنم میں۔

اور پیچھے فرمایا

انہ کان لا یومن باللہ العظیم ولا یحض علی طعام المسکین

کہ یہ اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا جو برتر ہے اور ترغیب نہ دیتا تھا(نہ خود کو اور نہ کسی اور کو)مسکین کو کھانا کھلانے کی۔

اس طرح سورۃ المدثر میں ہے کہ ان مجرموں سے جو جہنم میں ہونگے پوچھا جائے گا کہ

ماسللکم فی سقر

کہ کس چیز نے تمہیں جہنم میں داخل کیا ہے ۔

تو وہ کہیں گے کہ

لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین وکنا نکذب بیوم الدین حتی آتنا الیقین

نہیں تھے ہم مصلین سے اور نہیں تھے ہم کہ کھلاتے مساکین کو اور ہم(باطل میں)غوطے لگانے والوں کے ساتھ غوطے لگاتے رہے اور ہم جھٹلاتے رہے روز جزاء کو تاآنکہ ہمیں یقین(موت)آگیا۔

تو سورۃ الحاقہ کی آیات میں ایمان نہ لانے کے ساتھ مسکین کو کھانا نہ کھلانے کو بطور وجہ کے بیان کیا اور سورۃ المدثر کی آیات میں نماز نہ پڑھنے اور مسکین کو کھانا نہ کھلانے کو بطور سبب کے ذکر کیا۔

لیکن حنفیہ کہتے ہیں کہ بیسیوں نہیں سینکڑوں نصوص سے صراحۃً اور دلالۃً ثابت ہے کہ جہنم میں دائماً رہنا صرف کفر وشرک کی وجہ سے ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لم یشاء

یقیناً اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک ٹہرا ئے جائیں اس کے ساتھ اور بخشتا ہے وہ سب کچھ جو اس کے علاوہ ہے جس کو کہ وہ چاہیں۔

اس طرح فرمایا

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقطنوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم(الزمر)

کہو میرے بندوں سے جو اپنے اوپر زیادتی کرچکے ہیں(گناہوں کا ارتکاب کرکے)کہ ناامید نہ ہوں اللہ کی رحمت سے یقیناً اللہ کی رحمت سے یقیناً اللہ بخشتا ہے ساری گناہوں کو۔

تو ان آیات سے معلوم ہوا کہ جب ایمان ہو تو گناہوں کو اللہ بغیر سزا کے بخش بھی دیتا ہے ۔بالفاظ دیگر اصلاً عذاب اس کے لئے ہے جس کا ایمان نہ ہو تبھی تو جہنم کے حوالے سےفرمایاکہ

اعدت للکفرین

یہ تیار کی گئی ہے کفار کے لئے۔

یعنی مسلمان کے لئے نہیں ۔اور مسلمان اگر اس میں گناہوں کیو جہ سے ایک محدود مدت کے لئے جائے بھی اللہ بچائے رکھے آمین تو وہ تعذیب کے بجائے تطہیر ہوگی تاکہ وہ پاک وصاف ہو کر جنت میں داخل ہونے کے قابل ہو۔

اس اختلاف کے باوجود بھی نتیجہ کے حوالے سے دونوں کا کوئی اختلاف نہیں کہ صرف کفار کے لئے خلود فی النار ہے جبکہ اہل ایمان کے لئے گناہوں کے باوجود بھی جہنم میں ڈالنا کوئی حتمی فیصلہ نہیں کہ غالب بلکہ اغلب تو یہی ہے کہ اللہ ان کو معاف ہی کردے گا۔تو حنفیہ کا مسلک

یہ ہے کہ کفار صرف ایمان کے مکلف اور مخاطب ہیں نہ کہ احکام کے۔اس لئے کہ ایمان کا مکلف ہونا عقل وبلوغ پر موقوف ہے جبکہ احکام کا مکلف ہونا ان دو صفات کے ساتھ اسلام اور ایمان پر موقوف ہے۔اور سورۃ الحاقہ کی آیات کی تو ابتداء ہی ہے

انہ کان لا یومن باللہ العظیم

کہ یہ ایمان نہیں رکھتاہے۔

اور ساتھ مسکین کو کھانا کھلانے کا ذکر اس حوالے سے ہے کہ اللہ کے حقوق میں سب سے اولین حق جو موقوف علیہ ہے وہ ایمان ہے اور مخلوق کے حقوق میں سب سے اہم مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔اس طرح سورۃ المد ثر کی آیات میں ‘‘مصلین’’سے مراد مؤحدین ہیں کہ ہم مؤحدین نہیں تھے یعنی ایمان نہیں رکھتے تھے ۔البتہ مصلین سے اس کی تعبیر اس لئے کہ یہ ایمان کی علامت ہے

لکل شئی علم وعلم الایمان الصلوۃ

ہر چیز کی ایک نشانی ہوتی ہے (جس سے وہ پہچانی جاتی ہے)اور ایمان کی نشانی ہے نماز۔

بلکہ نماز کو ایمان کہا گیا۔تحویل قبلہ جب ہوگئی تو مسلمانوں کو فکر لاحق ہوئی کہ ہماری اداکردہ نمازیں جو ہم نے بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے ہیں اس کا کیا بنے گا تو اللہ کریم نے فرمایا

وما کان اللہ لیضیع ایمانکم

اور نہیں ہے اللہ کہ ضائع کرے گا ایمان تمہارا۔یعنی نمازیں تمہاری۔

پھر یہ بات کہ ایمان کس کا معتبر ہے ؟

تو یہ بات مسلّم ہے کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے تو رسول پاکﷺ نے فرمایا

کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اس کو یہودی،نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔

سو ہر بچے کی فطرت تو اسلام کی ہے البتہ احکام شرعیہ کےحوالے سے بچے کا مذہب وہی تصور ہوگا جو اس کے والدین کا ہے ۔تو والدین اگر مسلمان ہیں تو بچہ مسلمان ہی تصور ہوگا تبھی تو پیدا ہوتےہیں اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اور اگر ان میں سےا یک مسلمان ہے جو أساسی طور پر تو یوں ہوگا کہ باپ مسلمان ہے اور ماں یہودی ہے یا نصرانی ہے کہ کتابی عورت سے نکاح کرنا تو شرعاً جائز ہے تو ویسے بھی عرف عام میں بھی اور قوانین میں بھی بچے کا تو قبیلہ اور نسب بھی باپ ہی کی طرف سے ہوتا ہے سو مذہب بھی اس کا وہی تصور ہوگا جو اس کے باپ کا ہے ۔جبکہ اگر ماں مسلمان ہو اور باپ نہ ہو تو اس نکاح کا شریعت میں اعتبار ہی نہیں۔اور اگر دونوں غیر مسلم تھے اور دونوں ایک ساتھ اسلام لے آئے یا جیسا کہ فقہاء کے نزدیک ایک کے مسلمان ہونے کے بعد دوسرے کو وقت دیا جاتا ہے کہ اگر وہ بھی مسلمان ہوجاتا ہے تو بھی ان کا نکاح برقرار رکھا جاتا ہے ۔یعنی اس کااعتبار کیا جاتا ہے۔تو اب ان کے جو نابالغ بچے ہیں وہ بھی ان کی اتباع میں مسلمان ہی تصور ہونگے اور اگر ان میں سے ایک مسلمان ہوگیا اور دوسرے نے مہلت کے بعد بھی اسلام قبول کرنے سے انکار کیا تو اگر عورت یہودی یا نصرانی ہے اور اس نے انکار کیا ہے تو نکاح برقرار رہے گا اور اگر وہ کسی دوسرے مذہب سے تعلق رکھتی ہے اور انکار کیا تو نکاح ختم کرایا جائے گا ۔اور اگر عورت مسلمان ہوگئی اور شوہر نے اسلام لانے سے انکار کیا تو بھی نکاح ختم کروایا جائے گا ۔

البتہ ان صورتوں میں بچے مسلمان تصور ہونگے کہ رسول پاکﷺ نے فرمایا

الولد یتبع خیر الابوین

کہ بچہ اتباع کرنے والا تصور ہوگا والدین میں سے بہتر کا۔

اور بہتر تو مسلمان ہی ہے۔

حتی کہ قانون میں بھی یہ ہے کہ اگر والدین کی علیحدگی ہوگئ تو ایک خاص مدت تک ہر بچہ والدہ کو دیا جاتا ہے لیکن اگر والدہ پر برے کردار کا اثبات ہوگیا ہے یا وہ کسی اور سے نکاح کرچکی ہے جو بدکردار ہے تو ایسے میں تو قانون بھی بچہ والد کو دے دیتا ہے۔یعنی بچے سے والد کی اتباع کروائی جاتی ہے ۔اور یہ ''خیر الابوین''کی اتباع دراصل اس کے حقوق کا تحفظ ہے کہ ایسے میں اسے اس مسلمان ماں یا باپ سے میراث بھی ملے گا اور اگر یہ بچہ مرے تو اسے شریعت کے مطابق غسل اور کفن بھی دیاجائے گا اور اس کا جنازہ بھی پڑھائے جائے گا۔ اور جب بچہ بالغ ہوجائے تو پھر تووہ مستقل ہوجاتا ہے۔

اب شریعت میں بلوغ کی حد کیا ہے؟

تو اصلاً تو بلوغ علاماتِ بلوغ پر موقوف ہے جن میں اتفاقی دو ہیں۔

لڑکوں کے لئے احتلام اور لڑکیوں کے لئے حیض کا آنا۔

جبکہ امام مالکؒ کے نزدیک زیر ناف بال بھی ایک علامت ہے۔اور یہ علامات لڑکوں میں کبھی بارہ سال کی عمر میں اور لڑکیوں میں نوسال کی عمر میں بھی ظاہر ہوجاتے ہیں تو پھر شرعاً وہ بالغ تصور ہونگے۔اور اگر یہ علامات ظاہر نہ ہوں توایک خاص عمر تک پہنچنا ہی بلوغ کا معیار

ہے جو کہ ہر دو کے لئےپندرہ سال ہے۔اور یہ مذہب امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے اور ایک روایت ہے امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ کا بھی۔

جبکہ حنفی مذہب یہ ہے کہ لڑکے کے لئے اٹھارہ سال ہے اور لڑکی کے لئے سترہ سال ہے اور امام ابوحنیفہؒ کی ایک روایت ہے ہر دو کے لئے اٹھارہ سال کی ۔جبکہ امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کی روایت ہر دو کے لئے پندرہ سال کی ہے اور اس پر فتویٰ ہے۔اور ایک روایت بعض فقہاء کی ہر دو کے لئے سترہ سال کا ہے۔

تو بالغ جب عاقل بھی ہو تو اس کے تصرفات شرعی اور قانونی ہیں ۔

اب ایک تو وہ بچہ ہے جوبالغ تو نہیں ہوا لیکن اس میں تمیز آگئی ہے شریعت اس کو صبی ممیّز کہتا ہے۔

رسول پاکﷺ نے فرمایا

مروا اولادکم بالصلوۃ وہم ابناء سبع سنین واضربوہم علیہا وہم ابناء عشر سنین وفرقوا بینہم فی المضاجع(رواہ احمد وابوداؤد والحاکم عن ابن عمررضی اللہ عنہ)

حکم دو اپنے بچوں کونماز کا جب جب وہ سات سال کے ہوں اور ان کو(تادیباً)مارو جب وہ دس سال کے ہوں اور جدا کروان کو بستر میں۔

یعنی جب وہ دس سال کے ہوں تو ایک ساتھ یوں نہ سوئیں کہ ان کے ننگ دھڑنگ بدن ایک دوسرے سے لگے ہوں کیونکہ ایسے میں شہوت برانگیختہ نہ ہو کیونکہ اگر دونوں لڑکیاں ہوں تو ممکن ہے نو سال میں وہ بالغ ہوچکی ہوں یا اگر ایک ان میں سے لڑکی ہو۔اور اگر دونوں لڑکے ہوں تو وہ اب بلوغ کی طرف جارہے ہیں تو ابھی سے ان کو تہذیب سکھائی جائے۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ سات سال کی عمر میں کچھ تمیز آجاتی ہے یعنی یہ اغلب ہے اس لئے آپﷺ نے حکم دیاکہ ان کو نماز کا حکم دوکیونکہ اگر تمیز نہ ہو تو حکم کا فہم نہیں تو یہ تو پھر ایک لغو اور باطل کام ہوگا ۔اور مومنوں کے صفات میں سے ہے

والذین ہم عن اللغو معرضون

کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لغو(کاموں)سے منہ موڑنے والے ہیں۔

اور فرمایا

واذا مروا باللغو مروا کراما

اور جب یہ لغو کےپاس گزرتے ہیں تو کریمانہ (سنجیدہ)انداز سے گزر جاتے ہیں۔

جبکہ دس سال میں یہ تمیز پختہ ہوجاتی ہے اس لئے پھر تادیبی ضرب کا حکم ہے لیکن وہ ضرب تادیبی ہو کیونکہ رسول پاکﷺ نے فرمایا

اذا بلغ ولدکم عشرا فواخیہ

جب تمہارا بچہ دس سال کا ہوجائے تو اس سے بھائی بہن کی طرح سلوک کرے۔

کیونکہ دس سال کی عمر میں بدن کی کیمیامیں تبدیلی آتی رہتی ہے تو ایسا نہ ہو کہ اس میں نفرت آجائے کہ وہ پھر اس کی بدنی کیمسٹری کے ساتھ خلط ہوکے اس کا مزاج بن جائے گا۔

اب صبی ممیّز کے حج کا مالکیہ ،شافعیہ اور حنابلہ کے ہاں تو یوں اعتبار ہے کہ ولی اس سے احرام کروائے ۔امام احمد،امام مسلم،امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

کہ روحاء مقام میں رسول پاکﷺ کا سامنا ایک گروہ سے ہوا تو آپﷺ نے پوچھا کہ آپ لوگ کون ہیں؟

انہوں نے کہا مسلمان ہیں۔

انہوں نے پوچھا اور آپ؟

تو آپﷺ نے فرمایا رسول اللہ۔

تو ایک عورت نے ایک بچہ اٹھایا کہ اس کا حج ہوگا؟

تو آپﷺ نے فرمایا ہاں اور تمہارے لئے اجر ہوگا۔

اب یہ نہیں معلوم کہ وہ بچہ ممیّز تھا کہ نہیں تھا لیکن جمہور کے نزدیک دونوں کی طرف سے ولی احرام کرواسکتا ہے ۔البتہ صبی ممیّز ولی یعنی باپ یا پھر دادا کی اجازت سے احرام کرے گا جبکہ قیم اور وصی بھی اس باب میں باپ کی طرح ہیں یہ شافعیہ کا مذہب ہے۔پھر جو مناسک وہ خود کرسکتا ہے تو وہ کرے گا ورنہ اس کا ولی یاو صی یا قیم اسے کرے گا۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کا حج صحیح نہیں ہے یعنی اس سے اس کا فریضہ ادا نہیں ہوتا کہ اس کے لئے بالغ ہونا شرط ہے البتہ تربیۃً یہ صحیح بات ہے جیسا کہ ہم نماز کے حوالے سے ذکر کرچکے ہیں لیکن نماز کی نیت وہ خود کرتا ہے ولی اس کی نیت نہیں کرسکتا لیکن حج کے حوالے سے چونکہ تربیت ہے تو ولی اس کی نیت کرے گا یا کروائے گا۔

جہاں تک زکاۃ کا تعلق ہے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک غیر بالغ کے مال میں زکاۃ نہیں کیونکہ یہ عبادت ہے اور پھر یہ ہے کہ یہ مالی عبادت ہے سو اس کے لئے اس کا اپنا مکلف ہونا شرط ہے۔ جبکہ جمہور کے نزدیک یہ

وظیفہ مالی ہے تو چونکہ اس کا مال ہے اور اس کے مسلمان ہونے کا اعتبار بھی ہے لہذا اس کے مال پر زکاۃ ہے ۔

لیکن ہم کہتے ہیں کہ حج میں بھی اگر صبی ممیّز سے جنایت ہوگی تو اس کا صدقہ یا دم اس کے مال سے نہیں ہوگا بلکہ ولی کے مال سے ہوگا۔ یعنی جمہور کے ہاں ۔جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کے جنایت پر کوئی چیز نہیں ہوتی۔جبکہ نماز کے حوالے سے تو اس پر کوئی وبال نہیں آتا اس لئے اس کا حکم کیا گیا ہے حج میں ادائیگی کے حوالے سے تو اس پر کوئی وبال نہیں۔

اور جہاں تک عقود کا تعلق ہے تو عقد ایجاب اور قبول سے منعقد ہوتا ہے سو دو عاقد ہونے ضروری ہیں اور ایسے جو اس کے اہل بھی ہوں۔پھر کچھ لوگ کسی بھی عقد کے لئے اہلیت نہیں رکھتے جیسا کہ صبی غیر ممیّز اور مجنون۔اور بعض بعض عقود کی اہلیت رکھتے ہیں جبکہ بعض ہر قسم کے عقود کے اہل ہوتے ہیں ۔اب جو عاقل اور بالغ ہے وہ ہر عقد کے انعقاد کا اہل ہے جبکہ صبی ممیّز جو سات سال کا ہوچکا ہے تو وہ ان سارے تصرفات کا اہل ہے جو صرف نفع بخش ہیں یعنی ان کا کوئی ضرر والا پہلو نہیں ۔اور اس کے لئے ولی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی جیسا کہ اس نے اگر شکار کیا تو یہ اس کی ملکیت ہوگئی کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ نہیں یہ مچھلی ،پرندہ یا جانور تو مباح اصلی ہیں اور تم ابھی بالغ نہ ہو تو تمہارے شکار کرنے یا تملک سے یہ تمہاری ملکیت نہیں بن سکتی ہے۔ یا اگر کسی نے اس کو کوئی چیز ہدیہ کیا یا صدقہ دے دیا تو وہ اس کا مالک بن گیا یا کسی نے اس کے لئےو صیت کی اور اس نے قبول بھی کی کیونکہ یہ سارے تصرفات نفع محض ہیں۔

دوسرے وہ تصرفات ہیں جوضررمحض ہیں یعنی ان میں نفع کوئی نہیں مثلاً وہ تصرف جس سے کہ چیز اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے بغیر

عوض کے جیسا کہ ہبہ یا صدقہ یا قرض دینا تو یہ تصرفات نافذ نہیں ہوسکتے چاہے ولی نے اس کی اجازت بھی دی ہو کیونکہ ولی تو خود بھی صبی ممیّز کے مال میں ان تصرفات کا حق نہیں رکھتا ۔

اورتیسرے وہ تصرفات ہیں جن میں نفع اور ضرر دونوں کا احتمال ہو جیسا کہ بیع اور شراء تو یہ ولی کی اجازت سےنافذ ہوجاتے ہیں ۔سو صبی ممیّز کے بعض تصرفات جائز ہیں یعنی جو نفع محض ہیں ۔بعض باطل ہیں جو ضرر محض ہیں اور بعض اجازتِ ولی پر موقوف ہیں جن میں نفع وضرر دونوں کا احتمال ہو۔

اب صبی ممیّز کے اگر والدین یا ان میں سے ایک مسلمان ہوا تو یہ صبی بھی مسلمان تصور ہوگا اور اگر صبی ممیّز نے خود اسلام قبول کیا تو اسلام نفع محض ہے تو اس کا یہ تصرف بھی شرعی اور قانونی ہے ۔

اب یہ ایک اور مسئلہ ہے کہ جبر واکراہ سے کسی کو مسلمان کیا گیا تو اصلاً تو یہ جائز نہیں بایں معنی کہ اسلام تو اسلامی ریاست میں بھی ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتا ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لااکراہ فی الدین

نہیں ہے جبر دین میں ۔یعنی کہ کسی کوجبراً مسلمان نہیں کروایا جائے۔

روایات میں ہے کہ رسول پاکﷺ کے ایک نوجوان یہودی خادم تھے وہ بیمار پڑ گئے تو آپﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لےآئے تو آپﷺ نے اس پر اسلام کو پیش کیا تو اس نے اپنے والدین کی طرف دیکھا ۔توانہوں نے اسے کہا

اطع مولاک ابا القاسم

اپنے مولی ابوالقاسم ﷺ کی اطاعت کرو۔

تو اس نے کلمہ پڑ لیا ۔رسول پاکﷺ بہت خوش ہوئے کہ اللہ نے اسے جہنم سے بچایا۔

اس سے معلوم ہوا کہ غلام ہونے کے باوجود بھی آپﷺ نے اس پر کبھی زور نہیں ڈالاکہ مسلمان بنو۔

اور ابن ابی حاتمؒ نے اسق (یا اسبق)سے نقل کیا ہے کہ میں نصرانی تھا اور عمربن الخطاب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا تو اس نے اس پر اسلام پیش کیا تو اس نے کہا کہ

’’لا اکراہ فی الدین‘‘

تو حضرت عمررضی اللہ عنہ نے فرمایا

لو اسلمت لاستعنا بک علی بعض امور المسلمین

اگر تم اسلام لاچکے ہوتے تو ہم مسلمانوں کے بعض امور میں آپ سے اعانت لے سکتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ہم آپ سے عیسائیوں کے بارے میں اعانت لے سکتے تھے۔

یعنی آپؓ نے کبھی اس پر جبر نہیں کیا۔

روایات میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ جب بستر مرگ پر تھے تو یہ بندہ ایمان لے آئے ۔

اور امام احمدؒنے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول پاکﷺ نے ایک شخص سے کہا

’’اسلم‘‘

اسلام لاؤ۔

تو اس نے کہا

انی اجدنی کارہاً

میں اپنے آپ کو محسوس کررہا ہوں کہ میں یہ پسند نہیں کررہا ۔

توآپﷺ نے فرمایا

وان کنت کارہاً

اگر چہ تم اس کو اچھا نہ سمجھنے والے ہو تو بھی۔

تو حدیث شریف سے معلوم ہوگیا کہ آپﷺ نے اس بندے پر جبر نہیں کیا بلکہ اس کو دعوت دی ۔اور آخری جملے کا معنی یہ ہے کہ تم اگر اس کو ابھی پسند نہ بھی کرتے ہو تو اگر قبول کرلیا تو بعد میں اس پرتمہارا شرح صدر ہوجائے گا۔

البتہ ایک بات توجہ طلب ہے کہ اس باب میں جبر واکراہ تو صحیح نہیں لیکن اگر کسی نے کسی پر جبر کیا اور اس نے اسلام قبول کرلیا تو کیا اس کا اسلام شرعاً قبول بھی ہے یعنی کیا اس کو مسلمان سمجھا جائے گا؟

تو جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ اسلام خیر محض اور نفع محض ہے اس میں کسی وبال یا خسارے کا تو تصور وامکان ہی نہیں اور اسلام بندے کے حقوق محفوظ کرجاتا ہے بلکہ اسے مزید حقوق سے بھی نواز لیتا ہے تو وہ مسلمان بھی ہے اور اسے بطور مسلمان وہ سارے حقوق دیے بھی جائیں گے۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت تو مشہور ہے کہ آپﷺ نے ایک غزوہ کی کارگزاری بتاتے ہوئے جب کہا کہ ایک شخص نے جب میں نے اس پر تلوار سونت لی تو کلمہ کہا ۔

تو حضور ﷺ نے فرمایا تو پھر؟

اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کو قتل کیا۔

تو آپﷺ کے چہرہ انور پر ناپسندیدگی یا غصے کے آثار نمودار ہوئے کہ کیا وہ مسلمان نہیں ہوا تھا۔

تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس نے جان بچانے کے لئے کلمہ کہا تھا۔ یعنی دل سے نہیں۔

تو آپﷺ نے فرمایا

فہلا شققت قلبہ

پھر تم نے اس کا دل چھیرا کیوں نہیں؟

یعنی کہ دل کے اندر جھانکتے کہ دل سے کہا ہے کہ نہیں۔

یعنی یہ کہ شریعت تو ظاہر پر حکم صادر کرواتا ہے دل کا معاملہ تو اللہ سے تعلق رکھتا ہے۔

امام احمدؒ نے ابوخدادؓ سے روایت کی ہے کہ رسول پاکﷺ نے ہمیں اضم کی طرف بھیجا ۔میرے ساتھ دیگر لوگ بھی تھے جن میں حضرت ابوقتادہؓ ،محلم بن حثامہؓ بھی تھے جب ہم اضم پہنچے تو عامر بن اضبط اشجعی اپنی سواری پر مع اسباب کے آرہے تھے ۔پاس پہنچ کر سلام کیا ۔ سب رک گئے لیکن محلم نے اس پر حملہ کیا اوراس کو قتل کیا کہ ان

کےدرمیان جاہلیت کے دور کا کوئی معاملہ تھااور اسباب قبضے میں لے لیا
۔پھر ہم نے حضور ﷺ کے پاس آکر قصہ بیان کیا ۔سو یہ آیت اتری

یاایہاا لذین آمنوااذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی
الیکم السلم لست مومنا تبتغون عرض الدنیا فعنداللہ مغانم کثیرۃ کذالک
کنتم من قبل فمن اللہ علیکم فتبینوان اللہ کان بما تعملون
خبیرا(النساء94)

اے ایمان والو!جب تم راہ خدا میں جارہے ہوتو تحقیق کیا کرو اور نہ
کہواس کو جس نے تمہیں سلام کیا کہ تم مومن نہیں ہوتم اس دنیا کی
زندگی کا سامان چاہتے ہو تو اللہ کے پاس تو بہت ساری غنیمتیں ہیں
اسی طرح تو تم بھی تھے اس سے پہلے تو اللہ نے تم پر احسان کیا لہذا
تحقیق کیا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپﷺ نے اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن
سے اس بارے میں بات کی لیکن عیینہ نے کہا نہیں اس کی عورتیں بھی
وہ مصیبت چکھے جو ہماری عورتوں نے چکھا۔محلم بھی دو چادریں
اوڑھے رسول پاکﷺ کے پاس آئے کہ آپﷺ اس کے لئے معافی مانگے
لیکن آپﷺ نے فرمایا خدا آپ کو معاف نہ کرے۔وہ شرمسار چادروں سے
آنسو پونچھتےروتے ہوئے چلے گئے ۔سات روز بھی نہ گزرے تھے کہ مرگئے
۔لوگوں نے اسے دفن کیا لیکن زمین نے اس کی نعش اگل دی۔جب رسول
پاکﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپﷺ نے فرمایا تمہارے اس ساتھی سے
بھی بد تر لوگوں کو زمین سنبھال لیتی ہے لیکن اللہ نے ارادہ کیا کہ وہ
تمہیں مسلمان کی حرمت دکھا دے سو اس کی لاش کو پہاڑ پر ڈال دیا
گیا اور اوپر سے پتھر ڈال دیے گئے ۔(ابن جریر)

اور وحشی بن حرب ؓ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کیا تھا۔ فتح مکہ کے وقت آپﷺ نے اس کو مباح الدم قرار دیا کہ جنگی جرم کا مرتکب تھا ۔وہ طائف کی طرف بھاگ گیا اور پھر غزوہ طائف کے بعد اہل طائف کے ساتھ کلمہ پڑھتے ہوئےآگیا۔حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اجازت دے کہ اسے کاٹ دوں؟

آپﷺ نے فرمایا کیوں؟

اس نے کہا اس نے آپﷺ کو احد میں رلایا تھاتاکہ اسے قتل کرکے اللہ مجھ سے راضی ہوجائے۔

آپﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی نظر میں ایک کافر کا ایمان ستر کافروں کے قتل سے زیادہ محبوب ہے۔

اب اگر ہم کہیں کہ اس کے لئے ہم انٹرویو کریں گے ،اتنا وقت دیں گے ۔اب اگر اس پراسیس کی وجہ سے وہ اسلام سے رک گیا تو جو لوگ اس کا سبب بنے تھے ان کا کیا حشر ہوگا۔یار خدا کے لئے باقی تو ہم کچھ خیر نہیں کرسکتے البتہ شر کے لئے بہت جلد تیار ہوجاتے ہیں خصوصاً جب اس میں ہمارا دنیوی فائدہ ہو،دشمنان خدا اور دشمنان رسول ﷺ کو راضی کرنا ہو۔پھرتو ہمارے اور عذاب کےد رمیان کوئی رکاوٹ رہتا ہی نہیں ۔تو بالغ تو مستقل اور آزاد بندہ ہے جب مسلمان ہونا چاہے جبکہ صبی غیر ممیّز تو باپ یا ماں یا دونوں کے مسلمان ہونے سے خود بخود مسلمان ہوجاتا ہے اور اس طرح صبی ممیّز بھی۔ جبکہ صبی ممیّز بطور خود بھی مسلمان ہوجاتا ہے اللہ نے اس پر قدغن نہیں لگایا ۔رسول پاکﷺ نے کیا تو ہم کون ہوتے ہیں۔کیاہم اہلDelay پابندی نہیں لگائی نہ اس کو کتاب کی طرح احکام منصوصہ میں تحریف کرنا چاہتے ہیں خدا کا خوف کرو۔

موت کے بعد انسان کی 9 آرزوئیں جن کا تذکرہ قرآن مجید میں ہوا ہے:

____

۱- *يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا*

(اے کاش ! میں مٹی ہوتا (سورۃ النبأ #40

____

۲- * يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي *

اے کاش ! میں نے اپنی (اخری) زندگی کے لیے کچھ کیا ہوتا

((سورة الفجر #24

____

۳- *يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ*

اے کاش ! مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا

((سورۃ الحاقة #25

____

۴- *يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا*

اے کاش ! میں فلاں کو دوست نہ بناتا

((سورة الفرقان #28

____

يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا -٥

اے کاش ! ہم نے اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کی ہوتی

((سورة الأحزاب #66

____

يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا -٦

اے کاش ! میں رسول کا راستہ اپنا لیتا

((سورة الفرقان #27ل

____

يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا -٨

اے کاش ! میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیرایا ہوتا

((سورة الكهف #42

____

* يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِين* -٩

اے کاش ! کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم دنیا میں پھر واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہوں۔

(سورة الأنعام #27)

____

یہ ہیں وہ آرزوئیں جن کا موت کےبعدحاصل ہونا ناممکن ہے ، اسی 👈🏻 لئے زندگی میی ہی اپنی اصلاح کرنابہت ضروری ہے۔🌹🌹

قال رسول الله ﷺ :

مَن قالَ حِينَ يَسْمَعُ المُؤَذِّنَ أشْهَدُ أنْ لا إلَهَ إلَّا اللَّهُ وحْدَهُ لا شَرِيكَ له، وأنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ ورَسولُهُ، رَضِيتُ باللَّهِ رَبًّا وبِمُحَمَّدٍ رَسولًا، وبالإسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ له ذَنْبُهُ.

رواه مسلم 3📚

ثواب سؤال الله الجنة والاستعاذة من النار

▪عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((ما اسْتَجَارَ عَبْدٌ مِنَ النارِ سبعَ مراتٍ في يَوْمٍ إلَّا قالتِ النارُ : يا رَبِّ إنَّ عَبْدَكَ فُلانًا قَدِ اسْتَجَارَكَ مِنِّي فَأَجِرْهُ ، و لا يَسْأَلُ اللهَ عَبْدٌ الجنةَ في يَوْمٍ سبعَ مراتٍ ، إلَّا قالتِ الجنةُ : يا رَبِّ إنَّ عَبْدَكَ فُلانًا سألَنِي فَأَدْخِلْهُ))

صححه الألباني في

(السلسلة الصحيحة - رقم : 2506)

▪ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ،

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

((مَا يَسْأَلُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثًا إِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ : اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ، وَلَا اسْتَجَارَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اللَّهَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا، إِلَّا قَالَتِ النَّارُ : اللَّهُمَّ أَجِرْهُ))

(مسند أحمد - رقم : 12439) 📚

(وصححه الوادعي - برقم : 134) 👈🏽

((فَضْلُ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)

▪︎عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

📚 (متفق عليه : 2609-6114)

▪︎وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْصِنِي ؟
قَالَ : ((لَا تَغْضَبْ . فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ : لَا تَغْضَبْ))

📚 (صحيح البخاري - رقم : 6116)

▪︎قال ابن بطّال رحمه الله :

مدح الله تعالى الذين يغفرون عند الغضب وأثنى عليهم، وأخبر أنَّ ما عنده خيرٌ وأبقى لهم مِن متاع الحياة الدُّنْيا وزينتها، وأثنى على الكاظمين الغيظ والعافين عن النَّاس، وأخبر أنَّه يحبُّهم بإحسانهم في ذلك .

📚 (شرح صحيح البخاري : 296/9)

▪قال ابن عبد البر رحمه الله :

في هذا الحديث مِن الفقه : فضل الحِلْم ، وفيه دليلٌ على أنَّ الحِلْم كتمان الغيظ ، وأنَّ العاقل مَن مَلَك نفسه عند الغضب؛ لأنَّ العقل في اللُّغة ضبط الشَّيء وحبسه منه .

📚 التمهيد : (322/6)

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال:

قال رسول الله ﷺ:

إذا مَضى شَطْرُ اللَّيْلِ، أوْ ثُلُثاهُ، يَنْزِلُ اللَّهُ تَبارَكَ وتعالى إلى السَّماءِ الدُّنْيا، فيَقولُ: هلْ مِن سائِلٍ يُعْطى؟ هلْ مِن داعٍ يُسْتَجابُ له؟ هلْ مِن مُسْتغْفِرٍ يُغْفرُ له؟ حتى يَنْفَجِر الصُّبْح

رواه مسلم 758📚

عن ابي قتاده الانصاري رضي الله عنه قال:

أن رسول الله ﷺ مر عليه بجنازة فقال: مستريح ومستراح منه قالوا: يا رسول الله ما المستريح والمستراح منه؟قال: العبد المؤمن يستريح من نصب الدنيا وأذاها إلى رحمة الله والعبد الفاجر يستريح منه العباد والبلاد والشجر والدواب

رواه البخاري📚

قال العلامة #بن_عثيمين :

" إذا رأيت الناس يتزاحمون على أبواب المستشفيات؛ ولكنهم في غفلة عن أبواب المساجد؛ فاعلم أنّ الوضع ليس بالحسن

لأنّ تكالب الناس وحرصهم على شفاء الأمراض البدنية؛ دون الأمراض القلبية:

دليلٌ على أنّ هناك انتكاساً؛ والعياذ بالله"

📖(فتح ذي الجلال والإكرام ٢٧٣/٣)

إلى الشاب الذي يتحين فرصًا خفية وملتوية ليبدي إعجابه بفتاة:

اعلم أن الفتاة الحرة الشريفة حين تقرأ استملاحك وإعجابك ستشعر بأنك أهنتها ولم تكرمها! وستأخذها الأنفة والعزة عنك، ستراك صفيقًا بجيحًا مفتقرًا إلى كمال الرجولة والمروءة، فإن أردت أن تهين نفسك فافعل.

قال صلى الله عليه وسلم:

يكونُ في آخرِ هذه الأمة خسفٌ ، و مسخٌ ، و قذفٌ ، قيل : يا رسولَ اللهِ أنهلِكُ و فينا الصالحون ؟

قال : نعم ، إذا ظهَر الخَبَثُ.

(يعني إذا كثرت المعاصي عم الهلاك ولا حول ولا قوة إلا بالله).

اخرجه الترمذي-

اپنی قدر وقیمت قائم رکھو

قاضی فضل اللہ شمالی امریکہ

انسان کی شخصیت کے لئے تہذیب النفس یعنی تہذیب الاخلاق ضروری ہے ۔یہی تہذیب ہی اس کو معنوی طور پر انسان بنادیتی ہے یہ نہ ہو تو اصلاً حیوان ہی ہے کہ اس کے سارے وہ تقاضے موجود ہیں جو دیگر حیوانات میں ہیں ۔اب ان تقاضوں کو تھوڑا صاف شفاف بناناتو اصل انسانیت نہیں کہ حیوان کچا کھاتا ہے اور یہ اسے پکاتا ہے یا حیوان گدلا پانی پیتا ہے اور یہ صاف پانی کے طلب میں رہتا ہے ۔کیا اس کے عقل کا تقاضا صرف یہ ہے کہ وہ مادی بدن کی خدمت میں لگا رہے جبکہ خود تو وہ مجرد ہے ۔مجرد لطیف ہوتا ہے اور مادی کثیف۔اور ایک لطیف شے ایک کثیف کی خدمت میں لگا رہے ؟عجیب لگتا ہے ۔

عقل کا اصل تقاضا ہے انسان بننا۔

اور انسان بننے کا معنی یہ ہے کہ اس کے دو پہلو ہیں۔

١۔ایک جسمانی

٢۔اور دوسرا روحانی

یا

١۔ایک حیوانی

۲۔اور دوسرا انسانی

یا

۱۔ایک مادی

۲۔اور دوسرا عقلی

یا

۱۔ایک دنیوی

۲۔اور دوسرااخروی

یا

۱۔ایک کا تعلق خلق سے ہے

۲۔ اور دوسرااس کا تعلق حق سے ہے۔

اب یہ ایک گہرائی اور گھیرائی والا تصور ہے جو صرف حواس وخواہشات اور صرف عقل سے ممکن نہیں۔اگر چہ یہ خواہشات وعقل اس کے متقاضی تو ہیں لیکن ضروری تو نہیں ہوتا کہ مقتضی مقتضیات کو حاصل کرنے میں خود کفیل بھی ہو۔ اور یہ اس لئے کہ نہ تو حواس کا ادراک محیط ہے اور نہ عقل کا ادراک محیط ہے تو ان مقتضیات کو حاصل کرنا کیسے ممکن ہوسکتا ہے ۔اس کے لئے کسی محیط علم والے کی اطلاع واخبار لازمی ہے اور وہ ذات ہے اللہ تعالیٰ کی جس نے یہ اخبار واطلاع انبیاء ورسل اور وحی کے ذریعے دی ہے ۔اب اس باب میں حواس کا ایک دائرہ کار ہے اور عقل کا ایک دائرہ کار ہے اور وحی ان دونوں کے مدرکات کا اعتبار اور لحاظ کرکے ان کو راستہ دکھاتا ہے ۔لیکن انسانوں کی اکثریت پر حیوانیت کا غلبہ ہوتا ہے لہذا وہ حواس اور عقل دونوں کو

بھی خواہشات کی خدمت میں لگا دیتے ہیں اور وحی کا تو ایسے انسانوں کے ہاں کوئی لحاظ نہیں۔اور خواہشات جب ان دو کو اپنے پیچھے لگادیتے ہیں تو انسان اخطر الحیوانات بن جاتا ہے

اولئک کالانعام بل ھم اضل واولئک ہم الغفلون

ایسے میں انسان میں خود غرضی اور تکبر اعلیٰ درجے کے ہوتے ہیں ۔بندہ خود غرضی کا شکار ہو تو یہ اسے ذلیل کردیتی ہے اور بندہ میں تکبر اور گھمنڈ آئے جس کو انگلش میں ہیوبرس Hubrisکہتے ہیں تو سمجھو کہ اب تباہی اس کی مقد ر ہے کہ تکبر پر سزا اللہ موت سے پہلے دے دیتا ہے تا کہ نمونہ عبرت بنے۔

یہ گھمنڈ فرد میں ہو تو فرد کی تباہی اور ریاست وحکومت کی ہو تو اس کی تباہی۔تاریخ نے بارہا سپر پاورز کو تاخت وتاراج ہوتے دیکھا ہے۔ایسا کیوں ہوا؟

اس لئے کہ انسان کی کمزوری یہ ہے کہ جب وہ دولت کے حوالے سے یا طاقت کے حوالے سے خود کو غنی سمجھ لیتا ہے تو پھر وہ ہر ایک کو زیر کرنا چاہتا ہے اور وہ بھی بزور وجبر ۔حالانکہ وہ اگر اپنی دولت وقوت کو ان دیگران کے تعمیر وترقی اور آبادی وخوشحالی میں لگادے تو وہ اس کے زیر بار احسان ہوجاتے ہیں اور زیر بار قوت ہونے کے بجائے زیر بار احسان آسان طریقہ ہے

الانسان عبدالاحسان

لیکن وہی بات کہ

کلا ان الانسان لیطغیٰ ان راہ استغنیٰ

یہ سچ ہے کہ انسانی طاغی(سرکش)ہوجاتا ہے جب وہ خود کو غنی سمجھ لیتا ہے اور پھر اگر طاقت و ریاست کی کی اکانومی بھی‘‘ وار اکانومی’’ہو کہ اس کی اکانومی کا زیادہ تر دارومدار اسلحہ کی صنعت پر ہو ۔وہ اس صنعتی ڈھانچہ کو مد نظر رکھ کر دشمن بنانے لگ جاتےہیں ۔ ان کو ٹپس دے دے کر ایسے کام پر اُکسادیتے ہیں بلکہ ان کی اعانت کرجاتے ہیں جس کے أساس پر اس کو بہانہ ملے کہ اس کے خلاف عالمی ذہن سازی کے لئے پروپیگنڈا کرے کہ یہ برائی کا محور ہے Axis of Evil اس کا خاتمہ کرنا ہے۔اور جب اس انداز سے اور اس أساس پر ہی دشمن تخلیق ہو تو پھر خون خرابہ کرنے پر کوئی شرم وندامت نہیں محسوس ہوتی۔اس طویل پراسیس Processاور اس قوت کے ذہن وفکر اور قلب ودماغ میں یہ چیز راسخ ہوتی ہے کہ برائی ہے تو برائی کے خاتمے پر ندامت کیسی؟

کسی معاشرے میں جنگیں ہوتی تھیں یا ہوتی ہیں کہ قبائلی رسوم وروایات میں بندھا ہوا ہے ۔تو کہا جاتا تھا یا کہا جاتا ہے کہ تعلیم کی کمی ہے ،تعلیم عام ہو تو یہ چیزیں ختم ہوجائے گی ۔اب تعلیم اور ترقی اگر سائنس وٹیکنالوجی سے عبارت ہے تو کیا یہ ترقی یافتہ ممالک اس نسبت سے تعلیم یافتہ نہیں؟وہ تو اس کے معراج پر ہیں اور جتنی جتنی ترقی ہوتی ہے اتنی اتنی تباہی بڑھتی ہے اور بڑھائی جاتی ہے اتنی اتنی جنگیں مزید تباہ کن ہوتی جارہی ہیں۔تو پتہ لگ گیا کہ انسانیت اس قسم کی تعلیم سے نہ آئے گی نہ ترقی کرے گی اور نہ امن وسکون سے رہے گی۔ انسانیت تربیت سے آتی ہے ،اخلاق واقدار سے آتی ہے ۔اخلاق واقدار مجردات کے قبیل سے ہیں نہ کہ مادیات کے قبیل سے۔مادیات تو اخلاقیات کا جنازہ نکالتی ہیں تو مادی ترقی سے انسان اور انسانیت کی تربیت کیسی ہوگی ۔اس سے اخلاق واقدار کیسے آئیں گے اور اخلاق واقدار نہ

ہوں تو وہاں پر معاشرت ،معیشت اور سیاست تینوں شعبے بحران میں جکڑے رہیں گے۔

تودنیا میں مقام حاصل کرنے کے لئے کیا طاقت کا استعمال ضروری ہے کیا اس سے عزت وعظمت ملتی ہے؟

بالکل بھی نہیں کمزور سے کمزور قوم کو بھی آپ طاقت کے ذریعے وقتی طور پر دبا تو سکتے ہیں اس کو اپنانہیں سکتے اور نہ اس کو ہمیشہ کے لئے دبائے رکھ سکتے ہیں کہ آزادی فطرت ہے ہر انسان کی ایک خودی ہوتی ہے اور ہر قوم کی بھی ایک خودی ہوتی ہے وہ آج نہیں توکل اٹھے گی اور کل نہیں تو پرسوں۔آج کی نسل نہیں تو کل والی نسل اٹھ کھڑی ہوگی اور پھر مسلط قوت کا وہ جو حشر کرتے ہیں تو وہ مثالی ہوتا ہے لیکن

وان کثیرا من الناس عن آیاتنا لغافلون

لوگوں کے چشم بینا نہیں ہوتے نہ ان کے قلب ودماغ اتنا گھرا سوچتے ہیں ۔ان کی نظر سطحی ہوتی ہے ۔

افغانستان کی اس بیس سالہ جنگ میں دو(۲)ہزار ارب ڈالرز سے زیادہ یعنی تین سو ملین ڈالرزپرڈے بقول صدر بائیڈن کے لگادیے گئے اور اس نے مزید کہا کہ ایک نہ ایک دن تو ہم نے نکلنا ہی تھا۔ہم کہتے ہیں کہ پہلے نکلتے تو اچھا تھا بلکہ اگر گئے ہی نہ ہوتے تو اچھا تھا۔ہم نے تو قبل ازیلغار ان کے ذمہ داروں کو مختلف میٹنگز میں یہی کہا تھا کہ نہ جائیں یہ سوائے خسارے کے اور سوائے عزت کھونے کے اور کچھ نہیں ہوگا۔جاتے وقت نصف دنیا کی نظر میں ساکھ کھو جاؤ گے اور نکلتے وقت باقی نصف دنیا کی نظر میں۔تو ایسی سعی لاحاصل بلکہ وہ سعی جو خسارہ اور رسوائی دے اس کی ضرورت ہی کیا ہے کہ جاتے وقت ہم نے کہا وہاں

کے لوگوں کو ایک مستحکم نظام ومملکت ،ایک پرامن ماحول اور ایک تعمیر شدہ ملک دینے کے لئے جارہےہیں اور اب جو ہم نکلے ہیں تو کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم وہاں کوئی ان کی تعمیر کے لئے تھوڑے گئے تھے ہم تو محور الشر کے خاتمے کے لئے گئے تھے ہم نے اپنی دشمن کو بھی مارا اور اس کی تنظیم کو بھی ختم کیا۔وہ تو ایک فکر ہے اس کی حاملین کے نظر میں صحیح اور مخالفین کے نظر میں غلط۔اور یہ بھی اوپن سیکرٹ ہے کہ وہ فکر کس نے دیا ،کس نے اس کی آبیاری کی ،وہ تنظیم کس نے بنائی اور کس نے اس کو لاجسٹک سپورٹ فراہم کیا اور یہ کہ اب اگر وہ تنظیم نہیں تو ایک دوسرے نام پر اس سے بھی خطرناک تنظیم موجود ہے اور یہ بھی اوپن سیکرٹ ہے کہ یہ دوسری تنظیم کس نے بنائی اور عرب ممالک میں کس کس کو اس کے ذریعے تاراج کرنے کا بہانہ ڈھونڈنے کے لئے اس کی آبیاری کی گئی اور وہاں پر جب کسی حد تک مقاصد جو زیادہ تر تخریبی تھے وہ حاصل ہوئے کہ تعمیر اور عامۃ الناس کی خیر تو مقصود نہیں تھا تو پھر کس نے ان کو اٹھا اٹھا کے وہاں سے اس خطے میں لایااور ان کو سیف ایریاز دیے اور نوجوانوں نے اگر ان سے دو دو ہاتھ کرنا چاہا تو کنھوں نے ان نوجوانوں پر فضائی بمباریاں کیں اور یہ کہ اس خطے کے اس بحران اور بحرانی کیفیت میں مبتلا رکھنے کے مقاصد کیا تھے اور کیا ہیں۔ پہلے تو کہا جاتا کہ یا تو جانتا ہے یا میں جانتا ہوں لیکن اس کے متعلق تو ساری دنیا جانتی ہے ۔اس قسم کے تنظیموں کو تو ہمیشہ ٹرمپ کارڈ کے طور پر استعمال کے لئے محفوظ رکھا جاتا ہے ۔ أساساً یہ قوتیں جنگیں بھی معاشی نکتہ نظر سے لڑتی ہیں ۔کہتے ہیں لینن سے کسی نے کہا کہ

War is terrible

جنگ وحشت کی انتہا پسندی ہے۔

تو اس نے کہا

Terribly profitable

کہ انتہائی درجے کی منافع بخش بھی ہے۔

کہتے ہیں بیس سالہ افغان جنگ میں صرف شدہ دو کھرب ڈالرز سے زیادہ میں سے اسی(۸۰)فیصد ان مغربی ممالک کے کارندے اور کنٹریکٹرز واپس لے کے اڑے۔

انسانوں کو اور اقوام کو ساتھ لگانے کے لئے یہی کھربوں ڈالرز اگر ان کی ترقی وتعمیر پر لگائے جاتے تو یہ تقاضا ہے

الانسان عبد الاحسان

وہ دل سے ساتھ ہوتے۔

اور اب کے تو نئی ابھرنی والی معیشت نے اپنے طریقہ کار سے یہ ثابت بھی کردیا ہے کہ یہ طریقہ کار زیادہ کارگر ہے کسی جگہ داخل ہونے کے لئے اور وہ بھی عزت سے کہ استقبالی جھنڈیوں سے استقبال کیا جاتا ہے ۔ بزور وقوت داخل ہونے کے وقت تو کوئی استقبال نہیں کرتا نہ جھنڈوں سے نہ اسلحہ سے۔لیکن مقہور قوم اپنے ہمت وحوصلے کو جمع کرکے ایک وقفے کے بعد نکل آتی ہے کہ داخلے کے وقت تو داخل ہونے والی قوت کی قوت واسباب سارے مجتمع ہوتے ہیں ان میں ایک غیظ وغضب بھی ہوتا ہے ان کےا عصاب میں کھچاؤ وتناؤ بھی ہوتا ہے ۔تھوڑا وقت دینے سے ان کا غیظ وغضب بھی نیچے چلا جاتا ہے اعصاب بھی لوز Loseہوجاتے ہیں جبکہ وہ مقہور اقوام اس وقت میں اپنی قوت وہمت کو مجتمع کرجاتی ہے اور پھر جو ہوتا ہے وہ ہوجاتا ہے کیونکہ اس وقت میں وہ اپنی وژن Visionکو وسیع کرجاتے ہیں اور مقصد کے ساتھ Convictionپیدا

کرجاتے ہیں اور یہ دو چیزیں کسی بھی کام میں کامیابی کے لئے اہم ہوتے ہیں۔

یہ جتنی رقم ان بیس سالوں میں لگائی گئی اگر اس کو ایک ایک ڈالر بل کی صورت اس ملک افغانستان کی زمین پر بچھادیا جاتا تو شاید پورےا فغانستان کی زمین کو جہاں انسان رہتے ہیں کور کردیتا ۔تو کیاخیال ہے اگر اس کو ان کی تعمیر میں لگادیا جاتا کہ وہ حق تو رکھتے تھے کہ ان کی ہمت نے امریکہ کو واحد سپر پاور بنادیا تھا،ان کی وجہ سے سرد جنگ کا خاتمہ ہوا تھا ۔امریکہ چاہتا تو اس کے بعد اپنی سائنس وٹیکنالوجی کے ذریعے پوری دنیا کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرسکتا تھا اور وہ ہمیشہ کے لئے ان کے زیر بار احسان ہوتے ۔وہ اپنے معاملات کے حل کے لئے ان کو رجوع کرتے یعنی ان کو اپنا بڑا مانتے لیکن استکبار اور زعم استکبار انسان کو دلدل میں پھنسا دیتا ہے۔

آج کی اس ترقی یافتہ دنیا میں دیکھیں اکثریت کا کیا حال ہے۔آپ تھرڈ ورلڈ میں جائیں ۔وہاں کےا کثریت کے پاس دو وقت کا تو درکنار ایک وقت کا بھی کھانا نہیں ۔وہاں کے بچے ٹریش سے اپنا کھانا چُنتے ہیں ۔ان کے پاس پینے کا پانی نہیں وہ گندے جوہڑ سے حیوانوں کے ساتھ باسی پانی پیتے رہتے ہیں۔ان کے تن پر کپڑا نہیں ایک ہی کپڑے قمیص یا شلوار یا چادر میں گزارا کرتے ہیں ۔ان کے پاس رہنے کی جگہ نہیں وہ فٹ پاتوں اور شاپنگ مالز کے برآمدوں حتی کہ مقبروں میں راتیں گزارتے ہیں ۔ایسے میں صحت اور تعلیم کا کیا سوال ہے اس کا تو ان کے لئے تصور کرنا بھی محال ہے حالانکہ تصور پر پابندی تو نہیں لیکن اس گھمبیر صورت حال میں جس کا وہ سامنا کررہے ہیں اس میں تو ان کے تصورات پر بھی تالے لگے ہوتے ہیں۔یعنی وہ تن کی حفاظت سے فراغت پائیں تو پھر تصور کی دنیا میں داخل ہوں جبکہ ان کو اس سے فراغت نہیں کہ روح اور تن کا

رشتہ کیسے برقرار رکھیں کہ وہ ایک بہت ہی کمزور دھاگے کے ذریعے بندھے ہوئے ہیں اور بہت ہی کمزور قسم کے جھٹکے سے یہ دھاگہ ٹوٹ سکتا ہے ۔ان کے بچوں کو دیکھیں تو میڈیکل کالجز میں پڑے ہوئے انسانی ڈھانچے نظر آتے ہیں۔کیا یہ سارے انسان ایک Specieنہیں؟کیا ان کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں؟کیا کہیں دور جاکر ہمارا راستہ ایک دوسرے سے نہیں ملتا؟صرف دوری کا فرق ہے ورنہ ہیں تو وہ بھی ہمارے بھائی ،بہن یا بھتیجے بھانجے۔وہ بھی خلق اللہ اور ہم بھی خلق اللہ۔اور

الخلق عیال اللہ

ہم ایک اللہ کےعیال اور خاندان ہیں۔

تو کیا ایک ہی خاندان میں خاندان والوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے جو ہم کررہے ہیں؟ایسی معاشی بدحالی میں نہ معاشرتی خوشحالی آسکتی ہے اور نہ سیاسی استحکام آسکتا ہے اور نہ امن وسکون مل سکتا ہے۔نہ مقامی سطح پر اور نہ ہی بین الاقوامی سطح پرکہ دنیا ساری ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے ۔

بات ذہن میں آنے کی تھی یا نہ تھی اللہ تعالیٰ نے ایک نظر نہ آنے والے جرثومے یعنی کورونا سے ہم کو ازبر کردیا کہ آپ سب ایک ہی مختصر گاؤں جسے آپ دنیا کہتے ہیں کے باسی ہیں اور آپ سب ایک جیسے ہیں،آپ سب آپس میں ایک بھی ہیں،آپ مساوی بھی ہیں تو مساوات کے أساس پر مواساۃ یعنی ہمدردی کیا کریں ،اوروں کا دکھ درد شیئر کریں۔تو ایک دوسرے کی زندگی کو بہتر بنانے کی سعی کریں ۔سارے عالم کو ایک بہتر نظام زندگی دیں،اقدار کو فروغ دیں،قومی اور بین الاقوامی تعمیر میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹھائیں ۔ایسے میں آپ کو ایک قلبی سکون ملے

گا کہ کسی مخلوق کا بھلا کیا اور ساتھ ساتھ دنیا امن کا گھوارہ بن جائے گا۔

قوت کا گھمنڈ انسانی صلاحیتوں کو تباہ کردیتا ہے اگر چہ وقتی طور پر آپ کے نفس کی تسکین ہوتی ہے لیکن یہ تو نشہ آور ادویہ کی طرح ہے کہ اس سے وقتی سکون تو مل جاتی ہے لیکن وہ تمہارے بدن کے داخلی نظام کا ستیا ناس کردیتی ہے ۔آپ اندر سے کھوکھلے ہوجاتے ہیں اور پھر وہ وقت آتا ہے جب آپ ایک بوسیدہ دیوار کی طرح ایک دھڑام سے زمین بوس ہوجاتے ہیں۔

دنیا کو آباد کرنے کے لئے زندگی کو ایک نئے نقطہ نظر سے دیکھنا ضروری ہے تاکہ حیرت انگیز نتائج کے لئے امکانات کی شناخت ہو ۔جس خطہ میں زراعت ہوتی ہو یا ممکن ہو ان کو اس میدان میں اعانت دیں۔جہاں صنعتیں اور وہ بھی تعمیر ی لگ سکتی ہوں وہاں پر اس باب میں تعاون ہو۔اور تجارت تو ساری دنیا میں ممکن ہے تو اس کا فروغ ہو۔بالفاظ دیگر انسانوں کو عیال اللہ سمجھ کر اپنا بھائی سمجھیں اور بھائی بھی ایسے کہ جس کا ہاتھ بٹھائیں ایسا نہیں کہ اس کا ہاتھ کاٹیں۔اس کے لئے بولڈ سٹیپ لینا ہوگا کسی نے کہاہے

Today a bold action give you a better tomorrow

آج کا ایک بولڈ ایکشن آپ کو ایک بہتر مستقبل دے سکتا ہے۔

امریکہ کے گاڈ فادر جارج واشنگٹن نے کہا تھا کہ

‘‘ بیرونی عسکری مہم جوئی اور غیر ضروری مداخلت سے اجتناب ضروری ہے تاکہ داخلی ترقی ہو اور عوام خوشحال ہو۔’’

اس کا معنی یہ ہے کہ باہر کی دنیا کو ڈھاؤ گے تو آپ پر بھی اس کا منفی نتیجہ آئے گا ۔

صدرآئزن ہاور نے کہا کہ

وہ صنعتی ڈھانچہ جس کی بنیادیں ہی جنگوں پر استوار ہوں وہ“
جمہوریت کے لئے خطرناک ہے۔”

معنی اینکہ جمہوریت سے آبادی آئے گی تو ایسی صنعت سے تباہی آئے
گی۔

اس قسم کا کاروبار ظالمانہ استحصال ہے ۔استحصال کے متنوع طریقے
ہوتے ہیں۔

اس استحصال کے لئے پہلے دشمن پیداکرنے ہوتے ہیں،پھر جنگیں ابھارنی
اور اکسانی ہوتی ہیں تاکہ

”چلے آؤ کہ اسلحے کا کاروبار ہے“

اور بدقسمتی سے آج کی دنیا میں ہر طبقہ استحصال میں لگا ہوا ہے
حکومات بھی ادارے بھی ۔کاروباری ہوں کہ سرکاری ہوں حتی کہ مذہبی
طبقات بھی چاہے مولوی ہویا کہ پیر ہو کہ زیادہ تر مولویوں کا مقصد
تعلیم شریعت نہیں تعلیم شریعت کے لئے مدرسے کو عطیہ مقصد اولین
ہے۔پیر کا مقصد بھی اصلاح اشخاص واحوال نہیں اصلاح بطن وخانقاہ
ہے کہ نذرانے ،شکرانے اور ہدایا مد نظر ہوتے ہیں۔اور استحصال جو بھی
ہو اس کا انجام بھی برا ہوتا ہے کہ یہ فطری تعلیمات وہدایات کے خلاف
ہے۔اب فطرت اغماض کرے بھی تو کب تک؟

اب معاشرہ کیا کرے؟

پہلے تو تحریک کے طور پر اصلاح کا عملی پروگرام شروع ہو ۔یہ تقاریر
کرنا اب ایک مشغلہ بن گیا ہے ۔زیادہ تر لوگ یا تو ترنم کو دیکھتے ہیں یا
کچھ لوگ فلسفیانہ اپروچ پر جاتے ہیں اور بہت سارے تو جذبات کے رو

میں بہنا چاہتے ہیں ۔مقرر بھی آستین چڑھا کر اور فل سوئنگ پر گلا پھلا کر چیخنے کے انداز میں مجمع کو مسحور ومخمور کرنا چاہتا ہے ۔اب مسحور ہو یا مخمور چاہے فلسفے سے ہو چاہے ترنم سے ہو اور چاہے جذبات سے ہو تو مسحور ومخمور کو تو بات کی سمجھ نہیں آتی تو ان سے توقع کیا کی جاسکتی ہے ۔تو بات عمل کی ہے اور یہ بات مذہبی طبقات سے شروع ہوکہ وہ زیادہ تر عمل کی بات کرتے ہیں ۔لیکن صرف بات ہی کرتے ہیں عمل نہیں کرتے ۔اور عمل بھی ان کے ہاں صرف عبادات ہی ہوتے ہیں ۔معاشرے کے اصلاح کے لئے اخلاق واقدار کو عملاً اپنانا ہوتا ہے اور کہنے والے خود ہی اس پر عمل کرے اوروں کو نصیحت اور خود میاں فضیحت نہ بنیں یہ منفی اثر ڈالتا ہے۔جن کو رہبری کا دعویٰ ہے وہ آج سے اپنے کو زاہد کروادے ۔یہ کوئی مشکل کام تو نہیں اپنی دولت کو غیروں میں نہیں کارخیر میں آج سے لگادے ،سادہ زندگی گزارے پھر دیکھے لوگ کیسے ساتھ دیتے ہیں۔لیکن دنیا دار ،ان کے یہ جہنم نما پیٹ تو دن رات

ہل من مزید

کا نعرہ لگاتی رہتی ہیں ۔یہ قربانی کا تقاضا ،چندے کا تقاضا اوروں سے کرتے ہیں اور ان چندوں کا اکثر حصہ ان کے فرنٹ مینوں کے ذریعے ان کے جیب میں پہنچ جاتا ہے ۔اور یہ کام اگر دین کے لبادے میں ہو تو پھر تو اور بھی غضب خداوندی کا ذریعہ ہے اللہ بچائے رکھےآمین۔اس کا یہ معنی نہیں کہ سارے غلط کررہے ہیں البتہ اکثریت غلط کررہی ہے یعنی سیاسی کام یا مذہبی کام ان کا پیشہ بن چکا ہے جبکہ یہ تو مشن ہے۔

حکومت بھی اصلاح احوال واعمال کرے ۔یعنی حکمرانوں کے اعمال بولیں و ہ بولیں زیادہ نہ کریں زیادہ۔اور ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ والوں کا بھی ساتھ دیں ۔اب اصلاح معاشرہ والے صرف بول سکتے ہیں اور

کرسکتے ہیں حکومت والے ساتھ ساتھ ضابطے بھی بناسکتے ہیں اور مسلمان کی تو زندگی ضوابط کے تحت ہی ہوتی ہے کیونکہ وہ نہ تو وحشی جانور ہے اور نہ پالتو جانور ہیں ۔پالتوجانور کے بھی کچھ ضوابط ہوتے ہیں اپنا وظیفہ پورا کرتے وقت وہ بھی عملیت کا مظاہرہ کرتا ہے یہ تو انسان ہے ذی عقل ہے اور پھر مسلمان ہے ۔ایسے اخلاقی ضوابط جو حکومت کی طرف سے آئیں یہ Moral policing نہیں Moral ہوتی ہے ۔آخر اداروں کی بھی تو پالیسیاں ہوتی ہیں بغیر پالیسی policy کے تو ادارے نہیں چل سکتے تو حکومت کیسے چلے گی۔

تاریک خیال اور موم بتی مافیا تو اس ایجنڈے کے أساس پر لاکھوں ڈالرز کماتے ہیں کہ کیسے وہ معاشرے کو ضوابط سے لاتعلق کریں کیونکہ ایسے معاشرے کا پھر شکار کرنا آسان ہوتا ہے ۔بٹیر پکڑنے کے لئے جال کھینچنے سے پہلے ایک رعب دار لمبی آواز والا آواز لگاتا ہے پشتو میں‘‘نیشتہ’’اس آواز سے بٹیر دبک کر بیٹھ جاتا ہے اور جال کھینچنے والا جال کھینچ کر پکڑ لیتا ہے۔تو یہ سامراجی گماشتے اس آواز والے کا کردار ادا کرتے ہیں جس کے ان کو معاوضہ ملتا ہے ۔یہی تو وجہ ہے کہ یہ پہلے سرخ سامراج کے وظیفہ خوار تھے اور اس کے خاتمے کے بعد یہ رنگیلے سامراج کے وظیفہ خوار بن گئے

بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے ؎

لیکن جن لوگوں کا نہ اپنا کوئی نظریہ ہوتا ہے نہ مؤقف ۔تو وہ تو بکاؤ مال ہوتے ہیں اور ایک سے زیادہ بار فروخت اور استعمال سے وہ استعمال شدہ آئٹمز کی طرح گدلے بھی ہوجاتے ہیں ان کا Look بھی برا دکھتا ہے اس سے سڑانڈ بھی اٹھتی ہے اور اس کی قیمت بھی پھر کم لگتی ہے ۔ لیکن کیا کیا جائے جب کائنات کی سب سے وقیع اور قیمتی چیز یعنی انسان خود اپنے ہاتھوں اپنی قدر وقیمت کھودیتی ہے ۔اور بسا اوقات تو

اس قسم کے بہروپیے جو ہر طبقہ میں ہوتے ہیں وہ تو اقوام کو فروخت کردیتے ہیں لیکن کسے اور کس قیمت پر؟یہ ہمیشہ راز رہتا ہے ۔

مرا فروخت محبت ولے ندانستم ے

کہ مشتری چہ کس است وبہائے من چنداست

یہ کام سیاستدان بھی کرتے ہیں ۔یہ کام معاشرتی لیڈرز بھی کرتے ہیں ،یہ کام اصلاح کرنے والے بزرگان قوم بھی کرتے ہیں اور یہ کام بلعم بن باعوراء اور برصیصا جیسے ملّا اور پیر بھی کرتے ہیں اور یہی کام ہر قدرت رکھنے والے لوگ کیا کرتے ہیں

دریا وکوہ ودشت وگلستان فروختند ے

قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

دریا ،پہاڑ ،صحرا اور گلستان بیچ ڈالے ۔قوم بھی بیچا اور کتنا سستا بیچ دیا۔

: 🎋➠ وصايا نبوية...

📌 عَنْ عَائِشَــةَ رضــ الله عنها، أَنَّ النَّبِــيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْــهِ وَسَلَّمَ :

❐ جَمَــعَ أَهْلَ بَيْتِــهِ ، فَقَالَ : إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ غَمٌّ أَوْ كَرْبٌ ، فَلْيَقُــلِ : اللَّهُ اللَّهُ رَبِّــي ، لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا .

📓📔 رواه أبو داود(١٥٢٥) وحسنه الألباني في

(في صحيح الجامع (٣٤٨

[9/25, 1:08 PM] +967 737 979 992: كانَ رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ إذَا اشْتَكَى رَقَاهُ جِبْرِيلُ، قالَ: باسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إذَا حَسَدَ، وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ.

الراوي: عائشة أم المؤمنين. المحدث: مسلم. المصدر: صحيح مسلم.
📚 الصفحة أو الرقم: 2185📚 #أحـاديـث_نـبـويـة

ثلاثةٌ لا ينظرُ اللَّهُ عزَّ وجلَّ إليهم يومَ القيامةِ : العاقُّ لوالِدَيهِ ، والمرأةُ المترجِّلةُ ، والدَّيُّوثُ ، وثلاثةٌ لا يدخُلونَ الجنَّةَ : العاقُّ لوالِدَيهِ ، والمدمِنُ على الخمرِ ، والمنَّانُ بما أعطى)).

الراوي : عبد الله بن عمر#

المحدث : الألباني#

المصدر : صحيح النسائي#

📝 شـرح_الـحـديـث# 📝

كبائرُ الذُّنوبِ تجعَلُ العَبدَ على مَشارِفِ غضَبِ اللهِ وعِقابِه وتكونُ سببًا ⁉️ في عدمِ دُخولِه الجَنَّة ، إنْ لم يتُبْ منها قَبلَ مَوتِه ، وفي هذا الحَديثِ يَذكُرُ النَّبيُّ صلَّى اللهُ علَيه وسلَّم بعضَ تِلك الكبائرِ والعقابَ الشديدَ لفاعلِها ، فيقولُ :

▪️"ثلاثةٌ" ، أي : هناك ثلاثةُ أصنافٍ مِن النَّاسِ ، "لا ينظُرُ اللهُ عزَّ وجلَّ إليهم يومَ القيامةِ" ، وصفةُ النَّظرِ من الصِّفاتِ الفعليَّة ، المقيَّدةِ بمشيئةِ الله سبحانه وتعالى ، ولا تكونُ إلاَّ لمن يحبَّه ، وهؤلاءِ الثَّلاثةَ لا ينظُرُ اللهُ إليهم نظرةً فيها رَحمةٌ ، وهم :

▪️"العَاقُّ لوالدَيْهِ" ، والعُقوقُ هو قَطْعُ صِلةِ الرَّحمِ وأسبابِها ، والمرادُ هنا عُقوقُ الوالدَينِ بأيِّ صُورةٍ من الصُّوَرِ مِن السَّبِّ والضَّربِ ، وجَلْبِ اللَّعنِ لهما من النَّاسِ ، وعِصيانِهما في المعروفِ ، والتَّضجُّرِ من وجودِهما ، والتَّقصيرِ في حقوقِهما ، وعَدمِ الإنفاقِ عليهما ، وعَدمِ خفْضِ الجَناحِ لهما ، وتَقديمِ الزَّوجةِ والأولادِ عليهما وغيرِ ذلك مِن أنواعِ الأذَى وعدمِ تَوفيةِ الحقوقِ.

▪والصِّنفُ الثَّاني "والمرأةُ المُترجِّلةُ" ، أي : المرأةُ الَّتي تتشبَّهُ بالرِّجالِ في شَكلِهم وهيئَتِهم.

▪والثالث : "والدَّيُّوثُ" ، وهو الَّذي يَرضَى السُّوءَ ويُقِرُّ بالفاحشةِ في أهلِه ؛ فلا يكونُ عندَه غَيْرةٌ على أهلِه ؛ فهؤلاءِ الثَّلاثةُ لا ينظُرُ اللهُ إليهم ؛ لشَناعةِ وفَداحةِ ذَنْبِهم.

ثمَّ قال النَّبيُّ صلَّى اللهُ علَيه وسلَّم :

▪"وثلاثةٌ" ، أي : وثلاثةُ أصنافٍ أُخَرَ "لا يُدخُلونَ الجنَّةَ" ، أي : لا يكونُ دخولُهم مع السَّابقينَ الأوَّلينَ ؛ بسَبِبِ ما ارتكَبوه مِن كبائرَ ومَعاصٍ ، إذا كانوا قد ماتُوا على ذُنوبِهم مِن غيرِ أن يتوبوا ، وهم :

● "العَاقُّ لوالدَيْهِ" ، أي : الَّذي يكونُ مُقصِّرًا في حُقوقِ والدَيْهِ ؛ مِن البِرِّ والرَّحمةِ والإحسانِ إليهما ، ولعلَّ في تَكرارِ العاقِّ لوالدَيهِ في الصُّورتَينِ تنبيهًا على خُطورتِه ؛ فهو مِن #الكبائر ، وتأكيدًا أيضًا على سُوءِ عاقبتِه إنْ لم يتُبِ العاقُّ فيَرجِع إلى بِرِّ والديهِ.

▪والصِّنفُ الثَّاني : "والمُدمِنُ على الخَمْرِ" ، أي : الَّذي يُداوِمُ ويُلازِمُ شُرْبَ الخَمْرِ ، والخمرُ هي كلُّ ما أَسكَرَ وأدَّى إلى ذَهابِ العَقلِ مهما اختلفت أنواعُه ومُسمَّياتُه.

والصِّنفُ الثَّالثُ : "والمنَّانُ بما أعطى" ، وهو الَّذي لا يُخرِجُ عَطِيَّةً أو▪
صدَقةً إلَّا مَنَّ بها على مَن أعطاه إيَّاها ؛ فيُذكِّرُه بعَطِيَّتِه أو بالصَّدقة ؛ لِيُرِيَهُ
أنَّ له فَضْلًا عليه ويَمُنَّ عليه بها ويُؤذِيَه.

#وفي_الحديث :

● الترغيبُ في الأفعال الَّتي تَجلِبُ رحمةَ الله ، والابتعادِ عنِ الأفعال الَّتي
تجلِبُ سَخَطَ الله عزَّ وجلَّ.

📚 #الموسوعة_الحديثية 📚

[9/25, 1:54 PM] +967 716 149 581: اجعلوا حساباتكم منابر
للدعوة

قال ﷺ: *{بلغوا عني ولو آية}*.رواه البخاري

في الحديث تكليف وتشريف وتخفيف:

بلغوا: تكليف

عني: تشريف

ولو آية: تخفيف

[9/25, 6:53 PM] +967 716 149 581: ما أحببت ان يكون معك في الأخره فقدمه اليوم..وما كرهت ان يكون معك في الأخره فتركه اليوم...

[9/26, 6:10 PM] +967 716 149 581: - وإن كنتّ وحيداً.. بائساً.. كئيباً.. فـ ارفع

رأسك إلى السمآء.. وتذكرّ أن مَن خلق

هذا الكون لن يعجزه إصلاحٌ كسرّك ..

ثق_بربك

[9/26, هناك صلاة أداها رسول الله "صلى الله عليه وسلم"، لم يصلها المسلمون مند 335 عام، ليس تقصيرًا منهم في أدائها، وإنما لم يأت وقتها طيلة هذه السنوات..

إنها صلاة تسمى (صلاة الفتح)، كان يصليها إمام المسلمين حين يتم فتح بلد أو مدينة؛ اقتداء برسول الله محمد "صلى الله عليه وسلم".

فذكر أن رسول الله محمد "صلى الله عليه وسلم" يوم فتح مكة دخل بيت أم هانئ ابنة عم رسول الله "صلى الله عليه وسلم"، واغتسل وصلى ثماني ركعات بتسليمة واحدة فقط، فأصبحت هذه الصلاة سنة نبوية للفاتحين.

ومن صلاها بعد رسول الله "صلى الله عليه وسلم" هو سعد بن أبي وقاص بعد فتح القادسية، وأبوعبيدة بن الجراح بعد معركة اليرموك، والفاروق عمر بن الخطاب بعد فتح القدس، وعمرو بن العاص بعد فتح الإسكندرية، ومحمد الفاتح بعد فتح القسطنطينية (إسطنبول)، وغيرهم من الفاتحين.

فكانت هذه الصلاة من يصليها هو القائد الفاتح فقط، وليس لجميع المسلمين، قال شيخ الإسلام بن تيمية: (كانوا يستحبون عند فتح مدينة أن يصلي الإمام ثماني ركعات شكرًا لله، وكانوا يسمونها صلاة الفتح) .انتهى كلامه رحمه الله.

عرض تسلسلي لحكام العالم الإسلامي عبر التاريخ 11 ,9/26]

أولاً : الخلافة الراشدة والخلفاء الراشدون

١ / أبوبكر الصديق ١١ - ١٣ هـ

٢ / عمر بن الخطاب ١٣ - ٢٣ هـ

٣ /عثمان بن عفان ٢٣ - ٣٥ هـ

٤ / علي بن أبي طالب ٣٥ - ٤٠ هـ

٥ / الحسن بن علي ٤٠ - ٤١ هـ

إجمالي اعوام الخلفاء الراشدين = 30 عاما

..ثانياً : الأسرة الأموية وتأسيس الدولة الأموية ١٤ حاكم*

١ / معاوية بن أبي سفيان ٤١ - ٦٠ هـ

٢ / يزيد بن معاوية ٦٠ - ٦٤ هـ

" ٣ / معاوية بن يزيد " عدة شهور

٤ / مروان بن الحكم ٦٤ - ٦٥ هـ

٥ / عبدالملك بن مروان ٦٥ - ٨٦ هـ

٦ / الوليد بن عبدالملك ٨٦ - ٩٦ هـ

٧ / سليمان بن عبد الملك ٩٦ - ٩٩ هـ

٨ / عمر بن عبدالعزيز ٩٩ - ١٠١ هـ

٩ / يزيد بن عبدالملك ١٠١ - ١٠٥ هـ

١٠ /هشام بن عبدالملك ١٠٥ - ١٢٥ هـ

١١ / الوليد بن يزيد ١٢٥ - ١٢٦ هـ

" ١٢ / يزيد بن الوليد " عدة شهور

١٣ / إبراهيم بن الوليد ١٢٦ - ١٢٧ هـ

١٤ / مروان بن محمد ١٢٧ - ١٣٢ هـ

إجمالي أعوام الخلافة الأموية = 91 عاما

ثالثاً : الأسرة العباسية وتأسيس الدولة العباسية ٣٧ حاكماً*

١ / أبوالعباس ١٣٢ - ١٣٦ هـ

٢ / أبوجعفر المنصور ١٣٦ - ١٥٨ هـ

٣ / أبوعبدالله المهدي ١٥٨ - ١٦٩ هـ

٤/ موسى الهادي ١٦٩ - ١٧٠ هـ

٥ / هارون الرشيد ١٧٠ - ١٩٣ هـ

٦ / الأمين بن هارون ١٩٣ - ١٩٨ هـ

٧ / المأمون بن هارون ١٩٨ - ٢١٨ هـ

٨ / المعتصم بن هارون ٢١٨ - ٢٢٧ هـ

٩ / الواثق بالله ٢٢٧ - ٢٣٢ هـ

١٠ / المتوكل على الله ٢٣٢ - ٢٤٧ هـ

١١ / المنتصر بالله ٢٤٧ - ٢٤٨ هـ

١٢ / المستعين بالله ٢٤٨ - ٢٥٢ هـ

١٣ / المعتز بالله ٢٥٢ - ٢٥٥ هـ

١٤ / أبواسحاق المهدي ٢٥٥ - ٢٥٦ هـ

١٥ / أبو العباس المعتمد ٢٥٦ - ٢٧٩ هـ

١٦ / المعتضد بالله ٢٧٩ - ٢٨٩ هـ

١٧ / المكتفي بالله ٢٨٩ - ٢٩٥ هـ

١٨ / المقتدر بالله ٢٩٥ - ٣١٧ هـ

١٩ / ابو الفضل ٣١٧ - ٣٢٠ هـ

٢٠ / أبو منصور القاهر ٣٢٠ - ٣٢٢ هـ

٢١ / الراضي بالله ٣٢٢ - ٣٢٩ هـ

٢٢ / أبوالعباس المتقي بالله ٣٢٩-٣٣٣ هـ

٢٣ / المطيع لله ٣٣٤ - ٣٦٣ هـ

٢٤ / الطائع لله ٣٦٣ - ٣٨١ هـ

٢٥ / القادر بالله ٣٨١ - ٤٢٢ هـ

٢٦ / القائم بأمر الله ٤٢٢ - ٤٦٧ هـ

٢٧/ المقتدي بالله ٤٦٧ - ٤٨٧ هـ

٢٨ / المستظهر بالله ٤٨٧ - ٥١٢ هـ

٢٩ / المسترشد بالله ٥١٢ - ٥٢٩ هـ

٣٠ / الراشد بالله ٥٢٩ - ٥٣٠ هـ

٣١ / المتقي لأمر الله ٥٣٠ - ٥٥٥ هـ

٣٢ / المستجير بالله ٥٥٥ - ٥٦٦ هـ

٣٣ / المستضيئ بالله ٥٦٦ - ٥٧٥ هـ

٣٤ / الناصر لدين الله ٥٧٥ - ٦٢٢ هـ

٣٥ /الظاهربأمر الله ٦٢٢ - ٦٢٣ هـ

٣٦ / المستنصر بالله ٦٢٣ - ٦٤٠ هـ

٣٧ / المستعصم بالله ٦٤٠ - ٦٥٦ هـ

إجمالي أعوام الخلافة العباسية = 524 عاما

* رابعاً : الأسرة العثمانية وتأسيس الدولة العثمانية ٣٧ سلطاناً*

١/ عثمان غازي بن أرطغرل ٦٩٨ - ٧٢٦ هـ

٢/ أورخان غازي بن عثمان ٧٢٦ -٧٦٣ هـ

٣/ مراد الأول بن أورخان ٧٦٣ - ٧٩١ هـ

٤/بايازيد الأول ٧٩١ - ٨٠٤ هـ

٥/ محمد جلبي الأول ٨١٦ - ٨٢٤ هـ

٦/ مراد الثاني ٨٢٤ - ٨٥٥ هـ

٧/ محمد الثاني " الفاتح " ٨٥٥ - ٨٨٦ هـ

٨ / بايازيد الثاني ٨٨٦ - ٩١٨ هـ

٩ / سليم الأول ٩١٨ - ٩٢٦ هـ

١٠ / سليمان القانوني ٩٢٦ - ٩٧٤ هـ

١١ / سليم الثاني ٩٧٤ - ٩٨٢ هـ

١٢/ مراد الثالث ٩٨٢ - ١٠٠٣ هـ

١٣ / محمد الثالث ١٠٠٣ - ١٠١٢ هـ

١٤ / أحمد الأول ١٠١٢ - ١٠٢٦ هـ

١٥ / مصطفى الأول ١٠٢٦ - ١٠٢٧ هـ

١٦ / عثمان الثاني ١٠٢٧ - ١٠٣١ هـ

١٧ / مراد الرابع ١٠٣٢ - ١٠٤٩ هـ

١٨ / إبراهيم عصبي ١٠٤٩ - ١٠٥٨ هـ

١٩ / محمد الرابع ١٠٥٨ - ١٠٩٩ هـ

٢٠ / سليمان الثاني ١٠٩٩ - ١١٠٢ هـ

٢١ / أحمد الثاني ١١٠٢ - ١١٠٦ هـ

٢٢ / مصطفى الثاني ١١٠٦ - ١١١٥ هـ

٢٣ / أحمد الثالث ١١١٥ - ١١٤٣ هـ

٢٤ / محمود الأول ١١٤٣ - ١١٦٨ هـ

٢٥ / عثمان الثالث ١١٦٨ - ١١٧١ هـ

٢٦ / مصطفى الثالث ١١٧١ - ١١٨٧ هـ

٢٧ / عبدالحميد الأول ١١٨٧ - ١٢٠٣ هـ

٢٨ / سليم الثالث ١٢٠٣ - ١٢٢٢ هـ

٢٩ / مصطفى الرابع ١٢٢٢ - ١٢٢٣ هـ

٣٠ / محمود الثاني ١٢٢٣ - ١٢٥٥ هـ

٣١ / عبدالمجيد الأول ١٢٥٥ - ١٢٧٧ هـ

٣٢ / عبدالعزيز الشهيد ١٢٧٧ - ١٢٩٣ هـ

٣٣ / مراد الخامس ١٢٩٣ - ١٢٩٣ هـ

٣٤ / عبدالحميد الثاني ١٢٩٣ - ١٣٢٧ هـ

٣٥ / محمد رشاد الثاني ١٣٢٧ - ١٣٣٦ هـ

٣٦ / محمد وحيد السادس ١٣٣٦-١٣٤١ هـ

٣٧ / عبدالحميد الثاني " آخر خلفاء الإسلام " ١٣٤١ - ١٣٤٢ هـ

*إجمالي أعوام حكم الدولة العثمانية = 644 عاما

جملة أعوام الخلافة الراشدة والحكم الاموي والعباسي والعثماني = 1289 عاما

...تبلغ مدة بقاء المسلمين بدون سلطة جامعة 154 عاما حتى الآن

وبسقوط الدولة العثمانية دخل العالم الاسلامي تحت الاستعمار واستقلت بعدها وظهور دول جديدة وتفرقت الأمة الاسلامية الى دويلات وبقيت على وضعها الحالي ...

روائع التاريخ ...

من عمق التاريخ الاسلامي

تجارة بلاخسارة

ثلاث تجارات لا تعرف الخسارة :

التلاوة -

الصلاة -

الإنفاق -

قال الله تعالى : ﴿ إن الذين يتلون كتاب الله وأقاموا الصلاة وأنفقوا مما رزقناهم سرا وعلانية يرجون تجارة لن تبور ﴾ .گلُ شيء هبْآء إلُآ ڏگر آللَّہ 💕💭بْقآء

💛سبِحُآن أّلَلَہِ

💙أّلَحُمد لَلَہِ

❤️لَأّ إلَہ إلَأ آللہِ

🌹أّلَلَہ أكبِر

🇸🇦💎🇸🇦

♻️🌹♻️🌹♻️🌹♻️🌹♻️🌹

🔻قصة البداية والنهاية🔻

🌷قصة البداية🌷

💧(الحلقة رقم) 273 + 274💧

💧(الحلقة 273)💧

كان العباس أكثر الأسارى فداءً ، لأنه كان رجلاً موسراً ، وجعل عليه ✅ فداء ابني أخويه نوفل بن الحارث بن عبد المطلب وعُقيل بن أبي طالب ، وحليفه عتبة بن عمرو ،،

،، فقال له : يارسول الله ! تركتني أسأل الله مابقيت 💧

،،فقال له رسول الله : فأين الذهب ياعباس ؟؟🌹

،،قال عباس : أي ذهب ؟؟💧

قال : الذي دفنت أنت وأم الفضل ، وقلت لها : إن قُتلت تَركتك غَنية 🌹 مابقيت ، وإن رجعت فلايهمنك شيء ،،

فقال العباس : والله يارسول الله إني أشهد أن لاإله إلا الله وأشهد أنك 💧 رسول الله ، إن هذا لشيء ماعلمه أحد غيري وغير أم الفضل ، وماأخبرك

بهذا إلا اللّٰه تعالىٰ ..

لما جاء مال البحرين ، وكان ثمانين ألفاً ، وهو أكثر مال أتي به رسول 🌿 اللّٰه صلىٰ اللّٰه عليه وسلم ، أمر به رسول اللّٰه فنثر على حصير في المسجد ، ونودي بالصلاة ،، فخرج رسول اللّٰه إلى الصلاة ولم يلتفت إليه ،، فلما قضى الصلاة ، جلس إليه ، فما كان يَرى أحداً إلا أعطاه ، وماكان يَومئذ عد ولاوزن ، وماكان إلا قبضاً ، فجاء العباس ، فقال : يارسول اللّٰه ! أعطني ، فإني فاديت نفسي ، وفاديت عَقيلاً ، فقال له رسول اللّٰه : خذ ،، فحثا في ثوبه ، ثم ذهب يحمله فلم يستطع ،،

،، فقال : يارسول الله : أؤمر بعضهم يرفعه إلي 💧

،، قال : لا 🌹

،، قال : فارفعه أنت علي 💧

،، قال : لا ،، فنثر منه ، ثم ذهب يحمله 🌹

،، فقال : يارسول اللّٰه ! اؤمر بعضهم يرفعه علي 💧

،، قال : لا 🌹

،، قال : فارفعه أنت علي 💧

فتبسم رسول اللّٰه ، وقال : لا ،، ولكن أعد في المال طائفة وقم بما 🌹 تطيق ،، فنثر منه ،، ثم احتمله فألقاه على كاهله ، ثم انطلق وهو يقول : أما إحدى اللتين وعدنا اللّٰه فقد أنجز لي ، ولاأدري مايصنع في الأخرى ،، فمازال رسول الله يَتبعه بصره حتى خفي ، عجبا" من حرصه ، وماقام رسول اللّٰه وثَمّ منها درهم ..

يقصد العباس بكلامه ماقال تعالىٰ : { يا أيها النبي قل لمن في أيديكم🌹 من الأسرى إن يعلم الله في قلوبكم خيراً يؤتكم خيراً مما أخذ منكم ويغفر لكم والله غفور رحيم }..

💧(الحلقة 274)💧

كان عُمير بن وهب شيطاناً من شياطين قريش ، وكان ممن يؤذي🩸 رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم وأصحابه ، وكان ابنه وهب بن عمير أسيراً عند المسلمين ..

جلس عُمير يوماً مع صفوان بن أمية في الحجر ، فتذاكرا بدراً🩸 وأصحاب القليب ومصابهم فيهم ،، فقال عُمير : أما والله ! لولا دين علي ليس له عندي قضاء ، وعيال أخشى عليهم الضيعة بعدي ، لركبت إلى محمد حتى أقتله ، فإن لي قِبَلهم علّة ، ابني أسير في أيديهم ..

فاغتنمها صفوان ، وقال : علي دَينك أنا أقضيه عنك ، وعيالك مع عيالي🩸 أواسيهم مابقوا ، لايَسعني شيء ، ويَعجز عنهم ..

فقال له عمير : فاكتم عني شأني وشأنك .. وأمر بسيفه فشحذ له وسُمّ🩸 .. ثم انطلق حتى قدم به المدينة ..

رأى عمر عُميراً مُتوشحاً السيف ، فقال : هذا الكلب عدو الله ، عُمير بن👀 وهب ، والله ماجاء إلا لشر .. ثم دخل عمر إلى رسول الله ، فقال : يانبي الله ! هذا عدو الله عمير بن وهب ، قد جاء متوشحاً سيفه ، قال : فأدخله علي ،، فأخذ عمر بحمّالة سيفه في عنقه ، وقال لمن حوله : احذروا على رسول الله من هذا الخبيث ، فإنه غير مأمون ،،

قال رسول اللّٰه صلىٰ اللّٰه عليه وسلم : ماجاء بك ياعُمير ؟؟،، فقال : 🌹 جئت لهذا الأسير الذي في أيديكم ، فأحسنوا إليه ،، قال : فما بال السيف في عنقك ؟؟،، قال : قبحها اللّٰه من سيوف ، وهل أغنت عنا شيئاً ،، قال : اصدقني ، ماالذي جئت له ؟؟،، قال : ماجئت إلا لذلك ..

قال : بل قَعدت أنت وصفوان بن أمية في الحجر ، فذكرتما أصحاب 🌹 القليب من قريش ، ثم قلت : لولا دين علي وعيال عندي ، لخرجت حتى أقتل محمداً ، فتحمل لك صفوان بن أمية بدينك وعيالك ، على أن تَقتلني له ، واللّٰه حائل بينك وبين ذلك ،،

قال عُمير : أشهد أنك رسول اللّٰه ، قد كنا يارسول اللّٰه نُكذبك بما كُنت 💧 تأتينا من خبر السماء ، وماينزل عليك من الوحي ،، وهذا أمر لم يحضره إلا أنا وصفوان ، فواللّٰه إني لأعلم ماأتاك به إلا اللّٰه ، فالحمد للّٰه الذي هداني للإسلام ، وساقني هذا المساق ،، ثم شهد شهادة الحق ،، ففرح المسلمون ، وقال عمر : لخنزير كان أحب إلي منه حين طلع ، وهو اليوم أحب إلي من بعض بَنيّ ..

فقال رسول اللّٰه صلىٰ اللّٰه عليه وسلم : فقّهوا أخاكم في دينه ، وأقرئوه 🌹 القرآن ، وأطلقوا له أسيره ، ففعلوا ..

ثم استأذن عمير رسول اللّٰه ، فقدم مكة يدعو فيها إلى الإسلام ، فأسلم 💧 على يده خلق كثير ،، وأقسم صفوان ألا يُكلمه أبداً ..

نُكمل غداً إن شاء الله تعالى 🌹

رحـم الله گل من سـاهـم بنـشـرهـا 🌹

*🌹اللهم صل وسلم وبارك على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين🌹 *

*

♻️🌹♻️🌹♻️🌹♻️🌹





🌿 اقـرأ للقراءة الهادفة🌿

💎 على خُطى الرَّسول ﷺ💎

💧(الموضوع رقم (32💧

🌷 ❗ لا تُعينوا عليه الشيطان🌷

أُتيَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم بَرجلٍ قد شَرِبَ الخمر، فقال: اضِربُوه🌹.

فضربه الصحابةُ حدَّ شَاربَ الخمر🩸.

❗فلما انصرفَ قال له بعضهم: أخَزاكَ الله ⬅️

فقال لهم النبيُّ صلى الله عليه وسلم: لا تَقولوا هكذا، لا تُعينوا عليه🌹 الشيطان، ولكن قولوا: اللهمَّ اغفر له، اللهمَّ ارحمه❗

كان لعمر بن الخطاب صَديقٌ حسنُ الخُلق والسَيرة، ذهبَ إلى الشَّام 🌷 فيمن ذهبَ إليها بعدَ فَتحها، ثم ما لبثَ أن انقلبتْ أحواله، وزيَّن له الشيطان أعَمالهُ،

فأقبل على شُربِ الخَمرِ حتى عُرف ذلك عنه 😢.

وحدثَ أن جَاء رجلٌ من الشام، فأخذ عُمر يَسأله عن الناس والحُكم* 💨 *وسير الأمور، وكان ممن سألَ عنهم صاحبهُ هذا

فقال الرجل: ذاك أخو الشيطانُ، إنه قَارفُ الكبائر حتى وقع في 👤 الخمر ❗

فكتب إليه عمر يقول: من عمر بن الخطاب إلى فلان، سَلامٌ عَليكَ فإني 🌷 أحْمدُ إليك الله، { غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ }

ثم قال لأصحابه: ادعوا لأخيكم أن يُقبل بقلبه، ويَتوبَ الله عليه. 👈

فلما بلغَ كتابُ عمر الرَّجُلَ، جعلَ يَقرأهُ ويُردده، ويقولُ: غافر الذّنب، 💧 قابل التَّوب، شديد العقاب، وقد حذَّرني عَقوبته، ووَعدني أن يَغفر لي، فلم يزل يُرددها على نفسه، حتى بكى، وتاب، وأحسن التوبة.

فلما بلغَ عمر بن الخطاب خَبرهُ قال: هكذا فاصنعوا، وإذا رأيتم أخاً* 🌷 لكم زَلَّ زَلة فَسددوه، وادعوا الله أن يتوب عليه، ولا تكونوا أعواناً للشيطان عليه ❗ *

بهذه الشَّريعة جاء النبيُّ صلى الله عليه وسلم، بالسماحة والإشفاق،* 🌿 * باللين والرحمة، بالأخذ بيد الناس إلى الله لا بالوقوف بينهم وبينه ❗

ما أرسل الله تعالى الأنبياء إلا للعصاةِ من خَلقه، ولو كانوا مُؤمنين ما* 🌹 * احتاجوا إلى الأنبياء أساساً ❗

أرسلهم وملأ قلوبهم رحمة على خلقه، فإذا عاد أحد من الناس إلى الله🌹 فَرحوا بعودته، وإذا ضلَّ إنسان ومَات على ضلالة حَزنوا لإنسان هلكَ على هذه الشاكلة ❗

زار النبيُّ صلى الله عليه وسلم يهودياً، فوجد له ابناً مَريضاً، فجعل 🌹 يَعرضُ الإسلام عليه، والصبيُّ يَنظرُ إلى أبيه.

فقال له الأب: أطِعْ أبا القاسم👤

فأسلم الصبيُّ، وخَرج النبيُّ صلى الله عليه وسلم وهو يقول: الحمدُ لله 🌀 الذي أنقذه من النار ❗

كم مرة انتكسَ صديقٌ لنا فأخذنا بيدهِ، وقلنا له: هذا ليس أنتَ، أنتَ 💨 الذي أعرفه يَمشي في طريق الله، فوعظناه وذكرناه باللين والرحمة❗

فإن عادَ فالحمد لله وإن لم يعد، فقد أعذرنا إلى الله وقُمنا بواجبنا ✅ تِجاه صديقنا ❗

هل قمنا في الثلث الأخير من الليل وتوضأنا، وصلينا ركعتين وقلنا:* 🤲 *اللهم⁉️فلاناً صَديقنا، كان يَمشي إليك ثم انتكس فأعده إلى طَريقك

[9/10, 6:27 AM] +92 305 7610833: شریعت نے نکاح کے انعقاد کے لیے ایک ضابطہ رکھا ہے، اور وہ ضابطہ یہ ہے کہ شرعاً نکاح کے صحیح ہونے کے لیے ایجاب و قبول کی مجلس ایک ہو اور اس میں جانبین میں سے دونوں کا بنفسِ نفیس یا ان کے وکیل کا موجود ہونا شرط اورضروری ہے، نیز مجلسِ نکاح میں دو گواہوں کا ایک ساتھ موجود ہونا اور دونوں گواہوں کا اسی مجلس میں نکاح کے ایجاب و قبول کے الفاظ کا سننا بھی شرط ہے۔ اور اگر جانبین میں سے کوئی ایک مجلس نکاح میں موجود نہ ہو تو اس صورت میں اپنا وکیل مقرر کرے، پھر یہ وکیل اپنے مؤکل کی طرف سے اس کا نام مع ولدیت لے کر مجلس نکاح میں ایجاب وقبول کرے، تو نکاح منعقد ہوجائے گا۔ پھر نکاح کی جس مجلس میں فریقین بنفسِ نفیس شریک ہوں تو وہ مجلس حقیقتاً مجلس کے حکم میں ہے اور جس مجلس میں فریقین میں سے ایک یا دونوں کی جانب سے وکیل ہوں تو وہ حکماً مجلس کے حکم میں ہے۔

موجودہ دور میں ویڈیو کالنگ کے ذریعے نکاح کے انعقاد کی جو صورت اختیار کی جاتی ہے اس میں مجلس کی شرط مفقود ہوتی ہے؛ کیوں کہ شرعاً نہ تو یہ صورت حقیقتاً مجلس کے حکم میں ہے اور نہ ہی حکماً، کیوں کہ وہ ایک مجلس ہی نہیں ہوتی، بلکہ فریقین دو مختلف جگہوں پر ہوتے ہیں، جب کہ ایجاب و قبول کے لیے عاقدین کی مجلس ایک ہونا ضروری ہے۔ لہذا ویڈیو کالنگ کے ذریعے نکاح منعقد کرنا درست نہیں ہے۔

نیز ملحوظ رہے کہ جان دار کی ویڈیو (اگرچہ ویڈیو کالنگ کے ذریعے ہو) جان دار کی تصویر کی طرح ناجائز ہے۔

وفی الدر المختار مع الرد المحتار:

"... ومن شرائط الإيجاب والقبول: اتحاد المجلس لوحاضرين

(قوله: اتحاد المجلس) قال في البحر: فلو اختلف المجلس لم ينعقد، فلو أوجب أحدهما فقام الآخر أو اشتغل بعمل آخر، بطل الإيجاب؛ لأن شرط الارتباط اتحاد الزمان، فجعل المجلس جامعاً تيسيراً".

(كتاب النكاح: ٣/ ١٤، ط: سيعد)

وفی الهندية:

"أن يكون الإيجاب والقبول في مجلس واحد، حتى لو اختلف المجلس بأن كانا حاضرين فأوجب أحدهما فقام الآخر عن المجلس قبل القبول أو اشتغل بعمل يوجب اختلاف المجلس لا ينعقد، وكذا إذا كان أحدهما غائباً لم ينعقد، حتى لو قالت امرأة بحضرة شاهدين: زوجت نفسي من فلان، وهو غائب فبلغه الخبر، فقال: قبلت، أو قال رجل بحضرة شاهدين: تزوجت فلانةً وهي غائبة، فبلغها الخبر، فقالت: زوجت نفسي منه، لم يجز وإن كان القبول بحضرة ذينك الشاهدين، وهذا قول أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله

تعالى. ولو أرسل إليها رسولاً أو كتب إليها بذلك كتاباً، فقبلت بحضرة شاهدين سمعا كلام الرسول وقراءة الكتاب جاز؛ لاتحاد المجلس من حيث المعنى، وإن لم يسمعا كلام الرسول وقراءة الكتاب لا يجوز عندهما".

(كتاب النكاح، الباب الأول في تفسير النكاح شرعا وصفته وركنه وشرطه وحكمه: ١/ ٢٦٩، ط: دار الفكر)

وفی النهر الفائق :

"واعلم أن للإيجاب والقبول شرائط: اتحاد المجلس، فلو اختلف لم ينعقد، بأن أوجب أحدهما فقام الآخر قبل القبول واشتغل بعمل آخر".

(كتاب النكاح : ٢/ ١٧٨، ط: دار الكتب العلمية)

وفی البحر الرائق :

" ولم يذكر المصنف شرائط الإيجاب والقبول، فمنها: اتحاد المجلس إذا كان الشخصان حاضرين، فلو اختلف المجلس لم ينعقد، فلو أوجب أحدهما فقام الآخر أو اشتغل بعمل آخر بطل الإيجاب؛ لأن شرط الارتباط اتحاد الزمان فجعل المجلس جامعاً تيسيراً".

(كتاب النكاح: ٣/ ٨٩، ط: دار المعرفة)

وفی بدائع الصنائع:

" ... وأما الذي يرجع إلى مكان العقد فهو اتحاد المجلس إذا كان العاقدان حاضرين، وهو أن يكون الإيجاب والقبول في مجلس واحد، حتى لو اختلف المجلس لا ينعقد النكاح، بأن كانا حاضرين فأوجب أحدهما فقام الآخر عن المجلس قبل القبول أو اشتغل بعمل يوجب اختلاف المجلس لا ينعقد؛ لأن انعقاده عبارة عن ارتباط أحد الشطرين بالآخر، فكان القياس وجودهما في مكان واحد، إلا أن اعتبار ذلك يؤدي إلى سد باب العقود، فجعل المجلس جامعاً للشطرين حكماً مع تفرقهما حقيقةً؛ للضرورة، والضرورة تندفع عند اتحاد المجلس، فإذا اختلف تفرق الشطرين حقيقةً وحكماً فلا ينتظم الركن".

(كتاب النكاح، فصل وأما شرائط الركن فأنواع: ٢/ ٢٣٢، ط: دار الكتاب العربي)

فقط واللہ اعلم

[9/10, 11:08 PM] +92 305 7610833: محترم علماء کرام .کسی مسجدمیں ایک مرتبہ نمازباجماعت اداھوچکی ھواورباھرسے آئے ھوئے لوگ جماعت ثانیہ کرناچاھتے ھوتواسکے لئے اقامت کہناافضل ھے یانہ کہنا .برائے مہربانی مدلل جواب عنایت فرماکرممنون فرمائیں ۔

الجواب حامداً و مصلیاً

جس مسجد میں پنج وقتہ جماعت اہتمام و انتظام سے ہوتی ہو اس میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللّٰہ کے نزدیک جماعت ثانیہ مکروہ ہےکیونکہ جماعت اصل پہلی جماعت ہے اور مسجد میں ایک وقت کی فرض نماز کی ایک ہی جماعت مطلوب ہے ۔ حضور انور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک اور خلفاء اربعہ و صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنھم کے زمانوں میں مساجد میں صرف ایک ہی مرتبہ جماعت کا معمول تھا پہلی جماعت کے بعد پھر جماعت کا طریقہ اور رواج نہیں تھا ۔ دوسری جماعت کے اجازت دینے سے پہلی جماعت میں نمازیوں کی حاضری میں سستی پیدا ہوتی ہے اور جماعت اُولیٰ کی تقلیل لازمی ہوتی ہے اس لیئے جماعت ثانیہ کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللّٰہ نے مکروہ فرمایا اور اجازت نہیں دی ہے ۔البتہ مسجد سے خارج حصے میں جماعت ثانیہ کرنا جائز ہے. اور ایسی صورت میں اقامت کہناافضل ھے. اور اگر خارج مسجد جگہ نہ ہو اور اتفاقی طور پر اس کی نوبت آئے جیسے سوال میں ذکر کردہ صورت کہ محلہ کے باہر سے آئے ہوئے لوگ جماعت ثانیہ کریں تو بغیر اذان واقامت کے پہلی جماعت کی جگہ سے ہٹ کر کرے.

فتاویٰ شامی میں ہے *و یکرہ تکرار الجماعۃ باذان و اقامۃ فی مسجد محلۃ لا فی مسجد طریق او فی مسجد لا امام لہ ولا مؤذن (جلد 1 صفحہ 552، کتاب الصلاۃ باب الامامۃ مطلب فی تکرار الجماعۃ فی المسجد)*

(کفایت المفتی140/3)

کتاب النوازل516/4)فقط)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ :شیرحسن

دارالافتاء والتحقیق جامع مسجد ہائی سکول بٹگرام.

الجواب صحیح

مفتی بخت منیر مدظلھم العالیۃ

صدر مفتی دارالافتاء والتحقیق ورئیس دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام.

جاری کردہ:

المجلس الفقہی دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام.

[9/15, 10:16 PM] +92 305 7610833: السلام علیکم ورحمۃاللہ
مفتی صاحب میت کو غسل دینے کے متعلق اور میت کے ناخن بال وغیرہ نا اتارنے کے متعلق مسئلہ تو بھیج دیں چاہے گروپ میں یا پرسنل پر

الجواب حامداومصلیا

میت کو غسل دینے کا طریقہ: جس تختہ پر میت کو غسل دیا جائے بہتر یہ ہے کہ لوبان کی اگر میسر ہو تو تین یا پانچ یا سات دفعہ دھونی دیا جائے. میت کو تختہ پر اس طرح لٹایا جائے کہ قبلہ اس کے دائیں طرف ہو اگر موقع نہ ہو اور کچھ مشکل ہو تو جس طرف چاہے لٹایا جائے. پھر میت کے بدن کے کپڑے اتارے جائے اور ایک موٹے کپڑے کا چادر ستر(ناف سے لے کر گھٹنے تک) پر ڈال کر شلوار وغیرہ نکالا جائے. غسل شروع کرنے سے پہلے بائیں ہاتھ میں دستانہ یا کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر تین یا پانچ ڈھیلوں سے استنجاء کرواکر پانی سے پاک کیا جائے. پھر منہ، ناک میں پانی ڈالے بغیر روئی وغیرہ گیلا کرکے ہونٹوں، دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر کر پھینک دیا جائے. اس طرح تین دفعہ کیا جائے. پھر اسی طرح ناک کے دونوں سوراخوں کو روئی وغیرہ سے صاف کیا جائے. لیکن اگر

غسل کی ضرورت کی حالت میں موت ہوئی ہو جیسے جنابت یا عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں تو پھر منہ اور ناک میں پانی ڈالنا ضروری ہے، پانی ڈال کر کپڑے وغیرہ سے نکالا جائے. پھر ناک، منہ اور کانوں میں روئی وغیرہ رکھ دیا جائے تاکہ وضو اور غسل کراتے وقت پانی اندر نہ جائے. پھر چہرہ، ہاتھ کہنیوں سمیت دھلوائے جائے. پھر سر کا مسح کراکر تین دفعہ دونوں پیر دھلوائے جائے.

وضو کروانے کے بعد سر کو اور مرد ہے تو داڑھی کو بھی صابن وغیرہ سے کہ جس سے صفائی حاصل ہو مَل کر دھویا جائے.

پھر میت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتوں (اگر میسر ہو) میں پکایا ہوا نیم گرم پانی وگرنہ عام نیم گرم پانی دائیں کروٹ پر تین دفعہ سر سے پیر تک اس طرح ڈالا جائے کہ نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پہنچ جائے. پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالا جائے کہ نیچے کی جانب دائیں کروٹ تک پہنچ جائے.

اس کے بعد میت کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلانے کے قریب کرکے پیٹ کو آہستہ آہستہ اوپر سے نیچے کی طرف دبایا جائے. اگر کچھ فضلہ(پیشاب یا پاخانہ وغیرہ) خارج ہو تو صرف اسی کو پونچھ کر دھویا جائے. وضو، غسل دھرانے کی ضرورت نہیں.

پھر میت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ خوب بہایا جائے کہ نیچے بائیں کروٹ بھی خوب تر ہوجائے. پھر دوسرا دستانہ پہن کر سارا بدن کسی کپڑے، تولیے وغیرہ سے خشک کرکے ستر پر ڈالا ہوا کپڑا بھی بدل دیا جائے.

پھر میت کو آہستگی سے غسل کے تختے سے اٹھا کر چارپائی پر پہلے سے بچھے ہوئے کفن کے کپڑوں پر لٹایا جائے. اور ناک، منہ اور کانوں سے روئی

نکال لیا جائے.

میت کے بالوں میں نہ کنگھی کی جائے اور نہ ہی ناخن، بال کاٹے جائے. بلکہ سب اسی طرح رہنے دیا جائے.

مستفاد من احکام میت) فقط)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ :شیرحسن

دارالافتاء والتحقیق جامع مسجد ہائی سکول بٹگرام.

الجواب صحیح

مفتی بخت منیر مدظلھم العالیۃ

صدر مفتی دارالافتاء والتحقیق ورئیس دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام.

جاری کردہ :

المجلس الفقہی دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام.

[9/15, 10:18 PM] +92 305 7610833: ابوجہل نے کہا ہمارا بنوہاشم کے خاندان سے جھگڑا اس بات پر ہے کہ نبی ان میں کیوں آیا ہمارے خاندان میں کیوں نہیں آیا۔

سوال یہ ہے کہ کیا ابوجہل اور حضورﷺ کا خاندان ایک نہیں تھا ؟ یا اس کا کوئی اور مطلب ہے

الجواب حامدا و مصلیا

ابوجہل(جس کا اصل نام عمرو ابن ہشام تھا)قریش خاندان سے تعلق تھا، لیکن آپ ﷺ سے اس کا کوئی قریبی رشتہ نہیں تھا، بعض لوگ جو اس کو آپ ﷺ کا چچا خیا ل کرتے ہیں یہ غلط ہے ؛ اس لیے کہ آ پﷺ کے دادا عبد المطلب تھے اور ابوجہل نہ عبد المطلب کا بیٹا ہے اور نہ ہی عبد المطلب کے خاندان کا ہے؛ بلکہ عبد المطلب عبد مناف کے خاندان کے تھے اور ابو جہل مخزومی قبیلہ اور خاندان کا تھا ان دونوں میں خونی رشتہ نہیں ہے۔

أبوجهل بن هشام بن المغيرة بن عبد الله بن عمر بن مخزوم القرشي المخزومي الخ۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ،دارالفکر ۳/۵۶۷) فقط۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ صداقت شاہ

دارالافتاء والتحقیق

جامع مسجد ہائ اسکول بٹگرام

الجواب صحیح

(مفتی بخت منیر (مد ظلھم

صدر مفتی دارالافتاء والتحقیق جامع مسجد ہائ اسکول بٹگرام ورئیس دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام

جاری کردہ المجلس الفقہی دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام

⚖️سوال وجواب⚖️

🖋️مسئلہ نمبر 1521🖋️

(کتاب النکاح باب الوکالۃ)

مہر کی تعیین میں وکیل سے غلطی ہوجائے تو کیا حکم ہوگا

سوال: عورت نے مہر 15000 متعین کیا؛ لیکن وکیل نے غلطی سے 12000 کہا اور دولہے نے وکیل کی بات قبول کرلی تو اعتبار کس کے قول کا ہوگا عورت یا وکیل کا، رہنمائی فرماکرممنون فرمائیں۔ (ودود، مہاراشٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب و باللہ التوفیق

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ مہر عورت کا حق ہے، اور وہی اس کی مالک و متصرف ہوتی ہے، تعیینِ مہر کے سلسلے میں عورت یا اس کے اولیاء کو اختیار حاصل ہوتا ہے، تاہم اگر کسی کو اس کا وکیل بنا دیا

جائے تو وکالت بھی شریعتِ اسلامیہ کی نظر میں معتبر ہے اور بیشمار مسائل میں وکالت کا اعتبار کیا گیا ہے، اس حیثیت سے وکیل نے اگر بارہ ہزار مہر کہا ہے تو عورت کو وہ بارہ ہزار مہر قبول کرلینا چاہیے، لیکن اگر وہ راضی نہیں ہوتی ہے تو مہر مثل کی حقدار ہوگی جیساکہ اختلاف زوجین کی صورت میں اسے مہر مثل ملتا ہے نیز واضح رہے کہ اس سے نکاح پر کچھ بھی اثر نہیں پڑے گا معاملہ صرف مہر کی کمی بیشی یا مہر مثل تک محدود رہے گا(١)۔ فقط والسلام واللہ اعلم بالصواب۔

📚والدليل على ما قلنا📚

(١) ·{وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً}· (النساء. 4)

وَقَوْلُهُ: ·{وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً}· قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: النِّحْلَةُ: الْمَهْرُ (النساء. 4)

إذا اختلف الزوجان في قدر المهر حال قيام النكاح عند أبي حنيفة ومحمد - رحمهما الله تعالى - يحكم مهر المثل فإن شهد لأحدهما كان القول قوله مع اليمين على دعوى الآخر فإن قال الزوج: المهر ألف وقالت هي ألفان ومهر مثلها ألف أو أقل؛ كان القول قوله مع اليمين؛ بالله ما تزوجها بألفي درهم فإن نكل تثبت الزيادة، وإن حلف لا تثبت وأيهما أقام البينة قضي له، وإن أقاما جميعا يقضى ببينتها.

وإن كان مهر مثلها ألفين أو أكثر كان القول قولها مع اليمين؛ بالله ما تزوجت بألف فإن نكلت يثبت الألف، وإن حلفت فلها ألفان ألف بالتسمية لا

خيار للزوج فيها وألف بحكم مهر المثل له الخيار فيها إن شاء أدى من الدراهم، وإن شاء من الدنانير وأيهما أقام البينة يقضى ببينته (الفتاوى الهندية 319/1 (كتاب النكاح)

كتبه العبد محمد زبير الندوي

دار الافتاء و التحقيق بہرائچ یوپی انڈیا

مورخہ 15/10/1442

رابطہ 9029189

21/٦٦

(٢)

بخدمت جناب محترم مفتی صاحب   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(١) ہمارے علاقے میں جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کی فوت شدہ نمازوں اور روزوں کی طرف سے اسقاط کرتے ہیں، جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ چھوٹے رومال میں پیسے باندھتے ہیں اور دائرے میں لوگ بیٹھتے ہیں، پھر یہ پیسے ایک شخص کو بخش دیتے ہیں، وہ پھر دوسرے کو اسی طرح کرتے کرتے آخری شخص پھر اول شخص کو بخش دیتا ہے۔ وہ پھر اس رقم کو سب میں تقسیم کرتا ہے، کیا یہ طریقہ درست ہے۔

(2) میت کے گھر والوں کی تعزیت کا صحیح طریقہ کیا ہے۔

(3) ہمارے گاؤں میں کسی کے مرنے کے بعد گھر والے اس کے خیرات کے لیے بکرے ذبح کرتے ہیں اور گوشت گاؤں والوں پر تقسیم کرتے ہیں، اور یہ سب کچھ وفات کے تیسرے دن کیا جاتا ہے، تو کیا خیرات کے لیے تیسرا دن متعین ہے یا کسی اور دن بھی کیا جا سکتا ہے۔

(4) میت کو دفنانے کے بعد قبر کے ارد گرد کھڑے ہوکر مولوی صاحب کا مخصوص تلاوت کرنا اور پھر اجتماعی دعا کرنا کیا یہ شرعاً جائز ہے؟۔

بینوا توجروا!

وضاحت: مخصوص تلاوت سے مراد سورۃ بقرہ کا اول اور آخر ہے۔

منجانب: العارض: محب اللہ

صوبہ بلوچستان تحصیل و ضلع ژوب کلی تیخابہ

فون نمبر: 03421464394



(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ مذکورہ حیلہ کی شریعت میں کوئی اصل اور بنیاد نہیں ہے اس میں بہت سے مفاسد پائے جاتے ہیں، جیسے:

(الف) اسکو محض رسم ورواج کے طور پر کیا جاتا ہے۔

(ب) دائرے میں بٹھا کر جن افراد کے ذریعے حیلہ اسقاط کیا جاتا ہے، ان میں امراء بھی موجود ہوتے ہیں جن کو مال دینے سے فدیہ کی ادائیگی نہیں ہوتی۔

(ج) اس حیلہ کو فرض اور واجب کا درجہ دیا جاتا ہے، اور جو اس کو اختیار نہ کرے یا اس سے انکار کرے تو اس پر بہت طعن وتشنیع کی جاتی ہے اور بعض مقامات پر تو لڑائی جھگڑے کی نوبت آجاتی ہے وغیرہ وغیرہ، لہٰذا اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس کے لئے دعاءِ مغفرت کی جائے اور اس کے جو نماز، روزے رہ گئے ہیں اُن کا فدیہ ادا کیا جائے اگر میت نے وصیت کی ہو اور اگر اس کیلئے مال بھی چھوڑا ہو تو ترکہ کے ایک تہائی مال تک وصیت پر عمل کرنا ورثہ پر واجب ہے، اور اگر مال نہ چھوڑا ہو تو ورثہ پر واجب نہیں بہتر ہے۔ (کذا فی فتاویٰ عثمانی: ۱/۱۱۸)

(۲)۔۔۔ تعزیت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ میت کے اہل خانہ اور قریبی رشتہ داروں کے پاس اظہارِ ہمدردی کرتے ہوئے تین دن کے اندر اندر ایک بار جائے، ان کو تسلی دی جائے اور صبر کے فضائل اور اُس کا عظیم الشان ثواب سنا کر اُن کو صبر کی ترغیب دے اور میت کے لئے انفرادی طور پر دعاءِ مغفرت کرے، لہٰذا تعزیت کے اسی مسنون طریقے کو رواج دینا چاہئے اور اس بارے جو بدعات رائج ہو چکی ہیں، ان سے احتراز کرنا چاہئے۔ (ماخذہٗ التبویب: ۷۴/۱۸۷۷)

(۳)۔۔۔ خیرات کیلئے شرعاً کوئی دن اور وقت مقرر نہیں ہے، کسی دن اور کسی وقت بھی خیرات کی جاسکتی ہے، اس کیلئے وفات کے تیسرے دن کو لازم سمجھنا بدعت ہے۔

حاشية ابن عابدين – (۲ / ۲۴۰)

مطلب في كراهة الضيافة من أهل الميت وقال أيضا ويكره اتخاذ الضيافة من الطعام من أهل الميت لأنه شرع في السرور لا في الشرور وهي بدعة مستقبحة وروى الإمام أحمد وابن ماجه بإسناد صحيح عن جرير بن عبد الله قال كنا نعد الاجتماع إلى أهل الميت وصنعهم الطعام من النياحة اه وفي البزازية ويكره اتخاذ الطعام في اليوم الأول والثالث وبعد الأسبوع ونقل الطعام إلى القبر في المواسم واتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء والقراء للختم أو لقراءة



(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

سورة الأنعام أو الإخلاص.والحاصل أن اتخاذ الطعام عند قراءة القرآن لأجل الأكل يكره...وأطال في ذلك في المعراج. وقال: وهذه الأفعال كلها للسمعة والرياء فيحترز عنها لأنهم لا يريدون بها وجه الله تعالى

(۴)۔۔۔دفن کے بعد قبر کے سرہانے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات "مفلحون "تک اور پائنتی کی طرف سورہ بقرہ کی آخری آیات "آمن الرسول" سے ختم سورۃ تک پڑھنا مستحب ہے، اور احادیث سے دعا مانگنا ثابت ہے لہٰذا کبھی کبھار اجتماعی دعا کرنے میں مضائقہ نہیں، البتہ اسے لازم نہ سمجھا جائے، نیز ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے وقت قبر کی طرف رخ کرنے کی بجائے قبلہ کی طرف رخ کیا جائے تاکہ قبر سے مانگنے کا وہم نہ ہو۔(ماخذہٗ التبویب ۳۱/۱۳۳۶)

شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور(۱۰۹)

وأخرج الطبراني والبيهقي في الشعب عن إبن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إذا مات أحدكم فلا تحبسوه وأسرعوا به إلى قبره وليقرأ عند رأسه فاتحة الكتاب ولفظ البيهقي فاتحة البقرة وعند رجليه بخاتمة سورة البقرة في قبره............واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم.

محمد اویس
محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۶/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ
۳/اپریل/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
[signature]
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۶/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ
۳/اپریل/۲۰۱۹ء

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۸۳/۲۰۶۶
۱۴۴۰/۸/۱
۲۰۱۹/۴/۷

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۹/۷/۱۴۴۰ھ



ملی نغمے سننے کا حکم

سوال

ملی نغمے سننا جائز ہے بغیر میوزک والے؟

جواب

اچھے اَشعار ترنم کے ساتھ پڑھنا اور سننا درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہے:

(1) پڑھنے والا پیشہ ور گویا، فاسق، بے رِیش لڑکا یا عورت نہ ہو۔

(2) اَشعار کا مضمون خلافِ شرع نہ ہو۔

(3) ساز و آلاتِ موسیقی نہ ہوں۔

(4) مجلس معصیت کی نہ ہو۔

لہذا اگر ملی نغموں میں درج بالا شرائط کی رعایت کی جائے تو ان کا سننا جائز ہے، اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی شرط نہیں پائی جائے تو ان کا سننا جائز نہیں ہوگا۔فقط واللہ اعلم

ماخذ: دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن

فتوی نمبر: 144105200752

تاریخ اجراء: 2020-01-17

سوال

اگر کسی عورت کا شوہر مرگیا ہو تو یہ عورت (عدت میں) مدرسہ جاسکتی ہے یا نہیں ؟

جواب

جس عورت کے شوہر کا انتقال ہوجائے اس پر اپنے شوہر کے انتقال کے دن سے (قمری اعتبار سے) چار مہینے دس دن عدت گزارنا لازم ہے، اور اس دوران شدید ضرورت کے بغیر گھر سے نکلنا، زیب وزینت، بناؤسنگھار کرنا، خوش بو لگانا، اور نئے کپڑے وغیرہ پہننا جائز نہیں ہے، لہذا عدت کے دوران مذکورہ عورت کے لیے مدرسہ جانا جائز نہیں ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (3/ 536):

"(وتعتدان) أي معتدة طلاق وموت (في بيت وجبت فيه) ولايخرجان منه (إلا أن تخرج أو يتهدم المنزل، أو تخاف) انهدامه، أو (تلف مالها، أو لاتجد كراء البيت) ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إليه". فقط والله اعلم

فتوی نمبر : 144012201987

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

[9/26, 7:03 PM] +92 305 7610833: اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ
کیا جنبی انسان ذکر کر سکتا ھے کیا

[9/26, 7:03 PM] +92 305 7610833: وعلیکم السلام

بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے بعد اگر ہاتھ پر کوئی ظاہری نجاست نہ لگی ہوئی ہو تو تسبیح کو ہاتھ لگانے سے وہ ناپاک نہیں ہوتی، نہانے کے بعد اس پر ذکر کرنے یا جائے نماز پر رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، نیز جنابت کی حالت میں بھی ذکر واذکار کرنا منع نہیں ہے، البتہ غسل سے پہلے ذکر واذکار کرنے یا اوراد وظائف پڑھنے سے پہلے وضو کرلینا بہتر ہے۔ جنابت کی حالت میں قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا اور اسے براہِ راست چھونا منع ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1 / 293):

"ولا بأس) لحائض وجنب (بقراءة أدعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى، وتسبيح).

"قوله: ولا بأس) يشير إلى أن وضوء الجنب لهذه الأشياء مستحب كوضوء المحدث". فقط واللہ اعلم

کیا فرماتے ہیں ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اموات پر انکے عزیزواقارب کے اعمال پیش ھوتے ھیں ۔

کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال پیش ھوتے ھیں

الجواب حامداً ومصليا

واضح رہے کہ شیخ الاسلام علامہ

ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی اپنے مشہور فتاوی مجموع فتاوى لشيخ الاسلام احمد ابن تيميہ (ج :٢٤ ،ص :٣٣١)پر ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ تحقیق آثار آئیں ہیں اموات کے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے کے اور ایک دوسرے سے احوال پوچھنے کے اور زندوں کے اعمال اموات پر پیش ہونے کے

وسئل

* عن الأحياء إذا زاروا الأموات هل يعلمون بزيارتهم؟وهل يعلمون بالميت إذا مات من قرابتهم، أو غيره ؟*

فأجاب: الحمد لله. نعم قد جاءت الآثار بتلاقيهم، وتساؤلهم، وعرض أعمال الأحياء على الأموات. كما روى ابن المبارك عن أبي أيوب الأنصاري: قال: (إذا قبضت نفس المؤمن تلقاها الرحمة من عبادالله، كما يتلقون البشير في الدنيا، فيبقلون عليه ويسألونه، فيقول بعضهم لبعض: أنظروا أخاكم يستريح، فإنه كان فی کرب شديد. قال: فيبقلون عليه، ويسألونه ما فعل فلان ومافعلت فلا نة، هل تزوجت) الحديث.

اسی طرح امداد الفتاوی جدید(ج :11 ، ص :194) پر حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں عرض اعمال نام و نشان سے ہوتا ہے نہ کہ معرفت و صور سے اور قیامت میں ان لوگوں کی صورتیں نظر آئگی مگر اس سے یہ معلوم ہونا تو لازم نہیں کہ ان صورت والوں کے کیا اعمال تھے اسلئے ان میں کوئی تعارض نہیں پس تطبیق کی ضرورت ہی نہیں

ایساہی امداد الاحکام (137/1) میں ایک سوال کے جواب میں معروض ھے کہ یہ مضمون حدیث صحیح میں واردھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد وفات کے امت کے اعمال پیش ھوتے ھیں ،نیک اعمال کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں اور گناہوں کو دیکھ کر استغفار فرماتے ہیں

اسی طرح فتاوی رحیمیہ(ج :3 ،ص :114)پر ایک سوال کے جواب میں ہے جی ہاں،، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آپ کی امتیوں کے اعمال پیش کیئے جاتے ہیں بایں طور کے فلاں امتی نے یہ کیا فلاں نے یہ کیا ، امت کے نیک اعمال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسرت کا اظہار فرماتے ہے اور معاصی سے آپ کو اذیت پہنچتی ہے،

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کا درود شریف پیش ھونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کما فی روایۃ اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إنَّ من أفضلِ أيَّامِكُم يومَ الجمعةِ فيهِ خُلِقَ آدمُ وفيهِ قُبِضَ وفيهِ النَّفخةُ وفيهِ الصَّعقةُ فأكْثِروا عليَّ منَ الصَّلاةِ فيهِ فإنَّ صلاتَكُم معروضةٌ عليَّ قالَ قالوا يا رسولَ اللَّهِ وَكَيفَ تُعرَضُ صلاتُنا عليكَ وقد أرِمتَ - يقولونَ بليتَ - فقالَ إنَّ اللَّهَ عزَّ وجلَّ حرَّمَ علَى الأرضِ أجسادَ الأنبياءِ

(الراوي : رواه ابو داؤد ..رقم الحديث (1047)رواه النسائی (1374

(صححه الباني ارواء الغليل(34/1

عن عبد الله ابن مسعود رضي الله عنهما قال قال رسو الله صلي الله عليه وسلم إنَّ للَّهِ ملائِكةً سيَّاحينَ في الأرضِ يبلِّغوني عن أمَّتيَ السَّلامَ رواه النسائ رقم الحديث (1282) وصححه الباني في سلسلة الاحاديث الصحيحة۔

اسی طرح اعزا واقارب کے اموات پر اعمال کا پیش ہونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے .

کما فی حدیث انس بن مالک رضي اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن أعمالكم تعرض على أقاربكم و عشائركم من الأموات فإن كان خيرا استبشروا به وإن كان غير ذالك قالو اللهم لا تمتهم حتى تهديهم كما هديتنا (رواه أحمد وصححه الباني فی الصحیح رقم ۲۷۵۸)
پس جب

حدیث صحیح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کےعلاوہ ہر شخص کے والدین أعزا واقارب پر بھی عرض اعمال کی تصریح ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے پیش ہونی کی احادیث صحیحہ میں تصریح ہے تو جن احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال کا پیش ہونا مذکور ہے ان میں سے اگر چہ بعض احادیث ضعیف ہے لیکن بعض احادیث کی سند صحیح اور انکی سند حسن ہونے کی تصریح

بھی علماء نے فرمائیں ھیں جب کہ دیگر صحیح احادیث سے عرض اعمال کی تائید بھی ہوتی ہے تو اس لیئے یہ کہنا صحیح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال پیش کیئے جاتے ہیں، اور یہی اھل سنّت والجماعت کا عقیدہ ہے،

قال الحافظ رحمه الله تعالى اخرج ابن ابي حاتم والطبراني بغيرهما من طريق يونس بن محمد بن فضاله عن ابيه ان نبى صلى الله عليه وسلم اتاهم في بني ظفر ومعه ابن مسعود وناس من اصحابه فامره قاريا فقرأ فأتي علي هذه الآية فكيف إذا جئنامن كل امة بشهيد و جئنا بك علي هولاء شهيدا فبكى حتى ضرب ليحياه وجنتاه فقال يا رب هذا علي من أنا بين ظهريه فكيف بمن لم اراه واخرج ابن المبارك في الزهد من طريق سعيد بن المسيب قال ليس من يوم الا يعرض على النبي صلى الله عليه وسلم امته غدوة وعشية فيعرفهم بسيماهم واعمالهم فذلك يشهد عليهم ففي هذا المرسل مايرفع اشكال الذي تضمنه حديث ابن فضالة فتح الباري(86/9)

فی المواہب مع شرحہ للعلامہ الزرقانی’’(روى ابن المبارك) عبداللّٰه الذي تستنزل الرحمة بذكره (عن سعيدبن المسيّب) التابعي الجليل بن الصحابي (قال: ليس من يوم إلّا وتعرض على النبيّ ﷺ أعمال أمّته غدوةً وعشياً، فيعرفهم بسيماهم وأعمالهم، فيحمد اللّٰه و يستغفرلهم، فإذا علم المسيء ذلك قديحمله الإقلاع، ولايعارضه(مارواه الحكيم الترمذي وقدمناه عنہ الجامع الصغير)؛ لجواز أنّ العرض على النبيّ ﷺ كلّ يوم على وجه التفصيل وعلى الأنبياء -ومنهم نبيّنا- على وجه الإجمال يوم الجمعة، فيمتاز ﷺ بعرض أعمال أمّته كلّ يوم تفصيلاً ويوم الجمعة إجمالاً‘‘. (شرح العلامة الزرقاني)(377/5

علامہ آلوسی رحمہ اللّٰہعلیہ سورۃ النحل کی[آیت :۸۹]   ۵:
:{وَجِئْنَابِكَ شَهِيْداً عَلٰى هٰؤُلآءِ } کے تحت رقم طراز ہیں

المرادبهولآء أمّتها عند أكثرالمفسرين، فإنّ أعمال أمّته عليه الصلاة”
والسلام تعرض عليه بعدموته. فقد روي عنها أنّه قال: حياتي خيرلكم،
تحدثون ويحدث لكم، ومماتي خيرلكم، تعرض عليّ أعمالكم، فمارأيت من
خير حمدت االله تعالىٰ عليه ومارأيت من شرّ استغفرت االله تعالىٰ لكم، بل
.“جاء: إنّ أعمال العبد تعرض على أقاربه من الموتٰى

فقدأ خرج ابن أ بي ا لد نيا عن أبي هريرة أ نّ النبيّ ﷺ قال:” :۶
لاتفضحوا أمواتكم بسيئات أ عمالكم؛ فإنها تعرض على أ وليا ئكم من أهل
.“القبور

وأخرج أحمد عن أنس مرفوعاً: إنّ أعمالكم تعرض على أقاربكم” :۷
وعشائركم من الأموات، فإن كان خيراً استبشروا، وإن كان غيرذٰلك قالوا:
.“اللّٰهمّ لاتمتهم حتّٰى تهديهم كما هديتنا

وأخرجه أ بوداود من حديث جابربزيادة: ”وأ لهمهم أن يعملوا :۸
.“بطاعتك

وأخرج ابن أبي الدنياعن أبي الدرداء أنّه قال: ”إنّ أعمالكم تعرض على   :۹
موتاكم، فيسرّون ويساؤون، فكان أبوالدرداء يقول عندذلك: "اللّٰهم إنّي
أعوذبك أن يمقتني خالي عبداالله بن رواحة إذا لقيته، يقول ذلك في

سجوده، والنبيّ ﷺ لأمّته بمنزلة الوالد بل أولٰى". (روح المعاني، ([النحل:٨٩](١٤/٢١٣)ط:إدارة الطباعة المنيرية مصر۔

علامہ آلوسی رحمہ اللہنے اس سلسلہ میں جن احادیث کونقل فرمایاان پرکوئی اعتراض نہیں کیا، جب کہ ان کی عادت یہ ہے کہ وہ احادیثِ ضعیفہ یاموضوعہ کی نشان دہی کرتے ہیں اوران پرردفرماتے ہیں، جس سے معلوم ہواکہ یہ مذکورہ احادیث صحیح ہیں، ورنہ کم سے کم درجہ حسن کی ہیں۔

١٠: "تفسیرمظہری" میں ہے :

"وَجِئْنَابِكَ عَلٰى هؤُلآءِ شَهِيْدًا} يشهد النبيّ ﷺ على جميع الأمّة من رآه} ومن لم يره. أخرج ابن المبارك عن سعيدبن المسيّب قال: ليس من يوم إلّا وتعرض على النبيّ ﷺ أمّته غدوةً وعشيّةً، فيعرفهم بسيماهم وأعمالهم فلذلك يشهد عليهم". (التفسيرالمظهري، [النساء:٤١](٢/١١٠)ط: بلوچستان (بک ڈپو، کوئٹہ

١١: صاحب تفسیرابن کثیرنے آیت کریمہ { وَجِئْنَابِكَ عَلٰى هؤُلآءِ شَهِيْداً }کی تفسیرمیں "التذكرة للقرطبي "کے حوالہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ :

"وأمّا ما ذكره أبو عبد االله القرطبي في"التذكرة"حيث قال: باب ماجاء في شهادة النبي ﷺ على أمّته، قال:أنا ابن المبارك، قال: أنارجل من

الأنصارعن المنهال بن عمرو أنّه سمع سعيد بن المسيّب يقول: ليس من يوم إلّايعرض فيه على النبيّ ﷺ أمّته غدوةً وعشيًا، فيعرفهم بأسمائهم وأعمالهم، فلذلك يشهد عليهم، يقول االلّٰهتعالىٰ:{فَكَيْفَ اِذَاجِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَابِكَ عَلٰى هؤُلَآءِ شَهِيْدًا}؛ فإنّه أثر، وفيه انقطاع، فإنّ فيه رجلاً مبهمًا لم يسمّ، وهومن كلام سعيد بن المسيّب،لم يرفعه، وقدقبله القرطبي، فقال بعد إيراده: فقد تقدّم أنّ الأعمال تعرض على االلّٰه كلّ يوم اثنين وخميس، وعلى الأنبياء والآباء والأمّهات يوم الجمعة، قال: ولاتعارض، فإنّه يحتمل أن يخصّ نبيّنا ﷺ بمايعرض عليه كلّ يوم، ويوم الجمعة مع الأنبياء عليه وعليهم أفضل الصلاة والسلام‘‘. (تفسيرالقرآن العظيم (للحافظ ابن كثير،[النساء:۴۱](۱/۴۹۸-۴۹۹) ط:قديمی کراچی

حافظ عمادالدین ابن کثیررحمہ اللّٰہنے بھی احادیثِ مذکورہ کے بارے میں کچھ نکیرنہیں کی، جس سے معلوم ہوتاہے کہ عرضِ اعمال کی احادیث مجموعی اعتبارسے ان کے نزدیک صحیح ہیں۔

۱۲: ’’تفسیرمنار‘‘میں ہے:

فَكَيْفَ اِذَاجِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ م بِشَهِيْدٍ...الآية }، تعرض أعمال كلّ أمّة على } نبيّها‘‘. (تفسيرالقرآن الحكيم الشهير بـ "تفسيرالمنار"، للسيّد (محمدرشيدرضا، [النساء:۴۱](۵/۱۰۹)ط:مطبعۃ المنارمصر،۱۳۲۸ھ

۱۳: ’’مسنداحمد‘‘میں ہے :

”عمّن سمع أنس بن مالك يقول: قال النبيّ ﷺ: إنّ أعمالكم تعرض على أقاربكم وعشائركم من الأموات، فإن كان خيرًا استبشروا، وإن كان غيرذٰلك، قالوا: اللّٰهمّ لاتمتهم حتّٰى تهديهم كماهد يتنا“. (المسند للإمام أحمدبن حنبل، مسندأنس بن مالك رضي االلّٰه عنه، [رقم الحديث: ۱۲۶۱۹]
((۵۳۲/۱۰-۵۳۳) ط: دارالحديث القاهرة

واضح رہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حدیث وفقہ کے امام ہیں، اور ناقد بھی، اور احادیث پر جرح بھی کرتے ہیں، جب کہ آپ نے اس حدیث پر کوئی جرح نہیں فرمائی، گویا آپ نے اس حدیث کی توثیق کی ہے۔

”شرح الصدور “ میں ہے:

۱۴: وأخرج الطيالسي في ”مسنده“عن جابر بن عبدااللّٰه قال: قال” رسول االلّٰه ﷺ: إنّ أعمالكم تعرض على عشائركم وأقربائكم في قبورهم، فإن كان خيراً استبشروا، وإن كان غير ذلك، قالوا: اللّٰهمّ ألهمهم أن يعملوا بطاعتك“.

۱۵: وأخرج ابن المبارك وابن أبي الدنيا عن أبي أيّوب، قال: تعرض” أعمالكم على الموتٰى، فإن رأواحسنًا فرحوا واستبشروا، وإن رأوا سوءً، قالوا: اللّٰهمّ راجع به“.

۱۶: وأخرج ابن أبي شيبة في ’’المصنف‘‘والحكيم الترمذي وابن أبي’’
الدنياعن إبراهيم بن ميسرة، قال غزٰی أبو أيّوب القسطنطينة فمرّ بقاص
وهو يقول: إذاعمل العبد العمل في صدرالنهار عرض على معارفه إذا أمسى
من أهل الآخرة، وإذا عمل العمل في آخرالنهار عرض على معارفه إذا أصبح
من أهل الآخرة، فقال أبوأيّوب: انظر ما تقول! قال: واﷲ إنّه لكما أقول،
فقال أبو أيوب: اللّٰهم إنّي أعوذبك أن تفضخي عند عبادة بن الصامت وسعد
بن عبادة بما عملت بعدهم، فقال القاصّ: واﷲ لايكتب اﷲ ولايته لعبد
إلّاسترعوراته وأثنى عليه بأحسن عمله‘‘.

۱۷: وأخرج الحكيم الترمذي وابن أبي الدنيا في ’’كتاب المنامات‘‘’’
والبيهقي في ’’شعب الإيمان‘‘ عن النعمان بن بشير سمعت رسول اﷲ ﷺ
يقول: اﷲ اﷲ في إخوانكم من أهل القبور، وأنّ أعمالكم تعرض عليهم‘‘.

۱۸: وأخرج ابن أبي الد نيا وابن منده وابن عساكر عن أحمد بن’’
عبداﷲ بن أبي الحوارى، قال:حدّثني أخي محمّد بن عبداﷲ، قال:دخل
عبّاد الخواص على إبراهيم بن صالح الهاشمي -وهوأمير فلسطين- فقال له
إبراهيم: عظني! فقال: قد بلغني إنّ أعمال الأحياء تعرض على أقاربهم من
الموتٰى، فانظر ماتعرض على رسول اﷲ ﷺ من عملك‘‘. ([روايت
نمبر:۱۴] سے [روايت نمبر:۱۸] تک ديکھيے: شرح الصدوربشرح حال الموتیٰ
والقبور، باب عرض أعمال الأحياء على الأموات،(ص:۱۱۴-۱۱۵) ط:مطابع
الرشيد بالمدينۃ المنورۃ)

مذکورہ تمام حدیثوں سے یہ بات روز روشن کی مانند واضح
ہوگئی کہ عرض اعمال جس طرح نبی کریم صلی اللّٰہعلیہ وسلم پر ہوتا

ہے اس طرح ہر شخص کے والدین اور اقارب پر بھی ہوتاہے ۔

فضائل درودشریف میں ان گنت حدیثیں ہیں، جو اس بات پر
صریح دلیل ہیں کہ آپ صلی اللہعلیہ وسلم پر عرض اعمال ہوتا ہے۔

کتبہ مفتی ذاکر الرحمن عفی عنہ ، عبدالستار

دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام

الجواب صحیح مفتی بخت منیر عفی عنہ

صدر مفتی دارالافتاء والتحقیق جامع مسجد ہائ سکول بٹگرام

ورئیس دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام ۔

جاری کردہ

دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام ۔

مسواک کی اہمیت کیا ہے؟

سوال:مسواک کی اہمیت کیا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

جواب نمبر: 162417

بسم الله الرحمن الرحيم

Fatwa : 1194-1034/D=10/1439

مسواک کرنا سنت ہے۔ اس سے دانتوں کی صفائی ہوتی ہے اور خدا تعالی کی رضامندی کا باعث ہے۔ احادیث میں اس کی بیشمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے اور اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل ہونے کا سبب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بہت تاکید فرماتے اور اہمیت ظاہر کرتے چنانچہ اس کی اہمیت ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(۲) اگر مجھے امت کے مشقت میں پڑ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم کرتا۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو اولاً مسواک فرماتے ۔

(۴) دس چیزیں فطرت میں سے ہیں یعنی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی سنت ہیں ان میں سے ایک مسواک کرنا بھی ہے ۔

(۵) ایک دوسری روایت میں چار چیزیں مرسلین کی سنت میں شمار کی گئی ہیں ان میں سے ایک مسواک بھی ہے۔

(۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بیدار ہوتے خواہ دن میں یا رات میں تو وضو سے پہلے مسواک ضرور کرتے۔

(۷) حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے پاس جبرئیل جب بھی آئے تو انہوں نے مسواک کرنے کی تاکید ضرور فرمائی۔

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام سے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں سے مسواک کی اہمیت اور اس کے مرتبہ کے بارے میں خوب بیان کردیا ہے۔

(۹) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ جو نماز مسواک کرکے پڑھی گئی وہ بغیر مسواک والی نماز سے ستر گنا (ثواب میں) بڑھی ہوتی ہے۔

(۱۰) زید بن خالد (مسواک کی مذکورہ فضیلتوں کی بنا پر ہر وقت اپنی مسواک ساتھ رکھا کرتے تھے) یہاں تک کہ جب نماز میں شریک ہوتے تو ان کی مسواک کانوں پر رکی ہوتی جس طرح حساب لکھنے والے اپنا قلم کان کے اوپر رکھ لیتے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ حدیثیں مشکوۃ شریف سے نقل کی گئی ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

دارالعلوم دیوبند

رسول ﷺ کی "١٠ عاداتِ مُبارکہ"

*"۔ *"صبح جلدی اٹھنا"٠١"

رسول اللہﷺ صبح بہت جلد اٹھ جایا کرتے تھے بلکہ ایسی کوئ روائت نہیں ملتی کہ آپﷺ کی تہجد بھی کبھی قضاء ہوئ ہو۔

☜ سورج نکلنے سے کچھ وقت قبل اور ایک گھنٹہ بعد تک کا وقت آکسیجن سے بھرپور وقت ہوتا ہے جس میں آپکو زیادہ سے زیادہ آکسیجن لینے کا موقع ملتا ہے جو کہ آپکی صحتمند زندگی کیلئے ایک بہترین مفید عمل ہے۔

*۔ *"آنکھوں کا مساج"٠٢"

صبح نیند سے اٹھنے کے بعد رسول اللہﷺ آنکھوں کا مساج فرمایا کرتے تھے۔

☜ باڈی کا پورا نظام گیارہ سسٹم پر مشتمل ہوتا ہے۔

نیند سے اٹھنے کے بعد یہ سسٹم بحال ہونے میں 11 سے 12 منٹ ☜
لیتا ہے ۔

اگر آپ آنکھوں کا مساج کرتے ہیں تو یہ سسٹم 10 سے 15 سیکنڈ ☜
میں فوراً بحال ہو جاتا ہے۔

*"۔ *"بستر پر کچھ دیر بیٹھے رہنا"۰۳"

رسولﷺ بستر سے اٹھ کر کچھ دیر بیٹھے رہتے تھے اور معمول تھا کہ 3
دفعہ سورہ اخلاص پڑھتے تھے۔ کہ جس کو پڑھنے میں تقریباً 1 منٹ
صرف ہوتا ہے۔

capillary آج میڈیکل سائنس بتاتی ہے کہ ہمارے دماغ میں ایک ☜
ہے جسکے ایک حصے سے دوسرے حصے کیلئے بلڈ کیلئے ایک پل بنتا ہے
جہاں سے سارے جسم کو سپلائی جاتی ہے اور تمام تر اعصاب یعنی پورا
جسم کو کنٹرول ہونا ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص صبح بیدار ہونے پر اچانک آٹھ کر چل دے کہ جبکہ ☜
ابھی برین میں بلڈ کی سپلائی بحال نہیں ہوئی تو اس شخص کو برین
ہیمریج یا فالج ہو سکتا ہے۔

جبکہ اگر وہ صرف ایک منٹ بیٹھا رہے کہ اسکے دماغ میں بلڈ کی ☜
سپلائی بحال ہو سکے تو بہت سے پیچیدہ مسائل سے بچ سکتا ہے۔

اسکا فائدہ یہ ہے کہ دماغ پوری طرح سے ایکٹو ہو کر ہمارے جسم ☜
کی بھرپور راہنمائ کے قابل ہو جاتا۔

*"۔ *"قیلولہ کرنا "۴"

آپﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ دوپہر کے کھانے کے بعد ایک گھڑی کیلئے
(20 سے 25 منٹ) آپﷺ لیٹ جایا کرتے تھے۔

اسکا فائدہ یہ ہے کہ تقریبا 68% افراد میں جب وہ لنچ کرتے ہیں تو ☜
انکا معدہ تھوڑی مقدار میں الکوحل پیدا کرتا ہے۔

ایسے میں اگر انسان چل پھر رہا ہو تو وہ چکرا کر گر سکتا ہے، یا ☜
اس پر خمار کی سی کیفیت طاری ہو سکتی ہے۔

یہی سبب ہے کہ آپ ہمیشہ دوپہر کے کھانے کے بعد آپنے آپ کو ☜
تھوڑا بوجھل سا محسوس کرتے ہیں۔

اگر ہم کچھ دیر لیٹ جائیں تو الکوحل سے پیدا ہونے والے خمار کا ☜
ذہن پر زیادہ دباو نہیں آئے گا اور وہ باڈی فنگشنز کیلئے زیادہ فعال رہے

گا۔

دنیا کے بیشتر ممالک میں دوپہر میں وقفہ دیا جاتا ہے تاکہ لوگ لنچ کے بعد کچھ قیلولہ کر سکیں۔

*"۔ *"کھانے سے پہلے پھل نوش فرمانا "۵"

رسول اللہﷺ ہمیشہ کھانا کھانے سے پہلے فروٹ نوش فرمایا کرتے تھے آپﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ کھانے کے بعد پھل نوش نہ فرما تے تھے۔

☜ مختلف پھلوں میں 90 سے 99 % تک پانی کی مقدار ہوتی ہے آپﷺ نے چونکہ کھانا کھانے کے بعد پانی پینے سے منع فرمایا ہے جبکہ کھانے سے قبل پانی پینے کی ترغیب دلائی ہے۔

☜ اس لئے مختلف پھل بھی چونکہ پانی کی بہت زیادہ مقدار رکھتے ہیں اس لئے انکو کھانے سے پہلے کھانے سے معدہ اور آنتوں کو توانائی ملتی ہے۔

سائنسی مشاہدات سے ثابت ہے۔ فروٹ میں موجود غزائیت سے خالی معدہ کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

*"۔ *"غذا کے بعد پانی نہ پینا "۶"

رسول اللہﷺ کبھی بھی کھانے کے بعد پانی نہ پیتے تھے۔

☜ آج علم و تحقیق سے جو باتیں سامنے آئ ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ اس سنتِ مبارکہ پر عمل نہ کرنے کے اسقدر نقصانات ہیں کہ گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔

☜ جب ہم کھانے کے بعد پانی پیتے ہیں تو کھانے میں جسقدر بھی فیٹس ہوتے ہیں وہ کھانے سے نکل کر معدے کے اوپر والے حصے کی طرف آجاتے ہیں۔

☜ باقی کھانا ہاضمے کے دوسرے مرحلے کیلے چھوٹی آنت میں چلا جاتا ہے اور اس طرح معدے میں رہ جانے والا فیٹ اور پروٹین معدے کے اند انتہائ نقصان دہ گیسسز پیدا کرتے ہیں جبکہ ان سب کو کھانے کیساتھ مکس ہو کر نظام انہظام کے اگلے مرحلے میں جانا تھا۔ ہم نے پانی پی لیا یا فروٹ کھا لیا تو یہ ہماری صحت کی بربادی کیلئے معدے ہی میں رہ گئے۔

☜ ایک حدیث رسولﷺ کا مفہوم ہے کہ اگر کھانا کھا لینے کے بعد پانی کے حاجت ہو تو محض چند ایک گھونٹ لے لو اور اسکے بعد روٹی کا ایک لقمہ کھا لو۔

☜ اسلئے کھانا کھانے کے بعد پانی ہرگز نہیں پینا چاہیے۔

"*۔ *"وضو "۷"

☜ ہم دن میں پانچ فرض نمازوں کیلے کم از کم پانچ بار وضو کرتے ہیں کیونکہ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور منہ، ناک ہاتھ، بازو، سر اور پاوں دھوئے بغیر وضو نہیں ہوتا۔ یعنی دن میں پانچ بار ہم جسم کے ان تمام اعضاء کو دھوتے ہیں۔

☜ وضو میں ہم جسم کے تمام ظاہری اعضاء دھوتے ہیں کہ جن پر مٹی اور کاربن لگ جاتی ہے۔

☜ آج سائنسی مشاہدات یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ جسم کے جن اعضاء پر مٹی یا کاربن لگ جاتی ہے تو اگر ان کو صاف نہ کیا جائے اور وہ جسم کے اس حصے پر زیادہ دیر لگے رہیں تو ان اعضاء اور دماغ کا کنکشن کمزور ہو جاتا ہے۔ یعنی جسم کا اعصابی نظام کمزور ہو جاتا ہے۔

☜ اگر ایک شخص صبح منہ دھوتا ہے اور اسکے بعد شام میں آکر دھوتا ہے تو اسکے اعضا اور دماغ کا تعلق کمزور پڑ جاتا ہے کہ جس سے بعد میں وہ بہت سے اعصابی مسائل کا شکار ہو سکتا ہے۔

"*جلد سونا"* "۸"

رسولﷺ کی ایک اور عادتِ مبارکہ یہ بھی تھی کہ آپﷺ رات جلد سو جایا کرتے تھے۔ عموما آپﷺ نماز عشاء کے فورا بعد سو جاتے تھے۔ یعنی رات جلد سونا اور صبح جلد اٹھنا آپﷺ کے معمولات میں شامل تھا۔

☜ ہماری بایولاجیکل واچ جو کہ ہمارے پورے جسم کے نظام کو منظم کرتی ہے جب یہ باہر اندھیرا دیکھتی ہے تو یہ آپکے جسم کو سونے کا سگنل دے دیتی ہے جسم کو تیاری کیلئے یہ ڈیڑھ سے دو گھنٹے کا ٹائم دیتی ہے کہ اس وقت تک آپکو لازمی سونا ہے۔

☜ اسکا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آپکے جسم کے اندر بایولاجیکل واچ کے تحت ایک ڈاکٹر جاگ جاتا ہے جو آپکے پورے جسم کی مینٹیننس کرتا ہے۔ اگر کہیں زخم آگیا ہے وہ اسکو ریپئر کر گا۔ اگر جگر یا کسی اور اعضاء میں کچھ مشکل ہے تو اس پر کام کرے گا۔

☜ رات 10 بجے سے بارہ بجے تک جگر اور اسکے ارد گرد کے اعضاء کی مینٹیننس ہوتی ہے اور اسکے بعد درجہ بدرجہ پورے جسم کی مینٹیننس ہوتی ہے اور یہ عمل روزانہ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

☜ اللہ ربالعزت نے آپکے جسم میں ایک آٹومیٹک نظام رکھا ہے اور یہ نظام تب کام کرتا ہے کہ جب آپ جلدی سونے کی عادت اپناتے ہیں۔

*". *"مسواک کرنا"۹"

رسول اللہﷺ مسواک کو بہت پسند فرما تے تھے اور خصوصا دن میں پانچ دفعہ ہر نماز میں وضو کیساتھ تو ضرور اسکا اہتمام فرما تے تھے۔

☜ ہوتا یہ ہے کہ جب ہم کھانا کھاتے ہیں تو دانتوں کے درمیان کھانے کے کچھ نہ کچھ ذرات ضرور رہ جاتے ہیں اور کھانے کے ایک گھنٹے بعد ان میں بیکٹیریا پیدا ہو جاتے ہیں۔

☜ اس لئے ہمیں کہا گیا کہ کھانے سے پہلے اور بعد، سونے سے پہلے اور بعد مسواک کا اہتمام کیا جائے۔ ورنہ یہ آپکے ہارٹ اٹیک کا بھی سبب بن سکتی ہے۔

☜ آسٹریلیا کی ایک یونیورسٹی نے ہارٹ اٹیک کے پانچ سو مریضوں پر ریسرچ کی انہوں نے جہاں اور بہت سی وجوہات بیان کیں وہاں ایک کامن وجہ یہ بھی سامنے آئ کہ یہ لوگ ٹوتھ برش کرنے کے عادی نہ تھے جسکے سبب انکے دانتوں میں جما میل پیٹ میں جا کر اسقدر ملٹی پلائ ہوا کہ وہ ہارٹ کی آرٹریز کو بلاک کرنے کا سبب بنا۔

☜ جس شخص کو زیادہ غصہ آتا ہو، بلڈ پریشر اکثر ہائی رہتا ہو، طبیعت میں بےچینی، تو وہ زیادہ سے زیادہ مسواک کیا کرے دو تین ماہ ہی میں وہ اسکے حیران کن معجزاتی اثرات پائے گا۔

"ہفتے میں دو روزے"۱۰"۔

رسول اللہﷺ کے معمولات میں پیر اور جمعرات کا روزہ بھی شامل تھا اور آپﷺ نے ان روزوں کو رکھنے کی ترغیب بھی دلائ۔ یعنی کہ ہفتے میں دو روزے۔

(Autophagia) "یہ عمل آج جدید میڈیکل کی زبان میں۔ "آٹو فیجیا* *کہلاتا ہے۔

☜ ہوتا یہ ہے کہ جب ہم معمول کے مطابق اپنی ضرورت سے زیادہ کھانا کھاتے رہتے ہیں تو جسم میں ایکسٹرا پروٹین، فیٹس اکٹھے ہو جاتے ہیں جو کہ جسم کی ضرورت سے زائد ہونے کے سبب جسم میں زہر کا کردار ادا کرتے ہیں اور مختلف بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

☜ آج کی عام بیماریاں شوگر، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر کا بنیادی سبب یہی ایکسٹرا فیٹس ہی بنتے ہیں۔

☜ اب جب تین روز کچھ کوتاہی ہو گئی اور آپ نے پیر کو روزہ رکھ لیا تو دن بھر کے طویل روزے کے باعث *آٹو فیجیا* کے عمل کو ایکٹو ہونے کا بھرپور موقع ملتا ہے اور تین روز کی کوتاہی کو وہ ریپئر کر دیتا ہے پھر دو روز کے معمولات اور جمعرات کا پھر روزہ۔

حقیقت یہ ہے کہ سائنس رسول اللہﷺ کی سنتوں سے بہت پیچھے ہے اور آپﷺ کی ساری حیاتِ طیبہ، سنتیں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اور انہی میں ہمارے لئے دنیا و آخرت کی کامیابیاں اور راحتیں ہیں۔🌹 🌹

- ایک محترمہ ٹیکسی ڈرائیور کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ کر سفر کر رہی ہے حالانکہ پچھلی سیٹیں خالی ہیں ۔ (ممکن ہے کہ محترمہ ٹیکسی ڈرائیور کی اہلیہ ہو۔)

- ایک شخص مسجد کے آگے سے گزر رہا ہے ، جب کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور وہ نماز ادا کئے بغیر آگے گزر جاتا ہے۔ (ممکن ہے اس آدمی نے دوسری مسجد میں نماز پڑھ لی ہو۔)

- آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرتے ھیں اور اسے سلام کرتے ہیں مگر وہ جواب نہیں دیتا۔ (ممکن ہے اس شخص نے آپ کے سلام کی آواز سنی ہی نہ ہو۔)

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ اگر میں کسی بھائی کو اس حال میں دیکھوں کہ اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے ہیں تو میں یہی حسنِ ظن رکھوں گا کہ کسی اور نے اس کی داڑھی کے اوپر شراب انڈیلی ہے۔

اور اگر کسی بھائی کو پہاڑ کی چوٹی پر یہ پکارتے ہوئے سنوں: "انا ربکم الاعلی" (میں تمھارا عظیم ترین رب ہوں) تو میں یہی گمان کروں گا کہ وہ قرآن کی تلاوت کر رہا ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انسان کے لئے خود اپنے اعمال کی نیتوں کو جاننا مشکل ہے اور وہ دسروں کی نیتوں کے بارے میں فیصلے صادر کرتا پھرتا ہے۔

ہم اکثر معاملے کے صرف ایک رخ کو دیکھتے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ دوسرے رخ کو مثبت طرح سے لیں. تاکہ لوگوں کے ساتھ زیادتی اور ان کی حق تلفی نہ ہو۔

دوسروں سے متعلق ہمیشہ نیک گمان رکھیں۔

*جس شرح سے نوجوان گردوں کی بیماری میں مبتلا ہو رہے ہیں وہ
تشویش ناک ہے۔*

اس بیماری کی 5 وجوہات ہیں:

1. ٹوائلٹ جانے میں تاخیر:

اپنے پیشاب کو زیادہ دیر تک اپنے مثانے میں رکھنا ایک برا خیال ہے۔
ایک مکمل مثانہ مثانے کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ پیشاب جو مثانے میں
رہتا ہے، بیکٹیریا کو تیزی سے بڑھا دیتا ہے، ایک بار جب پیشاب
اور گردوں کی طرف لوٹ جاتا ہے تو، زہریلے مادے گردے کے ureter
انفیکشن، پھر پیشاب کی نالی کے انفیکشن اور پھر ورم گردہ اور یہاں تک
کہ یوریمیا کا سبب بن سکتے ہیں، جب فطرت بلائے، جتنی جلدی ممکن
ہو اسے کریں۔

2. بہت زیادہ نمک کھانا:

آپ کو روزانہ 5.8 گرام سے زیادہ نمک نہیں کھانا چاھیئے...

3. بہت زیادہ گوشت کھانا:

آپ کی خوراک میں بہت زیادہ پروٹین آپ کے گردوں کیلئے نقصان دہ ہے،
پروٹین ہاضمہ امونیا پیدا کرتا ہے، ایک زہریلا جو آپ کے گردوں کیلئے

بہت تباہ کن ھے، زیادہ گوشت گردوں کو زیادہ نقصان پہنچانے کے برابر ھے۔

4. بہت زیادہ کیفین پینا:

کیفین بہت سے سوڈاس اور سافٹ ڈرنکس کا جزو ھے، یہ آپ کے بلڈ پریشر کو بڑھاتا ھے اور آپ کے گردوں کو تکلیف ھونے لگتی ھے، لہذا آپ کو کوک کی مقدار کم کرنی چاھیئے جو آپ روزانہ پیتے ھیں۔

5. پانی نہ پینا:

ھمارے گردوں کو مناسب طریقے سے ھائیڈریٹ کیا جانا چاھیئے تاکہ وہ اپنے افعال کو اچھی طرح انجام دے سکیں۔ اگر ھم کافی نہیں پیتے تو، خون میں ٹاکسن جمع ھونا شروع ھو سکتے ھیں، کیونکہ گردوں کے ذریعے ان کو نکالنے کیلئے کافی سیال نہیں ھے۔ روزانہ 10 گلاس سے زیادہ پانی پیئے۔ یہ چیک کرنے کا ایک آسان طریقہ ھے کہ کیا آپ پیتے ھیں۔

کافی پانی: اپنے پیشاب کا رنگ دیکھیں ھلکا رنگ، بہتر.

اس پیغام کو اپنے پیاروں کے ساتھ شیئر کریں۔

صحت سے متعلق اہم تجاویز:

1. بائیں کان سے فون کالز کا جواب دیں۔

2. اپنی دوا ٹھنڈے پانی سے نہ لیں ....

3.شام 5 بجے کے بعد بھاری کھانا نہ کھائیں .

4. صبح زیادہ پانی پیئے ، رات کو کم۔

5. سونے کا بہترین وقت رات 10 بجے سے صبح 4 بجے تک ھے۔

6.دوا لینے کے بعد یا کھانے کے فورا بعد نہ لیٹیں .

7. جب فون کی بیٹری آخری بار سے کم ھو تو فون کا جواب نہ دیں، کیونکہ تابکاری 1000 گنا زیادہ مضبوط ھوتی ھے۔

احسان کی کوئی قیمت نہیں لیکن علم طاقت ھے

نوٹ:

اس پیغام کو محفوظ نہ کریں، ابھی دوسرے گروپس کو بھیجیں جن سے آپ تعلق رکھتے ھیں۔

یہ آپ کی اور دوسروں کی بھلائی کیلئے ھے، کسی کو راحت دینا ہمیشہ ثواب کی بات ھے...😊

عجیب سوال کا جواب

🤔سو ال تھا

کہ جنت میں کس مذہب کے لوگ داخل کیے جائیں گے✍🏻

یہودی

عیسائی

🤔یا پھر مسلمان؟

اس سوال کے جواب کے لئے تینوں مذاہب کے علماء کو مدعو گیا گیا ۔

مسلمانوں کی طرف سے بڑے عالم امام محمد عبدہ،

عیسائیوں کی طرف سے ایک بڑے پادری

اور

یہودیوں کی طرف سے ایک بڑے ربی کو بلا کر ان کے سامنے یہی سوال رکھا گیا:

🤔جنت میں کون جائے گا؟؟؟

یہودی،

عیسائی

یا پھر مسلمان؟۔

مسلمانوں کی طرف سے امام محمد عبدہ نے کھڑے ہو کر ایسا مدلل جواب دیا کہ محفل میں بیٹھے تمام ناقدین کے ساتھ عیسائی پادری اور یہودی ربی اپنا سا منہ لیکر رہ گئے اور بغیر کوئی جواب دیئے بغیر خاموشی سے اٹھ کر چلے گئے.

مسلمان عالم دین نے کیا جواب دیا آپ رحمتہ اللہ علیہ کا جواب مختصر ، جامع، معقولیت سے بھرپور ادب و احترام کے ساتھ رواداری کی عمدہ مثال اور حکمت و دانائی کا مرقع تھا. ان کے جواب نے سارے مسلمانوں کےہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر دی اور یہ باب ہمیشہ کیلئے بند ہوگیا.

آپ نے فرمایا:

اگر یہودی جنت میں جاتے ہیں تو ہم بھی ان کے ساتھ جنت میں جائیں گے کیونکہ ہم ان کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں.اور انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے اپنے بندوں پر نبی معبوث کیا،

اگر عیسائی جنت میں گئے تو ہم بھی ان کے ساتھ ہی جنت میں جائیں گے کیونکہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی مخلوق کی رہبری اور ہدائیت کے لئے نبی معبوث کیا

*لیکن ✋🏻 *

*اگر مسلمان جنت میں گئے تو ہم صرف اللہﷻکی رحمت کے ساتھ اکیلے ہی جنت میں جائیں گے ہمارے ساتھ کوئی یہودی اور عیسائی نہیں

جائیگا کیونکہ انہوں نے ہمارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں مانا اور نہ ہی اُن پر ایمان لائے ہیں.*

مبارک ہو 🌹🌹آپ خوش قسمت ہیں آپ کو سب سے قیمتی چیز ملی اور وہ *دین اسلام* ہے..

یا اللہ ہم سب کو دین اسلام پر ثابت قدم رکھ اور ہمارا خاتمہ😭👋🏻🤲🏻 دین اسلام پر ہو، جب دم واپسی ہو لبوں پر کلمہ طیبہ کا ورد جاری ہو🤲🏻

قال تعالى🌸🌿:

(فاذكروني أذكركم)

قال ابن عثيمين رحمه الله :

فاعلم أن ذكر الله عز وجل هو ذكر القلب وأما ذكر اللسان مجرداً عن ذكر القلب فإنه ناقص،

ويدل لهذا قوله عز وجل:

(ولا تطع من أغفلنا قلبه عن ذكرنا واتبع هواه)

ولم يقل من أمسكنا لسانه عن ذكرنا قال من أغفلنا قلبه عن ذكرنا.

ش.رياض الصالحين 459/5📙

🚪 إحـــذر مـن أبـواب الفـتـنـة🚫

〽️ قال اللّه ﷻ :

﴿...وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ﴾

📍.. في جهازك ، وأمام الشاشة ، وحين خلوتك

تقـول ۛ الفتنــة : هــيت لك !!

فَقل كمَا قَالَ يُوسف : (مَعَاذَ اللَّهِ) يَعصمكَ اللّـه تَعالَى.

🚪 فَلكُـل فتنِةٍ وشَهـوة أبـواب!!

فَاحذر ولوج هَذهِ الأبْواب وأحكِم إغلَاقهَا قبْل أن تُغلق عَليْـكَ!

📍كلمة(مَعاذ اللّـه)نَحتاجهَاكثيراً في خلواتَنَا

فَاسْتعذبِاللّـه تَعالَى اذْ تهيأت لكَ فتنُ الدُّنيا

واطلب اللّـه دائماً الثَبات

👉. .فَالقابِضُ علَى دينهِ كَالقابضُ علَى الجَمر

""وكلبُهم باسِطٌ ذراعيه بالوصيد

كلبٌ خلَّدَ القرآنُ ذِكره في سورة الكهف

لا لشيءٍ غير أنه مشى مع رفقةٍ صالحة

فأحسِنُوا اختيار أصدقائكم

فإن الأصدقاء الصالحين يكونون شفعاء يوم القيامة

✨🌸ومن حسرات أهل النار أن ليس لهم صديق صالح

"فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ، وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ"

من جعل بين عسرين يسرا.. وأمرك أن تدعوه.. ووعدك بالاستجابة أهل لأن يُيسِّر أمرك ويفي لك بما وعدك فلا تمل من دعاه والتضرع إليه..🌿

"فالعبادة له والاستعانة به، وكان النبي ﷺ يقول عند الأضحية: (اللهم منك ولك)، فما لم يكن بالله لا يكون؛ فإنه لا حول ولا قوة إلا بالله، وما لم يكن لله لا ينفع ولا يدوم".

التدمرية صـ٢٣٢*

اللهّـُمّ أٌنْ گآإنُ رزقي في ألـسـمـآء فآنٌـزلهِ

ۋأٌنْ گآإنُ رزقي فيے ألأرضْ فآخـرجـہِ

ۋأٌنْ گآإنُ بْعّيِدْاً " فٍـقٌربـہِ

ۋأٌنْ گآإنُ قـريـبـاً" فٌيسٍـرْه

ۋأٌنْ گآإنُ قـليٌـلاً" فـْكـثـٌره

>>ۋأٌنْ گآإنُ كـثيـراً" فـبٌـآرگِ لإيے فيه

امين

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال :

قال رسول الله ﷺ :

الساعي على الأرملة والمسكين، كالمجاهد في سبيل الله ". وأحسبه قال :
" وكالقائم لا يفتر، وكالصائم لا يفطر

رواه البخاري 2982📚

😌.سونے سے قبل ان چیزوں کو کھانے سے گریز کریں😌

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ رات کو سونے کے وقت سے 2 گھنٹے پہلے کچھ کھانا نہیں چاہئے تاکہ نظام ہاضمہ یا کسی اور جسمانی نظام پر منفی اثرات مرتب نہ ہوسکیں۔ تاہم اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ رات کو سونے سے کچھ دیر پہلے کچھ کھانے کی خواہش اکثر افراد کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اب کس چیز کی خواہش ہوسکتی ہے یہ تو ہر فرد میں الگ ہوتی ہے تاہم سونے سے پہلے درج ذیل چیزوں کا استعمال آپ کی نیند خراب کرسکتا ہے جبکہ اگلا دن بھی غنودگی کے باعث برا گزر سکتا ہے۔

🍕تلی ہوئی غذائیں🍕

رات کو سونے سے کچھ دیر پہلے تلے ہوئے چربی والی غذائیں کھانا نظام ہاضمہ سے بہت سست روی سے گزرتی ہیں، تو اس کی وجہ سے جسم کو سونے کی کوشش کے لیے بہت محنت کرنا پڑتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق اگر ہم اپنے نظام ہاضمہ کے انجن کو سونے کے دوران مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتے تو تلی ہوئی چیزوں کو سونے سے پہلے کھانے سے گریز کیا جانا چاہئے۔

🍛تیکھی اشیاء🍛

تیکھی یا مرچ مصالحے والی غذائیں سونے سے قبل استعمال کرنا معدے کو پریشان کرکے سینے میں جلن کا خطرہ بڑھاتی ہیں جس کی وجہ سے

سونا لگ بھگ ناممکن ہوجاتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ غذائیں جسم میں ہسٹامین نامی کیمیائی مادے کے اخراج کا باعث بنتی ہیں، جس کے نتیجے میں جسم کے لیے سونا مشکل ہوتا ہے، خراب نیند کا نتیجہ کیا ہوسکتا ہے وہ بتانے کی ضرورت نہیں۔

🍫چاکلیٹ🍫

چاکلیٹ میں موجود کیفین، دماغ سے نیند کو دور بھگا دیتی ہے۔

☕کافی☕

کافی میں چاکلیٹ کے مقابلے میں زیادہ کیفین ہوتی ہے اور اسے سونے سے پہلے پینا آپ کو دیر تک کروٹیں بدلنے پر مجبور کرسکتا ہے۔

🍷پانی🍷

یقیناً پانی پینا صحت کے لیے ضروری ہے، خصوصاً سونے سے پہلے بیشتر افراد پانی پی کر لیٹنا پسند کرتے ہیں، تاہم طبی ماہرین کے مطابق دن بھر میں پانی کی مناسب مقدار کا استعمال کافی ہوتا ہے مگر بیشتر افراد پیاس کے خیال سے بہت زیادہ پانی سونے کے لیے لیٹنے سے پہلے پی لیتے ہیں، جس کے نتیجے میں انہیں واش روم کے چکر لگانا پڑتے ہیں، جس سے نیند خراب ہوتی ہے۔

🍦آئس کریم🍦

آئس کریم خصوصاً کافی آئسکریم میں بھی کافی کی طرح کیفین موجود ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں نیند اڑ جاتی ہے، اگر اسے کھانا ضروری ہے بھی تو سونے سے 2 گھنٹے پہلے کھالیں یا یاسی چیزیں کھانے سے بھی کریں جن میں کیفین موجود ہو۔

دوسروں کے بارے میں برے گمان کی وجہ سے ہم کچھ لوگوں سے💕
نفرت کرتے ہیں

پھر ان سے ملنا جلنا کم کر دیتے ہیں

اور اپنے رشتے تعلقات ختم کر دیتے ہیں

لہذا اگر آسان زندگی چاہتے ہو توآسان زندگی کا نسخہ ہے کہ:

ہر چیز کی وضاحتیں نہ دو، نہ لو

اور نہ ہی ہر چیز کو آزماؤ

اور نہ ہی ہر چیز کی بال کی کھال نکالو

دوسروں کی تلخی کو سنو

پھر مسکرا دو

اور پھر بھول جاؤ

پس یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر چیز کو تم ضرور ہی اہمیت کی نگاہ سے
دیکھو اور اسے ضروری سمجھو

اللہ اس پر رحم کرے جو دوسروں کی بقا، محبت و انس اور خطاوں کو
ڈھانپ لینے کی خاطر غیر ضروری باتوں کو بھول جاتا ہے...

پس دل کا صاف ہونا کوئی برائی نہیں ہے

اور بھول جانا کوئی بیوقوفی نہیں ہےاور نہ ہی معاف کردینا کوئی
کمزوری ہےاورخاموشی شکست نہیں ہےبس یہ تو تربیت اور عبادت ہے...

💕💕💕💕💕💕💕💕💕

جن چیزوں سے رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی پناہ مانگی، وہ مندرجہ ذیل ہیں :

1. قرض سے۔

[بخاری: 6368]

2. برے دوست سے۔

[طبرانی کبیر: 810]

3. بے بسی سے۔

[مسلم: 2722]

4. جہنم کے عذاب سے۔.

[بخاری: 6368]

5. قبر کے عذاب سے۔

[ترمذی: 3503]

6. برے خاتمے سے۔

[بخاری: 6616]

7. بزدلی سے۔

[مسلم: 2722]

8. کنجوسی سے۔

[مسلم: 2722]

9. غم سے۔

[ترمذی: 3503]

10. مالداری کے شر سے۔

[مسلم: 2697]

11. فقر کے شر سے۔

[مسلم: 2697]

12. ذیادہ بڑھاپے سے۔

[بخاری: 6368]

13. جہنم کی آزمائش سے۔

[بخاری: 6368]

14. قبر کی آزمائش سے۔

[بخاری: 6368]

15. شیطان مردود سے۔

[بخاری: 6115]

16. محتاجی کی آزمائش سے۔

[بخاری: 6368]

17. دجال کے فتنے سے۔

[بخاری: 6368]

18. زندگی اور موت کے فتنے سے۔

[بخاری: 6367]

19. نعمت کے زائل ہونے سے۔

[مسلم: 2739]

20. اللہ کی ناراضگی کے تمام کاموں سے۔ [مسلم: 2739]

21. عافیت کے پلٹ جانے سے۔

[مسلم: 2739]

22. ظلم کرنے اور ظلم ہونے پر۔

[نسائی: 5460]

23. ذلت سے۔

[نسائی: 5460]

24. اس علم سے جو فائدہ نہ دے۔

[ابن ماجہ: 3837]

25. اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔

[ابن ماجہ: 3837]

26. اس دل سے جو ڈرے نہیں۔

[ابن ماجہ: 3837]

27. اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔

[ابن ماجہ: 3837]

28. برے اخلاق سے۔

[حاکم: 1949]

29. برے اعمال سے۔

[حاکم: 1949]

30. بری خواہشات سے۔

[حاکم: 1949]

31. بری بیماریوں سے۔

[حاکم: 1949]

32. آزمائش کی مشقت سے۔

[بخاری: 6616] کے]

33. سماعت کے شر سے۔

[ابو داؤد: 1551]

34. بصارت کے شر سے۔

[ابو داؤد: 1551]

35. زبان کے شر سے۔

[ابو داؤد: 1551]

36. دل کے شر سے۔

[ابو داؤد: 1551]

37. بری خواہش کے شر سے۔

[ابو داؤد: 1551]

38. بد بختی لاحق ہونے سے۔

[بخاری: 6616]

39. دشمن کی خوشی سے۔

[بخاری: 6616]

40. اونچی جگہ سے گرنے سے۔

[نسائی: 5533]

41. کسی چیز کے نیچے آنے سے۔

[نسائی: 5533]

42. جلنے سے۔

[نسائی: 5533]

43. ڈوبنے سے۔

[نسائی: 5533]

44. موت کے وقت شیطان کے

بہکاوے سے۔ [نسائی: 5533]

45. برے دن سے۔

[طبرانی کبیر: 810]

46. بری رات سے۔

[طبرانی کبیر: 810]

47. برے لمحات سے۔

[طبرانی کبیر: 810]

48. دشمن کے غلبہ سے۔

[نسائی: 5477]

49. ہر اس قول و عمل سے

جو جہنم سے قریب کرے۔

[ابو یعلی: 4473]

50. کفر سے۔

[ابو یعلی: 1330]

51. نفاق سے۔

[حاکم: 1944]

52. شہرت سے۔

[حاکم: 1944]

53. ریاکاری سے۔

[حاکم: 1944]

حضور صل اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے نبی اور رسول ہیں. "آپ کو اللہ" 🥀 .نے معصوم پیدا فرمایا

نہ آپ کو شیطان بہکا سکتا تھا اور نہ ہی دنیا کی کسی چیز کا خوف. آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کی تعلیم کے لیے یہ دعائیں مانگ کر امت کو سکھایا کہ ان چیزوں سے پناہ مانگیں.🥀

اے اللہ! ہم ہر اس چیز سے تیری پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے پیارے حبیب ﷺ نے مانگی۔ 🥀

آمین یارب العالمی

من مذكرات السلطان مراد الرابع ..

يقول أنه حصل له في هذه الليلة ضيق شديد لايعلم

سببه فنادى لرئيس حرسه وأخبره وكان من عادته تفقد

الرعية متخفياً ..

فقال لنخرج نتمشى قليلاً بين الناس

فساروا حتى وصلوا حارة متطرفة فوجدوا رجلاً مرمياً

على الأرض فحركه السلطان فإذا هو ميت والناس تمر

من حوله لا أحد يهتم فنادى عليهم تعالوا وهم لا

يعرفونه

قالوا : ماذا تريد ؟ ..

قال : لماذا هذا الرجل ميت ولا أحد يحمله من هو ؟

وأين أهله ؟

قالوا هذا فلان الزنديق شارب الخمر الزاني ..

قال أليس هو من أمة محمد عليه الصلاة والسلام .. ؟

فاحملوه معي إلى بيته ففعلوا ..

ولما رأته زوجته أخذت تبكي وذهب الناس وبقي

السلطان ورئيس الحرس ..

وأثناء بكائها كانت تقول :

.. (رحمك الله ياولي الله أشهد أنك من الصالحين)

فتعجب السلطان مراد وقال : كيف من الأولياء والناس

تقول عنه زنديق وخمار وزان حتى أنهم لم يكترثوا

لموته ؟؟؟؟

قالت : كنت أتوقع هذا ..

إن زوجي كان يذهب كل ليلة للخمارة يشتري ما

استطاع من الخمر ثم يحضره للبيت ويصبه في

المرحاض ويقول أخفف عن المسلمين ..

وكان يذهب إلى من تفعل الفاحشة يعطيها المال ويقول

هذه الليلة على حسابي اغلقي بابك حتى الصباح

ويرجع يقول الحمد لله خففت عنها وعن شباب المسلمين

الليلة !!!!!

فكان الناس يشاهدونه يشتري الخمر ويدخل على المرأة

فيتكلمون فيه ..

وقلت له مرة إنك لو مت لن تجد من يغسلك ويصلي

عليك ويدفنك من المسلمن .. فضحك وقال لاتخافي

سيصلي علي سلطان المسلمين والعلماء والأولياء ..

فبكى السلطان مراد وقال : صدق والله أنا السلطان مراد

.. وغدا نغسله ونصلي عليه وندفنه

وكان كذالك فشهد جنازته مع السلطان العلماء والمشايخ

.. والناس

الحكمـــــه

نحكم على الناس بَــما نراه ونسمعه من

.. الآخرين

.. ولو كنا نعلم خفايا قلوبهم لـــخرست ألسنتنا

... فاتقوا ٱللَّهَ ياعباد ٱللَّه

اللهم أحسن سريرتنا واجعل ما

بيننا وبينك عامرا في الدنيا والآخرة ..وارزقنا حسن

الظن

خرج من عيادة الطبيب يجر قدميه لا يدري إلى أين يذهب .... لقد نزلت عليه كلمات الطبيب كالصاعقة ....

"باقي لك في الدنيا ثلاثة أشهر .. عندك ورم في المخ وهو في مرحلة متأخرة وللأسف لا يجدي العلاج أو الجراحة"

ركب سيارته وأنطلق بأقصى سرعة إلى مكتب صديقه المحامي الذي يتولى الأمور القانونية لشركاته وأعماله وممتلكاته.

أخبر صديقه المحامي بما قاله الطبيب فحاول صديقه أن يهون عليه الخبر وأن يبث الأمل في قلبه ولكنه كان في حالة لا يجدي معها الكلام أو المواساة .

طلب من صديقه المحامي أن يكتب وصية يتنازل بموجبها عن كل ثروته وممتلكاته بعد موته إلى الجمعيات الخيرية على أن لا يتم تنفيذ الوصية إلا بعد موته .

وبعد أن نفذ المحامي تعليماته خرج قاصدا مكتبه الكائن في أرقى أحياء المدينة ..

وبمجرد دخوله المكتب أسرعت إليه سكرتيرته الخاصة التي تدير مكتبه وفي نفس الوقت تدير حياته الليلية وتدبر له وسائل اللهو والمتعة الحرام ..

. طلب منها أن تستدعي مراسل المكتب على وجه السرعة

.. فذهبت تنفذ تعليماته وهي في دهشة من حالته و تغيره بهذه الصورة

وما أن حضر المراسل طلب منه أن يقوم فورا بإلقاء كل زجاجات الخمر الموجودة بالمكتب في القمامة وأن يتبع ذلك بإلقاء كل المنكرات الموجودة في منزله وأن يحضر له جلباب أبيض و مسبحة ..

تهلل وجه المراسل فرحا بهذا التحول المفاجيء في تصرفات مديره وأخذ يدعو له بالثبات والقبول ..

وانصرف ينفذ أوامره على وجه السرعة قبل أن يغير رأيه .. ثم أخرج دفتر الشيكات وكتب شيكا وأعطاه للسكرتيرة قائلا : " هذه مكافأة نهاية الخدمة لك ...

من الآن لا تدخلي هذا المكتب ولا أريد أن أرى وجهك في أي مكان حتى الموت "

أخذت الشيك وهي تتمتم بكلمات غير مفهومة وخرجت من المكتب إلى غير رجعة ، تغيرت حالته ....

بدل ملابسه وارتدى الثوب الأبيض .. وأصبح لا يتأخر عن مواعيد الصلاة في المسجد ويحرص على أن يكون في الصف الأول .. ويقرأ كل يوم عدة أجزاء من القرآن الكريم وعند خروجه من المسجد يغدق على الفقراء والمحتاجين المتواجدين أمام المسجد بمبالغ ليست بالقليلة وهم يدعون له بطول العمر ..

وكلما سمع دعواتهم له بطول العمر كان يبتسم في حسرة ... " طول العمر !!!"

مرت الثلاثة أشهر كالريح ومع إشراقة كل يوم جديد يتسائل متي يحضر ملك الموت ؟؟؟

وفي صبيحة اليوم الأخير من الأشهر الثلاثة إذا بهاتفه يرن ونظر إلى الرقم فإذا هو رقم طبيبه الخاص .. رد على المكالمة وهو يقول في نفسه " هذا الطبيب يريد أن يعرف إذا كنت مت أم ما زلت حيا " .

.... وهنا كانت المفاجأة الكبرى التي ألجمت لسانه وافقدته النطق لحظيا

لقد أخبره الطبيب أنه قد حدث خطأ في تشخيص حالته وأن الأشعة التي بنى عليها تشخيصه كانت لشخص آخر وتم تبديلها بالخطأ ولم يكتشف الخطأ إلا عند وفاة هذا المريض تماما بعد ثلاثة أشهر كما أخبره من قبل .....

" لن أموت .....لن أموت ....مرحبا بالحياة ... لقد انتهي الكابوس المزعج "

كلمات قالها وهو يركب سيارته وينطلق مسرعا الى مكتب صديقه المحامي ... أخذ منه الوصية ومزقها والقاها في الهواء وهو يلقي معها هموم ثلاثة أشهر قضاها في إنتظار الموت .

أخرج الهاتف واتصل بسكرتيرته التي طردها وطلب منها تجهيز السهرة في منزله للإحتفال بهذا الخبر السعيد " أريد أن أعوض اليوم حرمان الثلاثة أشهر الماضية ...

أريد المتعة بكل أشكالها "وعلى الطرف الآخر كانت السكرتيرة تضحك وتعده بليلة من ليالي ألف ليلة يكون فيها هو شهريار له ما يشاء من الجواري والمتعة ....

وأنطلق بأقصى سرعة يريد أن يسابق الزمن ليلحق بالسهرة الموعودة والمتعة المنشودة

ولكـــن ...

تجمع الناس وهم يحاولون إخراج جثة هذا الرجل من السيارة التي تفحمت وتناثرت أجزاؤها جراء اصطدامها المروع بقطار أطلق سائقه ابواقه ليحذر ذلك المجنون المنطلق بأقصى سرعة عابرا سكة الحديد ليصبح في مواجهة القطار كأنه كان على موعد مع الموت !!!!

الحكمـــــه

لا اجد كلام سوى التذكير بالآيه الكريمه:

بسم الله الرحمن الرحيم

{فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ}



https://chat.whatsapp.com/EgGwTGaSNkeJm0Wn2GHRdx



سلسلة مطويات شبكة بينونة
الوطن أمانة
الشيخ علي بن سلمان الحمادي
www.baynoona.net
@Baynoonanet
@BaynoonanetUAE

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمدُ للهِ رب العالمين، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهدُ أن محمداً عبده ورسوله، اللهم صل وسلم عليه وعلى آله وصحبه أجمعين، وعلى من تبع هداهم إلى يوم الدين ... أما بعد

إنَّ حُبّ الوطنِ مطلبٌ شرعي، وغريزةٌ متأصلةٌ فطر الله الخليقةَ عليها.

والإنسان يألفُ وطنه ويتعلقٌ به ولو كان قَفراً مستوحشاً، يحنُّ إليه إذا غاب عنه، ويدافعُ عنه ويغضبُ له[1].

فهذا نبينا ﷺ قال في مكةَ لـمَّا خرجَ منها مهاجراً: « **ما أطيبك من بلدة وأحبك إلي ولولا أن قومك أخرجوني ما سكنتُ غيرك** » [الترمذي].

وقد أرشدنا ﷺ بقوله وفعله إلى سؤال الله تعالى حُب الوطنِ، ولهذا دعا ربَّه أن يرزقه حب المدينة لما هاجر إليها فقال: « **اللهم حبب إلينا المدينة كحبنا مكة أو أشد** » [متفق عليه].

وهذا كليمُ الله موسى عَلَيۡهِ ٱلسَّلَامُ لـمَّا قضى الأجل حنَّ إلى وطنه، ورجعَ إليه بأهله، رغمَ أنّه خرج منه خوفاً

---

(١) مختصر من المنهل الراوي لابن جماعة الكناني.

مـن فرعـون وبطشــه، قـال تعـالى: ﴿فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى ٱلْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِۦٓ﴾ يعـني إلى وطنـه، قـال ابـن العـربي رَحِمَهُ ٱللَّهُ: «قـال علماؤنـا ... وفي الرجـوع إلى الأوطـان تُقتحـم الأغـرار وتُركَـبُ الأخطـار وتُعلل الخواطـر ويقـول: لما طالـت المدة لعلـه قـد نُسـيت التهمـة وبُليـت القصـة».

قال إبراهيم بن أدهم رَحِمَهُ ٱللَّهُ يحكي غربة البعد عن الأوطان: « ما قاسيت فيما تركت شيئا أشد علي من مفارقة الأوطان».

• حق الوطن علينا:

إنّ الواجب على أبناء هذا الوطن، محبتُه والتكاتف بين إفراده، والتلاحم فيما بينهم، وسؤال الله تعالى أن يحفظه، كما قال الخليلُ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ رَبِّ ٱجْعَلْ هَٰذَا ٱلْبَلَدَ ءَامِنًا وَٱجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ ٱلْأَصْنَامَ﴾ [إبراهيم: ٣٥].

وقال تعالى: ﴿مَنْ عَمِلَ صَٰلِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُۥ حَيَوٰةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ﴾ [النحل: ٩٧]

ومِن مقتضى محبةِ الوطن احترامُ وُلاةُ أمره، وتقديرهم، وردُّ القلوبِ النافرةِ إليهم، والمحافظةُ على ثرواته وخيراته، وعدمُ العبثِ بها، وعدمُ هدر الأموال العامة، قال الشيخ

زايد رَحِمَهُ ٱللَّهُ:« إذا كـان الله عَزَّوَجَلَّ قد من علينا بالثروة فإن أول ما نلتزم به لرضاء الله وشكره هو أن نوجه هذه الثروة لإصلاح البلاد، ولسوق الخيرإلى شعبها ».

وإنّ أعظمَ ما يحفظُ اللهُ به الأوطان ويُرسّخ فيها الأمن والأمان، ما قرره ربنا تبارك وتعالى حين قال: ﴿ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ كَمَا ٱسۡتَخۡلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِينَهُمُ ٱلَّذِي ٱرۡتَضَىٰ لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡنٗاۚ يَعۡبُدُونَنِي لَا يُشۡرِكُونَ بِي شَيۡـٔٗاۚ وَمَن كَفَرَ بَعۡدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ ﴾ [النور: ٥٥].

وَإِنَّ تَرْبِيَةَ الْأَبْنَاءِ عَلَى حُبِّ الْوَطَنِ، وَالْوَلَاءِ لَهُ، وَحِمَايَةِ أَرْضِهِ، وَحَمْلِ أَمَانَتِهِ؛ نَهْجٌ نَبِيلٌ، يَحْسُنُ بِنَا أَنْ نُعَمِّقَهُ فِي قُلُوبِهِمْ، وَنَغْرِسَهُ فِي نُفُوسِهِمْ.

اللهم آمِنّا في أوطاننا واجعلها آمنة مطمئنة سخاء رخاء يا ذا الجلال والإكرام.

*   ﷲ--——————————🧠❥ﷲ ٦*

مهارات أخلاقية لأصحاب النفوس الراقية

*   ﷲ--——————————💜❥ﷲ ٦*

حرصك على إغلاق الباب بهدوء حتى لايستقيظ النائمين - (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ٦*

لقيت أكل مكشوف وغطيته- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ٦*

إصغاءك لحديث ممل لجبر خاطر المتحدث- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ٦*

بشاشة صوتك في الرد علي التليفون- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ٦*

أبتسامتك لطفل وملاطفتك له- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ٦*

أستقبالك الناس في منزلك بترحاب وإكرامهم- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ٦*

رفع الهاتف أهلاً أخي، أختي، أبي، أمي، خالتي، عمي، والسؤال- (❥🧠)*
عن أحوالهم..*

*عمل صالح⇓ ٦*

شربت العصير وأبقيت العلبة معك حتي تصل لأقرب سلة- (❥🧠)*
مهملات..*

*عمل صالح⇓ ٦*

..شيئا أفادك في حياتك فنشرته لتعم الفائدة- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ٦*

...كتمت عيباً رأيته بأحدهم- (❥🧠)

*عمل صالح⇓ ٦*

دعيت لميت...

*عمل صالح⇓╮*

الأعمال الصالحة محيطة بنا حتى ونحن في منازلنا، بإمكاننا- (❥🧠)*
تثقيل ميزان الحسنات يومياً بمليون.*

*عمل صالح⇓╮*

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ*
👉 *وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

?! كيف تتصرفين عند حصول الخلاف بينك وبين زوجك🔊

*اعلمي أننا بشر ، فلا بد من الضعف 💡 *

، ولابد من وقوع اختلاف حول بعض الأمور -

لكن المهم كيف تعالج الخلافات فإذا كان من الطبيعي حصول بعض -*
*، الخلاف

فليس من الجائز أن يتحول كل خلاف إلى مشكلة قد تقوض كيان -*
*، البيت

وإليك بعض التوصيات التي ينبغي الانتباه لها عند حصول خلاف _⇣⇣__
📜*

-⇣1⇣- تجنبي الاستمرار في النقاش حالة الغضب والانسحاب حتى تهدأ الأعصاب .

-⇣2⇣- استعملي أسلوب البحث لا الجدال والتعرف على المشكلة وأسبابها .

-⇣3⇣- البعد عن المقاطعة والاستماع الجيد .

-⇣4⇣- لابد من إعطاء المشاعر الطيبة ، وبيان أن كل طرف يحب الآخر ، ولكن يريد حل المشكلة .

5 - لابد من الاستعداد للتنازل ، فإن إصرار كل طرف على ما هو عليه يؤدي إلى تأزم الموقف ، وقد ينتهي إلى الطلاق .

هذا بعض ما ينبغي للمرأة أن تسلكه في بيتها حتى تكون قد شاركت🖋️ في إيجاد السكن الحقيقي ، البيت الذي يعيش فيه الزوج هادئًا آمنًا مستقرًا فينتج لأمته

، وفيه يتربى الأولاد التربية السليمة فتصلح الأمة بصلاح الأجيال

والزوجان هما أساس الأسرة فإذا كانت العلاقة بينهما سيئة فلا استقرار -*
*. للبيت

فاللهم أختم بالصالحات أعمالنا ، وبالسعادة آجلنا

🌹🌴أذكار الصباح🌴🌹

🕊🕊🕊🕊🕊🕊🕊🕊

قراءة آية الكرسي:

🌷((اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ))

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

🌷((قل هو الله أحد))، ((قل أعوذ برب الفلق)) ، ((قل أعوذ برب الناس))

(3 مرات)

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

🌷بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم.

(مرات 3)



🌷 اللهم اني اصبحت اشهدك واشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك انك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك

(مرات4)



🌷 رضيت بالله ربا وبالإسلام دين وبمحمد صلى الله عليه وسلم نبياً.

(مرات 3)



🌷 حسبي الله لا إله إلا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم.

(مرات 7)



🌷يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث أصلح لي شأني كله ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين.

•══•••🌹☀️🌹•••══•

🌷اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت خلقتني وأنا عبدك وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت أعوذ بك من شر ما صنعت أبوء لك بنعمتك علي وأبوء بذنبي فاغفر لي فإنه لا يغفر الذنوب إلا أنت.

•══•••🌹☀️🌹•••══•

🌷اللهم فاطر السماوات والأرض عالم الغيب والشهادة رب كل شي ومليكه أشهد أن لا إله إلا أنت أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه وان اقترف على نفسي سوءا أو أجره لمسلم.

•══•••🌹☀️🌹•••══•

🌷أصبحنا وأصبح الملك لله والحمد لله ، لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير . ربي أسألك خير ما في هذا اليوم وخير ما بعده . وأعوذ بك من شر ما في هذا اليوم وشر ما بعده ربي أعوذ بك من الكسل وسوء الكبر ، ربي أعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر.



اللهم بك أصبحنا ، وبك أمسينا ، وبك نحيا ، وبك نموت ، وإليك النشور. 🌷

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

أصبحنا على فطرة الإسلام وعلى كلمة الإخلاص وعلى دين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى ملة أبينا إبراهيم حنيفاً مسلماً وما كان من المشركين. 🌷

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

اللهم إني أسألك العافية في الدنيا والآخرة ، اللهم إني أسألك العفو والعافية في ديني ودنياي وأهلي ، ومالي ، اللهم أستر عوراتي ، وآمن روعاتي ، اللهم احفظني من بين يدي ، ومن خلفي وعن يميني ، وعن شمالي ، ومن فوقي ، وأعوذ بعظمتك أن اغتال من تحتي. 🌷

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

أعـوذُ بِكَلِمـاتِ اللّهِ التّـامّـاتِ مِنْ شَـرِّ ما خَلَـق. 🌷

(3مرات)



*اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ على نَبِيِّنَا مُحمَّد.🌷 *

(10 مرات)

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ ، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا 🌷 *
نَعْلَمُهُ.*

(3 مرات)

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، 🌷 *
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَقَهْرِ الرِّجَالِ .*

(3 مرات)

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

*أَسْتَغْفِرُ اللهَ العَظِيمَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ، الحَيُّ القَيُّومُ، وَأَتُوبُ إِلَيهِ. 🌷 *

(3 مرات)

•═══•••🌹☀️🌹•••═══•

*يا رَبِّ , لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ , وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ🌷 *

(مرات 3)



*اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ , مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ , أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا , اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ، إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ🌷 *



*سبحان الله وبحمده 🌷 *

(مائة مرة)



*استغفر الله العظيم و اتوب اليه 🌷 *

(مائة مرة)



لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك ، وله الحمد ، وهو على كل 🌷 شيء قدير.

من قالها في يوم (100) مرة كانت له عدل عشر رقاب ، وكتبت له مائة حسنة ، ومحيت عنه مائة سيئة

((هذا يوجد المحبة بينك وبين أهلك)) 👈🏽

▪ قالـ العلامة ابن العثيمين رحمه الله :

الإنسان إذا كان في بيته فمن السنة أن يصنع الشاي مثلا لنفسه ، ويطبخ إذا كان يعرف ، ويغسل ما يحتاج إلى غسله ، كل هذا من السنة ، أنت إذا فعلت ذلك تثاب عليه ثواب سنة ؛ اقتداء بالرسول - عليه الصلاة والسلام - وتواضعا لله - عز وجل- ؛ ولأن هذا يوجد المحبة بينك وبين أهلك (زوجتك) ، إذا شعر أهلك أنك تساعدهم في مهنتهم أحبوك ، وازدادت قيمتك عندهم ، فيكون في هذا مصلحة كبيرة .

📚 (شرح رياض الصالحين : (3 /529

【الحث على الإكثار من ذكر الله، وبيان أفضله】

❍ قَـالَ اللهُ تَعَـالَى :

[يَا أَيُّهَا الَّـذِينَ آمَنُـوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيـرًا}[الأحزاب ٤١]

✍️ قَـالَ الـعَلّامَة عَبدُالـرَّحْمَن الـسَّعْدِي -رَحِمَهُ الله تعالى- :

《 يأمـر تعالى الـمؤمنين بذكره ذكرا كثيـرًا ، مِـنْ تهـليل ، وتحميد ، وتسبيح ، وتكبير وغيـر ذلك ، مِنْ كل قـول فيه قربة إلـى اللّه ،

وأقـل ذلك ، أنْ يـُلازم الإنسـان أوْرادَ الـصباح والـمساء ، وأدبـار ⇇ ⊙ الـصلوات الـخمس ، وعنْـد الـعوارض والأسبـاب ،

☜ وينبغـي مداومـة ذلك في جميع الأوقـات على جميع الأحوال ،

☜ فإن ذلك عبـادة يسبـق بها العامل وهـو مستريح ، وداع إلى محبة اللّه ومعـرفته ، وعـون على الـخير ، وكـف اللسان عن الـكلام الـقبيح 《

[(تفسير السعدي" صـ (٦٦٧"] 📗

•┈┈•┈┈•⊰✿📚✿⊱•┈┈•┈┈•

قال الإمام إبن القيم رحمه الله تعالى : ✍🏻

《 وَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ وأنْفَعهُ :

☜ ما واطأ القلبُ اللسانَ ،

☜ وكان مِنَ الأذكار النّبوية ،

☜ وشهد الذاكرُ معانيهِ ومقاصده 》

[(الفوائد (صـ ٢٤٧] 📘

من ابتعد عن الوسادة اقتربت منه السيادة ..

ومن لزم الرقاد حُرِم المراد .. ومن أكثر النوم سبقه القوم .. ومن ترك العمل تركه الأمل .

والقمة أساسها : (قُم)

(يآ أيها المزمل قُمْ اللَّيل إلا قليلاً)

(يآ أيها المدثر قُمْ فأَنذر)

لن تجد الهداية ملقاة على الأرض، وليست سلعة بالاسواق .

قال تعالىٰ:(والذين جاهدُوا فينا لنهدينهم سبلنا وإن الله لمعَ المُحسنين)

📕ومضات من تاريخنا📘

منْ وقَاحةِ المَندُوبِ الفرنسيِّ في الجَزائر أنْ صرَّح قائلًا: جئنَا لطَمسِ معَالمَ الإسلامِ. وأرسلَ فِي طَلبِ الشيخِ عبد الحميد الجَزائري وقالَ لهُ:

إمَّا أن تُقلعَ عنْ تَعليمِ تلاميذكَ هذهِ الأفكَار أو أن أرسِلَ جُنودي لإقفَالِ المَسجدِ وإخمَاد أصواتكُم !!

فقَال الشيخُ بعزَّة المُؤمن:

إنَّك لن تستطيع.

فغَضِب منهُ المندُوبُ عضبًا شديدًا وقال كيف ؟!

قال:إن كنتُ في حَفلِ عُرسٍ علَّمتُ المُحتفِلين،

وإن كنتُ في ٱجتمَاعٍ علَّمتُ المُجتمعِين،

وإن ركبتُ سيارةً علَّمتُ الرَّاكبين،

وإن ركبتُ قطارًا علَّمتُ المُسافرين،

وإن دخلتُ السِّجن أرشدتُ المَسجونين،

وإن قَتلتمُوني ألهَبتمْ مَشاعرَ المُسلمين،

وخيرٌ لكمْ ثمَّ خيرٌ لكمْ ثمَّ خيرٌ لكمْ ألا تَتعرَّضُوا للأمَّة فِي دينهَا، فوالله ما نُقاتِلكم إلا بهذَا الدِّين !!

https://chat.whatsapp.com/JmaBKpfD9769DPjkNiq4cq

📕مع الصالحين📘

🔖 !«إن لم تكن «أحمد» ، كن «أبا الهيثم

1

يقول عبد الله بن أحمد بن حنبل :

كثيرا ما كنت أسمع أبي يقول :

اللهم اغفر لأبي الهيثم

اللهم ارحم أبا الهيثم

فقلت له : ومن أبو الهيثم يا أبت؟

فقال : رجلٌ من الأعراب لم أر وجهه!

الليلة التي سبقت جلدي وضعوني في زنزانة مظلمة

فوكزني رجل وقال : أأنت أحمد بن حنبل؟

قلت : أجل

قال : أتعرفني؟

قلت : لا

فقال : أنا أبو الهيثم اللص ، شارب الخمر، قاطع الطريق ، مكتوب في ديوان أمير المؤمنين أني جلدت ثماني عشر ألف جلدة متفرقة وقد احتملت كل

هذا في سبيل الشيطان

فاصبر أنت في سبيل الله يا أحمد!

ولما أوثقوني وبدأ الجلد كنت كلما نزل السوط على ظهري تذكرت كلام أبي الهيثم وقلت في نفسي : اصبر في سبيل الله يا أحمد

2

إن لم تكن ابن حنبل فكن أبا الهيثم!

أحب الحق ولو كنت غارقاً في الباطل

أحب أهل الطاعة ولو كنت غارقاً في المعصية

كن لله مهما نال الشيطان منك

إذا سرقتَ فلا تقل إن الذين لا يسرقون جبناء فالطاعة تحتاج إلى شجاعة أكثر من المعصية

إذا زنيتَ فلا تقل إن الذين لا يزنون ليس لديهم شهوات فالبعض يتركون ما يشتهون مع قدرتهم عليه لله فقط

إذا هجرت المساجد فلا تقل أن المصلين يصلون رياءً كل رواد صلاة الفجر يحبون النوم ولكن أيقظهم حبهم لله

إذا أفطرتَ في رمضان فلا تقل إن الصائمين لا يجدون ما يُفطرون عليه من الصائمين من يستطيع شراء قوت مدينة

إذا شربتَ الخمر فلا تقل إن الذين لا يشربونها ليس لديهم مزاج ولا كيف في هذا الكوكب أناس طوعوا أمزجتهم كما يحب الله

إذا أكلتَ لحوم الناس بالغيبة فلا تقل إن الناس ليس لديهم ما يتحدثون عنه .

الكثيرون يرون أن لا أحد يستحق أن يهبوه حسناتهم مهما كانت أخبارهم جديرة بالتداول

إذا مشيت بالنميمة بين الناس فلا تقل أن الآخرين لا يعرفون من أين تؤكل الكتف .

من الناس من لو أراد أن يوقع الخصام بين أهل بلد لأوقعه ولكن شغله أمره عن أمر الناس

3

من قال لك أن المحجبة جاهلة بالموضة

من قال لك أن الملتحي لا يملك ثمن شفرات حلاقة

من قال لك أن الذي يدفع الزكاة لا يُقدر قيمة المال

من قال لك أن الذي يحسن إلى زوجته خروف

من قال لك أن التي تصبر على زوجها جبانة

من قال لك أن التي لا تتبرج ليس عندها مكياج

من قال لك البار بأبويه أرنب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی، میں کوئی عزیز چیز دنیا سے اٹھا لوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کر لے، تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔“

(صحیح بخاری، ۶۴۲۴)

قال ابن تيمية رحمه الله:

إن العبدَ إنما يعودُ إلى الذنبِ لبقايا في نفسه، فمتى خرج من قلبه الشبهة والشهوة لم يعد إلى الذنب📙 جامع المسائل (٧/٢٨٠).

قَالَ حَاتِم الْأَصَمّ رحمه الله :

"رَأَيْتُ النَّاسَ يَتَحَاسَدُونَ فَنَظَرْتُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ:

﴿نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَعِيشَتَهُمْ﴾

فَتَرَكْتُ الْحَسَدَ، لِأَنَّهُ إعْتِرَاضٌ عَلَىٰ قِسْمَةِ اللهِ."

•———

(مختصر مِنْهَاج الْقَاصِدِين (٢٨

قـال الإمام ابن القيم: " النَّفسُ المطمئنةُ تحزنُ على تقصيرها فى أداءِ الحق، وعلى تضييعها الوقت، وإيثارها غير الله عليه في الأحيان، وهذا الحزنُ لا بد منه ". طريق الهجرتين ٣٤٣

الشيخ ابن عثيمين - رحمه الله -:

" والعاقل إذا قرأ القرآن وتبصر؛ عرف قيمة الدنيا، وأنها ليست بشيء، وأنها مزرعة للآخرة، فانظر ماذا زرعت فيها لآخرتك؟ إن كنت زرعت خيراً؛ فأبشر بالحصاد الذي يرضيك، وإن كان الأمر بالعكس؛ فقد خسرت الدنيا والآخرة "

•———

📕(شرح رياض الصالحين(358/3

اللهم لا تجعل لنا جرحاً إلا لئمته ولا كسراً إلا جبرته ولا ألماً إلا سكنته ولا وجعاً إلا أبرئته ولا ضراً إلا كشفته ولا حزناً إلا اذهبته

اللهم ارزقنا من فضلك ويسر لنا ما نتمنى وافتح لنا ابواب الخير حيث كان

اللهم امين

المسلمون على أقسام يوم القيامة:

1-من لا يحاسب ويدخل الجنة بلا حساب ولا عذاب كما في حديث السبعين ألفا

2-من يحاسب حسابًا يسيرًا وهو العرض فقط، لا يحاسب حساب مناقشة وإنما يحاسب حساب عرض فقط

3-من يحاسب حساب مناقشة وهذا تحت الخطر

(شرح ثلاثة الأصول لصالح الفوزان ١/٢٨٣)

📝 قال عامر بن قيس لابن عمه :

فَوّض أمركَ للهِ تستريح .

حلية الأولياء ٢/٩٠ 📔

مَنْ عوَّد لسانه وقلبه سُؤالَ الله في كل أموره ، والالتجاء إليه في كل ما يقوم به ، والافتقار إليه في كل أحواله ؛ أورَثَه القوة في قلبه ، والبصيرة في شؤونه ، والثبات في مبادئه ، والانشراح في صدره ، والتوفيق في حياته ..

~ ..

قال أبو بكر الصديق في وصيته لعمر رضي الله عنهما حين استخلفه:💡

《 إنّ أوّل ما أحذِّرك نفسك التي بين جنبيك》

[جامع العلوم والحكم، لابن رجب] 🏷️

چودہ سوسال میں امت محمدی کے علماء کرام کے اقوال،افعال،اور واقعات

مؤلف: مولوی سید ولی شاہ
فاضل دارالعلوم کراچی